سیرت ایوارڈ یافتہ

فرہنگ سیرت

صلی اللہ علیہ وسلم

سید فضل الرحمٰن

Research Academy for Higher Education & Technology
RAHET

...العلم والتحقیق
برائے اعلیٰ تعلیم و ٹیکنالوجی

Marfat.com

دار العلم والتحقیق

برائے اعلیٰ تعلیم و ٹیکنالوجی

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

Marfat.com

مطبوعات: ۱۳

اضافوں کے ساتھ نیا ایڈیشن

فرہنگِ سیرت

سیرت طیبہ میں ذکر ہونے والے تقریباً ساڑھے چار ہزار الفاظ،
مقامات، شہر، شخصیات، پہاڑوں، چشموں، قبائل وغیرہ کی تفصیلات
پر مشتمل جامع ترین لغت۔ بتیس نقشوں کے ساتھ۔
اپنے موضوع پر منفرد اور نئی پیش کش

227336
DATA ENTERED

مؤلف
سید فضل الرحمن

Marfat.com

جملہ حقوقِ بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : فرہنگ سیرت

مؤلف : سید فضل الرحمن

اشاعت اول : ربیع الاول ۱۴۲۴ھ/مئی ۲۰۰۳ء

اشاعت دوم : محرم الحرام ۱۴۳۵ھ/نومبر ۲۰۱۳ء

تعداد : گیارہ سو

صفحات : ۴۴۰

کمپوزنگ : سید قادر معین (بابر)

297.9921

ق 67 ف

12/115

اہتمام

دارالعلم والتحقیق برائے اعلیٰ تعلیم وٹیکنالوجی

www.rahet.org

ناشر

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی

فون: ۰۲۱-۳۶۶۸۴۷۹۰

Marfat.com

فہرست

پیش لفظ	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	۹
تعارف	مفتی محمد مظہر بقا	۱۰
فرہنگ سیرت، ایک جائزہ	پروفیسر علی محسن صدیقی	۱۲
فرہنگ سیرت، ایک دنیائے محبت و علم	ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی	۱۶
دیباچہ	مؤلف	۲۲
طبع دوم	مؤلف	۲۵
باب الہمزہ		۲۷
باب الباء		۶۹
باب التاء		۹۷
باب الثاء		۱۰۴
باب الجیم		۱۱۰
باب الحاء		۱۲۳
باب الخاء		۱۴۷
باب الدال		۱۵۹

Marfat.com

باب الذال	١٦٦
باب الراء	١٧١
باب الزاء	١٨٣
باب السین	١٩١
باب الشین	٢١٤
باب الصاد	٢٢٦
باب الضاد	٢٣٤
باب الطاء	٢٣٨
باب الظاء	٢٤٤
باب العین	٢٤٦
باب الغین	٢٨٨
باب الفاء	٢٩٦
باب القاف	٣٠٣
باب الکاف	٣١٧
باب اللام	٣٢٧
باب المیم	٣٣١
باب النون	٣٧٧
باب الواؤ	٣٩٠
باب الھا	٣٩٧
باب الیاء	٤٠٣

Marfat.com

نقشہ جات

۱۔ جزیرہ نمائے عرب ۴۰۹
۲۔ غزوۂ احد ۴۱۰
۳۔ غزوۂ احزاب ۴۱۱
۴۔ ریاض الجنۃ کے ستون ۴۱۲
۵۔ سرزمین انبیا ۴۱۳
۶۔ غزوۂ بدر ۴۱۴
۷۔ غزوۂ تبوک ۴۱۵
۸۔ ہجرت حبشہ ۴۱۶
۹۔ حجۃ الوداع ۴۱۷
۱۰۔ غزوہ حمراء الاسد ۴۱۸
۱۱۔ غزوۂ خیبر ۴۱۹
۱۲۔ سرزمین انبیا ۴۲۰
۱۳۔ حجاز کے بازار ۴۲۱
۱۴۔ قبائل عرب (شمال) ۴۲۲
۱۵۔ عرب کے تجارتی وادبی میلے ۴۲۳

Marfat.com

۱۶۔ آمدِ وفود	۴۲۴
۱۷۔ قریش کے تجارتی راستے	۴۲۵
۱۸۔ عمرۃ الحدیبیہ	۴۲۶
۱۹۔ فتح مکہ	۴۲۷
۲۰۔ قبا سے مدینہ	۴۲۸
۲۱۔ قبائل عرب (جنوب)	۴۲۹
۲۲۔ غزواتِ نبوی ﷺ	۴۳۰
۲۳۔ جزیرۃ العرب عہدِ نبوی میں	۴۳۱
۲۴۔ مکہ مکرمہ	۴۳۲
۲۵۔ سرزمین انبیا	۴۳۳
۲۶۔ سریۂ موتہ	۴۳۴
۲۷۔ حدودِ میقات	۴۳۵
۲۸۔ بعثتِ نبوی ﷺ کے وقت عرب کی مذہبی حالت	۴۳۶
۲۹۔ قدیم اقوام کے علاقے	۴۳۷
۳۰۔ ہجرتِ مدینہ	۴۳۸
۳۱۔ مکہ تا مدینہ موجودہ راستہ	۴۳۹
۳۲۔ غرقد (BOX THRONE TREE)	۴۴۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حضرت ڈاکٹر غلام مصطفی خاںؒ

مخدوم زادہ حافظ سید فضل الرحمن صاحب مدمجدہ کو اللہ تعالیٰ نے دینی اور تحقیقی کاموں کے لیے بڑی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ اب تک جتنی کتابیں انھوں نے مرتب فرمائی ہیں ان سے اُنکی محنت شاقہ اور سخت کوشی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

سیرت پر ایک جامع کتاب ''ہادیِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم'' تصنیف فرمائی اس کے علاوہ ''السیرۃ عالمی'' کے نام سے ششماہی مجلہ آپ کا بہترین کارنامہ ہے۔ سیرت پر اس قدر تحقیقی ذخیرہ ان شماروں میں موجود ہے شاید ہی کسی ایک جگہ اتنا ذخیرہ موجود ہو۔

پیش نظر لغت میں ہر اس مشکل لفظ کا احاطہ کیا گیا ہے جو سیرت کی کتابوں میں ملتے ہیں مثلاً حرمین شریفین کے بکثرت مقامات اور اس کے علاوہ جو بھی مقامات سیرت میں ملتے ہیں ان کے معانی وغیرہ۔

نیز افراد اور قبائل کی تحقیق اور تفصیل بہت کامیابی کے ساتھ تحریر فرمائی ہے، اور حتی الامکان کوئی گوشہ خالی نہیں چھوڑا۔ وہاں کا جغرافیہ (مع تاریخ) تفصیل اور بہت تحقیق سے پیش کر کے انھوں نے یقیناً ایک بیش بہا علمی خزانہ ترتیب فرما کر ایک بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔

غلام مصطفی خاں

Marfat.com

باسمہ حامداً ومصلیاً

تعارف

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر بقا

ایک مصنف جب کسی موضوع پر کچھ لکھتا ہے تو بہت سی ایسی باتیں بھی تحریر میں آجاتی ہیں جن کی حقیقت یا ان کی تاریخ کا بسا اوقات خود مصنف کو بھی علم نہیں ہوتا، اور مصنف ان کی تحقیق کی جانب توجہ بھی نہیں کرتا اس لئے کہ اس کا مطمح نظر اصل موضوع پر اپنی توجہ مرکوز رکھنا ہوتا ہے۔

مثلاً ایک مضمون نگار لکھتا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے وقت عربوں میں بت پرستی کا عام رواج تھا، قریش، بنو کنانہ، بنو ثقیف وغیرہ مختلف قبائل مختلف بتوں کی پرستش کرتے تھے، جن میں لات، منات، عُزّٰی اور ھُبُل زیادہ مشہور تھے۔

مذکورہ اقتباس میں بعثت نبوی کے وقت عربوں کی بت پرستی کا حال بیان کرنا مضمون نگار کا اصل موضوع ہے، لیکن یہ کہ قریش، بنو کنانہ اور ثقیف کون سے قبائل ہیں اور لات، منات، عزی اور ھبل کہاں کہاں نصب تھے اور کون کون سے قبائل ان میں سے کس کس بت کی پرستش کرتے تھے، ان باتوں کی توضیح مضمون نگار کے فرائض میں داخل نہیں۔

لیکن قاری کو اگر ان امور کے بارے میں بھی بقدر ضرورت مختصر علم ہو جائے تو اس کے علم و بصیرت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور تشنگی دور ہو جاتی ہے۔ اسی لئے مخطوطات کی تحقیق میں تو اس طرح کی تمام معلومات حواشی میں فراہم کرنا محقق کے فرائض میں داخل ہے۔

اگر قاری بذات خود اس طرح کی معلومات حاصل کرنا چاہے تو اس کے لئے مختلف کتابوں کی ورق گردانی کے سوا چارہ نہیں، اور اسلامی موضوعات اور خاص طور سے سیرت کے موضوع کے بیشتر مآخذ چونکہ عربی زبان میں ہیں۔ اس لئے جو شخص عربی سے ناواقف ہو اس کے لئے ان

Marfat.com

معلومات کا حاصل کرنا ممکن بھی نہیں۔

ہمارے محترم حافظ سید فضل الرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو، جنہیں سیرت کے موضوع سے خاص شغف ہے، جو ہادی اعظم ﷺ جیسی مختصر اور جامع کتاب بھی تصنیف فرما چکے ہیں۔ اور سیرت کے موضوع پر دوسرے مختلف مضامین لکھنے کے ساتھ ساتھ مجلہ ''السیرہ'' کے مدیر بھی ہیں، یہ اچھا خیال آیا کہ اس طرح کی معلومات یکجا کردی جائیں۔ چنانچہ بکثرت عربی مآخذ سے استفادے کے بعد موصوف نے اس طرح کے کم وبیش تین ہزار امور کے بارے میں ضروری معلومات مرتب فرمادیں۔

اعلام، اماکن، قبائل، غزوات، سرایا، دریا، وادیاں، پہاڑ، راستے، پتھر، کھانے، پھول، کنویں، سکے، جانور، قلعے، بت، میدان، گھاٹیاں، پیمانے، درخت، تالاب، برتن، کاہن، کنیسے وغیرہ، اس طرح کی چیزوں کے بارے میں اجمالی معلومات مؤلف نے اس کتاب میں جمع کردی ہیں۔

اسلامی موضوعات اور خاص طور سے سیرت سے متعلق کتابیں اور مضامین لکھنے اور پڑھنے والوں کے لئے یہ کتاب ایک بیش بہا ذخیرہ ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس کوشش کو مشکور فرمائے آمین۔

محمد مظہر بقا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرہنگِ سیرت، ایک جائزہ

پروفیسر علی محسن صدیقی

دنیا کی دوسری اسلامی زبانوں کی طرح اردو میں بھی شروع ہی سے رسول کریم علیہ التحیۃ و التسلیم کی سیرت طیبہ پر کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔ چودھویں صدی ہجری سے اس موضوع پر معیاری تصانیف کی جانے لگیں۔ مولانا شبلی مرحوم اور مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم کی مشہور کتاب ''سیرت النبی ﷺ'' کی مستند و ضخیم جلدیں اسی دور کی زندۂ جاوید یادگار ہیں۔ سیرت النبی کی معاصر اور اس کے بعد لکھی جانے والی کتب سیرت نے سیرت نویسی میں ایک نیا اسلوب اور نادر منہج متعارف کرایا اور یوں دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں تحریر کی جانے والی کتب سوانح سے اعلیٰ وارفع معیار کی حامل کتابیں ہماری زبان میں شائع ہوئیں۔ اردو زبان میں سیرت النبی کی قدر و قیمت کا اس سے اندازہ لگانا چاہئے کہ دوسری زبانوں میں بشمول عربی اس کے ترجمے کئے گئے اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔ پندرہویں صدی ہجری کے آغاز کے ساتھ اردو میں سیرت پر ضخیم جرائد کے خاص نمبر، تراجم اور کتب کی اشاعت میں تیزی آئی اور اللہ کا شکر ہے کہ اس میں سریع سے سریع تر پیش رفت جاری ہے۔ اسی سلسلہ سیرت کی ایک کتاب ''ہادیٔ اعظم ﷺ'' کی پہلی جلد کے مطالعے کا حال ہی میں مجھے موقع ملا۔ یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے اور آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے مؤلف حافظ سید فضل الرحمن صاحب ہیں، جن سے میری کوئی شناسائی نہیں ہے۔ کتاب کی جامعیت قابل تحسین ہے۔ تمام کتاب مستند اور مؤثق حوالہ جات سے مزین ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حافظ صاحب نہایت محتاط لکھنے والے ہیں اور انھوں نے کتاب میں احتیاط کا دامن نہیں چھوڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت کی

Marfat.com

تاریخوں کا بڑی تحقیق سے جائزہ لیا گیا ہے اور رنگین نقشوں کی مدد سے اس مبارک و اہم سفر کی تاریخوں کا صحیح تعین کیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ کتاب کی دوسری جلد بھی انھیں خوبیوں کی مالک ہوگی۔

میں ابھی حافظ سید فضل الرحمن صاحب کی کتاب ہادی اعظم ﷺ کے مطالعے سے فارغ ہی ہوا تھا کہ ان کی ایک اور کتاب میرے شوقِ مطالعہ کے لیے مہمیز ثابت ہوئی۔ یہ ان کی نئی تالیف ''فرہنگِ سیرت'' ہے۔ کتاب کیا ہے معارف سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ انھوں نے معلومات سیرت کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اس موضوع پر میری نظر سے اردو میں کوئی کتاب اب تک نہیں گزری ہے، یہ اردو کے ادب عالیہ میں ایک بیش بہا اضافہ ہے۔ کتاب کا موضوع ''سیرتِ طیبہ'' ہے اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے تین ہزار اعلام کا اختصار کے ساتھ تعارف کرایا گیا ہے۔ ان میں عرب کے جبال، ان کے محل وقوع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے ان کے تعلق کی نشان دہی کی گئی ہے۔ عرب خصوصاً مکہ، مدینہ اور سفر حج کے کنوؤں (بیئر، آبار) وادیوں اور منازل سفر کا بالاستیعاب ذکر کیا گیا ہے۔ شہروں، قصبوں، دیہاتوں اور قبائل کی بستیوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اسی طرح قبائل عرب، ان کے شعوب اور بطون کو بڑے سلیقے سے واضح کیا گیا ہے۔ ایسے اشخاص جن کا کسی انداز میں بھی بیان سیرت طیبہ سے کوئی تعلق بنتا ہے، ان کے متعلق بھی ضروری معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ مؤلف کی محنت اور لگن کا صرف اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ''مالک'' کے تحت ۱۴۱/اعلام کا ''سعد'' کے تحت ۳۵/اعلام کا ''عامر'' کے ذیل میں ۳۲/اعلام کا ''عمرو'' کے ذیل میں ۱۳۱/اعلام کا ''عوف'' کے ضمن میں ۲۶/اعلام کا ''ربیعہ'' کے ضمن میں ۲۳/اعلام کا، ''حارث'' کے ذکر میں ۲۳/اعلام کا، ''ثعلبہ'' کے ذکر میں ۲۱/اعلام کا اور ''کعب'' کی فرہنگ میں ۱۹/اعلام کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے۔ میں نے ایسے چند اعلام کا یہاں حوالہ دیا ہے۔ ایسے بہت سے ہم نام، اشخاص وقبائل ہیں جن کی تعداد دسیوں سے زیادہ ہے مگر ان سب کا ذکر یہاں ممکن ومناسب نہیں ہے۔

سیرت کے حوالے سے معاصر اشخاص کی فرہنگ نویسی بڑا مشکل کام ہے۔ قلم کی ذرا سی لغزش سے بھی مفہوم بدل جاتا ہے۔ کتاب میں ابوجہل، ابولہب، ابورافع یہودی اور کعب بن

Marfat.com

اشرف یہودی جیسے دشمنانِ اسلام کا بھی ذکر ہے اور اسلام کے جان نثاروں میں حضرات سعد بن ابی وقاص، حمزہ بن عبدالمطلب، ابوایوب انصاری اور بلال حبشی رضی اللہ عنہم کا بھی تعارف ہے۔
مصنف نے موثق مآخذ کی مدد سے نہایت ہی احتیاط کے ساتھ قلم اٹھایا ہے اور یہ احتیاط و اعتدال پوری کتاب میں کارفرما ہے جس سے کتاب کو استناد حاصل ہو گیا ہے۔

''فرہنگِ سیرت'' میں ان محدثین، مورخین اور سیرت نگاروں پر بھی حاشیہ لکھا گیا ہے۔ جن کی کتابوں سے سیرت، مغازی، فتوحات، رجال رواۃ و احادیث و اخبار سے متعلق معارف وعلوم کے بیش قیمت مواد ہم تک پہنچے ہیں، اور انھیں کی کدوکاوش کے نتیجے میں آج ہماری علمی و فکری برتری مستحکم ہوئی ہے۔ ان بزرگوں میں محمد بن اسحاق (م ۱۵۰ھ)، عبدالملک بن ہشام (م ۲۱۸ھ)، محمد بن سعد (م ۲۳۰)، احمد بن یحییٰ بلاذری (م ۲۷۹ھ)، امام بخاری (م ۲۵۶ھ)، امام مسلم (م ۲۶۱ھ) اور ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) کے نام شامل ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر ائمہ، محدثین و مورخین کی ایک بڑی تعداد کا تعارف کتاب میں موجود ہے۔

فرہنگ نگاری مشکل فن ہے۔ اس میں کم سے کم لفظوں میں تمام ضروری باتوں کو درج کرنا پڑتا ہے اسے فن بلاغت میں ''ماقل و دل'' کہتے ہیں۔ یعنی لفظ کم ہوں اور معانی کثیرہ پر دلالت کریں۔ حافظ صاحب کی کتاب ''فرہنگ سیرت'' میں یہ وصف بطور خاص موجود ہے۔ اسے ہم چند مثالوں سے واضح کرتے ہیں۔ ان سے فرہنگ نگار کی مشاقی اور موضوع پر عبور کا پتا چلتا ہے اور قاری کو نادر معلومات بھی بہم پہنچتی ہیں:

''۱۔ خلیفہ بن خیاط: وفات ۲۴۰ھ۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط کے مؤلف۔ یہ کتاب فتوحات و غزوات کے سلسلے میں اہم ابتدائی ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس میں ۱۰۰ھ تک کے واقعات ہیں، سن وار تاریخ میں یہ پہلی اور مستند کتاب ہے''۔

''۲۔ یوم العروبہ: جمعہ کا قدیم نام۔ اسلام سے پہلے جمعہ کے دن کو یوم العروبہ کہا جاتا تھا''۔

''۳۔ ابرین: بحرین میں الاحساء کے برابر میں بنی سعد کی ایک بستی۔ یہاں کثرت سے کھجور کے درخت اور میٹھے پانی کے چشمے تھے''۔

''۴۔ اسماء بنت ابی بکرؓ: حضرت ابوبکرؓ کی بڑی صاحبزادی، زبیرؓ بن عوام کی بیوی، عبد

Marfat.com

اللہ بن زبیر کی ماں۔''ذات النطاقین: ان کا لقب ہے۔ ہجرت سے ۲۷ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ جمادی الاولیٰ ۷۳ھ میں سو سال کی عمر میں انتقال ہوا''۔

''فرہنگ سیرت'' میں سیرت طیبہ سے متعلق ۳۰ نقشے بھی شامل ہیں۔ یہ نقشے بڑی محنت سے تیار کے گئے ہیں۔ان میں ۸ ر نقشے غزوات نبوی ﷺ سے، ۴ ر سرزمین انبیاء واقوام قدیم سے، ۴ ر عرب قبائل اور ۳ ر نقشے قریش کے تجارتی راستے، حجاز کے بازار اور تجارتی وادی میلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ دیگر نقشہ جات بھی سیرت کے واقعات کی عکاسی کرتے ہیں۔

حافظ سید فضل الرحمن صاحب اس اچھی کتاب کی پیش کش کے لئے قابل مبارک باد ہیں۔

علی محسن صدیقی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرہنگ سیرت

ایک دنیائے محبت وعلم

ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی

حُب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید فضل الرحمن صاحب کے لیے سرمایۂ ایمان بھی ہے۔ اور میراث پدر بھی۔ پھر نسبی طور پر یہ محبت اُن کے خون میں شامل ہے۔

سید فضل الرحمن سلمہٗ کی کتاب ہادی اعظم ﷺ، سیرت وحیاتِ محمدی کا ایک آئینہ خانہ ہے۔اس کتاب کی تالیف کے لیے انہوں نے حدیث، تفاسیر اور اسلامی تاریخ کی اولین کتابوں کا مطالعہ کیا۔اُن کے حافظے اور قوتِ اخذ کا کرشمہ ہے کہ ہادیٔ اعظم میں ایسی معلومات ہیں جو عام طور پر سیرت کی کتابوں میں نہیں ملتیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی فضل الرحمن صاحب کی زندگی، فکر اور علم کا مرکزی نقطہ ہے۔وہ اسی نقطے کے گرد دائرے بناتے جارہے ہیں۔ ذاتِ رسولِ عربی ﷺ اُن کا بنیادی حوالہ ہے۔وہ حیات وکائنات کو اسی حوالے سے دیکھتے ہیں، اور اس کی دستاویز فرہنگِ سیرت ہے۔

آپ ﷺ کے نام میں ہر لفظ کا مفہوم ملے
میرے سرکار ہیں ہر دور کی زندہ فرہنگ

وصل باللہ، مخلوق کی قربت، انسانیت کے لیے غم خواری، امانت، صداقت، بے غرضی، سخاوت، شجاعت، حُسنِ خلق، عبادت، عدل و انصاف، حسن معاملہ، ایثار، تحمل شرم و حیا،

Marfat.com

مساوات، شفقت، عفوو درگزر، رحم، ایفائے عہد، غرض ہر سعادت اور نیکی اسمِ محمد ﷺ سے عبارت ہے۔ ایسے رسول اور ایسے انسان سے جب آدمی عہد وفا استوار کرلیتا ہے تو وہ ہر رشتے، ہر تعلق، ہر انسان اور ہر مقام کے حوالے سے انہیں کو تلاش کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ہمیں افراد، مقامات، علوم اور مختلف چیزیں عزیز ہوتی ہیں یا انہیں ہم بغض کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہر چیز سے ہمارے تعلق کی بنیاد حضور ﷺ کی ذات ہے۔ مکہ کی گلیوں سے گزرتے ہوئے آج بھی ہمیں وہ مظالم یاد آتے ہیں جو قریش نے آپ پر اور جماعتِ مومنین پر توڑے تھے۔ آج بھی ایسے لوگ اس اُمت میں موجود ہیں جو رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی خون میں ڈوبی ہوئی پاپوش کے تصور سے اپنے آپ میں سفر طائف کی ہمت نہیں پاتے۔ اِس تعلق کے باوجود ہمارے معاشرے میں علم اتنا کم ہوگیا ہے اور کم ہوتا جارہا ہے کہ ہم آپ ﷺ سے متعلق تمام باتوں کا علم نہیں رکھتے یا وہ باتیں ہمارے حافظے میں اس طرح محفوظ نہیں کہ وقت پر یاد آسکیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کن وادیوں سے گزرے۔ کن پہاڑوں کو عبور کیا، کن کنوؤں اور چشموں سے پانی پیا، کن دور دراز کے مقامات تک سفر کیا۔ ہمیں اِس کی خبر نہیں۔ سید فضل الرحمن صاحب نے یہ سب کچھ فرہنگ سیرت میں بڑی تحقیق اور تجسس سے جمع کردیا ہے۔ اِس کتاب میں تین ہزار سے زیادہ اندراجات اور تیس نقشے ہیں۔ اِن نقشوں کی ماہیت میں بھی تنوع ہے۔ مغازی کے نقشے، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسفار کے نقشے، اوطان انبیائے کرام کے حوالے سے نقشے۔

محبت وہ اسمِ اعظم ہے جس سے بند دروازے کھل جاتے ہیں۔ رسولِ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق نے فضل الرحمن سلمہٗ کے راستوں کو ہموار کیا ہے۔ محبت اور تعلق کے علاوہ ایک اور حقیقت سے بھی اِس تازہ کاری کا رشتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کی رسالت کا دامن دامانِ قیامت سے بندھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ آنے والے ہر دور کے نبی ہیں اور ہر دور کے تقاضوں کے مطابق آپ کی حیات، سیرت اور نبوت کے لئے پہلو گردشِ لیل ونہار سے اُبھر کر سامنے آتے رہیں گے۔ خوش قسمت ہیں اور ہوں گے وہ لکھنے والے، جنہیں ان پہلوؤں کی پیش کش کے لئے منتخب کیا گیا ہے اور کیا جائے گا۔ ویسے بھی اس بات میں صداقت ہے کہ

Marfat.com

راہِ مضمون تازہ بند نہیں
تا قیامت کھلا ہے بابِ سخن

آیئے ذرا مختلف پہلوؤں سے اس کاوش کا سرسری جائزہ لیں، افراد اور شخصیتوں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق مختلف پہلو رکھتا ہے، ان میں آپ کے رفقا بھی شامل ہیں، آپ کے مخالف بھی ہیں، آپ کے اہلِ خانہ بھی ہیں، آپ کے غلام بھی ہیں، پھر آپ کے خاندانی سلسلے کے بزرگ ہیں۔ عربوں میں کنیت کا رواج عام تھا، اور اس اعتبار سے بہت سی شخصیتوں کی کنیتیں ہمارے سامنے نہیں آئیں، حقیقی کنیتوں کے علاوہ خطابی کنیتیں خصائصی کنیتیں بھی عام تھیں، مثلاً نبی اکرم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب کہنا، پھر اس پر اس بات کا اضافہ کیجئے کہ بہت سے صحابہ کرام کا جو نام مشہور ہے وہ ان کا حقیقی نام نہیں ہے، اس کے علاوہ بعض شخصیتوں کے فضائل ہماری نگاہ میں نہیں ہیں، مؤلف نے ان سب پہلوؤں کے پیش نظر جو فہرست پیش کی ہے، وہ اسم الرجال کا ایک نیا گوشہ ہے، ان افراد میں حضور ﷺ کے تعلق کی وجہ سے بعد میں آنے والوں کے نام بھی شامل ہیں، مثلاً محدثین گرامی کے نام، اس فہرست میں امام مالک، ابن ماجہ، ترمذی اور نسائی بھی شامل ہیں۔ ہم میں سے کتنے لوگوں کے ذہن میں یہ بات تازہ ہوگی کہ ابو الحرث جناب عبدالمطلب کی کنیت تھی، اسی طرح کم سے کم میرے لئے یہ بات انکشاف کا درجہ رکھتی ہے کہ بحیرہ راہب کا نام جرجیس تھا، کئی ناموں کے علم سے یا ان کے بارے میں اطلاع سے مجھے ذاتی طور پر ایک مسرت کا احساس ہوا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام رملہ تھا، جو ذہنوں سے فراموش ہوگیا اور جسے مؤلف کے مطالعے اور کاوش نے تازہ کردیا، لبانہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اور انہیں یہ شرف حاصل ہے کہ ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے بعد اسلام لانے والی دوسری خاتون ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو بھی ان سے نسبت نے حیاتِ دوام عطا کردی ہے، ابو کبشہ حضرت سُلیم کی کنیت تھی، مختصر یہ کہ اس فرہنگ سیرت میں کتنے ہی نام ایسے ہیں، جن کے علم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے تعلق میں وسعت و گہرائی پیدا ہوتی ہے۔

اس فہرست میں انسان ہی نہیں بلکہ فرشتے بھی شامل ہیں، چار مشہور فرشتوں کے علاوہ کسی

Marfat.com

کا نام یا لقب ہمارے ذہنوں میں نہیں رہا۔ یہ مؤلف کی دیدہ وری اور تعلق بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شہادت ہے کہ انہوں نے ایک ایسے فرشتے کا نام بھی اس فہرست میں شامل کرلیا ہے جو ہم میں سے ہر ایک کے علم میں ہے، لیکن ہم اسے چنداں لائق التفات نہیں سمجھتے اور آسانی سے اس نام سے گزر جاتے ہیں، میری مراد ملک الجبال سے ہے، جس کا طائف کے واقعے میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کا ذکر سیرت کی ہر کتاب میں ملتا ہے۔ اپنے وسیع مطالعے کے دوران مؤلف نے بڑے منظم انداز میں ان ناموں کو یادداشت اور کاغذ کی لڑی میں پرو دیا ہے۔

مقاماتِ حیات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگہی اس فرہنگ کی بدولت نئے انداز میں ہمارے حافظے اور یاد کا حصہ بنتی ہے، ان مقامات میں بستیاں بھی ہیں، پہاڑ بھی، وادیاں بھی ہیں، سفرِ ہجرت، سفر تجارت اور غزووں کے سفروں کے مقامات بھی ہیں، ان مقامات سے پہاڑوں کے سلسلے میں یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ عربوں کو کسی سلسلۂ کوہ کے مختلف پہاڑوں اور پہاڑیوں کے نام رکھنے کا ذوق تھا، یہ بات ہر زبان کے مزاج میں شامل ہے، مثلاً کوہ ہمالہ کی مختلف چوٹیوں اور پہاڑوں کے نام ایورسٹ، قراقرم، کےٹو، ہندوکش وغیرہ، لیکن کسی پہاڑ کے نہایت قریبی حصوں کا نام رکھنا عربوں کی ہی خصوصیت تھی، مثلاً جبل احد کے نہایت قریب اس کے ایک حصے کو عرب جبل رماۃ کے نام سے یاد کرتے تھے، سیرت کی کتابوں میں احد کے ایک درے کے طور پر اس کا ذکر کیا جاتا ہے، لیکن نام درج نہیں ہوتا، یہ احد کا وہ حصہ ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیراندازوں کا دستہ متعین کیا تھا، جبل الرماۃ اس درجہ اہمیت رکھتا ہے کہ اس کے یاد کرنے سے عبرت کا ایک باب ہمارے سامنے کھل جاتا ہے، کتنے ہی صحابیوں کی شہادت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پورا نہ کرنے کے نتائج۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے پہاڑوں اور بستوں کے علاوہ کنوؤں کے نام بھی تاریخ کے دامن میں محفوظ ہیں مثلاً بیئر جاسم یا جاسوم، جو راتج کے نواح میں ایک کنواں تھا، اس کنویں کو یہ عزت حاصل ہوگئی کہ یہاں انسانیت کو سیراب کرنے والے نبی رحمت نے اس کا پانی نوش فرمایا تھا، بعض مقامات کے نام نہایت اہم واقعات کی گم شدہ کڑی کا درجہ رکھتے ہیں، مثلاً آبل الزیت وہ مقام ہے جو شام کے قریب اردن میں واقع ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

جب حضرت اسامہؓ کا لشکر مرتب کیا تھا تو ہدایت کی تھی کہ آبل الزیت کی بستی میں جا کر ٹھہرنا، اس سے اندازہ کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی حدود کو ان کے بھیجنے والے نے کس درجہ وسعت دی تھی اور کن جزئیات پر آپ ﷺ کی نظر تھی۔

فرہنگ سیرت میں فقہی اور دینی اصطلاحات اور الفاظ بھی ہیں، اس کی وجہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ کا تعلق ہے، مثلاً صحابہ کے بعد تابعی اور تبع تابعی کی اصطلاحیں فرہنگ میں شامل کی گئی ہیں، یہ ان صحابہ کرام کے جانشین ہیں، جنہوں نے دنیا کے کتنے ہی ملکوں میں فیضانِ نبوت سے انسانوں کو مستفید کیا ہے، ان اصطلاحات میں رمل اور وحی بھی شامل ہے، ان اصطلاحوں میں خود اور میسرہ کا اندراج بھی آپ پائیں گے، ان میں دنوں کے نام بھی ہیں، مثلاً عروبہ جو جمعہ کا قدیم نام ہے۔

فرہنگ سیرت کو ہم بجا طور پر سیرت وحیاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ایک تاریخی تالیف بھی قرار دے سکتے ہیں، افراد کے ذکر میں ہمیں کہیں اختصار نظر آتا ہے اور کہیں قدرے تفصیل۔ یہ تفصیل تاریخی اہمیت رکھتی ہے مثلاً ابوامیہ بن مغیرہ کا ذکر حجر اسود کے نصب کرنے کے واقعے کی ایک ایسی کڑی کو پیش کرتا ہے، جس سے اس اہم واقعۂ قبل از رسالت کی شکل زیادہ واضح ہو جاتی ہے، یہی وہ شخص تھا جس نے مشورہ دیا تھا کہ جو شخص کل صبح سب سے پہلے حرم میں آئے اس کو ثالث بناؤ اور اسی کا فیصلہ تسلیم کرلو، اسی طور پر ابوکرش کے ذکر میں تفصیل موجود ہے، یہ تفصیل بھی غزوۂ بدر کے خدوخال کو اُجاگر کرتی ہے، یہ شخص بدر کے معرکے میں اوپر سے نیچے تک لوہے میں غرق تھا، اور یوں باطل کا اشارہ تھا جو سروسامان پر بھروسہ کرتا ہے، حضرت زبیرؓ نے نشانہ لے کر اس کی آنکھ میں ایک چھوٹا نیزہ مارا جس سے وہ فوراً مر گیا۔ یہ وار اتنا سخت تھا کہ اس کی آنکھ سے نیزہ نکالنا مسئلہ بن گیا تھا،

اس فرہنگ کے چند پہلوؤں کی طرف میں نے اختصار کے ساتھ اشارہ کیا ہے، ورنہ یہ فرہنگ نبی رحمت اور صاحبِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر، حضر، امن وجہاد، دوستوں کی محفل اور ایسی تمام انسانی پہلوؤں کا بھی احاطہ کرتی ہے، اور اپنی تفصیلات کی وجہ سے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانی، مکانی اور تحریری طور پر قریب تر کرتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ

Marfat.com

قربت کتنی اہمیت رکھتی ہے، اس کا اندازہ ہر صاحب ایمان کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبولِ عام عطا کرے اور مؤلف کے درجات میں اضافہ فرمائے اور انہیں سیرت کے لٹریچر میں مزید مفید اضافے کرنے کی توفیق دے، جو ہماری زبان کی آبرو میں اضافہ ہوگا۔

محمد ابوالخیر کشفی

Marfat.com

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد

اردو میں سیرت طیبہ کے حوالے سے علمی اور تحقیقی اسلوب اختیار کرنے کی جس روایت کا آغاز علامہ شبلی نعمانی ؒ، مولانا سید سلیمان ندویؒ اور مولانا قاضی سلیمان منصور پوری سے ہوا تھا۔ الحمدللہ وہ روایت اب پختہ ہوچکی ہے، اور اردو میں سیرت طیبہ کے حوالے سے شائع ہونے والا مواد اپنی وسعت، تنوع اور معیار کے لحاظ سے دیگر تمام اہم زبانوں کے مقابلے میں کسی اعتبار سے کم تر نہیں۔

سیرت طیبہ کے حوالے سے لکھنے والے حضرات جہاں روایتی عنوانات پر اپنی صلاحیتوں کا اظہار کررہے ہیں وہیں نئے اسلوب بھی دریافت ہورہے ہیں اور نئے عنوانات بھی سامنے آرہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ سیرتی ادب کی ثروت میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے بہت سی چیزیں ہمارے لئے اہمیت اختیار کرجاتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جن راستوں سے گزرے، جن مقامات پر ٹھہرے، جن شخصیات سے آپ کا واسطہ پڑا، جن لوگوں نے آپ سے عقیدت کا تعلق استوار کیا، جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرکے دنیا و آخرت کے خسران و نقصان کے مستحق ہوئے اور اسی طرح کے دیگر معاملات ہمارے لئے اسی بنا پر اہم ہیں کہ ان کا تعلق آپ ﷺ سے ہے، لیکن سیرت کی روایتی کتب میں ان کا ذکر نہ ملتا ہے، اور نہ ہی ان تمام چیزوں کو اس طرح کی کتب میں ذکر کرنا ممکن ہے۔

پھر سیرت میں جن بہت سے مقام، پہاڑ، وادیاں، بستیاں، چشمے، قبائل، مردوں اور

۱۳۷۱۱۵

Marfat.com

خواتین وغیرہ کا تذکرہ ملتا ہے، ان کے تلفظ اور ادائیگی میں اکثر غلطی ہوجاتی ہے۔ اس لئے سیرت طیبہ کی ڈکشنری ترتیب دینا اور اس کی لغات مرتب کرنا ایک بنیادی ضرورت تھی۔ یہی ضرورت اس کتاب کی وجہ تالیف ہے۔

جب اس موضوع پر کام کا آغاز کیا گیا تھا اس وقت چار سو، پانچ سو الفاظ کا اندازہ تھا۔ لیکن جب کام آگے بڑھا تو پہلے ہی مرحلے میں الفاظ کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ گئی۔ پھر وقفے وقفے سے یہ کام ہوتا رہا اور الفاظ کی تعداد بڑھتے بڑھتے تین ہزار کے قریب ہوگئی، اور یوں ۳۲۸ صفحات کی یہ کتاب آپ کے سامنے ہے، اس کا کچھ حصہ دو قسطوں میں فرہنگ سیرت کے ہی نام سے السیرہ عالمی شمارہ ۸ اور ۹ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

اس فرہنگ میں محدثین، مورخین، سیرت نگاروں، آپ ﷺ کی ازواج واولاد آپ کے غلام، گھوڑے خچر، ہتھیار، غزوات، سرایا، وفود، قبائل اور ان کے شعوب و بطون، پہاڑ، وادیاں، گھاٹیاں، راستے، اعلام، اماکن، کنویں، چشمے، تالاب، قلعے، بت، ناپ تول کے پیمانے، عرب کے بازار وغیرہ کے بارے میں نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

کسی لفظ کی تشریح کے ضمن میں اگر کسی دیگر مقام یا مقامات کا حوالہ یا ذکر آیا ہے تو اس کو بھی اپنے مقام پر علیحدہ طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً

۱۔ أثَايَة: ذوالحلیفہ کے بعد جحفہ کے راستے میں رویثہ اور عرج کے درمیان ہے۔ یہاں چار اضافی لفظوں ذوالحلیفہ، جحفہ، رویثہ اور عرج کا ذکر ہے۔ ان چاروں لفظوں کو باب الزا، باب الجیم، باب الرا اور باب العین میں علی الترتیب علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ سِنجَاز: عراق کا ایک مشہور شہر جو شام کے راستے میں آتا ہے۔ موصل اور سنجار کے درمیان تین دن کی مسافت ہے۔ یہاں موصل کا لفظ اضافی ہے۔ اس کی تشریح باب المیم میں علیحدہ دی گئی ہے۔

۳۔ لِحیَان (بنو): یہ لوگ امج کے مشرق میں عسفان کی جانب آباد تھے، یہاں امج اور عسفان تشریح طلب ہیں۔ ان دونوں کی تفصیل باب الہمزہ اور باب العین میں دیکھی جا سکتی ہے۔ علی ھذا القیاس۔

تمام الفاظ پر اعراب لگائے گئے ہیں تا کہ صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنے میں آسانی ہو۔

Marfat.com

کتاب میں تیس نقشے دیئے گئے ہیں جو غزوت و سرایا، قبائل، وفود، اماکن، مشہور بازاروں، قریش کے تجارتی اسفار، حدود میقات، مسجد نبوی اور عمرۃ الحدیبیہ وغیرہ سے متعلق ہیں۔ اکثر نقشوں میں جہاں ضروری ہوا تشریح نوٹ بھی دیئے گئے ہیں۔

چند نقشے ڈاکٹر حسن مونس کی کتاب اطلس تاریخ الاسلام اور محمود عصام المیدانی کی الاطلس التاریخی للعالم الاسلامی سے مناسب اور ضروری ترمیم کے بعد اخذ کئے گئے ہیں، جب کہ بعض نقشے دیگر کتب ڈاکٹر حمید اللہ کی الوثائق السیاسیہ، عہد نبوی کے میدان جنگ اور رسول اکرم کی سیاسی زندگی، ڈاکٹر نثار احمد کی مرتب کردہ کتاب نقش سیرت وغیرہ کی مدد سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان کتب کی تفصیل کتاب کے آخر میں دی گئی فہرست کتب ماخذ مصادر میں ذکر کردی گئی ہے، کئی ایک نقشے ازسرنو ترتیب دیئے گئے ہیں۔

راقم حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب مدظلہ العالی اور ڈاکٹر مفتی محمد مظہر بقا صاحب مدظلہ کا دل کی گہرائی سے ممنون ہے کہ انہوں نے ضعف و ناتوانی اور خرابیِ صحت کے باوجود کلمات خیر سے نوازا۔

راقم محترم ڈاکٹر ابوالخیر کشفی صاحب مدظلہ کا بھی تہ دل سے ممنون ہے کہ انہوں نے اپنی گوناگو مصروفیات میں سے وقت نکال کر مسودے کا مطالعہ کیا، نہایت مفید مشوروں سے نوازا اور کتاب کا تفصیلی جائزہ تحریر فرمایا۔

راقم خاص طور سے محترم و مکرم جناب پروفیسر علی محسن صدیقی صاحب کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے علالت طبع کے باوجود نہ صرف پوری کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ فرمایا اور اغلاط کی نشاندہی کی، کمزوریوں سے آگاہ فرمایا اور مفید مشوروں سے نوازا بلکہ کتاب کے لئے موضوع کی مناسبت سے نہایت مناسب اور جامع نام فرہنگ سیرت تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دارین میں بہترین جزا عطا فرمائے اور صحت و توانائی کے ساتھ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

سید فضل الرحمن

۱۸ اپریل ۲۰۰۳ء / ۱۵ صفر ۱۴۲۴ھ

Marfat.com

طبع ثانی

الحمد للہ آج دس برس بعد فرہنگ سیرت کی نئی اشاعت پیش کرنے کے سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم و احسان ہے کہ یہ کتاب امید سے زیادہ پسند کی گئی، خصوصاً اہل علم نے اسے خوب سراہا، اور عوام الناس اور طلبہ کے ہاں اسے متداول کتاب کی حیثیت سے دیکھا گیا۔ مجلات کے تبصروں نے اس کوشش کو سراہا بھی اور اس حوالے سے کئی نئے پہلوؤں کی جانب توجہ بھی مبذول کرائی۔

اس عرصے میں اس کتاب پر نظر ثانی اور اضافوں کا کام جاری رہا، اور ہمارے مجلّے شش ماہی السیرہ میں وقتاً فوقتاً اس حوالے سے اقساط شائع ہوتی رہیں، اور اس دوران اس سلسلے کی پانچ اقساط شائع ہوئیں۔ اس اشاعت میں ان اقساط میں موجود تفصیلات کے ساتھ مزید اضافے پیش کئے جا رہے ہیں۔

موجودہ اشاعت میں جن امور کا خیال رکھا گیا ہے، ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

۱۔ پوری کتاب پر نظر ثانی کی گئی ہے، اور اب اس میں موجود بیانات کو ضروری مراجعت کے بعد پیش کیا جا رہا ہے۔

۲۔ کتاب میں پہلے سے موجود الفاظ کی تفصیلات میں اضافہ کیا گیا ہے۔

۳۔ نئے الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۴۔ فرہنگ ہی کا اسلوب برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے، اس بنا پر تفصیلات صرف

Marfat.com

ضروری حد تک ہی دی گئی ہیں۔

۵۔پیش کش کو بھی بہتر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۶۔بعض نقشوں پر مزید محنت کی گئی ہے اور نئی تفصیلات کی روشنی میں بعض جگہ از سر نو نقشے ترتیب دیئے گئے ہیں۔

۷۔نقشوں کی افادیت میں اضافے کے لئے انہیں اس بار رنگین طباعت کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

اس طرح تقریباً ڈیڑھ ہزار الفاظ کے اضافے کے ساتھ اب یہ کتاب ساڑھے چار ہزار الفاظ (کم وبیش) پر مشتمل ہے۔

امید ہے کہ اس کتاب کا یہ نقش ثانی، نقش اول سے زیادہ مفید اور بہتر ثابت ہوگا۔

جن حضرات نے اس کاوش کی پذیرائی کی، نئے پہلوؤں یا اغلاط کی نشان دہی کی، ان سب کے شکریئے کے ساتھ یہ اشاعت ہدیۂ قارئین ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور اس کاوش کو قبول فرمائے۔آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

سید فضل الرحمن

۶ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ/ ۱۱ نومبر ۲۰۱۳ء

Marfat.com

باب الہمزہ

آبارُ الأَثَایَة: اس نام کے متعدد کنوئیں، ہیں، ان کو شرف الاثایہ بھی کہتے ہیں۔ آج کل ان کو آبار الشَفیة کہتے ہیں۔ مدینے کے راستے میں، مُسَیجِید سے بدر کی طرف تقریباً ۳۴ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

آبارُ الأَغرَاب: الاجفر اور فید کے درمیان الاجفر سے ۵ میل پر ایک جگہ۔

آبارِ زَاھر: یہ وادیٔ ذی طُوٰی کا نیا نام ہے۔

آبارِ علی: دیکھئے الحلیفہ۔

آبار المدینۃ النبویۃ: دیکھئے بئر اور اس کے ذیل میں دیئے گئے کنویں۔

آب کوثر: دیکھئے کوثر۔

آبِل: اس نام کے چار مقامات ہیں، ان میں سے ایک حمص کی بستیوں سے ایک بستی کا نام ہے، جو حمص سے ۲ میل کے فاصلے پر قبلے کی سمت میں واقع ہے۔

آبِلُ الزَیت: شام کے قریب اردن میں ایک بستی۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے بعد اور اپنی وفات سے قبل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی امارت میں ایک لشکر بھیجا اور ان کو آبل الزیت پر پہنچ کر قیام کرنے کا حکم دیا۔

آبِلُ السُوق: شام کے نہایت سرسبز و شاداب مقام، غوطۃ میں ایک بڑی بستی۔

آبِلُ القَمح: دمشق کے علاقے میں ساحلِ سمندر اور دمشق کے درمیان ایک بڑی بستی۔

الآرَام: مکے اور مدینے کے درمیان ایک پہاڑ کا نام۔

Marfat.com

آرَۃ: یہ تین جگہ ہے، ۱۔ اندلس میں ایک جگہ، ۲۔ بحرین میں ایک شہر، ۳۔ مکے اور مدینے کے درمیان حجاز کا ایک بلند اور سرخ پہاڑ جو قدسأ کے مقابل ہے۔ یعقوب کہتے ہیں کہ بنی سلیم کے پتھریلے علاقے (حرۃ) اور مدینے کے درمیان جہینہ کا ایک پہاڑ ہے۔

آفاقِی: حدودِ میقات سے باہر کسی بھی ملک کا رہنے والا، جیسے مدینے کے رہنے والے، پاکستان، ہندوستان، مصر اور شام وغیرہ کے رہنے والے۔

آل اسماعیل: دیکھئے مستعربہ۔

آل قُرَاس: السَّرَاۃ باردۃ کے پہاڑوں میں ہذیل کا ایک پہاڑ۔ اس کو بنات قُرَاس بھی کہتے ہیں۔

آل قحطان: دیکھئے عاربہ۔

آمنہ بنت وھب بن عبد مناف: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ اور حضرت عبداللہ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ یہ شرافت، عزت اور جاہت اور عفت وعصمت میں بے مثال تھیں۔ وہ اپنے زمانے مین قریش کی سب سے زیادہ فضیلت ماب اور محترم خاتون تھیں۔ جب آپ کی عمر ۶ سال ہوئی تو حضرت آمنہ آپ کو لے کر مدینہ منورہ گئیں۔ وہاں ایک ماہ قیام کے بعد مکہ واپس آ رہی تھیں کہ مکے اور مدینے کے درمیان مقام ابواء میں وفات پا گئیں اور وہیں دفن ہوئیں۔ اس سفر میں آپ کی کنیز ام ایمن ساتھ تھیں، جو آپ کو لے کر مکے آئیں۔

اٰنِقَۃ: مدینے میں بقیع کے قریب ایک جگہ۔

اٰیِل: مکے کے راستے میں نقرہ کے نواح میں ایک پہاڑ۔

الأَبَاتِر: فلج کے قریب دیار بنی اسد میں ایک جگہ۔

اَبَاز: یمن میں ایک جگہ، کہا جاتا ہے کہ بنی سعد سے آگے ایک جگہ ہے، حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

الأَبَارِق: یہ اَبرَق کی جمع ہے۔ اور ابرق اس پہاڑ کو کہتے ہیں جس میں ریت اور پتھر ملے ہوئے ہوں۔

اَبَارِق بَیّنَۃ: رُوَیثَہ کے قریب ایک جگہ۔

اَبَا صَیفِی بن ھَاشِم: ہاشم بن عبد مناف کے بیٹے کا نام۔

اَباطِخ (ذات): دیکھئے اطلاح (ذات)۔

Marfat.com

أَبَاغ: فرات سے شام کے راستے پر الانبار سے آگے ایک وادی۔ اس کو عین اباغ بھی کہتے ہیں۔

أَبَان: عدنانیوں میں سے کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صَعْصَعَۃ کا فَخِذ۔

أَبَان: فید کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔ نجد کے علاقے قصیم میں ایک پہاڑ جو مدینے کے شمال مشرق میں واقع ہے۔

أَبَانَان: یہ ابان کا تثنیہ ہے، یہ دو پہاڑ ہیں، ان میں سے ایک کا نام اَبان الأبیَض ہے، جو بنی فزارہ کا ہے اور دوسرا اَبَانُ الأَسْوَد ہے، جو بنی اسد کا ہے، دونوں کے درمیان دو یا تین میل کی مسافت ہے۔

أَبَان بن دَارِم: عدنانیوں میں قبیلہ تمیم کے مالک بن حَنظَلَہ کا فخذ۔

أَبَان بن عثمان: عدنانیوں کے قریش میں سے بنی امیہ کا ایک بطن۔

أَبَا: غزوۂ قریظہ کے موقع پر جب آپ ﷺ بنی قریظہ آئے تو آپ ان کے کنوؤں میں سے اَبَا نامی کنویں پر اترے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کوفہ اور قصر ابن ھبیرۃ کے درمیان ایک نہر کا نام ہے، اور البطیحۃ میں بھی اسی نام کی ایک بڑی نہر ہے۔

أَبجَز: حبشہ کے بادشاہ اصحم کے والد کا نام۔

ابراھیم: ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا اسم گرامی، ان کی قوم بت پرست تھی، مگر انھوں نے بچپن ہی سے بت پرستی سے انکار کر دیا تھا، حق پرستی کے جرم میں بادشاہِ وقت نے آپ کو ایک عظیم آگ میں ڈالا مگر وہ آگ بہ حکم الٰہی حضرت ابراہیم کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی والی بن گئی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ساری زندگی خدا پرستی، حق گوئی اور فداکاری کا بہترین نمونہ ہے، اسی لئے قرآن کریم نے ان کو حَنِیفًا مُسلِماً (سب طرف سے کٹ کر صرف ایک خدا کا ہو جانے والا) کے خطاب سے یاد کیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے صاحب زادے حضرت اسماعیل کی اولاد میں آں حضرت ﷺ پیدا ہوئے۔

ابراھیم: یہ آپ ﷺ کی آخری اولاد ہیں۔ یہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ۸ھ میں پیدا ہوئے۔ ربیع الاول ۱۰ھ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

الأَبرَق: ابن اعرابی کہتے ہیں کہ یہ رمل سے ملا ہوا ایک پہاڑ ہے۔

Marfat.com

الاَبرَقَان: اَبرَق کا تثنیہ۔ بصرہ سے مکہ جانے والے راستے پر مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ۔

اَبرَق الرَّبذة: بنی ذُبیَان کی منازل میں سے ایک جگہ۔

اَبرَق العَزَّاف: بنی اسد بن خزیمہ بن مدرکہ کا مشہور کنواں، جو بصرہ سے مدینے جانے والوں کے راستے میں آتا ہے۔ اس کے بعد بطن نخل آتا ہے، پھر الطرف آتا ہے، پھر مدینہ۔ مدینہ اور الربذة کے درمیان مدینے سے ۲۰ میل پر ایک جگہ۔ اس کو ابرق العزاف اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ یہاں جن کی آواز سنتے تھے۔

اَبرَهَه بن الصَبَاح: حبشہ کا ایک سردار۔

اَبرِین: بحرَین میں احساء کے برابر میں بنی سعد کی ایک بستی، جہاں کثرت سے کھجور کے درخت اور میٹھے پانی کے چشمے تھے۔

اَبضَة و اِبضَة: فید سے دس میل پر طریق مدینہ کی جانب طَیِئ کے بنی مِلقَط کے پانی کی جگہ، جہاں کھجور کے باغات ہیں۔

اَلاَبطَح: وادی جب پہاڑی خطہ میں ہو تو اس کو اَبطَح یا بَطحَاء کہتے ہیں، جیسے ابطِح مکہ یا بطحاء مکہ یعنی وہ وادی جس میں مکہ شہر واقع ہے۔ حدیث اور سیرت میں اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے مکے میں داخلے کے ضمن میں آتا ہے کہ آپ ہجرت مدینہ کے بعد تین مرتبہ یہاں سے مکے میں داخل ہوئے۔ پہلی مرتبہ ۷ ہجری میں عمرۃ القضا کے موقع پر، پھر ۸ ہجری میں فتح مکہ کے دن اور دس ہجری میں حجۃ الوداع کے موقع پر۔

اَبلٰی: مدینے سے مکہ کے راستے میں غزیقطَان نامی وادی کے مقابل ایک پہاڑ یا سیاہ پہاڑی سلسلہ ہے۔ یہیں بئر معونہ نامی مشہور کنواں ہے۔ یہ بنی سلیم کا علاقہ تھا اور اَزحَضِیَة اور قرَان کے مابین واقع تھا۔

اُبنٰی: شام کے علاقے میں بلقاء کی جانب سرزمینِ شَرَاة کی ایک جگہ کا نام۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابنیٰ پر حملے کے لئے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو امیرِ لشکر بنا کر شام کی طرف بھیجا تھا۔ نصر کہتے ہیں کہ مؤتہ میں بھی اس نام کی ایک بستی ہے۔

ابن اثیر: دیکھئے اثیر۔

Marfat.com

ابن اسحاق: دیکھئے اسحاق۔

ابن حِبّان: دیکھئے حبان۔

ابن حجر: دیکھئے عسقلانی۔

ابن خَلدُون: دیکھئے خَلدُون۔

ابن دِحیَہ بن خلیفہ بن فَروَہ کَلبِیْ: دیکھئے دِحیَہ کَلبِیْ۔

ابن دَغنہ: دیکھئے دغنہ۔

ابن الذَّبِیحَین: دیکھئے الذَّبِیحَین۔

ابن زَغباء: دیکھئے زَغباء۔

ابن زَنیم: دیکھئے زَنیم۔

ابن سَعد: دیکھئے سعد۔

ابن سُنَینَۃ: دیکھئے سنینۃ (ابن)۔

ابن صُورِیَا: دیکھئے صوریا۔

ابن قُتَیبَہ: دیکھئے قتیبہ۔

ابن قَمِئَہ: دیکھئے قَمِئَہ۔

ابن قَیِّم: دیکھئے قیم۔

ابن کثیر: دیکھئے کثیر۔

ابن ماجہ: دیکھئے ماجہ۔

ابن ہِشَام: دیکھئے ہشام۔

اَبوَاء: مکے اور مدینے کے درمیان جحفہ سے ۲۳ میل کے فاصلے پر فرع کے علاقے میں ایک مقام کا نام، جہاں آپ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ کا انتقال ہوا اور وہ وہیں دفن ہوئیں۔ یہ مکے اور مدینے کے تقریباً نصف میں واقع ہے اور ودان سے ٦ یا ٨ میل کے فاصلے پر ہے۔

اَبوَاء (غزوہ): اس کو غزوہ وَدّان بھی کہتے ہیں۔ ابواء اور ودان دو علیحدہ علیحدہ بستیوں کے نام ہیں، جن کی طرف یہ غزوہ منسوب ہے۔ یہ سب سے پہلا غزوہ ہے۔ آں حضرت ﷺ

Marfat.com

۶۰ مہاجرین کو لے کر ۱۲ صفر ۱ ہجری کو مدینے سے نکلے۔ آپ ﷺ قریش کے ایک تجارتی قافلے کے تعاقب میں نکلے تھے، جو شام سے مکے جا رہا تھا۔ قافلہ نکل چکا تھا، اس لئے لڑائی کی نوبت نہیں آئی، البتہ آپ نے بنوضمرہ کو صلح نامہ لکھ کر دیا۔

اَبَوی: بصرہ سے مکے کے راستے میں واقع دو بستیوں کا نام، جو طسم اور جدیس قبیلوں کی طرف منسوب ہیں۔

اَبَوی: شام میں ایک پہاڑ یا ایک جگہ کا نام۔

اَبَواط: دیکھئے بواط۔

ابو اُحَیحَہ: دیکھئے اُحَیحہ سعد بن عاص

ابو اُمَیَّہ بن مُغِیرَہ: دیکھئے اُمیہ بن مغیرہ۔

ابو ایوب انصاری: دیکھئے ایوب انصاری۔

ابو بَصِیر عُتبہ بن اَسَد ثَقَفِی: دیکھئے بصیر۔

ابو بکر: دیکھئے بکر۔

ابو تُرَاب: دیکھئے تراب (ابو)۔

ابو ثعلبہ الخشنی: دیکھئے ثعلبہ الخشنی

ابو جَندَل بن سُہَیل بن عَمرو: دیکھئے جندل۔

ابو جَہل: دیکھئے جہل۔

ابو الحرِث: دیکھئے الحرِث۔

ابو الحَیسَر انس بن رافع: دیکھئے الحَیسَر۔

ابو خَیثَمَہ مالک: دیکھئے خیثمہ مالک

ابو داؤد: دیکھئے داؤد۔

ابو داؤد طیالسی: دیکھئے طیالسی۔

ابو ذلاَمَۃ: دیکھئے ذلاَمَۃ۔

ابو ذر جندب بن جنادہ غفاری: دیکھئے جندب بن جنادہ غفاری۔

ابو رَافِع: دیکھئے رافع۔

Marfat.com

ابو رِغَال: دیکھئے رِغَال۔

ابو زھْم: دیکھئے زھْم۔

ابو زَرَائب: غزوہ تبوک کے راستے میں ایک وادی۔

ابو سفیان بن حرب: اس کا نام صخر بن حرب بن امیہ تھا۔ اسلام کے ظہور کے وقت یہ مکہ کا ایک سردار اور قریش کا رئیس تھا۔ یہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ لے کر شام سے واپس آ رہا تھا کہ مسلمان مدینے سے اس کی تلاش میں نکلے اور بدر پہنچے۔ ابوسفیان کو خبر ملی تو اس نے قریش سے مدد طلب کی۔ اس دوران ابوسفیان اور اس کا قافلہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور مشرکین کا لشکر بھی بدر پہنچ گیا جو اس کی مدد کے لئے نکلا تھا۔ یہاں دونوں لشکروں میں مڈھ بھیڑ ہوئی اور مشرکین کو عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ نامور سرداروں اور سپہ سالاروں سمیت ان کے ستر آدمی مارے گئے۔ غزوہ احد میں یہ مشرکین کے لشکر کا سپہ سالار تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف با اسلام ہوا اور مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہو کر غزوہ حنین میں شرکت کی۔ ۱۰۰ اونٹ اور چالیس اوقیہ مال غنیمت سے حصہ ملا۔ ان سے چند احادیث مروی ہیں۔

ابو سفیان بن حرب (سریه): دیکھئے سفیان (ابو) بن حرب (سریہ)۔

ابو سلمه بن عبد الاسد (سریه): دیکھئے سلمہ (ابو) بن عبد الاسد (سریہ)۔

ابو سلمه عبد الله بن عبد الاسد القرشی المخزومی: یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا کے لڑکے تھے۔ اسلام کے ابتدائی دنوں میں جن لوگوں نے حضرت ابوبکر کی ترغیب سے اسلام قبول کیا تھا، یہ بھی ان میں سے ایک تھے۔ انہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ محرم ۴ ہجری میں آپ نے ڈیڑھ سو مہاجرین و انصار پر مشتمل ایک سریہ ان کی سربراہی میں قطن بھیجا۔ اہل قطن خبر پاتے ہی بھاگ کھڑے ہوئے۔ بہت سے اونٹ اور بکریاں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں۔ غزوہ احد میں ابوسلمہ کے کندھے پر ایک زخم لگا تھا اور اچھا ہو گیا تھا۔ اس سفر کے بعد وہ پھر تازہ ہو گیا اور اسی سے ان کا انتقال ہوا۔

ابو سِنَان اَسَدِی: دیکھئے سنان اسدی (ابو)۔

Marfat.com

ابو طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصی: عبد المطلب کے لڑکے کا نام، یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے اور آپ سے ۳۵ سال بڑے تھے۔ ان کا نام عبد مناف ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عمران ہے۔ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ شام کا سفر کیا، نبوت کے دسویں سال انتقال ہوا، مگر اسلام نہیں لائے۔ ابو طالب کی وفات کے تین دن بعد حضرت خدیجہ کی وفات ہوئی۔ اسی لئے اس سال کو عام الحزن کہتے ہیں۔

ابو طَلحه: دیکھئے طلحہ۔

ابو العاص بن ربیعه: دیکھئے عاص بن ربیعہ۔

ابو عامر راهب: دیکھئے عامر راہب۔

ابو عبیده بن عامر بن عبد الله بن الجراح بن هلال الفهری القرشی: جلیل القدر صحابی اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ فاتح شام ہیں۔ ہجرت سے چالیس سال پہلے مکے میں پیدا ہوئے۔ اسلام کے ابتدائی ایام میں آپ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لائے۔ ہجرت ثانیہ میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کا لقب امین الامہ ہے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمر، ان سے ملنے جاتے تو معانقہ کرتے اور ان کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے۔ حضرت عمر نے ان کے گھر میں کوئی اثاثہ نہیں پایا، سوائے ان کی تلوار، ان کی ڈھال اور سواری کے۔ ۱۸ ہجری میں طاعون کی بیماری میں انتقال ہوا۔ غور بیان اردن میں دفن ہوئے۔

ابو عزة عمرو بن عبد الله الجمحی: دیکھئے عزۃ (ابو) عمرو بن عبداللہ۔

ابو فکَیهه: دیکھئے فکَیہہ۔

ابو القاسم: آں حضرت ﷺ کی کنیت۔ یہ آپ ﷺ کے بڑے صاحب زادے حضرت قاسم کے نام پر تھی۔

ابو قُبَیس: دیکھئے قبیس۔

ابو قتاده الانصاری: ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام الحارث بن ربعی بن بلدمہ بن ...... بن سنان بن عبیدہ بن عدی ابن غنم بن کعب بن سلمہ۔ بعض کے نزدیک ان کا نام عمرو ہے۔ غزوہ احد اور حدیبیہ میں شریک رہے۔ ان سے متعدد

Marfat.com

حدیثیں مروی ہیں۔ دو سریوں کی قیادت کی۔ ان میں سے ایک شعبان ۸ ہجری میں خضرہ کی طرف بھیجا گیا اور دوسرا ۸ھ میں بطن اضم کی طرف۔

ابو قتادہ بن ربعی الانصاری (سریہ ۱): دیکھئے قتادہ (ابو) بن ربعی الانصاری (سریہ ۱)۔

ابو قتادہ بن ربعی الانصاری (سریہ ۲): دیکھئے قتادہ (ابو) بن ربعی الانصاری (سریہ ۲)۔

ابو قُحَافَہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کی کنیت۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔

ابو کَبْشَہ: دیکھئے کبشہ۔ آں حضرت ﷺ کے ایک غلام کی کنیت۔ اس کا نام سُلَیم تھا اور ۱۳ ہجری میں انتقال ہوا۔

ابو کَرْش: دیکھئے کرش۔

ابو لَھَب: دیکھئے لہب۔

ابو مَحْذُورَہ: دیکھئے محذورہ۔

ابو مَرْثَد الغَنَوِی: سریۂ حمزہ میں یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ماتحت علم بردار تھے۔ بدری صحابی ہیں۔

ابو موسیٰ الاشعری: ان کا نام عبداللہ بن قیس بن سلیم بن حضار بن حرب ابوموسیٰ ہے۔ ان کا تعلق قحطان کے قبیلے بنی الاشعر سے ہے۔ ہجرت سے ۲۱ سال پہلے یمن کے شہر زبید میں پیدا ہوئے۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ظہور اسلام کے وقت مکے آئے۔ مشرف با اسلام ہوئے اور حبشہ کی ہجرت کر گئے۔ آں حضرت ﷺ نے ان کو یمن کے کچھ علاقوں اور عدن میں عامل مقرر کیا۔ پھر ۱۷ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ کا اور حضرت عثمان نے کوفے کا عامل مقرر کیا۔ ان سے ۳۵۵ حدیثیں مروی ہیں۔ قرآن بہت عمدہ پڑھتے تھے۔ مفتی اور قاضی بھی بہت عمدہ تھے۔

ابو مُوَیْہِبَۃ: رسول اکرم ﷺ کے ایک غلام کا نام۔

ابو نَائِلَۃ: یہ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ محمد بن مسلمہ جب کعب کو قتل کرنے گئے تھے تو ابو نائِلَۃ ان کے ساتھ تھے۔

ابو الوَلِید: دیکھئے الولید۔

ابو الھَیثَم بن التَیِّھان: دیکھئے الھَیثَم بن التَیِّھان۔

Marfat.com

ابو الهیثم بن التَیِّهان: یہ مدینے کے بالکل ابتدائی مسلمانوں میں سے ہیں۔ اسعد بن زُرارہؓ کی دعوت پر مشرف با اسلام ہوئے۔ بیعت عَقَبۂ اولیٰ کے ۱۲ انصار میں سے ہیں، جو سب کے سب اسلام لے آئے تھے۔ بیعت عقبہ ثانیہ بھی کی اور آپ ﷺ نے اوس اور خزرج کے لئے جو بارہ نقیب مقرر فرمائے تھے، ان میں سے ایک ہیں۔ تمام غزوات میں شرکت کی اور ۲۱ھ میں وفات پائی۔

ابو یسر: دیکھئے یسر (ابو)۔

ابی بن خلف بن وهب بن خذافه بن جمح: رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے وقت کہا کرتا تھا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہے، جس کو میں روزانہ آٹھ سیر دانہ کھلا کر پالتا ہوں۔ اسی پر سوار ہو کر میں آپ کو (نعوذ باللہ) قتل کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ میں تجھے قتل کروں گا ان شاء اللہ۔ احد سے واپسی کے وقت ابی بن خلف اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا آ گیا۔ جب وہ قریب آیا تو آپ نے حارث بن صمہ سے چھوٹا نیزہ لے کر اس کی گردن میں ایک چوکا دیا۔ ابی لڑھک کر گھوڑے سے نیچے گر پڑا اور دھاڑنے لگا۔ لوگوں نے دیکھ کر کہا یہ تو معمولی خراش ہے، خطرے کی کوئی بات نہیں۔ وہ اسی طرح بلبلاتا رہا، یہاں تک کہ مقام سرف میں پہنچ کر مرا۔

ابی بن کعب قیس بن عبید: ان کا تعلق خزاج کے قبیلے بنی نجار سے تھا۔ ابو المُنذر ان کی کنیت تھی۔ بڑے عالم اور قرأت کے استاد تھے۔ اسلام سے پہلے بھی یہود کے بڑے علما میں سے تھے اور قدیم کتب کے عالم تھے۔ آپ ﷺ نے جن چار آدمیوں سے قرآن سیکھنے کے لئے کہا تھا، ان میں ابی بن کعب بھی تھے۔ (یعنی ابن مسعود، ابی بن کعب، سالم مولی حذیفہ، معاذ بن جبل) آپ ﷺ نے ان ہی سے فرمایا تھا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قران سناؤں۔ غزوہ بدر، احد، خندق وغیرہ میں شریک رہے۔ کتب حدیث میں ان سے ۱۶۴ حدیثیں مروی ہیں۔ یہ نحیف اور چھوٹے قد کے تھے۔ ان کی ڈاڑھی اور سر سفید تھے۔ ۲۱ ہجری میں مدینے میں وفات پائی۔

ابی عفک: دیکھئے عفک۔

ابین: یمن کا ایک علاقہ۔ عدن بھی اسی میں ہے۔ آج کل یہ علاقہ زراعت کے لئے مشہور ہے۔

Marfat.com

جبل عدن میں ایک جگہ کا نام۔

الاَثم: بنی سلیم کے پتھریلے علاقے کا ایک پہاڑ۔ کوفے کے حاجیوں کی ایک منزل۔

الاَثمَۃ: النقیع کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ آج کل اس کو الیَتمَۃ کہتے ہیں۔ یہ مکے اور مدینے کے درمیان طریق الہجرۃ پر مدینے سے ۸۵ کلومیٹر دور ہے۔ اس کو اتمۃ ابن الزبیر بھی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو محفوظ چراگاہ قرار دیا تھا۔

اَثَافِی البُرمَۃ: ہانڈی کا چولھا۔ واحد اُثفِیَۃ۔ چولھے کے تین پایوں میں سے ایک پائے کو اُثفِیَۃ کہتے ہیں۔ اور برمۃ ہنڈیا کو کہتے ہیں۔ یہاں وہ ہنڈیا مراد ہے، جس میں غزوۃ العشیرۃ کے موقع پر بطحاء ابن ازہر کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا گیا تھا۔

اُثَال: ایک وادی کا نام جو وادی النبتارہ میں گرتی ہے۔ یہ قدید میں واقع ہے، اس کا پانی بہہ کر ام معبد کے خیموں کی وادی میں جاتا ہے۔

اُثَایَہ: ذو الحلیفہ کے بعد جحفہ کے راستے میں رویثہ اور عرج کے درمیان ہے۔ محلی میں تحریر ہے کہ یہ جحفہ کے راستے میں مدینے سے ۷۷ میل کے فاصلے پر ہے اور معجم البلدان میں ۲۵ فرسخ (۷۵ میل) کا فاصلہ مذکور ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر مدینے سے روانہ ہو کر یہ آپ ﷺ کی تیسری منزل تھی۔

الاَثبَۃ: نقیع میں ایک جگہ جہاں کھجور کے درختوں کی کثرت ہے۔

الاَثبِرَۃ: یہ ثبیر کی جمع ہے۔ جیسے جریب کی جمع اجربہ ہے۔ مکہ میں بہت سے پہاڑ ہیں جن میں سے ہر ایک کو ثبیر کہا جاتا ہے۔

اِثبِیت: دیار بنی تمیم میں ایک پہاڑ۔

اُثفِیَۃ: چولھے کے تین پایوں میں سے ایک پایہ، اس کی جمع اثافی ہے۔

اَثل: یہ درخت ہے جو طرفاء کے مشابہ ہوتا ہے مگر اس سے بڑا ہوتا ہے۔ اردو میں طرفاء کو جھاؤ کہتے ہیں، جو جھاڑی نما ہوتا ہے۔

الاَثل (ذات): دیار بنی اسد اور دیار بنی سلیم کے درمیان ایک جگہ۔

الاَثل (ذو): وذان میں ایک جگہ۔

الاَثلَۃ: مدینے کے قریب ایک جگہ، بغداد کے مغربی جانب ایک فرسخ (۳ میل) کے فاصلے پر

Marfat.com

ایک بستی۔

اَثُوز: موصل کا قدیم نام۔

اَثَیدَاءُ (وادی): نخلہ اور طائف کے درمیان ایک وادی، عکاظ میں ایک جگہ کا نام۔

اَثِیر (ابن): عزالدین ابوالحسن علی بن محمد المعروف ابن اثیر الجزری۔ ولادت ۴ جمادی الاولیٰ ۵۵۵ ہجری، وفات ۶۳۰ ہجری، عمر ۷۵ سال۔ ان کی دو کتابیں مشہور ہیں:

۱۔ الکامل فی التاریخ۔ یہ بارہ جلدوں میں ہے اور اس میں ۶۲۶ ہجری تک کے واقعات ہیں۔

۲۔ اسد الغابہ۔ اس میں ساڑھے سات ہزار صحابہ کرام کا حروف تہجی کی ترتیب سے تذکرہ ہے۔

اَثِیر (ذو): ذی قرد کے قریب ایک پہاڑی راستہ۔

اَثَیفِیَۃ: ارض یمامہ میں بنی کُلَیب بن یَرُبُوع کی ایک بستی۔

الاَثِیل: تہامہ میں بلادِ ہذیل میں ایک جگہ۔

الاُثَیل: بدر اور وادی الصفراء کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔

اَجَاءُ: سَمیرَاءُ کے بائیں جانب ایک پہاڑ۔ السکونی کہتے ہیں کہ یہ طَیِّئ کے دو پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے جو فید کے مغربی جانب ہے۔

الاَجَام: قلعے۔ واحد اُجُمٌ۔ مدینے کے لوگ ایسے قلعے کو اُجُمٌ کہتے تھے، جو چھوٹے پتھروں سے بنایا جائے۔

الاَجَاوِل: پہاڑی راستے کے نیچے کی جانب وَدَان اور الجَاز کے درمیان ایک جگہ۔

اَجدَال یا اَجذَال (ذَات): مضیق الصفراء کے قریب ایک جگہ۔ بدر جاتے ہوئے ۵ برید (۶۰ میل) پر ایک جگہ۔ مدینے اور بدر کے درمیان ۷ برد (۱۲×۷ = ۸۴ میل) کی مسافت ہے۔ غزوۂ بدر میں اس کا ذکر آتا ہے۔ حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی تدفین بھی ذات اجذال میں ہوئی۔

اَجرَاذ: یہ جرذ کی جمع ہے۔ ایسی زمین جس میں کچھ نہ اگتا ہو۔

اَجرَب: مدینے کے نواح میں جُہینہ کی منازل میں سے ایک جگہ کا نام۔

Marfat.com

الأجرَد: مدینے اور شام کے درمیان جُهَينَة کے دو پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام۔ محمد بن اسحاق نے اس کا ذکر حدیث ہجرت میں کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ الجد اجد سے گزرے پھر الاجرد سے۔

اَجَش: مدینے کے قلعوں میں سے ایک قلعہ۔

الأجفر: بہت وسیع کنواں، فید اور الخزیمیہ کے درمیان ایک جگہ، اس کے اور فید کے درمیان مکہ کی طرف سے ۳۶ فرسخ (۳×۳۶=۱۰۸ میل) کی مسافت۔ بنی یربوع کے پانی کی جگہ کا نام بھی الاجفر ہے۔

أجم: مدینے کے قلعوں میں سے ایک قلعہ، اجم اس قلعے کو کہتے ہیں جسے مدینے کے لوگ چھوٹے پتھروں سے بناتے تھے۔

اَجنادَین: شام میں فلسطین کے نواح میں ایک جگہ۔

اَجوِبَة: یمامہ کے نواح میں بنی نمیر کے پانی کی جگہ۔

الأجیاب: جُب کی جمع، جب کنویں کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ یہ مشہور حِمی ضَرِیة کے قریب پانی کی ایک جگہ ہے۔

اَجیاد: ابو القاسم خوارزمی کہتے ہیں کہ مکے میں صفا پہاڑی سے متصل ایک مقام کا نام ہے، جہاں رسول اللہ ﷺ نے بکریاں چرائی ہیں۔

الأجیادان: یہ اجیاد کا تثنیہ ہے۔ اور مکے کے دو محلّے ہیں، ایک کو اجیاد الکبیر کہتے ہیں اور دوسرے کو اجیاد الصغیر۔

اُجَیرِد: آج کل الاجرد کو اُجَیرِد کہتے ہیں جو طریق ہجرت پر مدینے کے جنوب میں واقع ہے۔

الأجَیفِر: دیار بنی اسد میں ایک جگہ۔

اَحباب: مدینے کے نواح میں السوارقیة کے ایک جانب واقع ایک شہر۔

اَحبار: یہود کے مذہبی پیشوا۔ واحد حِبر۔

الأحَبَش: ابن ہشام کہتے ہیں کہ یہ اسفل مکہ میں ایک وادی کا نام ہے۔

اَحجارُ الثُّمَام: دیکھئے صخیرات الثمام۔

اَحجارُ الزَّیت: مدینے سے متصل الزَّوراء کے قریب ایک جگہ جہاں رسول اللہ ﷺ نماز استسقا

Marfat.com

پڑھا کرتے تھے۔

أَحْجَارُ الْمِرَاءِ: مکے میں ایک جگہ جہاں قریش کھجوریں سکھاتے تھے۔ حضرت ابی کی روایت میں ہے کہ جبرائیل امین احجار المراء کے پاس آپ ﷺ کو ملے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک ان پڑھ (اُمی) امت کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ ان میں غلام، بوڑھے اور درشت مزاج والے ہیں۔ جبرائیل نے کہا کہ ان کو قرآن سات حرفوں پر پڑھنا چاہئے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ یہ جگہ مدینے میں قبا کے نزدیک ہے، واللہ اعلم۔

اُحُد: مدینہ منورہ کا ایک پہاڑ جہاں ۳ ہجری میں غزوۂ احد ہوا۔ جس میں آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب سمیت ۷۰ صحابہ کرام شہید ہوئے۔ آپ کا سامنے کا دانت (رباعیة) شہید ہوا اور چہرہ مبارک زخمی ہوا۔ یہ مشرق سے مغرب کی سمت میں ۶ کلو میٹر طویل ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ۹ یا ۱۰ کلومیٹر طویل ہے۔ دور سے دیکھنے میں یہ کئی پہاڑوں کا مجموعہ لگتا ہے۔ مدینے اور احد کے درمیان تین یا چار میل کا فاصلہ ہے۔ اسی پہاڑ کے دامن میں وادیٔ قناۃ ہے۔ اس پہاڑ کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے۔ (البدایہ ج: ۴، ص: ۱۱۔ بخاری ج: ۴، ص: ۳۹، رقم ۴۰۸۳)

اُحُد (غزوہ): یہ غزوہ احد پہاڑ کے دامن میں شوال ۳ ہجری میں ہوا۔ ابتدا میں آپ ﷺ کے ساتھ ایک ہزار افراد تھے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے تین سو آدمیوں کو لے کر راستے ہی سے لوٹ گیا۔ اس طرح آپ کے ساتھ صرف سات سو آدمی رہ گئے جب کہ مشرکین کی تعداد تین ہزار تھی۔ ان کے پاس ۷۰۰ زرہ پوش جوان، ۲۰۰ گھوڑے اور ۳۰۰۰ اونٹ تھے۔ جنگ شروع ہونے سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے پچاس تیراندازوں کا ایک دستہ ایک پہاڑی پر متعین فرمایا تھا اور ان کو کسی قیمت پر اپنی جگہ نہ چھوڑنے کی تاکید فرمائی تھی۔ جنگ میں پہلے مسلمانوں کو فتح ہوئی، جسے دیکھ کر تیرانداز دستے نے اپنی جگہ کو چھوڑ دیا اور مال غنیمت جمع کرنے میں لگ گئے۔ چناں چہ کفار کے ایک دستے نے اس پہاڑی کو خالی دیکھ کر مسلمانوں پر

Marfat.com

پیچھے سے حملہ کر دیا، جس سے ان میں بھگدڑ مچ گئی۔ بہت سے مسلمان شہید ہوئے اور مسلمانوں کو جزوی طور پر شکست ہوئی۔

الأخذَب: دیار بنی فزارہ میں ایک پہاڑ۔

أخزَاذ: مکہ کا ایک قدیم کنواں۔

أخزَاض: مدینے میں پانی کی ایک جگہ۔

إحزام: حاجی جب دو سفید چادریں پہن کر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اس کا احرام بندھ جاتا ہے اور اس پر شرعی احکام کے مطابق بعض حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ مثلاً خوشبو لگانا، سلا ہوا کپڑا پہننا، ناخن کاٹنا وغیرہ۔

أخزض: جبال ھذیل میں ایک جگہ، جو شخص یہاں کا پانی پی لیتا اس کا معدہ خراب ہو جاتا، اسی لئے اس جگہ کا نام أخزض مشہور ہو گیا۔

أحزَاب (غزوہ) احزاب: اس غزوے میں کفار کی مختلف جماعتیں متحد ہو کر مدینے پر حملہ آور ہوئی تھیں اس لئے قرآن کریم نے اس کو غزوۂ احزاب کا نام دیا ہے۔ اس غزوے میں دشمن کے راستے میں خندق کھودی گئی تھی۔ اس لئے اس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں۔ خندق کی لمبائی ساڑھے تین میل تھی جو چھ روز میں مکمل ہوئی۔ خندق کی گہرائی اور چوڑائی کی صحیح مقدار کسی روایت میں مذکور نہیں۔ یہ غزوہ شوال یا ذیقعدہ ۵ ہجری میں ہوا۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار تھی اور مشرکین کی تعداد ۱۰ یا ۱۲ یا ۱۵ ہزار تھی۔ محاصرہ ۳ ہفتے سے زیادہ عرصے تک رہا۔ آخر مشرکین بغیر لڑے بھاگ نکلے۔

أخسَاء: اس پانی کو کہتے ہیں جو ریتیلی زمین سے پھوٹتا ہے۔

الأخسَاء: بحرین کا ایک مشہور و معروف شہر جسے ابو طاہر سلیمان بن ابی سعید الجَنَابِی القرمطی نے آباد کیا تھا۔

أخسَن: یمامہ اور حمیٰ ضَرِیَّة کے درمیان واقع ایک بستی کا نام۔

الأخسِیَة: یمن کا ایک مقام۔ یہ جمع الجمع ہے یعنی یہ حَسَاء کی جمع ہے، جس کے معنی قلیل پانی کے ہیں۔ اور حسا، حِسْی کی جمع ہے۔

الأخقَاف: یمن کا ایک علاقہ جہاں ہود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ ارض

Marfat.com

مَہْرَۃُ اور عمَانْ کے درمیان ایک وادی، ابن اسحاق کہتے ہیں کہ عمَانْ سے حضر موت تک ریتیلے علاقے کو الاحقاف کہتے ہیں۔

اِخلِیل: مکے کے قریب تہامہ کی ایک وادی، بلاد کنانہ کی ایک وادی۔

اَحمد ابن حَنبَل: دیکھئے حَنبَل۔

اَحْمَسْ کا وفد: قیس بن غزبۃ الاَحمَسِیْ نے اپنے ۲۵۰ ساتھیوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ پھر آپ نے ان کو بھی حسب دستور زادراہ دے کر رخصت فرمایا۔

اَحْیَاءْ: یہ حَیّ کی جمع ہے۔ ثنیۃ المرۃ کے نشیب میں ایک چشمہ۔ بطن رابغ میں بھی اسی نام کا ایک چشمہ ہے اور رابغ جحفہ سے دس میل پر ہے۔

اَحَیحَۃ سعید بن عاص: بنو امیہ کا ایک شخص جو مکے میں اسلام قبول کرنے والوں کو اذیتیں دیتا تھا۔

الاَخَابِث: خبیث کی جمع۔ راستے کا ایک مقام جہاں وہ قبائل آباد تھے، جو حضرت ابو بکرؓ کے دور میں مرتد ہو گئے تھے۔

اَلاَخَاشِب: مکے کا ایک پہاڑ۔

اُخدُود: خندق، کھائی، زمین میں مستطیل گڑھا۔ مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں میں خندق کی آگ کے مختلف واقعات ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک خندق یمن میں تھی، جن کا واقعہ آپ ﷺ سے ستر سال پہلے زمانہ فترت میں پیش آیا۔ قرآن مجید کی سورہ بروج میں یہی خندق مراد ہے، کیوں کہ عرب کے لوگ اس خندق سے واقف تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت کے ایک بادشاہ نے لوگوں کو دین حق سے روکنے کی کوشش کی لیکن لوگوں نے اپنا دین ترک نہ کیا۔ بادشاہ نے غصے میں آ کر بڑی بڑی خندقیں کھدوا کر ان میں آگ دہکائی، پھر اس نے ان لوگوں کو آگ میں ڈلوا دیا جو دین حق کو ترک کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ آخر اللہ کا غضب آیا اور آگ خندقوں سے باہر پھیل گئی اور خندقوں کے کنارے بیٹھے ظالموں، سرکشوں اور بدکرداروں کو جلا دیا۔

اَخرَم بن ابی العَوجَاءْ: ایک صحابی کا نام ہے جن کی سربراہی میں سریۂ اَخرَم نجد کے علاقے

Marfat.com

میں بنو کِلاب کی طرف بھیجا گیا تھا۔

أخزَم: مدینے کے قریب الروحاء اور ملل کے نواح کے درمیان ایک پہاڑ کا نام۔

أخشَبَین: یہ لفظ مکہ کے دو مشہور پہاڑوں ابو قُبَیس اور قُعَیقِعَان پر بولا جاتا ہے۔ یہ دونوں پہاڑ علی الترتیب حرم کے مشرق اور مغرب میں آمنے سامنے واقع ہیں۔ اس وقت مکہ کی عام آبادی ان ہی دو پہاڑوں کے درمیان میں تھی۔

الأخضَر: تبوک کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ اس کو الاخضر اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی زمین جنگلی گھاس سے ڈھکی رہتی ہے، اس لئے یہ زمین ہمیشہ سبز رہتی ہے۔ تبوک اور وادی القریٰ کے درمیان تبوک کے نزدیک ایک منزل ہے، رسول اللہ ﷺ نے تبوک جاتے ہوئے یہاں قیام فرمایا تھا۔ یہاں ایک مسجد بھی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھی تھی۔ بکری کہتے ہیں کہ تبوک سے چار مرحلوں پر ایک مقام ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ تبوک کے علاقے میں ایک وادی ہے جہاں اسی نام کی بستی ہے۔

أخنَس بن شَرِیق: مکہ کے ایک مشرک سردار کا نام۔ طائف سے واپسی پر آپ ﷺ نے پناہ کے لئے اسی کو پیغام بھیجا تھا مگر اس نے یہ کہہ کر معذرت کر دی تھی کہ وہ قریش کا حلیف ہے اس لئے پناہ دینے کا اسے حق نہیں ہے۔

أدَام: مکے کی مشہور وادیوں میں سے ایک وادی جو مشرق سے آتی ہے اور الوجہ اور ضبہ کے درمیان سے گزر کر سمندر سے جا ملتی ہے۔ آج کل اس کو ذامَة یا داماً کہتے ہیں۔ ایک قطعہ زمین جو رسول اللہ ﷺ نے بنی سلیم کے حرام بن عبد عوف کو عطا فرمایا تھا۔

أدَبن طَابِخَه: عدنانیوں میں سے طابخہ بن الیاس بن مضر کا ایک بطن۔

أدَد: قحطانیوں میں سے کہلان کا ایک بطن۔

أدَم: طائف کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

أذَاخِر: مکہ کے قریب ایک مقام۔ اس کو ثنیۃ اذاخر بھی کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مکہ میں ایک ثنیۃ العلیا ہے اور دوسری ثنیۃ السفلیٰ ہے اور ثنیۃ العلیا کو اذاخر کہتے ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ ﷺ مکہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ أذَاخِر سے داخل ہوئے یہاں تک کہ آپ نے مکے کے بالائی علاقے میں قیام

Marfat.com

فرمایا اور وہاں آپ ﷺ کے لئے ایک قبہ بھی بنایا گیا۔

اَذَافِر: قبیلہ طَیِّیْ کا پہاڑ، جہاں نہ کھجور ہوتی ہے اور نہ زراعت۔

اِذْخِر: ایک خوشبودار گھاس۔

اَذْرُح: ایک شہر کا نام جو شام کے اطراف اور بلقاء کے نواح میں تھا۔ فلسطین سے پہلے شام کے نواح میں الشَرَاۃ کے قریب ایک شہر کا نام۔ عمان میں ارض حجاز سے ملحقہ علاقے میں بھی ایک شہر تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دُوْمَۃُ الْجَنْدَل کے پاس تھا۔ غزوہ تبوک میں اس کا ذکر آتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تبوک پہنچ گئے تو اہل جرباء اور اذرح نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر صلح کر لی اور جزیہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے معاہدہ تحریر فرمایا۔

اَذْرِعَات: شام کے اطراف میں بلقاء کے قریب ایک شہر۔ یہیں ارض محشر ہے جہاں قیامت کے دن حشر ہوگا۔ حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ میدان حشر ملک شام میں ہوگا۔ یہ ان میں سے ایک مقام ہے جہاں غزوۂ احد کے بعد عہد شکنی کے نتیجے میں رسول اللہ ﷺ کے حکم سے بنی نضیر کے لوگ جلاوطن ہوئے تھے۔ دوسرا مقام اَزْیَحا ہے۔

اَذْرَمَۃ: دیار ربیعۃ میں ایک قدیم بستی۔ غزوۂ احد کے بعد عہد شکنی کے نتیجے میں ۴ھ میں مدینے سے جلاوطنی کے بعد بنی نضیر کے کچھ خاندان یہیں آباد ہوئے تھے۔ بنی نضیر کے دیگر خاندان شام میں مقام اَزْیَحا میں آباد ہوئے تھے۔

الاَذْنِبَۃ: ینبع کی طرف جہینہ کے دو پہاڑوں میں سے اجرد نامی پہاڑ کا ایک کنواں۔

اِرَاش: قحطانیوں میں سے کہلان کا ایک بطن۔

اِرَاشِی: قبیلہ خثعم کی ایک شاخ اِرَاشَۃ کی طرف منسوب ایک شخص۔ ایک بار ابوجہل نے اراشی نامی شخص سے کچھ اونٹ خریدے اور اس کو قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے قریش کی مجلس میں آکر کہا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو ابوجہل سے میرا حق دلا دے، کیوں کہ میں غریب مسافر ہوں۔ قریش نے تمسخر کے طور پر آپ ﷺ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان کے پاس جاؤ، وہی تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ اراشی کی بات سن کر اس کے ساتھ ابوجہل کے گھر کی طرف چل دیئے۔ ابوجہل آپ کی آواز سن کر

Marfat.com

باہر نکلا تو اس کا رنگ فق تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو کہا کہ اس غریب کا حق ادا کردو۔ ابوجہل نے فوراً اس کا حق ادا کردیا۔ پھر اراشی نے قریش کے پاس آکر کہا کہ اللہ ان کو جزائے خیر دے، انہوں نے میرا حق دلا دیا۔ بعد میں قریش کے استفسار پر ابوجہل نے کہا کہ خدا کی قسم جب انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور میں نے ان کی آواز سنی تو مجھ پر رعب طاری ہوگیا۔ پھر میں نے باہر نکل کر دیکھا کہ میرے سر پر ایک نر اونٹ کھڑا ہے۔ اس جیسا اونٹ میں نے آج تک نہیں دیکھا تھا۔ اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے کھا جاتا۔

أَرَاک: مکہ کے قریب، غیقہ سے متصل ایک وادی، اصمعی کہتے ہیں کہ یہ ہذیل کے پہاڑ کا نام ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ نَمِرَۃ (عرفات) میں ایک جگہ ہے۔ حضرت عباس کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سفید خچر پر بیٹھ کر نکلا اور اراک آیا۔

أرَال: ہذیل کے ایک پہاڑ کا نام۔

أرام: اسوَدُ البزم سے ملا ہوا، الربذہ کی جانب ایک پہاڑ۔

أرْبَد: آپ ﷺ کے ایک خادم کا نام۔

أرْتَدیا ارْثَد: مکے اور مدینے کے درمیان ابواء میں واقع ایک وادی کا نام۔

أرْحَب: یمن میں قبیلہ ہمدان کا ایک بڑا شہر جہاں ان کا بت یَعُوق نصب تھا اور جہاں کھجور کثرت سے ہوتی تھی۔

الأرْحَضِیَۃ: مکے اور مدینے کے درمیان بئر معونہ اور اُبْلیٰ کے قریب ایک جگہ۔

ارض جابر: دیکھئے القِرَاصَۃ۔

ارض خَثْعَم: یہ جرش اور بیشہ کے درمیان واقع ہے۔

ارض دَوْس: دیکھئے دَوْس بن عُدْثان۔

ارض سُلَیم (بنی): یہ بہت وسیع علاقہ ہے۔ مدینے سے شروع ہو کر شمالی مکہ تک چلا گیا ہے۔ یہ حجاز کا عظیم پتھریلا علاقہ ہے۔

الأزْفَاغ: بنی سلامان کا ایک پہاڑ، یہ دو پہاڑ ہیں۔ ایک کا نام الارفِ ہے اور دوسرے کا نام السَّرد۔ ان دونوں کے درمیان بنی سلامان کی منازل ہیں۔

أرْقَم (دار): یہ حضرت عبداللہ بن الارقم مخزومی کا گھر تھا اور کوہِ صفا کے دامن میں حرم سے متصل

Marfat.com

تھا۔ علانیہ تبلیغ اسلام سے پہلے مسلمان یہاں جمع ہوتے تھے اور چھپ کر عبادت کرتے تھے۔ خفیہ تبلیغ اور عبادت کا یہ سلسلہ تین برس تک جاری رہا۔ اس کے بعد علانیہ تبلیغ کا حکم نازل ہوا۔ بعد میں اسے منصور خلیفہ عباس نے چھین لیا اور اس کی بہو خیزران کے نام پر دَارُ الخَیزَرَان کہا جانے لگا۔

اِرَم: دیار جذام میں ایلہ اور تیہ کے درمیان جبال حِسمٰی کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام۔

اِرَم: عَاد ایک شخص کا نام تھا جس کی طرف قوم عاد منسوب ہے۔ اس کے اجداد میں ایک شخص کا نام اِرَم تھا۔ قوم ارم اسی کی طرف منسوب ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ قوم عاد میں جو شاہی خاندان تھا اسے ارم کہتے تھے۔ واللہ اعلم۔

اَرْمَا: ایک کنوئیں کا نام جہاں غزوۂ ذات الرقاع ہوا تھا۔

اَرْمِیاءُ: بخت نصر کے زمانے میں پیغمبر تھے۔

اَرْنَم: مدینے سے ۸ میل پر ذات الجیش کے قریب ایک پہاڑ۔

اَرْوَان: مدینے کے ایک کنویں کا نام۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔ اس کو بئر اروان اور بئر ذروان بھی کہتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے بئر ذروان۔

اَرْوم: اَسوَدُ البَرَم سے ملا ہوا الرَبذہ کی جانب ایک پہاڑ۔

اَرْوٰی: عبدالمطلب کی لڑکی کا نام۔ یہ مکے میں اسلام لائیں اور مدینے ہجرت کی۔ عبدالمطلب کی نواسی اور حضرت عثمان کی ماں کا نام بھی اُرْوٰی تھا۔

اَرْوٰی بنت کُرَیز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن وقی: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی والدہ۔ ان کی والدہ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی دادی البیضاء بنت عبد المطلب ہیں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی ہیں۔ عفان بن ابی العاص بن امیہ نے ان سے شادی کی تو ان کے عثمان اور آمنہ پیدا ہوئے۔ اسلام قبول اور مدینے ہجرت کی۔ مدینے ہی میں رہیں۔ یہاں تک کہ اپنے لڑکے حضرت عثمان کے دور خلافت میں وفات پائی۔

اَرْھا: نجاشی کے لڑکے کا نام، جس کو اس نے اسلام لانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینے میں بھیجا تھا۔

Marfat.com

اِزیَاط: حبشہ کا ایک سردار۔

اَرِیْخ: ملک شام میں ایک شہر۔ غزوۂ احد کے بعد جب بنی نضیر نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا تو آپ نے ان کو مدینے سے جلا وطن فرما دیا۔ جلا وطنی کے بعد ان میں سے کچھ خاندان تو اَذرِعَات میں آباد ہو گئے اور کچھ اَرِیحا میں آباد ہوئے۔

اَرِیحَا: دیکھئے اَرِیْخ

اَرِیحَا: نجاشی کے ایک لڑکے کا نام۔ نجاشی نے ایمان لانے کے بعد اس کو تحائف اور حبشہ کے ساٹھ آدمیوں کے ہمراہ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا، لیکن جس کشتی میں یہ لوگ سوار تھے وہ سمندر میں ڈوب گئی۔ اس طرح ان میں سے کوئی بھی خدمت نبوی میں باریاب نہ ہو سکا۔

اَرِیش بن اِراش: قحطانیوں میں سے لَخم کا ایک بطن۔

اَرِیْم: مدینے کے قریب ایک جگہ۔

اَرِینِق: بنی سلیم کی ایک وادی۔

الأزْد: عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ جو قحطان کے الازد بن الغوث بن نبت بن مالک بن کہلان کی طرف منسوب ہے۔ یہ لوگ السراۃ میں رہتے تھے۔

اَزْد شَنُوئَۃ: ان کی نسبت کعب بن الحارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن الازد کی طرف ہے۔ یہ لوگ جبل السراۃ میں رہتے تھے۔

اَزْد شَنُوئَۃ کا وفد: اس وفد میں ۱۰ یا ۱۹ آدمی تھے ان کا سردار صُرَد بن عبد اللہ الازدی تھا۔ یہ لوگ اسلام کی دولت سے مشرف ہو کر ۱۰ روز تک آپ ﷺ کی خدمت میں رہے، پھر واپس چلے گئے۔

اَزْد عُمَان: یہ لوگ عمان میں رہتے تھے۔

اَزْد عُمَان کا وفد: اہل عمان کے اسلام لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف العَلاءُ بن الحَضرَمِی کو احکامِ اسلام کی تعلیم اور صدقات کی وصولی کے لئے بھیجا۔ پھر ان کا ایک وفد آیا جس میں اسد بن بیزخ الطَّاحی بھی تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو دعوت اسلام دی اور وہ سب مسلمان ہو گئے۔

Marfat.com

اَزدِ غسّان: یہ لوگ بلادِ شام میں رہتے تھے۔

الاَزرَق: امج کے پیچھے مکے کی طرف ایک میل پر ایک وادی۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

اَزلام: فال کے لئے مخصوص تیروں کو اَزلام کہتے ہیں۔ ان تیروں کے پَر نہیں ہوتے۔ یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اس کا واحد زَلَم ہے۔ تیروں سے فال نکالنے کا کام بنو جمح کے ذمے تھا۔

اَساطِینِ رحمت: قدیم مسجد نبوی ﷺ میں روضہ جنت (ریاض الجنۃ) کے اندر ۸ ستون ہیں۔ ان کو اساطین رحمت کہا جاتا ہے، کیوں کہ نماز و دعا کے ساتھ ان سے برکت حاصل کرنا ماثور ہے۔

اِساف: ایک بت کا نام جو حرمِ کعبہ میں چاہ زمزم اور قربان گاہ کے قریب نصب تھا اور انسان کی شکل کا تھا۔ لوگ اس کا طواف کرتے تھے۔

اسامہ بن زید: جلیل القدر صحابی اور آں حضرت ﷺ کے غلام زید بن حارثہ کے بیٹے ہیں۔ ام ایمن ان کی والدہ ہیں۔ ہجرت سے پہلے نبوت کے ساتویں سال مکہ میں پیدا ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ آپ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے آخری سریہ جو بلقاء کے نواح میں ابنی کی طرف روانہ فرمایا تھا، حضرت اسامہ کو اس کا امیر مقرر فرمایا۔ لشکر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ جیسے اکابر مہاجرین وانصار کی ایک بڑی تعداد شامل تھی۔ اس وقت حضرت اسامہ کی عمر ۲۰ سال بھی نہیں تھی۔ آپ ﷺ کی رحلت کی اطلاع پا کر تمام اہل لشکر مدینے واپس آ گئے، پھر حضرت ابوبکر نے منصب خلافت سنبھالنے کے بعد لشکر کو روانہ فرمایا اور حضرت اسامہ ابنی سے کامیاب و کامران واپس ہوئے۔ حضرت معاویہ کے دورِ خلافت میں، ۵۴ھ میں مقام جرف میں وفات پائی۔ کتب حدیث میں ان سے ۱۲۸ حدیثیں مروی ہیں۔

اُسامَہ بن زید (سریہ): یہ آخری سریہ تھا جو ابنیٰ کی جانب روانہ فرمایا گیا۔ یکم ربیع الاول ۱۱ھ کو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے حضرت اسامہ کے لئے جھنڈا تیار فرمایا اور انہیں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت سعد بن وقاص، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم جیسے اکابر مہاجرین وانصار کی ایک بڑی

Marfat.com

جماعت کے ساتھ اسے روانہ فرمایا۔ لشکر نے مقامِ جرف میں، جو جبل احد کے پیچھے ہے، قیام کیا۔ جب ان لوگوں کو آپ ﷺ کے مرض کی شدت کا پتا چلا تو حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم اور کچھ دوسرے لوگ مدینے واپس آ گئے۔ ۱۲ ربیع الاول کو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جہاد کے لئے جرف روانہ ہونے والے تھے کہ اچانک آپ ﷺ کی رحلت کی اطلاع آ گئی۔ اس لئے سب لوگ مدینے واپس آ گئے۔

أَساهِم: مکہ اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔

أَسْبَذ: اس کی جمع اَسابِذَۃ ہے۔ بحرین میں ایک بستی، جہاں تمیم کے بنی عبداللہ بن دارم کے لوگ رہتے تھے۔ انہیں میں سے المنذر بن ساویٰ العبدی صاحبِ ھَجَرْ بھی تھے۔ جن کو رسول اللہ ﷺ نے ایک خط لکھا تھا۔ آپ کا خط المنذر بن ساوی کو العلا بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے پہنچایا تھا۔ اس خط کی اصل محفوظ ہے اور اس کا عکس بعض کتابوں اور رسالوں میں شائع ہو چکا ہے۔

اِسْتار: وزن کا ایک پیمانہ جو درہم کے حساب سے ایک تولہ آٹھ ماشے اور تقریباً چار رتی کے برابر ہوتا ہے، اور مثقال کے حساب سے ایک تولہ آٹھ ماشے دو رتی کے برابر ہوتا ہے۔

اِسْتِبْضَاع: زمانۂ جاہلیت میں رائج عربوں میں نکاح کے طریقوں میں سے ایک طریقہ۔ اس کی صورت یہ تھی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو جاتی تو خاوند اس سے کہتا کہ فلاں شخص کے پاس پیغام بھیج کر اس کی شرم گاہ حاصل کرو (یعنی اس سے زنا کراؤ) اور اس دوسرے شخص سے حمل ظاہر ہونے تک خاوند اپنی بیوی سے الگ رہتا تاکہ لڑکا شریف النسب ہو، ہندوؤں میں ایسے نکاح کو نیوگ کہتے ہیں۔

اِسْتِلَام: حجر اسود کو بوسہ دینا۔ یعنی دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے کناروں پر رکھ کر حجر اسود کو اپنے منہ سے آہستہ سے چومنا یا ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چومنا یا ہاتھوں کو حجر اسود کی طرف کر کے ہاتھوں کو چومنا۔ رکن یمانی کے استلام میں رکن یمانی کو صرف ہاتھ لگانا۔

الاسحاءُ: تَیْمَاءَ کی طرف جاتے ہوئے مدینے سے ایک مرحلے کے فاصلے پر ایک جگہ۔

اسحاق (ابن): ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن یسار القرشی المطلبی۔ ولادت مدینہ منورہ ۸۵ ہجری۔

Marfat.com

وفات بغداد ۱۵۰ یا ۱۵۱ ہجری، عمر ۶۵ سال یہ اولین سیرت نگاروں میں سے ہیں۔ ان کی کتاب سیرت ابن اسحاق ایک زمانے تک دستیاب نہیں تھی، لیکن اب اس کے کچھ حصے کتابی شکل میں دستیاب ہیں۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ جو شخص غزوات کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہے، اس کے لئے ابن اسحاق سے اعتنا کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

أسد: خزَیمَۂ بن مُدرِکَہ کے لڑکے کا نام جو ایک عرب قبیلے کا پدرِ اول ہے۔

أسَد: آپ ﷺ کی بارہویں پشت میں فِہر بن مالک کے لڑکے کا نام۔

أسَد بن خزَیمَہ: عدنانیوں کا ایک بڑا قبیلہ۔ یہ لوگ نجد کے علاقے میں رہتے تھے۔

أسَد بن خزَیمَہ کا وفد: دس افراد پر مشتمل یہ وفد ۹ ہجری کے شروع میں آیا تھا۔ اس میں حضرمی بن عامر، ضرار بن الأزور، وَابصَۃ بن معبد، طُلَیحَۃ بن خوَیلد، قتادہ بن القائف، سلمہ بن حُبَیش بھی تھے۔ انہوں نے بڑے فخر سے اور احسان جتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اپنا کوئی نمائندہ ہماری طرف نہیں بھیجا۔ ہم خود اسلام لانے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ بات ناگوار گزری اور سورۃ الحجرات کی آیت ۱۷ نازل ہوئی۔

أسَد بن عبد العُزّیٰ: قریش کا ایک قبیلہ۔

أسَد بن مُرّ: قحطانیوں میں سے مذحج کا ایک بطن۔

أسَد بن مَناۃ: قحطانیوں میں سے مذحج کا ایک بطن۔

أسَد بن وَبرَۃ: قحطانیوں میں سے قضاعہ کا ایک بطن۔

أسَدَۃ: خزَیمَۂ بن مُدرِکَہ کے لڑکے کا نام جو ایک عرب قبیلے کا پدرِ اول ہے۔

أسَد بن ھاشم: ہاشم بن عبد مناف کے بیٹے کا نام۔

إسرَاء: رات میں سفر کرنا۔ شب معراج میں رسول اللہ ﷺ نے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک براق پر سفر کیا۔ اس سفر کو اسراء کہتے ہیں۔

أسطوَانہ: ستون۔ چوپائے کے ہاتھ پاؤں۔ جمع أساطِین۔

أسطوَانۃ توبہ: اس کو أسطوَانۃ ابی لبابہ بھی کہتے ہیں۔ غزوۂ بنی قریظہ کے موقعے پر بتقاضائے

Marfat.com

بشریت ان سے ایک خطا سرزد ہوگئی تھی، جس کا ذکر سورۂ انفال کی آیت ۲۷ میں ہے۔ پھر توبہ قبول ہونے کے بارے میں سورۂ توبہ کی آیت ۱۰۲ نازل ہوئی۔ واقعہ یہ ہے کہ خطا سرزد ہونے کے بعد حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ لیا تھا اور کہا تھا کہ جب تک رسول اللہ ﷺ خود نہیں کھولیں گے، اسی طرح بندھا رہوں گا۔ ۵۰ روز کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ان کو کھولا۔ یہ ستون منبر سے چوتھا اور قبرِ منورہ سے دوسرا ہے۔

اُسطُوانۂ تہجد: اس جگہ آپ ﷺ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور یہ جگہ بیت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے تھی۔ یہ جگہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے کی مسجد اور خلفائے راشدین کی مسجد سے خارج تھی۔ ولید بن عبد الملک کے زمانے میں مسجد میں شامل کی گئی۔ اب اس جگہ ستون کی بجائے ایک محراب ہے، جس کو محراب تہجد کہتے ہیں۔

اُسطُوانۂ حَنَّانَہ: یہ ستون کھجور کے تنے کے اس ستون کی جگہ پر ہے جس کے پاس کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھتے تھے۔ ۲ ہجری میں منبر بننے کے بعد جب رسول اللہ ﷺ نے منبر پر خطبہ پڑھا تو کھجور کا وہ تنا زور زور سے رونے لگا تھا۔ آپ نے بچے کی طرح اس کو اپنے جسم اطہر سے لگایا تو وہ سسکیاں لیتا ہوا چپ ہو گیا تھا، پھر اس کو اسی جگہ دفن کر دیا گیا تھا۔ اس کی جگہ جو پختہ ستون تعمیر کیا گیا وہ اُسطُوانۂ حنانہ کہلاتا ہے۔ یہ محراب نبوی کی دائیں جانب ہے۔

اُسطُوانۂ سَرِیر: یہ ستون اُسطُوانۂ توبہ سے مشرق کی طرف حجرۂ مبارکہ کی جالی سے متصل ہے۔ رات کو آرام کے لئے آپ ﷺ کا بسترِ مبارک یہاں بچھا دیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے یہاں اعتکاف بھی فرمایا تھا۔

اُسطُوانۂ عائشہ: اس کو اُسطُوانۂ قرعہ بھی کہتے ہیں۔ آں حضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو جائے تو آپس میں ترجیح کے لئے انہیں قرعہ اندازی کی نوبت پیش آئے۔ صحابہ کرام اس جگہ کو معلوم کرنے کی جستجو میں رہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ جگہ بتائی۔ اسی بنا پر اس

Marfat.com

جگہ جو ستون بنا ہوا ہے، وہ حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب ہے۔ یہ ستون منبر سے مشرق کی جانب تیسرا ہے اور قبرِ منورہ سے بھی تیسرا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ تحویل قبلہ کے بعد آپ ﷺ نے ۱۰ ماہ اور چند روز اس جگہ نماز پڑھائی۔ اس کے بعد (امام کے لئے) محراب نبوی کی جگہ مقرر فرمائی۔

اُسطُوَانَۂ علی: اس کو اُسطُوَانَۂ حرس بھی کہتے ہیں۔ یہ اُسطُوَانَۂ سریر کے پیچھے شمال کی طرف روضہ مبارک کی جالی سے ملا ہوا ہے۔ جب آپ گھر میں تشریف لے جاتے تو کوئی صحابی، خاص طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ پہرا دینے کی غرض سے یہاں آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ یہ جگہ اس کھڑکی کے مقابل تھی، جس سے آپ مسجد کی طرف نکلتے تھے۔

اُسطُوَانَۂ مُرَبعَۃُ القبر: اس کو اُسطُوَانَۂ جبرئیل بھی کہتے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام جب وحی لے کر حضرتِ دحیہ کلبی صحابی کی صورت میں تشریف لاتے تو اکثر اسی جگہ بیٹھے نظر آتے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دروازہ اسی ستون کے پاس تھا۔

اُسطُوَانَۂ وفود: آپ ﷺ باہر سے آنے والے وفود سے اس جگہ ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ یہ اُسطُوَانَۂ علی کے پیچھے شمال کی طرف واقع ہے۔ یہ بھی حجرہ مبارکہ کی جالی سے متصل ہے۔

اَسْعَد: قحطانیوں میں سے الازد کا ایک عظیم بطن۔ عدنانیوں میں سے ربیعہ بن نزار کا ایک بطن۔

اَسْعَد بن زُرَارَہ: یہ مدینے کے نہایت معزز رئیس تھے۔ مدینے پہنچ کر حضرت مُصْعَب بن عُمَیر نے ان ہی کے مکان پر قیام کیا تھا۔ یہ ان ۶ مردوں میں سے تھے، جنہوں نے بیعت عقبہ اولیٰ سے پہلے مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ سے ملاقات کر کے اسلام قبول کیا تھا۔ انہوں نے ہی مدینے میں جمعہ قائم کیا تھا۔ ان کا تعلق بنونجار سے تھا۔

اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار: ان کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا۔ یہ مدینے کے نہایت معززین میں سے تھے۔ جنگ بعاث کے بعد نبوت کے گیارہویں سال خزرج کے جن چھ آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا، اسعد بن زرارہ ان میں سے ایک تھے۔ عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شامل رہے اور بنی النجار کے لئے نقیب مقرر ہوئے۔ پہلی بیعت عقبہ کے بعد جب لوگ مدینے واپس جانے لگے تو انصار مدینہ کی خواہش پر آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر کو احکام اسلام کی تعلیم

Marfat.com

کے لئے ان کے ساتھ کر دیا۔ مدینے پہنچ کر انہوں نے اسعد بن زرارہ کے مکان پر قیام کیا۔ غزوہ بدر سے پہلے اھ میں مدینے میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ہجرت کے بعد وفات پانے والے یہ پہلے انصاری تھے۔

اُسقُف: ابوحارث بن علقمہ کا لقب۔ لاٹ پادری۔ عیسائیوں کا بڑا پادری۔ یہ شخص نجران میں عیسائیوں کے مذہبی امور کی نگرانی کرتا تھا۔

اَسلَع: آپ ﷺ کے ایک خادم کا نام۔

اسلم کا وفد: عمرو بن افصٰی اپنے قبیلے کی ایک جماعت کے ساتھ آ کر اسلام لائے اور عرض کیا کہ ہمارے لئے کوئی ایسا امتیاز مقرر فرما دیجئے جس کو عرب بھی جان لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اسلم کو سلامت رکھے اور غِفار کی مغفرت فرمائے۔

اسماء بنت ابی بکر: حضرت ابوبکر کی بڑی صاحب زادی، زبیر بن العوام جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں کی زوجہ اور عبداللہ بن الزبیر کی والدہ ہیں۔ ۱۷ آدمیوں کے اسلام لانے کے بعد اسلام لائیں۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر زادراہ کی تھیلی کا منہ باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی، حضرت اسماء کہتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے نطاق کے سوا مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے دو حصے کر کے ایک حصے سے تھیلی کا منہ باندھ دو، اسی لئے ان کو ذات اِلنطاقَین کہتے ہیں۔ تقریباً سو سال زندہ رہیں۔ جمادی الاولیٰ ۷۳ھ میں وفات پائی۔

اسماء بنت عُمَیس: صحابیہ ہیں۔ ابتدائی دنوں میں مسلمان ہوئیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا، حبشہ کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ خیبر کے بعد مدینے آئیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ۶ ماہ بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں، ان کی وفات کے بعد حضرت علی سے نکاح کرلیا۔

اسماء بن حارثہ السلمی: ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ ہجرت سے ۱۴ سال پہلے ولادت ہوئی۔ ہجرت کے بعد یہ اپنے بھائی ہند کے ساتھ اہل حدیبیہ میں شامل تھے۔ ۶۶ ہجری میں ۸۰ سال کی عمر میں بصرہ میں وفات پائی۔

Marfat.com

اسمعیل: ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحب زادے کا اسم گرامی جو بڑھاپے میں بڑی دعاؤں کے بعد پیدا ہوئے تھے، حضرت اسماعیل علیہ السلام جب ذرا بڑے ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں حضرت اسماعیل کو اللہ کی راہ میں ذبح کرنے کا حکم دیا گیا، حضرت ابراہیم فوراً شام سے مکے آئے اور حضرت اسماعیل کا ہاتھ پکڑ کر جنگل کی طرف چل دیئے اور بیٹے کو اپنے خواب کے بارے میں بتا کر اس کی رائے لی۔ بیٹے نے جواب دیا کہ اللہ نے آپ کو جس بات کا حکم دیا ہے آپ اس کو کر گزریئے، اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ حضرت ابراہیم نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا کر گردن پر چھری پھیرنی شروع کی تو اللہ نے ایک دنبہ حضرت ابراہیم کے پاس بھیج دیا اور حضرت اسماعیل کے بدلے میں اس کو قربان کرنے کا حکم دیا، اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد کے طور پر ملت ابراہیمی میں قربانی کو جاری کر دیا، کچھ عرصے کے بعد حضرت ابراہیم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسماعیل کے ساتھ مل کر اللہ کے مقدس گھر بیت اللہ کو تعمیر کیا، پھر حضرت اسماعیل ہی اس کے امام و متولی قرار پائے۔

الأسوَاف: مدینے میں بقیع کے شمال میں شارع ابی ذر کے اختتام کا علاقہ جہاں مسجد الاسواف ہے۔ آج کل اس مسجد کو مسجد ابی ذر کہتے ہیں۔ سیرت اور حدیث میں کثرت سے مذکور ہے۔

اَسوَ ذالبَرَم: مکے کے قریب اور الرّبذہ سے بیس میل پر ایک بڑا پہاڑ۔

اسود بن کعب عَنسِی: نبوت کا مدعی، جس نے آپ ﷺ کے آخری ایام میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا، بعد میں مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔

اَسوَ ذالعَین: ایک سیاہ پہاڑ۔ اسود العین اور ضریہ کے درمیان ۲۷ میل کا فاصلہ ہے۔

اَسَیبُخت بن عبد اللہ: یہ ھَجَر کا بادشاہ تھا جو کسی زمانے میں بڑا اور مشہور شہر تھا، اور بحرین کا پایۂ تخت بھی رہ چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو نامۂ مبارک کے ذریعے پیغام اسلام دیا اور وہ بخوشی اسلام لے آیا۔

اُسَید بن حُضَیر: قبیلۂ بنی عبد الاَشہَل کے سردار۔ (مشہور صحابی)

اُسَیر بن رِزَام: ایک یہودی کا نام جو خیبر میں رہتا تھا۔

Marfat.com

الأَسِیل (ذات): وادیٔ نَملَی کے زیریں حصے میں حسین بن علی بن حسین کے چشمے ہیں۔ ان میں سے ایک چشمے کا نام ذات الاسیل ہے۔

أَسِیلَة: یمامہ کے قریب بنی مالک بن امرئ القیس کے پانی کے چشمے۔

أَشجَع: عدنانیوں میں سے قیس بن عَیلان کے غطفان کا ایک قبیلہ، جو مدینے کے قریب رہتا تھا۔

أَشجَع (وفد): مسعود بن أُخَیلَه کی سربراہی میں ۱۰۰ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد خندق کے سال یعنی ۵ ہجری میں آ کر مشرف باسلام ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ أشجع کا وفد غزوہ بنی قریظہ سے فراغت کے بعد آیا اور اس میں ۷۰۰ آدمی تھے۔

أَشجَع بن عمرو: قحطانیوں میں سے کہلان کے قبیلہ طیٔ کا ایک بطن۔

أَشدَاخ: مدینے کے نواح میں واقع وادیٔ عقیق میں ایک جگہ۔

أَشرَاف المُجتَهَر: دیکھئے المجتہر۔

أَشرَاف مَخِیض: دیکھئے مخیض۔

أَشرَم: وہ شخص جس کی ناک اور ہونٹ کٹے ہوئے ہوں۔ ابرہہ کا لقب

إِشعَار: اونٹ کی کوہان کو دائیں جانب سے شق کرنا۔ زمانۂ جاہلیت میں یہ بھی قربانی کا جانور ہونے کی علامت تھی۔

الأَشعَر: قحطانیوں میں سے کہلان کا ایک قبیلہ۔

الأَشعَر: مکے اور مدینے کے درمیان حجاز کا ایک مشہور پہاڑ۔

أَشعَرِیِّین کا وفد: یہ وفد ۵۰ آدمیوں پر مشتمل تھا۔ اس میں قبیلۂ عَکّ کے دو آدمی بھی تھے۔ ان ہی میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ خیبر کے سفر پر تھے۔ یہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے اور اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔ بیعت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا اشعریین لوگوں میں اس تھیلی کی مانند ہیں، جس میں مشک ہو۔

أَشقَاب: اس کا واحد شَقب ہے۔ جعرانہ اور مکے کے درمیان ایک جگہ۔

الأَشمَذ: مدینے اور خیبر کے درمیان قبیلہ اشجع کے دو پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔

الأَشمَذَانِ: أَشمَذ کا تثنیہ۔ مدینے اور خیبر کے درمیان قبیلہ اشجع کے دو پہاڑ۔ ان میں سے ہر

Marfat.com

ایک کو اشمز کہتے ہیں۔

أشْنَاق: خون بہا، جرمانہ اور مالی تاوان اور مظلوموں کی حق رسی کا انتظام۔ قریش کی شہری ریاست کا ایک عہدہ جو بنو تیم کے پاس تھا۔

أشِير: افریقا کے مغربی جانب جبال البزبز میں ایک شہر۔

الأصَافِر: یہ اصفر کی جمع ہے۔ بکری کہتے ہیں مدینے سے مکہ کی طرف جاتے ہوئے جُحفَة کے قریب دائیں طرف ایک پہاڑی سلسلہ ہے۔ بدر جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ یہاں سے گزرے تھے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ الاصافر کئی پہاڑوں کا مجموعہ ہے۔ اس کو ثنایا بھی کہتے ہیں۔

اصحاب الایکہ: اس سے اصحاب مدین یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم مراد ہے، جس نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا انکار کیا، اپنے پیغمبر حضرت شعیبؑ کی تکذیب کی، اور ناپ تول میں کمی کر کے اپنے ساتھ زیادتی کی اور دوزخ کے مستحق بنے، ان کی بستی بھی قوم لوط کی بستی کے قریب تھی، ان کو عذاب یوم الظلہ (سائے کے دن کا عذاب) سے ہلاک کیا گیا۔

أصحَابِ صُفَّة: جو لوگ اللہ کے رسول ﷺ کی محبت اور دین سیکھنے کے لئے مسجد نبوی میں واقع صُفَّة پر رہتے تھے، ان کو اصحاب صفہ کہتے ہیں۔

أصْحَمَة (اصحم): حَبَشَة کے اس بادشاہ کا نام ہے، جو آں حضرت ﷺ کے زمانے میں حَبَشَة کا بادشاہ تھا۔ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اسی کے زمانے میں صحابہ کرام کی ایک جماعت نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔

الأصْفَر: بلاد طیؔ میں ایک پہاڑ۔

أصْنَام: اس کا واحد صَنَم ہے۔ بت۔ اللہ کے سوا وہ تمام چیزیں جن کی پوجا کی جائے۔ قدیم زمانے سے لوگ اپنے بت سونے، چاندی، پیتل، لکڑی، پتھر اور مٹی سے بنانے اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ان کی پوجا کرتے چلے آئے ہیں۔

أصَيرَم: ان کا نام عمرو بن ثابت تھا اور أصَیرِمْ لقب تھا۔ (أصَیرِمْ یا أصَیرَم دونوں طرح لکھا جاتا ہے) یہ قبیلہ بنی عبد الأشهَل سے تھے۔ ہمیشہ اسلام سے منحرف رہے۔ غزوۂ احد کے دن ان کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی، مسلمان ہوئے اور تلوار لے کر قتال

Marfat.com

میں شریک ہو گئے۔ کافروں سے خوب قتال کیا اور شہید ہو گئے۔ آں حضرت ﷺ نے ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں سے دریافت فرمایا کرتے تھے کہ وہ کون شخص ہے، جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور جنت میں داخل ہو گیا۔ جب لوگ جواب نہ دے پاتے تو حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے کہ وہ بنی عبدالأشہَل کے اُصَیرِم تھے۔

الأصَیہب: دیار بنی تمیم میں المروت کے قریب پانی کی ایک جگہ۔

اَضاءۃٌ و اَضاۃٌ: ایک چھوٹا تالاب۔ سیلاب کا جمع شدہ پانی۔ مکہ کے قریب سرف سے اوپر کی جانب التَّناضِب کے قریب ایک مقام۔ مغازی میں اس کا ذکر آتا ہے۔

اَضاءۃ غِفار (بنی): کنانہ کے قبیلے بنی غفار کا علاقہ۔ رسول اللہ ﷺ نے (کسی سفر میں) یہاں قیام فرمایا تھا۔ بکری کہتے ہیں کہ ایک اضاءۃ بنی غفار مدینے میں بھی ہے۔ فاکہی کہتے ہیں کہ سرف کے قریب جو اضاءۃ ہے وہ اضاءۃ بنی نُفار (ن کے ساتھ) ہے اور جو یمن کے راستے میں ہے وہ اضاءۃ بنی غفار ہے۔

اَضاءۃ لِبنٍ: یمن کے راستے پر، حدود حرم میں سے ایک حد۔

اَضاخ: یمامہ کی بستیوں میں سے بنی نمَیر کی ایک بستی۔

اَضاعی: بلادِ عُذرَۃ میں ایک وادی۔

اِضطِبَاغ: احرام کی چادر کا وہ حصہ جو داہنے کندھے پر ہوتا ہے، اس کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

اِضَم: مدینے کی ایک وادی یا ایک پہاڑ کا نام ہے۔ جو مدینے سے ۳۶ میل کے فاصلے پر ہے تہامہ کے پہاڑوں میں ایک وادی۔

الأضوَج: مدینے میں احد کے قریب ایک جگہ جہاں غزوہ احد ہوا تھا۔ وادی کے پہلو میں احد کی طرف حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کی قبر کے پاس ایک جگہ۔

اَضوَخ: یمن میں زبید کے نواح میں واقع قلعون میں سے ایک قلعہ۔

اَطحَل: مکے کا ایک پہاڑ۔ حدیث میں جس اطحل کا ذکر ہے، وہ مدینے میں ہے۔

اَطرَب: حنین کے قریب ایک جگہ۔

Marfat.com

أَطْلاَح (ذَات): قبیلہ أَشجع کا ایک پہاڑ یا وادی۔ ارض شام میں وادی القریٰ کے پیچھے مدینے کی طرف ایک جگہ۔ ۸ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عمیر غفاری کو ۲۵ آدمیوں کے ہمراہ ارض شام میں ذات اطلاح کی جانب بھیجا۔ یہاں شدید قتال ہوا یہاں تک کہ کعب اور ان کے تمام ساتھی شہید ہو گئے۔

أُطُم: قلعہ، اس کی جمع آطام آتی ہے، مدینے کے قلعوں کو اکثر اسی نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

أُطُم الأَضبَط: الأَضبط بن قُرَیع بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم کا قلعہ۔

أُطُم بنی أُنَیف: بنو اُنَیف قبیلہ اوس کا ایک بطن ہے۔ قبا میں ان کا ایک اُطم یعنی قلعہ تھا۔

أُطُم سعد بن عبادہ: یہ قلعہ بئر بضاعہ سے پہلے سوق المدینہ سے متصل تھا۔

أَعَاجِیب (غزوہ): اس کو غزوۂ ذات الرقاع، غزوۂ نجد، غزوۂ محارب، غزوۂ بنی ثعلبہ، غزوۂ بنی انمار اور غزوۂ صلوٰۃ الخوف بھی کہتے ہیں۔ تفصیل کے لئے غزوۂ ذات الرقاع دیکھئے۔

الأَعراب: دیہات کے رہنے والے۔ ریگستانوں اور پہاڑی علاقوں کی کھلی فضاؤں میں خیموں میں رہنے والے عرب قبائل۔ ان کو اہل بادیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ لوگ شہروں میں قیام نہیں کرتے بلکہ صرف ضرورت کے لئے وہاں آتے ہیں۔

الأَعرَاف: عرب میں بہت سے ایسے شہر ہیں جن کو اعراف کہا جاتا ہے۔ اعراف لُبنی، اعراف غَمرَۃ، اعراف نخل وغیرہ۔

أَغشَاز: مدینے میں عقیق کی وادیوں میں سے ایک وادی یا وادیٔ عقیق میں ایک جگہ۔

أَغصَم: (غرابِ أَغصَم) ایسا کوا جس کے ایک پیر میں سفیدی ہو۔

أَغظَام: مدینے سے ۹ میل پر ذات الجیش کے قریب ایک جگہ۔

أَغظُم: عَظم کی جمع ہے۔ ذات الجیش کے شمال میں ایک بڑا پہاڑ۔

الأَغلاَب: مکہ اور ساحل بحر کے درمیان عک بن عدنان کی زمین۔

أَعِنَّہ: مکے میں لڑائی اور گھڑ دوڑ کے لئے گھوڑوں اور سواروں کا انتظام۔ یہ کام بنو مخزوم کے سپرد تھا۔

الأَعواف: رسول اللہ ﷺ کے صدقات میں سے ایک جگہ جو مخیریق یہودی کے مال میں آئی تھی۔ بئر الاعواف بھی اسی جگہ ہے۔ یہ مدینے کے عوالی میں واقع ہے۔

Marfat.com

الأغوَص: مدینے کے قریب ایک وادی جس کا ذکر مغازی میں آتا ہے۔ آج کل مدینے کا ہوائی اڈہ اسی وادی میں ہے۔ دیار باہلہ میں بنی حصن کی ایک وادی۔

الأغوَض: تہامہ میں بنی ہذیل کا درّہ (شعب)۔

أغیاز: مدینے اور فید کے درمیان بلاد غطفان میں ایک پہاڑ۔

الأغز: عوالی مدینہ کی جانب ایک وادی۔

اِفراد: جب حج کے ساتھ عمرہ نہ کیا جائے یعنی حج کے دنوں میں میقات یا اس سے پہلے صرف حج کا احرام باندھ کر صرف حج کے مناسک و اعمال ادا کرنا۔

الأفراق: مدینے کے نواح میں ایک جگہ جہاں کھجور کے باغات ہیں جن کے گرد احاطہ بنا ہوا ہے۔

اِفک: تہمت۔ بہتان۔ اصطلاح میں اس سے وہ واقعہ مراد ہے جو ۵ یا ٦ ھ میں غزوۂ بنی مصطلق کے موقع پر پیش آیا اور جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگایا گیا، پھر حضرت عائشہ کی برأت میں سورۂ نور کی ۱۱ آیتیں (۱۱۔۲۱) نازل ہوئیں۔

أفلح: رسول اللہ ﷺ کے ایک غلام کا نام۔

الأقحوانة: مکے کے قریب بئر میمون اور بئر ابن ہشام کے درمیان ایک جگہ، بصرہ اور النِباج کے درمیان ایک جگہ، بلاد بنی تمیم کی ایک مشہور جگہ، بلاد بنی یربوع میں پانی کی ایک جگہ، ارض دمشق میں بحیرہ طبریہ کے کنارے پر، اردن کی ایک جگہ۔

أقر: عرفات میں ایک جگہ یا پہاڑ کا نام۔

الأقرع: مکے اور مدینے کے درمیان جبل الاشعر کے قریب ایک پہاڑ۔

الأقرع: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کے خفاجہ کا فخذ۔

أقور: موصل اور فرات کے درمیان ایک جزیرہ جو فرات کے کنارے پر واقع ہے۔

الأقیصر: بنو قضاعہ کے بت کا نام۔ لوگ یہاں حج کرنے آتے اور سر منڈاتے تھے۔

الأکاحل: حجاز میں بلاد مزینہ میں ایک جگہ۔

الأکحل: مدینے میں ایک جگہ جہاں کھجور کے بہت سے ایسے باغات ہیں جن کے گرد احاطہ بنا ہوا ہے۔

أکمة: یمامہ میں فلج کی بستیوں میں بنی جعدہ کی ایک بڑی بستی جہاں کھجور کثرت سے ہوتی ہے۔

Marfat.com

اَکْنَان: مکے کے قریب ایک وادی۔

اَکَیدِر: ہرقل کی طرف سے دَوْمَۃُ الْجَنْدَل کا گورنر۔

اَلاَءْ: تبوک سے پانچ مرحلے پر ایک جگہ جہاں رسول اللہ ﷺ کی ایک مسجد ہے۔

اَلاَب: مدینے کے قریب دیار مزینہ میں ایک وسیع جگہ۔

اَلاَت: مدینے کے نواح میں وادیٔ اضم میں ایک چشمے کا نام۔

اِلاَل: عرفات میں ایک پہاڑ کا نام۔ دُرَید کہتے ہیں کہ عرفات میں ریت کا ایک پہاڑ ہے، جس پر امام کھڑا ہوتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ امام کے کھڑا ہونے کی جگہ کے دائیں جانب ہے۔

اَلَمْلَمْ: اس کو یَلَمْلَمْ بھی کہتے ہیں، مکے سے دو رات کی مسافت پر جبال تہامہ کا ایک پہاڑ، جو اہل یمن، پاکستان، ہندوستان اور چین کے حاجیوں کی میقات ہے۔

اِلیَاس: آں حضرت ﷺ کی اُنیسویں پشت میں مضر کے لڑکے کا نام۔ ان کی کنیت ابوعمرو اور لقب کبیرِ قوم تھا۔ یہ بھی دین حنیف پر تھے۔

اَلْیَل: اس کو یَلْیَل بھی کہا جاتا ہے۔ ینبع اور العذیبہ کے درمیان ایک وادی۔

اَمَامَہ: قبیلہ جذام کا ایک بطن۔

اَمَج: بنی سُلَیم کے پتھریلے علاقے میں ایک وادی۔ خلیص سے مکہ کی طرف جاتے ہوئے، خلیص سے دو میل کے فاصلے پر ایک مقام۔ امج اور عسفان کے درمیان ۱۲ میل کا فاصلہ ہے۔ بکری کہتے ہیں کہ وادیٔ سایہ میں ایک بڑی بستی جہاں کثرت سے کھجور اور کھیتی باڑی ہوتی ہے۔ وفاء الوفا میں ہے کہ یہ بنی خزاعہ کی جگہ ہے اور عسفان اور قدید کے درمیان ہے۔ یہاں تقریباً ۲۰ کنوئیں ہیں جن سے کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔ سیرت کی کتابوں میں اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سفر ہجرت کے ذیل میں آتا ہے۔ آج کل اس کو خُلَیص کہتے ہیں۔

اَمَرْ یا اَمَرّ (ذو): نجد کے علاقے میں ایک چشمے کا نام۔ دیار غطفان میں ایک جگہ۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مقام النخیل کے نواح میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ ربیع الاول ۳ھ میں بنومحارب سے مقابلے کے لئے ذی امر روانہ ہوئے تو بنو محارب آپ کی خبر پاتے ہی پہاڑوں کی

Marfat.com

چوٹیوں پر چلے گئے۔

اِمْرُؤُ القَیس: کہلان کے قبیلہ کندہ کا ایک بطن۔

اَمْلَاخ: دیار بنی ہوازن میں ایک جگہ جہاں نمکین پانی کا ایک کنواں ہے۔

اِمَاز (ذَات): فید کے نزدیک ایک جگہ۔

اُمّ اَحرَاذ: مکے میں قبائل قریش کے قبل الاسلام کنوؤں میں سے ایک کنواں، اب اس کا کوئی نام و نشان نہیں۔

اُمّ اُسَامَہ بن زید بن حارثہ: آپ ﷺ کی کنیز تھیں۔

اُمّ اَیمَن: دیکھئے ایمن۔

اُمّ جَمِیل: دیکھئے جمیل۔

اُمّ حَبِیبَہ: دیکھئے حبیبہ

اُمّ الحکم بنت الزبیر بن عبدالمطلب: اللہ تعالیٰ نے ان کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تھا اور یہ نبی کریم ﷺ کی دعوت پر ایمان لائیں۔

اُمّ حَکمة: ام قرفہ کو کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے عداوت رکھتی تھی۔ حضرت زید بن حارثہ نے اس کے گھر میں داخل ہو کر اس کو قتل کیا۔

اُمّ حکیم البَیضَاءُ: دیکھئے حکیم۔

اِمَّرَة: بصرہ سے مکہ جانے والے راستے کی ایک منزل کا نام جو رَامَۃ کے بعد آتی ہے، اور یہ مَنھل ہے، یعنی راستے پر پانی پینے کی جگہ۔

اُمّ رُحْمٍ: مکہ معظمہ کے ناموں میں سے ایک نام۔

اُمّ رُومَانُ: دیکھئے رومان۔

اُمّ سلمہ: دیکھئے سلمہ۔

اُمّ سلمہ ھند بنت تسھیل بن المغیرہ: یہ آپ ﷺ کی چچی عاتکہ بنت عبدالمطلب کی لڑکی ہیں۔ ان کی شادی ان کی خالہ کے لڑکے ابوسلمہ سے ہوئی۔ اب سلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد بن المغیرہ اور یہ آپ کی چچی برہ بنت عبدالمطلب کے لڑکے ہیں۔ ام سلمہ کو اسلام کی طرف سبقت، ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کی فضیلت حاصل ہے۔ ابوسلمہ کی

Marfat.com

وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کا نعم البدل اس طرح عطا فرمایا کہ جب ان کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی زوجیت میں لے لیا اور امہات المؤمنین میں شامل ہوگئیں۔ ۵۹ ہجری میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد امہات المؤمنین میں سے سب سے آخر میں انہوں نے وفات پائی۔

اُمِّ سُلَیم بنت ملحان بن خالد الانصاریہ: رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ مالک بن نضر سے نکاح کیا اور حضرت انس پیدا ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں شرکت کرتی تھیں۔ غزوہ احد اور حنین میں شرکت کی۔ ان سے ۱۴ حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے ۴ حدیثیں صحیحین میں آئی ہیں۔

اُمِّ ضُمَیر: دیکھئے ضمیر۔

اُمِّ غبَیس: دیکھئے عبیس۔

اُمِّ غنَیس: دیکھئے عنیس۔

اُمِّ العِیال: مکے اور مدینے کے درمیان تہامہ کے پہاڑ اَرَۃ کے دامن میں ایک بستی۔

اُمِّ الفضل لُبابہ بنت الحارِث: دیکھئے لبابہؓ۔

اُمِّ القُریٰ: مکے کے ناموں میں سے ایک نام، کہا جاتا ہے کہ جزیرۃ العرب میں سب سے قدیم بستی ہونے کی بنا پر مکے کو اس نام سے موسوم کیا گیا، ابن ذرَید کہتے ہیں کہ مکہ چوں کہ زمین کے وسط میں واقع ہے، اس لئے اس کو ام القریٰ کے نام سے موسوم کیا گیا۔

اُمِّ قِرفَہ: دیکھئے قرفہ۔

اُمِّ کلثوم: دیکھئے کلثوم۔

اُمِّ کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ: یہ حضرت خدیجہ کے بطن سے پیدا ہونے والی آپ ﷺ کی لڑکیوں میں سے ایک ہیں۔ بعثت سے پہلے ان کا نکاح ابولہب کے لڑکے عتیبہ بن ابولہب سے ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی تو ابولہب نے اپنے لڑکے سے ان کو طلاق دلوادی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کے ساتھ مدینے ہجرت کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور ام کلثوم کی بہن حضرت رقیہ کی وفات کے بعد ۳ ہجری میں ام کلثوم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین، اسی

Marfat.com

لئے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دو صاحب زادیاں یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں آئیں۔ام کلثوم نے ۹ ہجری میں وفات پائی۔

اُمِّ کلثوم بنت عقبه بن ابی معیط الاموية: ان کی والدہ کا نام اروی بنت کریز بن رُبَیعَہ بن حبیب بن عبد شمس ہے۔حدیبیہ کے سال مدینے ہجرت کی، جہاں زید بن حارثہ سے ان کا نکاح ہوا۔ جب زید بن حارثہ موتی میں شہید ہو گئے تو زبیر بن العوام نے ان سے نکاح کرلیا اور ان کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام زینب رکھا۔ پھر ان میں علیحدگی ہوگئی اور عبدالرحمن بن عوف نے ان سے نکاح کرلیا اور ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے۔ پھر عبدالرحمن کی وفات کے بعد عمرو بن العاص نے ان سے نکاح کرلیا۔ پھر عمرو سے نکاح کے ایک ماہ بعد ان کا انتقال ہوگیا۔

اُمِّ مسطح: ان کا نام سلمٰی بنت ابی رہم بن المطلب بن عبد مناف بن قصی ۔ان کی ماں کا نام ریطہ بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ہے۔ان کے شوہر کا نام اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف ہے۔ ان کے مسطح نامی لڑکا پیدا ہوا تو ان کی کنیت ام مسطح ہوگئی۔مشرف با اسلام ہوئیں اور بہت اچھی مسلمان ثابت ہوئیں۔ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ کی لڑکی ہیں۔

اُمِّ مَعْبَدْ: دیکھئے معبد۔

اُمِّ مَکْتُوم (ابن): دیکھئے مکتوم۔

اُمِّ مکتوم عاتکه (رضی الله عنه): حضرت عبداللہ ابن ام مکتوب کی والدہ۔

اُمِّ هَانِی: دیکھئے ھانی۔

اُمِّی: ان پڑھ۔ جو لکھنا اور پڑھنا نہ جانتا ہو۔رسول اللہ ﷺ کا لقب۔

اموال مُحَجَّرَة: کعبہ پر چڑھائے جانے والے اموال کی حفاظت کا انتظام کرنا۔

اُمَیْمَه: عبدالمطلب کی لڑکی اور رسول اکرم ﷺ کی پھوپی کا نام۔

الاَمِین: آپ ﷺ کا لقب۔ آپ ﷺ کی امانت و دیانت، راست بازی وحسن معاملہ اور پاکیزہ اخلاق کی بنا پر لوگ آپ ﷺ کو الامین کہتے تھے۔

اُمَیّه بن عبد شمس: عدنانیوں میں سے قریش کا ایک عظیم بطن۔ یہ لوگ حجاز میں آباد تھے، بعد

Marfat.com

میں منتشر ہو کر شام، مصر اور اندلس وغیرہ میں پھیل گئے۔

اُمَیَۃ (ابو) بن مُغِیرَۃ: یہ کعبہ کی جدید تعمیر کے وقت قریش کا سب سے معمر شخص تھا، جب حجر اسود کی تنصیب پر قریش میں سخت اختلاف پیدا ہوا اور لوگ باہم قتال پر آمادہ ہو گئے اور چار روز اسی طرح گزر گئے تو پانچویں روز اسی شخص نے یہ رائے دی تھی کہ کل صبح جو شخص سب سے پہلے حرم میں آئے اسی کو ثالث بنا کر فیصلہ کرالو۔ سب نے اس سے اتفاق کیا۔ اگلے روز صبح کو لوگوں نے دیکھا آں حضرت ﷺ پہلے سے حرم میں تشریف فرما ہیں۔ آپ کو دیکھتے ہی سب نے کہا کہ یہ تو محمد (ﷺ) ہیں، یہ تو امین ہیں، ہم ان کی ثالثی پر راضی ہیں۔

أَنَى: الصَّلَا اور مدین کے درمیان ساحل کے قریب ایک وادی جہاں سے مصر کے حجاج گزرتے ہیں۔ اس وادی میں ایک چشمہ ہے جس کو عینِ اَنی کہتے ہیں۔

الأَنَانَ: طائف کے پیچھے نخب کے نزدیک ایک جگہ۔

اِنْتَانَ: طائف کے قریب ایک جگہ جو ہوازن و ثقیف کے درمیان واقع تھی۔

اَنَس: دیکھئے مونس۔

انس بن مالک بن النضر: یہ بنی نجار سے تھے اور ان کی والدہ ام سلیم بنت ملحان تھیں۔ ہجرت کے وقت ان کی عمر دس سال سے کم تھی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ آپ ﷺ نے نہ کبھی مجھے مارا نہ برا کہا اور نہ جھڑکا اور نہ میرے چہرے پر مارا۔ حضرت معاویہ اور ولید بن الملک کے عہد حکومت میں دمشق چلے گئے۔ اس کے بعد بصرہ منتقل ہو گئے اور وہیں وفات پائی۔ محمد بن سیرین نے غسل دیا۔ صحابہ میں سے یہ آخری صحابی ہیں جنہوں نے ۹۰ ہجری میں بصرہ میں وفات پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر سو سال سے زائد تھی۔

اَنسَۃ: آپ ﷺ کے ایک غلام کا نام۔ ان کی کنیت ابو مِسرَح یا ابو مَسرَح تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

انصار: مدینے کے دو قبیلوں اوس اور خزرج کے لوگوں کا لقب۔ ان لوگوں نے اسلام کی بڑی مدد کی تھی۔

Marfat.com

اَنصِنا: نیل کے مشرق میں الصعید کے نواح میں ایک شہر۔ بہت سے اہل علم اس کی طرف منسوب ہیں۔

اَنطَابلُس: اسکندریہ اور برقۃ کے درمیان ایک شہر۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ شہر برقۃ کے نواح میں ہے۔

الاَنعَم: مدینے اور یمامہ کے درمیان ایک پہاڑ۔

اَنمَار: معَدّ کے لڑکے کا نام۔ ایک عرب قبیلہ کا پدرِ اول۔

اَنمَار (بنو): یہ عدنانی قبیلہ ہے جو بنولُکَیز بن اقصٰی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار کی شاخ ہے۔

اَنمَار (غزوہ): دیکھئے غزوۂ ذات الرقاع اور غزوۂ بنی ثعلبہ۔

الاَنوَاطُ (ذَات): انواط ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کو لٹکا دیا جائے۔ مکہ مکرمہ کے قریب ایک عظیم اور سرسبز درخت، زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ اس کو پوجتے تھے۔ لوگ ہر سال ایک مقررہ اور معلوم دن میں اس درخت کے پاس جا کر اس کی تعظیم کرتے تھے، اپنے ہتھیار اس پر لٹکاتے تھے، اس کے پاس جانور ذبح کرتے تھے، اور اس کے گرد اعتکاف کرتے تھے۔ یہ بھی مذکور ہے کہ جب وہ لوگ حج کے لئے آتے تو وہ اپنی چادریں اتار کر اس پر لٹکا دیتے اور وہ لوگ بیت اللہ کی تعظیم کے لئے اس میں چادروں کے بغیر داخل ہوتے تھے۔ اسی لئے اس درخت کو ذاتُ اَنوَاط کا نام دیا گیا۔ اس کا ذکر غزوۂ حنین میں آتا ہے۔

اَوَارَۃ: بنی تمیم کے ایک پہاڑ یا پانی کی ایک جگہ کا نام۔

الاَوَاشِح: بدر کے قریب الحنان سے متصل ایک جگہ، امیۃ بن ابی صلت نے اپنے مرثیئے میں اس کا ذکر کیا ہے، جو اس نے مشرکین کے مقتولین بدر کے لئے لکھا تھا۔

اَوَان (ذو): شام کے راستے پر مدینے کے قریب ایک جگہ۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک جاتے ہوئے آپ نے یہاں قیام فرمایا تھا۔

اَوَانَا: بغداد میں دُجَیل کے نواح میں ایک شہر جہاں باغات اور درختوں کی کثرت ہے۔ تکریت کی جانب سے اوانا اور بغداد کے درمیان دس فرسخ (۳×۱۰=۳۰ میل) کا فاصلہ ہے۔

Marfat.com

اُوْر: بائبل کے مطابق حضرت ابراہیم جنوبی عراق کے شہر اُور میں پیدا ہوئے تھے اور وہیں سے حَرّان اور پھر فلسطین کی طرف ہجرت کی تھی، لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ آپ کی پیدائش کُوثیٰ قصبے میں ہوئی تھی۔ البتہ آگ سے صحیح سلامت بچ نکلنے کے بعد آپ اُور چلے گئے تھے۔

اَوْرَال: واحد وَرَل۔ الرَّمل کے درمیان میں تین سیاہ پہاڑ۔ ایک کو دائیں طرف کا ورل، دوسرے کو بائیں طرف کا ورل اور تیسرے کو درمیانی ورل کہتے ہیں۔ اس کے مقابل بنی عبداللہ بن دارم کے پانی کی جگہ ہے جس کو الوَرَلَۃ کہتے ہیں۔

اَوْرَان: مدینے کے نواح میں ایک مشہور کنواں۔ بئر ذی اروان اور بئر ذروان بھی اسی کو کہتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے بئر ذروان۔

اَوْس: مدینے کا ایک مشہور قبیلہ جس کا سلسلہ قحطان سے جاملتا ہے۔ انصارِ مدینہ کی ایک شاخ۔ یہ لوگ سد مآرب کی تباہی کے بعد یمن سے ہجرت کر کے یثرب پہنچے تھے۔

الاوس بن حارثہ: قحطانیوں میں سے الازد کا ایک عظیم بطن۔ یہ لوگ یثرب (مدینہ) میں رہتے تھے۔

اَوْطَاس (وادی): ھَوَازِن کے علاقے میں حُنَین کے قریب ایک وادی جہاں غزوۂ اَوْطَاس ہوا۔ بعض حُنَین اور اوطاس کو ایک ہی وادی کہتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ اَوْطَاس اور حنین دو علیحدہ وادیاں ہیں۔

اَوْعَال: دیارِ بنی تمیم میں ایک پہاڑی سلسلہ۔ اس کو ذات اَوْعَال اور اُمّ اَوْعَال بھی کہتے ہیں۔

اُوْقِیَۃ: ایک پیمانہ۔ ساڑھے دس تولے۔ جمع اَوَاقِی آتی ہے۔

اُولَاتُ الجَیش: ذُوالحُلَیفَۃ سے آگے ایک وادی۔ غزوہ بدر کے موقع پر بدر جاتے ہوئے اور غزوۂ بنی مُصطَلِق سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے یہاں قیام فرمایا تھا۔ یہیں سے آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گمشدہ ہار تلاش کرنے کے لئے آدمی بھیجے تھے۔ اور یہیں تیمم کی آیت نازل ہوئی۔

اِھَاب: مدینے کے قریب ایک جگہ، صحیح مسلم کی ایک روایت میں دجال کی خبر میں اس کا ذکر آتا ہے۔

الاِھَالَۃ: طَیِّئ کے دو پہاڑوں اور فید کے درمیان ایک جگہ۔

Marfat.com

اَھرِمَن: فاعل شر۔خالق شر۔زردشتیوں کا برائی کا دیوتا۔

الأھنُول: یمن میں زَبید کے نواح میں ایک بستی۔

الأھیَل: خیبر کے علاقے الوطیح میں ایک پہاڑ جہاں یہود کے قلعے،کھیتی باڑی اور مویشی تھے۔

اَیاذ: معَذ کے لڑکے کا نام۔

اَیاس بن بکَیر: بکیر لیثی کے بیٹے اور صحابی ہیں۔ہجرت سے پہلے دارارقم میں اسلام لائے۔
٣٤ ہجری میں وفات پائی۔

اَیاس بن مُعاذ: حج کے دنوں میں یہ ابوالحَیسَر کے ہمراہ مدینے سے آنے والے نوجوانوں میں سے تھے۔آپ ﷺ کی دعوتِ اسلام سنتے ہی بولے اے میری قوم خدا کی قسم جس کام کے لئے تم یہاں آئے ہو یہ تمہارے لئے اس سے کہیں بہتر ہے۔اس پر ابو الْحَیسَر انس بن رافع نے کنکریاں اٹھا کر اَیاس کے منہ پر ماریں اور کہا کہ ہم اس کام کے لئے یہاں نہیں آئے۔اَیاس خاموش ہوگئے اور مدینے واپس جانے کے چند روز بعد انتقال کر گئے،مرتے وقت ان کی زبان پر تسبیح،تحمید اور تکبیر کے کلمات جاری تھے۔

اِیسَاز: بتوں سے استخارے کی خدمت۔یہ بنوجمح کے ذمے تھے۔

اِیسَالَة: مدینے سے تقریباً پچاس کلومیٹر پر ایک جگہ کا نام۔

الأیکَة: بن،درختوں کا جھنڈ،گھنا جنگل۔قوم شعیب کا علاقہ۔

اِیکسُوم: ابرہہ کا بیٹا جو ابرہہ کے مرنے کے بعد یمن کے تخت پر بیٹھا۔

اِیلاَء: قسم کھانا۔رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا ایک ناخوش گوار واقعہ جو ۹ ہجری میں پیش آیا۔ اس کا تعلق ازواج مطہرات سے ایک ماہ تک قطع تعلق کر لینے اور شہد استعمال نہ کرنے کی قسم کھا لینے سے ہے۔

اَیلَة: بحر قلزم کے ساحل پر شام کے قریب ایک چھوٹا شہر۔یہ حجاز کی آخری حد پر اور سرزمین شام کے شروع میں واقع ہے۔یہی اصحاب السبت کی بستی ہے جن کا قرآن میں ذکر ہے۔غزوۂ تبوک کے موقع پر یہاں کے حاکم نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جزیہ دینا قبول کیا۔

اِیلِیَاء: بیت المقدس شہر کا نام۔اس کے معنی بیت اللہ کے ہیں۔

Marfat.com

الأَیْنم: حمی ضریہ کے قریب ایک سیاہ پہاڑ، کہا جاتا ہے کہ یہ دیار بنی عبس میں ایک سیاہ پہاڑ کا نام ہے۔

اَیمَن (اُمّ): آں حضرت ﷺ کی باندی کا نام جو آپ ﷺ کو اپنے والد کے ترکے میں ملی تھیں۔ ان کا نام برکۃ بنت ثعلبۃ بن عمرو بن حصن تھا۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ام ایمن میری ماں ہیں، میری ماں کے بعد۔ غزوہ احد میں شریک ہوئیں، یہ پانی پلاتی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ معرکہ خیبر میں شریک رہیں۔ حضرت عمر کے ۲۰ دن بعد انتقال ہوا۔

اَیمَن بن عُبَید بن زید: رسول اللہ ﷺ کے ایک غلام کا نام جو ام ایمن کے بیٹے اور ماں کی طرف سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔

اَیْن: مکے اور مدینے کے درمیان اضم اور بلاد جہینہ کے قریب ایک بستی جہاں پانی کے چشمے ہیں۔

ایوب انصاری (ابو): جہاں اب مسجد نبوی ہے اس سے متصل حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر تھا۔ یہاں پہنچ کر آپ ﷺ کی اونٹی خود بخود رکی اور گردن زمین پر ڈال دی۔ پھر آپ ﷺ اونٹی سے اترے اور حضرت ابوایوب انصاریؓ آپ کو اپنے گھر لے گئے۔

اَیہَم: نجران کے عیسائیوں کے ایک پیشوا شرحبیل کا لقب۔ یہ ان کے سیاسی اور تمدنی امور کی نگرانی کرتا تھا۔

اَیّام بیض: روشن دن۔ اس سے ہر قمری مہینے کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخیں مراد ہیں۔ ان تاریخوں میں چونکہ چاند پورا ہوتا ہے اس لئے ان کی راتیں خوب روشن ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ایام بیض کے روزے بھی رکھا کرتے تھے۔

ایام تثلیث: ایام العرب میں سے ایک دن۔

اَیّامِ تَشرِیق: تشریق کے معنی تکبیر کے ہیں، اس لئے ۹ سے ۱۳ ذی الحجہ تک ۵ دنوں کو، جن میں تکبیر پڑھی جاتی ہے ایام تشریق کہتے ہیں۔

اَیّامِ نحر: نحر قربانی کو کہتے ہیں، اس لئے دس ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک تین دنوں کو جن میں قربانی کی جاتی ہے، ایام نحر کہتے ہیں۔

Marfat.com

باب الباء

بَائِدَہ: (عرب) وہ عرب قبائل جو ایک عرصے تک دنیا میں رہنے کے بعد ظہور اسلام کے وقت ختم ہو کر بالکل فنا ہو چکے تھے اور ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہا جیسے طسم، جدیس، عاد، ثمود، جرہم اولی اور عمالقہ وغیرہ۔

بَابُ القَرْیَتَین: مکے کے راستے میں ایک جگہ۔

بَاجَبَارَۃ: مدینۃ الموصل کے مشرقی جانب ایک میل پر ایک بڑی بستی۔

بَاجَرمَی: نصیبین کے نزدیک ایک جگہ۔

بَاذَانْ بن ساسان: یمن کا گورنر، جس کو خسرو پرویز نے حکم دیا تھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے محمد ﷺ کو گرفتار کر کے اس کے دربار میں لائے۔ کسریٰ کی موت کے بعد آپ نے اس کو پورے یمن کا گورنر مقرر فرمایا۔ اسلام میں یہ پہلا امیر ہے جس کو یمن پر مقرر کیا گیا اور یہ پہلا شخص ہے جو ملوک عجم میں سے اسلام لایا۔

بَارِق کا وفد: آپ ﷺ نے اہل وفد کو دعوت اسلام دی تو انہوں نے فوراً اس کو قبول کر لیا۔

بَارِنْجَان: بحرین کا ایک شہر جو ۱۳ یا ۱۴ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں علاء بن الحضرمی کے ہاتھ پر فتح ہوا۔

البَاطِن: ایک عظیم وادی۔

بَاقُوم: ایک رومی معمار کا نام جو بیت اللہ کی جدید تعمیر کے زمانے (سن ۶۰۵ میلادی) میں جدہ کی بندرگاہ سے ٹکرا کر ٹوٹنے والے جہاز میں سوار تھا۔ جدہ پہنچ کر ولید بن مغیرہ نے کعبہ

Marfat.com

کی چھت کے لئے اس تباہ شدہ جہاز کے تختے حاصل کئے اور اس رومی معمار کو بھی ساتھ لے لیا۔ اس نے بیت اللہ کی تعمیر میں حصہ لیا تھا۔

بَالَی: غزوہ تبوک کے راستے میں آپ ﷺ کی مساجد میں سے ایک مسجد۔

بَانَتْ سُعَادُ: حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا وہ مشہور قصیدہ جو انہوں نے فتح مکہ کے بعد مدینے حاضر ہو کر اپنے قبول اسلام کے بعد آں حضرت ﷺ کے سامنے پڑھا تھا۔ قصیدہ سننے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعبؓ کو اپنی چادر مبارک عطا فرمائی تھی۔

بَاہِلَہ کا وفد: فتح مکہ کے بعد مُطَرِّف بن الکا بن الباہلی اپنی قوم کی طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور اپنی قوم کے لئے امان لے کر چلے گئے۔ ان کے بعد نَہْشَل بن مالک اپنی قوم کی طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔

بِئْر: کنواں۔ جمع آبار۔

بِئْر ابو ایوب: یہ کنواں جنت البقیع کے شمال میں اور رومیہ کے مشرق میں ایک چھوٹے سے باغ میں واقع تھا اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا۔ یہ کنواں پتھروں سے بنا ہوا تھا اور پانی تک پہنچنے کے لئے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔

بِئْر ابو عِنَبَہ: دیکھئے بئر عنبہ۔

بِئْر اَزْمَا: مدینے سے تین دن کی مسافت پر واقع ایک کنواں، اسی کے قریب غزوۂ ذات الرقاع ہوا تھا۔

بِئْر اَرِیس: مدینے کا ایک کنواں جو مسجد قبا کے بالمقابل ایک باغ کے اندر تھا۔ اریس ایک یہودی کسان تھا۔ یہ کنواں اسی کے نام سے مشہور تھا۔ حضرت عثمان کی خلافت کے چھٹے سال حضرت عثمان کے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی اس کنوئیں میں گر گئی تھی جو انتہائی کوشش کے باوجود نہ مل سکی۔ یہ انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس پر محمد رسول اللہ (ﷺ) لکھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس انگوٹھی سے خطوط اور احکام کو مہر کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ اپنی حیات طیبہ میں اس کو پہنا کرتے تھے۔ آپ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر کنوئیں میں گرنے تک حضرت عثمان اس کو پہنتے رہے۔ اس انگوٹھی کی نسبت سے اس کو بئر الخاتم بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

بِئرُالاَسوَدِ: مکہ کا ایک کنواں جو اسود بن سفیان بن عبدالاسد المخزومی کی طرف منسوب تھا۔

بِئرُ اَغوَاف: مدینے کے عوالی میں واقع ایک کنواں جو مخیریق یہودی کے اموال میں آپ کے حصے میں آیا تھا۔

بِئرُ اُنَی یا بِئرُ اُنیٰ: مدینے میں بنی قریظہ کے کنوؤں میں سے ایک کنواں۔ غزوۂ خندق سے فراغت کے بعد بنی قریظہ کے محاصرے کے وقت رسول اللہ ﷺ نے اس کنوئیں پر قیام فرمایا تھا اور آپ کے لئے ایک خیمہ نصب کیا گیا تھا۔

بئر اَنَس بن مَالک: یہ کنواں مسجد نبوی کے شمال مغرب میں باغِ عینیہ (حدیقۂ رومیہ) کے شمال میں دار نخل کے قریب رباط کے اندر واقع ہے۔ یہی رباط حضرت انس رضی اللہ عنہ کا مکان تھا، اس کنوئیں کو بیر الحضارم بھی کہتے ہے، آج کل یہ زناطیہ کے نام سے مشہور ہے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ انس بن مالک بن نضر بن ضمضم رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے، انہوں نے بکری کا دودھ دوہ کر اپنے اسی کنویں کا پانی ملا کر آپ ﷺ کو پیش کیا اور آپ نے اس کو نوش فرمایا۔

بئر اِهَاب: مدینہ منورہ کے قریب حرۂ غربیہ میں ایک کنواں، جو اہل مدینہ میں زمزم کے نام سے مشہور تھا۔

بئر ایوب (ابو): دیکھئے بئر ابو ایوب۔

بِئرُ البَصَّۃُ یا البُوصَۃُ: یہ کنواں قبا کی طرف جاتے ہوئے راستے کے بائیں جانب بقیع کے قریب ایک بڑے باغ کے احاطے میں تھا۔ وفاء الوفا میں ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس بیر ہیں کہ میں ان سے اپنا سر دھولوں اور یہ جمعے کا روز تھا۔ حضرت ابو سعید نے کہا۔ ہاں میرے پاس ہیں۔ پھر انہوں نے بیر نکالے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ البصۃ کی طرف گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر دھویا اور اپنے سر کا دھون اور جھڑے ہوئے بال البصۃ میں ڈال دیئے۔

بِئرُ بضَاعَۃَ: مدینے میں دار بنی ساعدہ اور ان کے کنوئیں کا نام جو مسجد نبوی سے تقریباً نصف کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ آپ ﷺ نے اس کنویں کا پانی پیا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ اس کنوئیں پر تشریف لائے، آپ نے ڈول میں وضو کیا اور وضو کا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ آپ ﷺ کے زمانے میں جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو آپ اس کو کہتے کہ بضاعۃ کے پانی سے غسل کرو۔

بئرِ جاسِم: اس کو بئر جاسُوم بھی کہتے ہیں۔ شام کی سمت میں راتج کے نواح میں ابو الھَیثَم التَیِّھان کے کنویں کا نام۔ آپ ﷺ اس کنوئیں کا پانی بھی پیتے تھے۔ اس کا پانی بہت عمدہ اور پاکیزہ تھا۔ تبوک کے سفر میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔

بئرِ جُشَم: مدینے کے ایک کنویں کا نام۔

بئرِ جَمَل: مدینے کی وادی عقیق کے آخر میں جرف کے نواح میں ایک کنواں، جہاں اہل مدینہ کے اموال میں سے کچھ مال تھا۔

بئرِ حاء: مسجد نبوی کے قریب ابوطلحہ انصاری کے باغ کا نام، جس کے وسط میں اسی نام کا ایک کنواں تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس باغ میں داخل ہو کر سائے میں آرام فرماتے تھے اور بئر حاء کا پانی پیتے تھے۔

بئر خلوۃ: مدینے کے کنوؤں میں سے ایک کنواں۔ اس کا وقوع کسی کو معلوم نہیں، حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

بئر الخاتم: دیکھئے بئر اَرِیس۔

بئر خارجہ: مدینے کا ایک کنواں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا پانی پیا، حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

بئرِ خَطمَۃ: دیکھئے بئر ذرع۔

بئرِ الذَّرِیک یا الذَّرِیق: مدینے کا ایک کنواں۔

بئرِ ذرع: اس کو بئر بنی خَطمَۃ بھی کہتے ہیں۔ بنی خطمہ اوس کی ایک شاخ ہے اور یہ عوالی مدینہ میں رہتے تھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی خطمہ میں آئے اور آپ نے ان کی مسجد میں نماز پڑھی، پھر آپ ان کے کنوئیں (ذرع) کی طرف گئے اور اس کے کنارے بیٹھ گئے اور وضو کیا۔

بئرِ ذَرْوَان یا اَورَان: بعض کہتے ہیں کہ یہ بئرِ ذِی اَزْوَان ہے۔ اس کنوئیں کو کَمَلی بھی کہتے ہیں۔ مدینے کا ایک قدیم اور مشہور مقام جو انصار کے بنی زُرَیق کی منازل میں سے

Marfat.com

تھا۔ بئر ذروان اسی جگہ کی طرف منسوب تھا۔ لبید بن الاعصم یہودی نے رسول اللہ ﷺ کے سر کے ٹوٹے ہوئے بالوں کو کنگھی کے دندانوں میں لپیٹ کر بنی زریق کے اسی کنوئیں میں دفن کر کے آپ پر جادو کیا تھا۔

بِئرِ رُومَہ: اس کو ذُومہ اور بئرِ عثمان بھی کہتے ہیں۔ مدینے کے ایک کنویں کا نام۔ یہ قبیلہ مُزَینَہ کے ایک شخص کی ملکیت تھا، جو لوگوں کو قیمتاً پانی دیتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے پہلے سال چار سو دینار میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا۔ اس کا ذکر غزوۂ احزاب میں بھی آتا ہے۔ واقدی کہتے ہیں کہ قریش کے لوگوں نے وادی العقیق میں بئر رومہ پر پڑاؤ ڈالا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خندق کی کھدائی سے فارغ ہو گئے تو قریش بھی اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ پہنچ گئے اور الجرف اور زغابہ کے درمیان مجتمع الاسیال کے پاس بئر رومہ پر اترے۔

بِئرِ زَمزَم: پانی کا مشہور کنواں جو حرم مکی کے صحن میں مطاف سے متصل واقع ہے۔

بِئرِ سُقیا (بِئرِ حَرَة الغَربِیَه): آپ ﷺ بیوت سقیا کا پانی پیتے تھے۔ بدر کے موقع پر آپ نے اس کنوئیں کا شیریں پانی پیا اور صحابہ کرام کو اس کا پانی پینے کا حکم دیا، پھر آپ ﷺ نے سُقیا کے گھروں کے پاس نماز پڑھی۔ یہ مدینے سے دو دن کی مسافت پر واقع ہے۔

بِئرِ الطَّلُوبْ: السقیا سے سات میل پر بنی عَوف بن عَقیل کے کنوؤں میں سے ایک کنواں۔

بِئرِ العَبِیرَہ: اس کو بئر بنی امیہ بن زید بھی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کنوئیں کا پانی پیا تھا۔ آپ نے اس کا نام دریافت فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ اس کا نام العبیرہ ہے۔ آپ نے اس کا نام تبدیل کر کے السَّیرَہ کر دیا۔

بِئرِ عُتبَۃ: بدر کے موقع پر آپ ﷺ نے قیس بن صَعصَعَۃ کو مسلمانوں کی گنتی کا حکم دیا۔ قیس نے سب لوگوں کو ابو عُتبَۃ کے کنوئیں کے پاس کھڑا کر کے گنتی کی اور بتایا کہ یہ ۳۱۳ ہیں۔ آپ ﷺ یہ سن کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ طالوت کے ساتھ بھی لوگوں کی اتنی ہی تعداد تھی، جنہوں نے نہر کو پار کیا تھا۔

بِئرِ العَقَبَۃ: مدینے کا ایک کنواں۔ حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

بِئرِ عِنَبَۃ (ابو): یہ مدینے سے ایک میل پر واقع ہے۔ غزوۂ بدر کے دن آپ ﷺ نے اسی کنوئیں

Marfat.com

پر پہنچ کر اسلامی لشکر قائم فرمایا تھا اور جو لوگ کم عمر تھے، ان کو واپس کر دیا تھا۔

بِئرُ العِهن: اس کا قدیم نام بئر العسیرہ تھا، رسول ﷺ نے اس کا نام بدل کر بئرُ الیسیرہ کر دیا تھا۔ یہ کنواں عوالئ مدینہ میں مسجد قبا کے مشرق میں مسجد شمس کے قریب، ایک بہت بڑے باغ بستان العِهن میں چٹان کے اندر کھود کر بنایا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور وضو کر کے نماز ادا فرمائی، آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن اس کنوئیں میں ڈالا اور اس کے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ اس کنویں کا پانی بہت زیادہ تھا، دن رات نکالنے پر بھی ختم نہ ہوتا تھا۔

بِئرُ غَدَق: مدینے میں بَلَوِیِّین کے قلعے کے قریب میٹھے اور خوش گوار پانی کا ایک کنواں۔

بِئرُ غَرس: مدینے کا ایک مشہور کنواں، جو سعد بن خَیثَمۃ انصاری رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا اور مسجد قبا کے مشرقی جانب نصف میل پر تھا۔ اس کا پانی بہت شیریں تھا اور دن رات نکالنے سے بھی کم نہیں ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کا پانی پیتے تھے اور آپ نے اپنی وفات کے بعد اسی کے پانی سے غسل دینے کی وصیت فرمائی تھی۔ اس کنویں کے بارے میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ بلا شبہ یہ جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے اور اس کا پانی تمام کنوؤں کے پانی سے پاکیزہ ہے۔ بنی نضیر اس کے نواح میں آباد تھے۔

بِئرُ القَرَاصَة: مدینے میں مساجد فتح یا مساجد سبع کے مغرب میں ایک کنواں۔

بئرُ القُرَیصَه: یہ مدینے کے ان کنوؤں میں سے ہے، جن سے رسول اللہ ﷺ نے پانی پیا۔

بئر الماشی: دیکھیے قلهی

بِئرُ مَرَق: مدینے کا ایک مشہور کنواں۔ بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو تعلیم دین کے لئے اہل مدینہ کی طرف بھیجا تو انہوں نے مدینے میں حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پاس قیام کیا۔ ایک دن حضرت مصعب اور اسعد بن زرارہ چند مسلمانوں کے ساتھ اسی کنوئیں پر جمع ہوئے اور اُسَید بن حضیر اور سعد بن معاذ جو بنی عبد الاشہل کے سردار تھے، اسی جگہ ایمان لائے تھے۔

بِئرُ مَعُونَۃ: مکے سے مدینے جانے والے راستے پر بنی سُلَیم کے علاقے میں ایک کنواں اور اسی نام کی آبادی۔ بئر معونہ بنی عامر اور بنی سُلیم کے پتھریلے علاقے میں بنی سلیم کے

Marfat.com

زیادہ قریب واقع ہے۔ بکری کہتے ہیں کہ بئر معونہ مدینے سے چار مرحلوں پر ہے۔ جمادی الاولیٰ چار ہجری قمری میں سریۃ القری بھی اسی جگہ ہوا، جس میں چالیس یا ستر قراء شہید ہوئے۔

بِئرِ مَعُوْنَۃَ کا واقعہ (سریہ): اس کو سریہ القری بھی کہتے ہیں۔ یہ واقع جمادی الاولیٰ ۴ ہجری قمری میں پیش آیا۔ ابو براء عامر بن مالک نے آپ ﷺ کی دعوت اسلام کو نہ تو رد کیا اور نہ ہی قبول کیا اور کہا کہ اگر آپ اپنے کچھ اصحاب کو دعوت اسلام کے لئے اہل نجد کی طرف بھیج دیں تو مجھے امید ہے کہ وہ اسے قبول کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد سے اندیشہ ہے۔ ابو براء نے جواب دیا کہ میں ضامن ہوں۔ چناں چہ آپ نے ۴۰ یا ۷۰ صحابہ کو اس کے ہمراہ بھیج دیا اور منذر بن عمرو سعدی کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ جب یہ لوگ ایک کنوئیں کے پاس پہنچے، جس کو بئر معونۃ کہا جاتا تھا، تو اچانک بنی سُلیم میں سے رِعْل اور ذکوان کے لوگوں نے آکر سب کو شہید کر دیا۔

بِئرِ مَیمُوْن: مکہ مکرمہ کے قریب ایک کنواں۔ یہ مسجد حرام اور منیٰ کے درمیان منیٰ سے قدرے قریب تھا۔

بئر الیُسرَۃ یا بِئرِ بنی امیہ بن زید: مدینے کا ایک کنواں۔ اس کا نام العسرۃ تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو تبدیل فرما کر الیُسرَۃ کر دیا۔

البَتّار: رسول اکرم ﷺ کی ایک تلوار کا نام جو بنی قینقاع کے ہتھیاروں میں سے آپ کے حصے میں آئی تھی۔ اس کو البتار القاطع بھی کہتے تھے۔

البَتْرَاء: ایک مقام کا نام، جس کا ذکر غزوۂ بنی لحیان میں آتا ہے۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ چھ ہجری میں غزوۂ بنی لِحیان کے لئے جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ غراب سے گزرے، پھر مَخِیض سے اور پھر البتراء سے گزرے۔ یہ مدینے سے ایک مرحلے پر واقع ہے۔

البَتْرَاء: آپ ﷺ کی ایک چھوٹی زرہ کا نام۔

اَلبَثَاء: دیار بنی سلیم میں ایک جگہ۔

البَثْرَاء: ایک پہاڑ کا نام۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایک درخت کا نام ہے، جس کا ذکر غزوۃ الرجیع میں آتا ہے۔

Marfat.com

بَجْدانْ: مدینے سے مکے کے راستے میں ایک پہاڑ کا نام، آپ ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ جب آپ بَجْدان پر پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بجدان ہے، المفردون سبقت لے گئے، صحابہ نے عرض کیا: مفردون کون ہیں؟ فرمایا: کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔

بَجَیر بن زُہَیر: کعب بن زُہَیر کے بھائی کا نام جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے، پھر انہوں نے اپنے بھائی کعب بن زُہَیر کو اسلام کی ترغیب دی اور وہ مدینے پہنچ کر اسلام لے آئے۔

بَجِیلہ کا وفد: جریر بن عبداللہ البجلی اپنی قوم کے ۱۵۰ آدمیوں کے ہمراہ ۱۰ ہجری میں مدینے آئے اور تمام اہلِ وفد نے اسلام قبول کیا۔ یہ ایک یمنی قبیلہ ہے۔ قبیلہ بجیلہ اور قبیلہ خثعم دونوں انمار بن اراش کی اولاد ہیں۔

بَحرَان (غزوہ): یہ غزوہ یکم رجب ۳ ہجری قمری کو ہوا۔ آپ ﷺ کو اطلاع ملی تھی کہ بنی سُلیم کے لوگ حجاز کے مقام بحران میں اسلام کی مخالفت پر جمع ہو رہے ہیں۔ خبر پاتے ہی آپ ﷺ ۳۰۰ صحابہ کرام کو لے کر بحران کی طرف نکلے۔ بنی سُلیم کے لوگ آپ کی آمد کی خبر سنتے ہی منتشر ہو گئے اور آپ ﷺ بغیر لڑائی کے مدینے واپس آ گئے

بَحرَانْ یا بُحرَانْ: وادیٔ حَجَز میں ایک پہاڑ۔ حجاز میں الفرع کے نواح میں ایک جگہ۔ الفرع اور مدینے کے درمیان ۸ برد یعنی ۹۶ میل کا فاصلہ ہے۔ تین ہجری میں غزوۂ بحران اسی جگہ ہوا۔ اس غزوے میں قتال کی نوبت نہیں آئی تھی۔

بَحرَۃْ: بلادِ مزینہ میں ایک جگہ۔ مکے کا نشیبی حصہ۔ سلیمان بن سحیم کہتے ہیں کہ مکے میں یوسف نامی ایک یہودی تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو اس نے کہا کہ تمہارے نشیب میں آج اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے۔

بَحرَۃْ: بحرین میں عبدالقیس کی ایک بستی کا نام۔ لِیَّۃ کے قریب طائف میں ایک جگہ۔ رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین کے موقع پر حنین سے روانہ ہو کر نخلۃ الیمانیہ آئے، پھر قرن، پھر مُلَیح پھر لِیَۃ میں بحرۃ الرُّغاء پہنچے۔ یہاں آپ ﷺ نے ایک مسجد بنائی اور اس میں نماز ادا فرمائی۔

بَحرَۃُ الرُّغَاءْ: طائف کے علاقے میں وادیٔ لِیَہ کے قریب ایک جگہ۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حنین سے چل کر نخلۃ الیمانیہ آئے، پھر قرن، پھر المُلیح، پھر لیہ کے قریب

Marfat.com

بحرۃ الزُّغاء پہنچے۔

بَحرِ قُلزُم: بحر ہند کا ایک حصہ۔ اس کے دور والے کنارے پر مصر کے قریب قُلزُم شہر ہے۔ اسی لئے اس کو بحر قُلزُم کہتے ہیں۔ اسی سمندر میں فرعون اور آل فرعون غرق ہوئے تھے۔ اسی کے ساحل پر جدہ شہر آباد ہے۔

البَحرَین: بحر ہند کے ساحل البَصرۃ و عُمَان کے درمیان بہت سے شہروں پر مشتمل علاقہ۔ اسلام سے پہلے بحرین حکومتِ فارس کے تابع تھا۔ یہاں قبائل عبدالقیس و بکر بن وائل اور تمیم کے لوگ کثیر تعداد میں آباد تھے۔

بَحِیرا: ایک عیسائی راہب کا نام، جو شام کے شہر بصریٰ میں رہتا تھا۔

بَحیرۃ اَحمَر: اس کو بحر قلزم بھی کہتے ہیں۔ یہ براعظم افریقا اور جزیرہ نمائے عرب کے مابین واقع ہے۔ اس کے مشرق میں سعودی عرب و یمن اور مغرب میں مصر و سوڈان اور اریٹیریا واقع ہیں، اریٹیریا اور سوڈان سے متصل ایتھوپیا یعنی حبشہ کا ملک ہے، ماضی قدیم میں اریٹیریا حبشہ میں شامل رہا ہے۔

بحیرۃ عرب: اس کے شمال میں یمن، عمان اور پاکستان ہیں، مشرق میں بھارت اور مغرب میں ساحل افریقا ہے۔

بخاری (امام): ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری رحمہ اللہ۔ ولادت بخارا، جمعہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ، وفات خرتنگ (سمرقند کی ایک بستی) ۱۰ شوال ۲۵۶ھ عمر ۶۲ سال۔ تقریباً ایک ہزار اساتذہ سے حدیث سنی اور تقریباً چھ لاکھ حدیثوں میں سے ۷۲۷۵ حدیثیں چھانٹ کر اپنی الجامع الصحیح مرتب کی۔ ہر حدیث درج کرنے سے پہلے غسل کرتے اور دو رکعت نماز نفل ادا کرتے تھے۔ آپ کی دو مشہور کتابیں اور ہیں: ۱۔ التاریخ، ۲۔ الضعفاء

البَدَائِع: جبل احد کے پاس ایک جگہ جہاں رسول اللہ ﷺ نے معرکۂ احد سے پہلے قیام فرمایا۔

بَدر: مکے اور مدینے کے درمیان وادی الصفراء کے زیریں حصے میں پانی کا مشہور چشمہ۔ مدینے سے ۱۴۸ کلومیٹر پر ایک چھوٹی سی بستی، جہاں اسلام کی سب سے پہلی جنگ لڑی گئی۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ اور کفار کی تعداد ۱۰۰۰ تھی۔ مسلمانوں کو

Marfat.com

عظیم الشان فتح ہوئی۔ بدر کو ہر طرف سے بلند پہاڑوں نے گھیر رکھا ہے، اس میں کئی کنوئیں اور باغات تھے، جہاں قافلے آکر ٹھہرتے تھے۔

بَدر کُبریٰ (غزوہ): یہ معرکہ ۱۷ ذی قعدہ ۲ ہجری قمری کو ہوا، جو اسلامی تاریخ کا ایک عظیم الشان واقعہ ہے، اس کے ذریعے اسلام کو سربلندی اور رفعت حاصل ہوئی اور کفر کی ناک خاک آلود ہوئی۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ اور ان کے ساتھ صرف ۷۰ اونٹ اور ۲ گھوڑے تھے، ایک زبیر بن عوام کا اور دوسرا مقداد بن اسود کا۔ اس کے برعکس مشرکین کی تعداد ۹۰۰ سے ۱۰۰۰ تھی اور ان کے ساتھ ۲۰۰ گھوڑے اور ۶۰۰ زرہیں تھیں۔ جنگ میں صرف ۱۴ مسلمان شہید ہوئے، جن میں ۶ مہاجر اور ۸ انصاری تھے، جب کہ کفار کے نامور سرداروں سمیت ۷۰ آدمی قتل ہوئے اور ۷۰ ہی گرفتار ہوئے۔

بَدرِی: ان صحابہ کرام کو کہتے ہیں، جو اسلام کے پہلے غزوے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ احادیث میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کی بہت فضیلت آئی ہے۔

بَدنَہ: پورا اونٹ یا پوری گائے قربان کرنا۔

بَدوَۃ: نجد میں بنی عَجلان کے ایک پہاڑ کا نام۔

بدوی: ریگستانوں اور پہاڑی علاقوں کی کھلی فضا میں خیموں میں رہنے والے عرب قبائل۔

بَدِیع: وادی القریٰ کے قریب پانی کی ایک جگہ، جہاں کھجوریں اور جاری چشمے ہیں۔

بُدَیل بن وَرقَاء خزاعِی: قبیلہ خزاعہ کے رئیس اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی۔ ابتدا ہی سے مسلمانوں کے حلیف تھے، مگر فتح مکہ میں ۹۰ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ ۱۰ ہجری میں وفات پائی۔ حدیبیہ کے قیام کے دوران انہوں نے ہی آپ ﷺ کو قریش کے بارے میں اطلاع دی کہ وہ حدیبیہ کے چشموں پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ آپ ﷺ سے جنگ کرنا اور آپ کو بیت اللہ جانے سے روکنا چاہتے ہیں اور ان کا طویل قیام کا ارادہ ہے۔ بدیل اہل تہامہ میں سے آپ ﷺ کے خیر خواہوں میں سے تھے۔

بَذر: مکے کا ایک کنواں، جس کو ہاشم بن عبد مناف نے کھودا تھا۔ مکے میں اس جگہ کو اب کوئی نہیں جانتا۔

Marfat.com

بِرَاض: مدینے اور الربذہ کے درمیان ایک وادی، جہاں رِمث کے درخت اگتے ہیں۔ رمث کا درخت جھاؤ کے درخت کے مشابہ ہوتا ہے۔

بُرَاق: ایک چوپایہ جو گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا، سفید رنگ اور برق رفتار، اپنا قدم وہاں رکھتا تھا، جہاں اس کی انتہائے نظر پہنچتی تھی۔ اس کی دونوں رانوں میں دو پر تھے، جن سے وہ اپنی ٹانگوں کو ہنکاتا تھا۔ معراج کے موقع پر بیت الحرام سے بیت المقدس تک کا سفر آپ ﷺ نے براق پر کیا تھا۔

بِرَاقِ ثَجْرِ: وادی القریٰ کے قریب ایک جگہ۔

بِرَاقِ خَبتٍ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک صحرا۔

بِرَام و بَرام: حرہ کے قریب بقیع کے نواح میں بلادِ بنی سلیم میں ایک پہاڑ، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مدینے سے ۲۰ فرسخ (۶۰ میل) کے فاصلے پر ہے۔

بَرثَان: مدینے کے قریب مَلَل اور اولاتِ الجیش (ذاتُ الجیش) کے درمیان ایک وادی، بدر جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ اس راستے سے گزرے تھے۔

بَرَج: مدینے میں بنی نضیر میں سے بنو القِمَعَۃ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ۔

بُرُد: یہ بَرِید کی جمع ہے، اور بَرِید چار فَرسَخ (یعنی ۱۲ میل) کا ہوتا ہے اور فَرسَخ تین میل کا اور میل چار ہزار ہاتھ یا ۱۷۶۰ گز کا۔

البَرَۃ: اس جگہ کا نام، جہاں قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تھا۔ وسیع و کشادہ۔ زمزم کے ناموں میں سے ایک نام۔

البَرَتَانِ: یمامہ میں دو بستیاں، ایک کو البرۃ العلیا اور دوسری کو البرۃ السفلیٰ کہتے ہیں۔

بَرَۃ بنت عبد المطلب: عبد المطلب کی لڑکی کا نام۔ یہ اسلام نہیں لائی۔ ان کی ماں کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھا۔

بَرَۃ بنت قصیّ: قُصَیّ بن کلاب کی لڑکی کا نام۔

بَرزَۃ: طائف کے رئیس مسعود ثقفی کی بیٹی کا نام۔

بَرزَق: خیبر کے قریب ایک بستی۔

بَرقۃ: عوالی مدینہ میں مُخَیرِیق کے اموال کی جگہ، جو اس نے آپ ﷺ کو دیے تھے۔

Marfat.com

بَرْقَۃ: اسکندریہ اور افریقا کے درمیان بہت سی بستیوں اور شہروں پر مشتمل ایک علاقہ۔ برقہ میں کثرت سے پھل اور میوے ہوتے ہیں، مثلاً اخروٹ، بادام، لیمو اور بہی وغیرہ۔

بُرْقَۃ: مدینے میں ایک جگہ، جہاں صدقے کے اموال رکھے جاتے تھے۔

البُرْقَۃ: ایسا پہاڑ جس میں ریت ملی ہوئی ہو۔

بِرْک: ان پتھروں کو کہتے ہیں، جو سفید اور حرّہ کے پتھروں کی طرح سخت اور نوکیلے ہوتے ہیں۔ ان میں چلنا بہت دشوار ہوتا ہے۔

بِرْک: مدینے کے قریب ایک جگہ، جہاں سبزہ اور سَلَم کے پودے کثرت سے ہوتے ہیں۔ سَلَمْ ایک پودہ ہے جو دباغت میں کام آتا ہے۔

بِرْکُ الْغِمَادْ یا بِرْکُ الغُمَاد: مکہ سے آگے پانچ رات کی مسافت پر سمندر سے متصل یمن کا ایک شہر۔ اسی شہر میں عبداللہ بن جدعان التیمی القرشی مدفون ہیں۔

البَرْکَۃ: ینبع النخل میں قبیلہ جُہینہ کا ایک چشمہ۔ جاسر کہتے ہیں کہ شہر عُشَیْرَہ کا چشمہ ہے، جہاں غزوۃ العُشَیْرَہ ہوا تھا۔

بَرَکَۃ ام اَیْمَن الحَبَشِیَۃ: یہ ام حبیبہ کے ساتھ حبشہ میں تھیں۔ ابتدائی زمانے میں ایمان لائیں۔ ابو عمر کے بقول دومرتبہ ہجرت کی۔ حضرت عثمان کی خلافت کے ابتدائی دور میں وفات پائی۔

بَرُوْد: وادیٔ فرع میں ایک جگہ جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔

البَرُوْد: ملل اور طَرَف کے درمیان ایک جگہ جو جہینہ کے پہاڑی علاقے میں ہے، رابغ کے قریب ایک جگہ۔

برھان الدین حَلَبِی: دیکھیے حلبی۔

بَرَہْمَنْ: ہندوؤں میں سب سے اعلیٰ طبقہ۔ پنڈت۔

بَرِیْد: ۱۲ میل یا چار فرسخ۔

بُرَیْدَہ اَسلَمِی: یہ اپنی قوم کا سردار تھا۔ سُرَاقَۃ کی طرح اپنے ستر آدمیوں کے ساتھ آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا تھا، تاکہ قریش سے سو اونٹ انعام میں حاصل کرے۔ بُرَیْدَہ آپ ﷺ کو پہچانتا نہ تھا۔ وہ آپ کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے اس سے کچھ سوالات کیے پھر بُرَیْدَہ اپنے ستر آدمیوں سمیت اسلام لے آیا اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔

Marfat.com

البَرْنِیرَاغ: بنی سلیم ابن منصور کے پہاڑوں کے ناموں میں سے ایک نام۔

بَرِیْرَۃ: صحابیہ، آل احمد بن حجش کی کنیز۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خرید کر ان کو آزاد کیا تھا۔

بَرَنِیک: یمامہ کا ایک شہر، عدن کے راستے میں ایک جگہ، جو عدن کے حاجیوں کی انیسویں اور بیسویں منزل کے درمیان ہے۔

بَرَنِیم یا بَرِنِیم: حجاز میں مکے کے قریب ایک وادی۔

بَزَاخَۃ: ارض نجد میں قبیلہ طَیِّئ کے پانی کی جگہ، بنی اسد کے پانی کی جگہ جہاں حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں طُلَیحہ بن خُوَیلِد الاسدی کے ساتھ ایک بڑا معرکہ ہوا تھا، جس میں عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔

بَزْرَۃ: مدینے سے ۳ دن کی مسافت پر، مدینے اور زُوَیثَۃ کے درمیان ایک جگہ۔

بَزْوَاء: مکہ کے راستے میں جُحْفَۃ کے قریب ایک جگہ کا نام۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مدینے کے قریب جار اور ودان کے درمیان ساحل سمندر سے بلندی پر ایک شہر ہے۔

بَسَاق: عرفات میں ایک پہاڑ کا نام، کہا جاتا ہے کہ یہ مدینے اور الجار کے درمیان ایک وادی ہے، التیہ اور ایلہ کے درمیان ایک گھاٹی یا پہاڑ۔

بَسْبَس بن عَمرو: یہ قبیلہ جُہَینَۃ سے تھے اور انصار کے حلیف تھے۔

بَسْبَط: تہامہ یا جبال السراۃ میں ایک پہاڑ۔

بَسَاسَۃ: زمانۂ جاہلیت میں مکے کا ایک نام۔

بَسَل: طائف کی وادیوں میں سے ایک وادی۔

بشر یا بُسْر بن سُفیَان: عمرہ حدیبیہ کے سفر کے دوران، مدینے سے روانہ ہونے کے بعد ذوالحلیفہ سے آپ ﷺ نے ان کو قریش کی خبریں معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

بشیر بن سعد انصاری (سریہ ا): یہ سریہ جمادی الاولیٰ کے آخر یا رجب ۷ ہجری قمری کے شروع میں بنو مُرّہ کی طرف فَدَک بھیجا گیا۔ ان کے ساتھ ۳۰ سوار تھے۔ یہاں شدید جنگ ہوئی۔ چند اونٹ اور بکریاں غنیمت میں ہاتھ آئیں۔ حضرت بشیر کے تمام رفقا شہید ہو گئے اور وہ خود بھی زخمی حالت میں مدینے واپس آئے۔ ۸ ہجری قمری میں

Marfat.com

صحابہ کی ایک دوسری جماعت نے ان سے انتقام لیا اور غنیمت حاصل ہوئی۔

بشیر بن سعد انصاری (سریہ ۲): شوال ۷ ہجری قمری میں یمن اور جبار کی طرف روانہ کیا گیا لشکر، اس میں تین سو افراد تھے۔ یہ لوگ رات کو سفر کرتے تھے اور دن کو چھپے رہتے تھے، یہاں تک کہ جناب کے علاقے میں یمن اور جبار پہنچ گئے۔ یمن اور جبار دو علیحدہ علیحدہ مقام تھے اور دونوں خیبر اور وادی القریٰ کے قریب واقع تھے۔ اس سریے میں بہت سے مویشی غنیمت میں ہاتھ آئے اور دو آدمی گرفتار ہوئے، جو بعد میں مسلمان ہو گئے۔

بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خَلّاس: ان کی کنیت ابو النعمان ہے۔ بیعت عقبہ، بدر، احد اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ کہتے ہیں کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار میں سے سب سے پہلے انہوں نے ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔

بُصریٰ: شام کا ایک قدیم اور مشہور شہر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ شام کے تجارتی سفر کے دوران اسی شہر میں قیام کیا تھا۔ شام کے دوسرے سفر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سامان لے کر گئے تھے تو آپ کے ہمراہ حضرت خدیجہؓ کا غلام میسرہ بھی تھا۔

البَصرَۃ: عراق اور تاریخ اسلام کا ایک مشہور شہر، جو زاہدوں، واعظوں، عالموں، شاعروں اور ادیبوں کے لئے مشہور ہے۔ حسن بصری کا تعلق اسی شہر سے ہے۔

بَصَاق: مکے کے قریب ایک جگہ۔

بَصِیر (ابو) عُتبہ بن اَسَد ثَقَفِی: صلح حدیبیہ کے بعد یہ مسلمان ہوئے اور مکہ سے بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ قریش نے ان کو پکڑنے کے لئے ۲ آدمی بھیجے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر کو ان کے حوالے کر دیا۔ قریش کے دونوں آدمی ابو بصیر کو لے کر مکے روانہ ہو گئے، پھر ذو الحلیفہ میں اُتر کر کھجوریں کھانے لگے۔ ابو بصیر نے پہلے تو ان میں سے ایک کی تلوار کی تعریف کی، پھر دیکھنے کے بہانے لے کر اسی تلوار سے اس کو قتل کر دیا۔ دوسرا شخص بھاگ کر مدینے آ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد میں گھس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام واقعہ سن کر فرمایا کہ کاش کوئی ابو بصیر کو مکے پہنچا دیتا۔ ابو بصیر

Marfat.com

یہ سن کر وہاں سے بھاگ نکلے اور سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ پھر جو بھی مسلمان ہو کر مکے سے نکلتا، وہ ابو بصیر سے مل جاتا، یہاں تک کہ ایک جماعت تیار ہو گئی۔ یہ لوگ قریش کے قافلوں کی گھات میں رہتے اور موقع پا کر ان کے آدمیوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال لوٹ لیتے تھے۔

بَضَّۃ: زمزم کے ناموں میں سے ایک نام۔

بَطَاخ: بلادِ بنی تمیم میں ایک جگہ، جہاں خالد بن ولید نے بنی تمیم اور بنی اسد کے اہل الردّہ سے قتال کیا۔

بَطْحَاء: دیکھیے الابطح۔

بَطْحَاءِ ابنِ اَزْھَر: مدینے کے نواح میں ذوالحلیفہ کے نزدیک ایک جگہ، جو مدینے سے تقریباً ۷ میل پر ہے۔ بعض غزوات میں آتا ہے کہ سفر کے دوران آپ ﷺ یہاں سے گزرے۔

بَطْحَاءِ مکہ: دیکھیے الابطح۔

بَطْحَانْ و بَطِحَانْ (وادی): مدینے کی تین مشہور وادیوں میں سے ایک وادی، یعنی وادیٔ بطحان، وادیٔ عقیق اور وادیٔ قناۃ۔

بَطْلِینْمُوْس: یونان کے بادشاہوں میں سے ابتدائی بادشاہ۔ یونان بن یافث بن نوح کی اولاد سے تعلق تھا۔

بَطْن: قبیلے کی شاخ۔ خاندان کے افراد جو قبیلے سے کم اور فخذ سے زیادہ ہوں۔ بطن میں تمام افخاذ جمع ہو جاتے ہیں۔ جمع بطوُن۔

بَطْنِ اِضَم: مدینے کی ایک وادی، جو مدینے سے ۳۶ میل کے فاصلے پر ہے۔

بَطْنِ رِیْغ: دیکھیے ریغ۔

بَطْنِ عُرَنَۃ: عرفات کے قریب ایک وادی ہے، جس میں وقوف (حج کا وقوف عرفات) درست نہیں، کیوں کہ یہ حدود عرفات سے خارج ہے۔

بَطْنُ الْعَقِیْق: مدینے کی ایک وادی، جو مدینے کے جنوب مغرب سے شمال مشرق تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں مدینہ منورہ کی ساری وادیاں آ کر شامل ہو جاتی ہیں۔

بَطْنُ الْقَاحَۃ: مدینے سے تین منزل پر سقیا سے تقریباً ایک میل پہلے ایک شہر ہے۔

Marfat.com

بطن مُحَسِّر: دیکھئے محسر۔

بَطْنِ نَخْل: مدینے کے قریب (۱۲ میل) بصرہ کے راستے پر ایک بستی۔ بطن نخل اور مدینے کے درمیان الطرف واقع ہے۔ مدینے سے مکے جانے والا ابرق العزّاف کے بعد بطن نخل پہنچتا ہے۔

بَطْنِ نَخلَه: طائف اور مکے کے درمیان ایک وادی، جہاں طائف سے واپسی پر آپ ﷺ نے رات کے وقت قیام فرمایا۔ رات کے آخری حصے یا فجر کی نماز میں قرآن کریم کی کچھ سورتیں پڑھیں اور نصیبین کے ۷ یا ۹ جنوں نے ان سورتوں کو سنا تھا۔

بَطْنِ یَاجَج: یہ مکہ سے آٹھ میل پر واقع ہے۔ عمرۂ قضا کے موقع پر مسلمانوں نے اپنے تمام ہتھیار اسی مقام پر رکھ دیئے تھے، کیوں کہ معاہدۂ حُدَیبِیَۃ میں عمرۃ القضا کے لئے ہتھیار نہ لانے کی شرط تھی۔ ہتھیاروں کی حفاظت کے لئے آپ ﷺ نے دو سو آدمیوں کا ایک دستہ بھی متعین فرما دیا تھا۔

بَطَیحَاء: ۱۷ ہجری میں خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب مسجد نبوی کی توسیع کی تو مسجد سے باہر ایک چبوترہ سا بنا تھا، جسے بطیحاء کہتے تھے، اور فرمایا کہ جو شور وغل کئے بغیر نہ رہ سکے یا اونچی آواز سے بات کرنا چاہے یا شعر پڑھنا چاہے تو وہ مسجد سے نکل کر یہاں آبیٹھے، بعد کی کسی توسیع میں بطیحاء کو بھی مسجد کے اندر شامل کر لیا گیا۔

البَطِیحَة: بصرہ اور واسط کے درمیان ایک وسیع قطعۂ ارض۔

بُعَاث: مدینے کے نواح میں دو رات کی مسافت پر جنوب مشرق کی جانب ایک مقام، جہاں زمانۂ جاہلیت (تقریباً ۶۱۷ء) میں اَوس اور خزرج کے قبائل کے درمیان ایک مشہور جنگ لڑی گئی تھی۔ اس جنگ کو جنگ بعاث کہتے ہیں۔

بَعْث: جس جہاد میں رسول اللہ ﷺ شریک نہیں ہوئے، اس کو بعث کہتے ہیں۔

بَعْل: مدینے سے شام کے راستے میں ایک پہاڑ۔

بغث: خیبر میں بُغَیث کے قریب واقع ایک وادی کا نام۔

البُغَیبغَة: یہ البغبغ کی تصغیر ہے۔ ینبع میں الرِشاء کے قریب ایک کنواں، جہاں حضرت علی کی زرعی زمین تھی، جو مسلم فقرا کے لئے صدقہ کر دی گئی تھی، آج کل اس کو ینبع النخل کہتے ہیں۔

Marfat.com

بَغَيث: خیبر کے قریب ایک وادی کا نام۔

بَقَر (ذو): الرّبذہ سے اوپر ایک وادی۔

بَقعَاء: مدینے سے ۲۴ میل کے فاصلے پر نقیع سے اوپر کی جانب پانی کی ایک جگہ۔ جہاں ۶ ھ میں رسول اللہ ﷺ غزوہ بنی مصطلق سے واپس آتے ہوئے ٹھہرے تھے۔ آج کل اس کا کہیں نام و نشان نہیں۔

البَقّال: مدینے میں ایک جگہ۔

بَقِيع: اہل مدینہ کا قبرستان جو مسجد نبوی سے متصل ہے اور جنت البقیع کے نام سے مشہور ہے۔

بَقَيع: یمامہ سے آگے دیار بنی عُقَیل میں ایک جگہ۔

بقیع بطحان: وادئ بطحان میں ایک جگہ۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کی ایک حدیث میں ہے کہ میں اور جو لوگ میرے ساتھ کشتی میں تھے، بقیع بطحان میں اترے۔

بقیع الخَبخَبَة: مدینے میں بقیع الغرقد کے بائیں طرف ایک جگہ۔ سنن ابی داؤد، باب الزکاۃ میں اس کا ذکر ہے۔

بَقِيعُ الخِيَل: دار زید بن ثابت کے قریب مدینے میں ایک جگہ، جہاں احد کے مقتولین مدفون ہیں۔

بَقِيعُ الزبير: مدینے میں ایک جگہ، جو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر بن العوام کو عطا فرمائی تھی اور جو مسجد نبوی کے مشرقی جانب ہے۔

بَقِيعُ الغَرقَد: بقیع کا اصل نام، مسجد نبوی سے متصل اہل مدینہ کا قبرستان جو جنت البقیع کے نام سے مشہور ہے۔

بکر (ابو): ابوبکر صدیق، عبداللہ بن ابی قحافہ۔ نبی کریم ﷺ کے خلیفہ اول۔ سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں نمایاں ترین نام آپ ہی کا ہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد اسی روز خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ کی خلافت کی مدت دو سال اور تین ماہ ہے۔ ۱۳ ہجری میں ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

البَكَرَات: البَكرَة کی جمع۔ بنی ذُوَیبَة کا میٹھے پانی کا چشمہ۔ اس کے قریب سرخ سیاہ پہاڑ ہیں، جن کو البَكَرَات کہتے ہیں۔ یہ ضریہ کے نواح میں مدینے سے سات رات کی مسافت پر ہے۔ ۶ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے القرطاء کی طرف جو سریہ محمد بن مسلمہ کی

Marfat.com

سربراہی میں بھیجا تھا، انہوں نے ضریہ کے نواح میں البکرات میں قیام کیا تھا۔ رحرحان کے قریب سیاہ رنگ کے پہاڑ۔

البَکرَان: ضریہ کے نواح میں ایک جگہ،ضریہ اور مدینے کے درمیان سات میل کی مسافت ہے۔

بکر بن سعد: عدنانیوں کے قبیلے ضَبَّۃ کا ایک بطن۔

بکر بن کِلاب: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کا ایک قبیلہ۔

بکر بن وائل: عدنانیوں کا ایک بڑا قبیلہ۔ یہ لوگ یمامہ سے بحرین اور سیف کاظمہ تک آباد تھے۔ پھر آہستہ آہستہ عراق کے اطراف میں پھیل گئے۔

بکر بن وائل: معاہدہ حدیبیہ میں طے پایا تھا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حلیف ہونا چاہیں گے، وہ آپ کے معاہدے میں شامل ہوں گے اور جو قریش کے حلیف ہونا چاہیں گے، وہ قریش کے ساتھ شامل ہوں گے، چناں چہ بنی خزاعہ آپ کے معاہدے میں داخل ہو گئے اور بنی بکر قریش کے حلیف ہو گئے۔ ان دونوں قبیلوں میں دشمنی چلی آ رہی تھی۔ بنو بکر بن وائل نے موقع غنیمت جان کر بنو خزاعہ پر شب خون مارا۔ دونوں قبیلوں میں خوب جنگ ہوئی۔ قریش نے ظاہری طور پر بنی بکر کی ہتھیاروں سے مدد کی مگر پوشیدہ طور پر ان کے آدمی بھی رات کو لڑائی میں حصہ لیتے تھے۔ آخر خزاعہ کے لوگ شکست کھا کر پناہ کے لئے بھاگتے ہوئے حرم میں داخل ہو گئے۔ بنو بکر بھی پیچھا کرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ عمرو بن سالم خزاعی آپ سے مدد حاصل کرنے مدینے روانہ ہو گیا۔ مدینے پہنچ کر اس نے سارا واقعہ بیان کیا اور مدد طلب کی۔ آپ ﷺ نے اس کی داستان سن کر اس کو مدد کا یقین دلایا۔

بکر بن وائل کا وفد: اس قبیلے کے وفد نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور پھر واپس چلے گئے۔ اس میں بشیر بن الخَصَاصِیَۃ، عبد بن مَرثَد اور حَسّان بن حَوط شامل تھے۔

بکر بن ہَوَازِن: عدنانیوں کا ایک بطن۔

البکری: عبداللہ بن عبدالعزیز البکری۔ مشہور مصنف۔ معجم ما استعجم من اسماء البلاد و المواضع کے مؤلف۔ یہ کتاب مصطفی السقا کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیہ،

Marfat.com

بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔ ۴۸۷ھ میں وفات پائی۔

البَکّاء بن عامر: عدنانیوں میں سے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ بنو البکاء کہلاتے ہیں۔

البَکّاء کا وفد: ۱۳ افراد پر مشتمل یہ وفد ۹ ہجری میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا اور آپ نے ان کی اچھی مہمان داری کی، پھر یہ لوگ آپ سے اجازت لے کر اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے۔

بَکّۃ: مکہ معظمہ، بطن مکہ کا نام، وادیٔ ابراہیم میں بیت اللہ اور اس کے اردگرد کے علاقے کو بکہ کہتے ہیں۔ مکے کا ایک قدیم نام۔

البَلاذُرِی: احمد بن یحییٰ بن جابر بن داؤد۔ بَلاذُرِی کے نام سے مشہور تھے اور ابوالحسن ان کی کنیت تھی۔ ولادت بغداد ۲۰۳ ہجری، وفات بغداد ۲۷۹ ہجری، عمر ۷۶ سال۔ بڑے نامور مورخ تھے۔ جغرافیہ، تاریخ، ادب اور روایت وانساب کے ماہر تھے۔ تصانیف میں ایک انساب الاشراف ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ سے لے کر ولید بن عبدالملک کے عہد تک کے حالات ہیں۔ اور ایک فتوح البلدان، یہ اسلامی فتوحات پر تاریخی معلومات کا مستند ماخذ ہے۔ سیرت میں دونوں کتابوں کے حوالے آتے ہیں۔

البَلاط: مسجد نبوی کی مشرقی جانب اور سوق البلد کے درمیان ایک جگہ۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عثمان کو پانی دیا گیا تو انہوں نے البلاط میں وضو کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جن دو یہودیوں نے زنا کیا تھا ان کو بلاط کے قریب رجم کیا گیا تھا۔

بلال بن الحارث بن عصم بن سعید ابن قرۃ بن خلاوۃ المزنی: مدینے کے انصار میں سے تھے۔ قبیلہ مزینہ کے ایک فرد تھے۔ ۸ ہجری میں فتح مکہ کے دن مزینہ کا جھنڈا ان ہی کے پاس تھا۔ انہوں نے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ۶۰ ہجری میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۸۰ سال تھی۔

بِلَالْ بن رباح الحبشی: حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔ مشہور صحابی اور رسول اللہ ﷺ کے مؤذن ہیں۔ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ قریش کا ایک سردار اُمَیّہ بن خلف ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا۔ کبھی دوپہر کے وقت تپتے ہوئے پتھروں پر لٹاتا تھا، کبھی لاٹھیوں سے مارتا، کبھی گائے کی کھال میں لپیٹتا اور کبھی زرہ پہنا کر تیز دھوپ میں بٹھا

Marfat.com

دیتا، مگر وہ کسی طرح متزلزل نہ ہوئے۔ ان کی زبان سے احد احد ہی نکلتا تھا۔ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے ایک غلام کے بدلے میں خرید کر آزاد کر دیا۔ فتح مکہ کے دن انہوں نے ہی بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی تھی۔ حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں جہاد کی غرض سے ہجرت کر کے دمشق چلے گئے تھے۔ وہیں ۲۰ھ میں وفات پائی۔

بَلْخَع: یمن میں ارضِ حِمیَز میں ایک جگہ، جہاں حمیر کی شاخ ذوالکلاع نے عبادت کے لئے نسر نامی بت نصب کر رکھا تھا۔

بَلْدَخ: مکے سے پہلے مغرب کی طرف ایک وادی۔ مکہ کی طرف جاتے ہوئے تنعیم کے راستے میں ایک وادی۔ فخ اور حدیبیہ کے درمیان ایک وادی اور حدیبیہ بلدح کے آخر میں واقع ہے۔

بَلْذوذ: مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔

بَلَس: بلاد محارب بن خصفۃ میں ایک سرخ پہاڑ۔

البَلْقَاء: یہ شام کے علاقے میں واقع ہے۔ دمشق سے دو مرحلوں پر اور مدینے سے اٹھائیس مرحلوں پر ہے۔ یہاں کی گندم کی نفاست ضرب المثل اور تلواریں بہت مشہور تھیں۔ یہاں ایک گرم پانی کا چشمہ تھا، جس سے نہانے والا شفایاب ہو جاتا تھا۔ اس کا ذکر سریۂ موتہ، غزوۂ تبوک اور سریۂ اسامہ رضی اللہ عنہ میں آتا ہے۔

بَلْكَثَة: بلاد جُہینہ میں ذی المروہ سے اوپر کی جانب بطن اضم میں ایک جگہ، جو رسول اللہ ﷺ نے عوسجہ بن حرملہ الجہنی کو عنایت فرمائی تھی۔

بَلِيغُ الأَرْضِ: (زمین کا ننگا ہوا) اس سے مراد حضرت خُبیب ہیں۔ قریش نے جب ان کو سولی دے دی تو حضرت جبرائیل علیہ اسلام نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو واقع کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم میں سے کون ایسا ہے جو خُبیب کو سولی سے اتار کر لائے اور اس کے بدلے جنت حاصل کرے۔ حضرت زبیر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اور مِقداذ بن اَسوَذ اس کام کو کریں گے۔ پھر وہ دونوں روانہ ہو گئے۔ رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے۔ تَنعِیم پہنچ کر انہوں نے سولی کے

Marfat.com

پاس ۴۰ پہریداروں کو پایا۔ پھر جب پہرے دار غافل ہو گئے تو وہ حضرت خبیب کی لاش کو اتار کر گھوڑے پر رکھ کر روانہ ہو گئے۔ حضرت خبیب کی لاش بالکل تر و تازہ تھی۔ ہاتھ زخم پر تھا۔ زخم میں تازہ سرخ خون اور اس میں مشک کی خوشبو تھی، حالانکہ سولی کو چالیس روز ہو گئے تھے۔

جب پہریداروں کی آنکھ کھلی تو انھوں نے لاش کو غائب پایا اور جا کر قریش کو اطلاع دی۔ قریش نے ستر آدمی تعاقب میں دوڑائے۔ جب تعاقب کرنے والے قریب پہنچے تو حضرت زبیر نے حضرت خبیب کو زمین پر رکھ دیا۔ فوراً زمین شق ہوئی اور حضرت خبیب کی لاش کو نگل گئی۔ اس روز سے حضرت خبیب بَلِیْعُ الْاَرْضِ مشہور ہو گئے۔

بَلِیّ بن عمرو: قحطانیوں کے قضاعہ کا ایک عظیم قبیلہ۔ مدینہ اور وادی القریٰ کے درمیان آباد تھے۔

بَلِیّ کا وفد: ربیع الاول ۹ ہجری میں یہ وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوا۔ یہ لوگ تین روز ٹھہر کر واپس چلے گئے۔ چلتے وقت آپ ﷺ نے ان کو زادِ راہ عطا فرمایا۔

بَنَاث: نجد کے اطراف میں بنی ذہمان کے پانی کی جگہ۔

بَنَانَۃ: • بنی اسد بن خزیمہ کے پانی کی ایک جگہ، بلاد غطفان میں ایک جگہ۔

بِنْزَال (قلعہ): یہ خیبر کے دوسرے حصے شقّ کا ایک قلعہ تھا، جہاں سخت مقابلہ ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے قلعے پر مٹھی بھر کنکریاں پھینک ماریں، جس سے قلعہ لرز اٹھا اور اس کی دیواریں زمیں بوس ہو گئیں۔ مسلمانوں نے قلعے کے اندر داخل ہو کر اہل قلعہ کو گرفتار کر لیا۔

بنو اَسَد کا وفد: یہ دس آدمی تھے۔ جب یہ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت آپ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسلام لانے کے بعد ان لوگوں نے شگونوں وغیرہ سے فال لینے اور کہانت اور رمل وغیرہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو ان سب باتوں سے منع فرما دیا۔

بنو الاَصْفَر: اس سے مراد روم کے لوگ ہیں، کیوں کہ روم کے جس بیٹے سے رومیوں کی نسل چلی، وہ کسی وجہ سے اصفر (پیلا) کے لقب سے مشہور ہو گیا تھا۔

بنو تمیم: یہ تمیم بن مر سے منسوب ہیں۔ ارض نجد میں بصرۃ اور یمامہ کے علاقوں میں رہتے ہیں۔

Marfat.com

بنو تَمِیم بن مُرّ: وادِیُ الرِّمَۃ کے قریب نجد اور بِرَیدَہ کے شمال میں آباد تھے۔ یہ عدنانیوں (مضریوں) کا ایک عظیم قبیلہ ہے۔ ان کے متعدد بطون ہیں، مثلاً الحارث بن تمیم، بنو الھجج بن عمرو بن تمیم، بنو مالک بن عمرو بن تمیم، بنو اسید بن عمیر وغیرہ۔

بنو تَمِیم (وفد): چند رؤسا سمیت اس وفد میں بنی تمیم کے دس آدمی تھے۔ ان میں عُطَارِدُ بن حَاجِب بن زُرَارَہ، اَقْرَعُ بن حَابِس، زِبرِقَانُ بن بَدْر اور عُیَینَہ بن حِصْن وغیرہ تھے۔ یہ لوگ اعرابی تھے اور سُقیَا کے قریب آباد تھے اور آدابِ رسالت سے واقف نہ تھے۔ مدینے پہنچ کر انہوں نے حجرۂ شریفہ کے پیچھے کھڑے ہو کر آپ ﷺ کو آوازیں دیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی اور یہ آیتیں نازل ہوئیں، جن کا ترجمہ یہ ہے:

تحقیق جو لوگ حجروں کے پیچھے سے آواز دیتے ہیں، ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے، یہاں تک کہ آپ (ﷺ) نکل کر ان کے پاس جاتے، تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔ (حجرات: ۴، ۵)

پھر سب اہل وفد مسلمان ہو گئے اور آپ ﷺ نے ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ یہ وفد ۹ ہجری میں آیا تھا۔

بنو ثَقِیف: دیکھئے ثقیف۔

بنو جُذَام بن عدی: قحطانیوں میں سے کَہلَان کا ایک بطن۔ یہ وادی القریٰ سے آگے جبالِ حِسمیٰ کے علاقے میں رہتے تھے۔ ۶ ھ میں زید بن حارثہ اور ۸ ھ میں عبد اللہ بن رواحہ کے لشکروں سے مقابلہ ہوا۔

بنو جَذِیمَہ: بنو کِنَانَہ کی ایک شاخ۔ یہ لوگ یَلَمْلَم کی جانب مکہ سے ایک دن کی مسافت پر آباد تھے۔

بنو خزاعۃ: یہ لوگ جُدَّہ اور عُسفَان کے درمیان آباد تھے۔

بنو دَوس: قبائل عَسِیرُ الکَبِیرَہ میں سے ایک قبیلے زَھرَان کا بطن۔

بنو ذُبیَان: دیکھئے ذُبیَان۔

بنو زُھرَہ بن کِلَاب: قریش کے بنو مُرَّۃ بن کلاب کا بطن۔

بنو زُھرَہ بن یزید: قَحطَانِیُون میں جُھَینَہ کے بنی کاہل کا بطن۔

Marfat.com

بنو ضَمرَہ: یہ مدینے سے آٹھ منزل کی مسافت پر آباد تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے دفاعی معاہدہ کیا۔

بنو طَیِّئی بن یزید: عرب کا ایک مشہور قبیلہ۔ یہ لوگ شام کے قریب آباد تھے۔

بنو عبد المَدان: قبیلہ بنو حارث کی ایک شاخ۔ یہ یمن میں آباد تھے۔

بنو فَزَارَہ بن ذِبیَانَ: عدنانیوں میں سے غَطَفان کا بطنِ عظیم۔ یہ نجد اور وادی القری میں آباد تھے، پھر منتشر ہو گئے اور مصر وغیرہ چلے گئے۔

بنو فزارہ کا وفد: دس پندرہ افراد پر مشتمل یہ وفد تبوک سے واپسی کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ لوگ اسلام قبول کر کے واپس چلے گئے۔

بنو قُرَیظَہ: یہود کا ایک قبیلہ، جو مدینے میں آباد تھا۔

بنو قَینقَاع: یہ لوگ عبد اللہ بن سَلَام کی برادری سے تھے۔ تاجر اور صنعتکار تھے اور مدینے کے مضافات میں رہتے تھے۔ یہودیوں میں سب سے پہلے ان ہی لوگوں نے آپ ﷺ سے کیے ہوئے معاہدے کو توڑا تھا۔

بنو مَحارِب: عرب کے قبیلے بنو غَطفان کی ایک شاخ کا نام۔ یہ لوگ نجد کے علاقے میں آباد تھے۔

بنو مُدلَج: یہ رَابِغ کے قریب آباد تھے۔ سَرَاقَہ بن مالک بن جُعشُم کے قبیلے کا نام ہے۔

بنو مُرّہ: عرب کا ایک قبیلہ، جو فَدَک میں آباد تھا۔

بنو مُصَاب: عرب کا یہ قبیلہ بھی فَدَک میں آباد تھا۔

بَنُو مَغَالَۃ: مدینے میں انصار کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

بنو نَجّار بن ثَعلَبَہ: قَحطَانِیوں میں سے قبیلہ الاَزد کی شاخ الخَزرَج کا بطن۔

بنو نَضِیر: یہود کا ایک بہت بڑا قبیلہ، جو مدینے میں مسجد قبا کے قریب عوالی کی طرف آباد تھا۔

بنو ھُذَیل بن مُدرِکَہ: عدنانیوں میں سے مدرکہ بن الیاس کا بطن۔ طائف کے علاقے میں جبل غزوان سے متصل سَرَاۃ میں آباد تھے۔

بنی اَنمَار: دیکھیے غزوۂ ذات الرقاع۔

بنی ثَعلَبہ (غزوہ): دیکھیے غزوۂ ذات الرقاع۔

بنی حَارِثہ: انصار میں سے اوس کا ایک بطن۔

Marfat.com

بنی حَنیفَہ کا وفد: اس وفد میں مُسَیلَمَہ کَذّاب بھی تھا، جو مدینے پہنچ کر کہنے لگا کہ اگر رسول اللہ ﷺ مجھے اپنا جانشین مقرر فرمائیں تو میں بیعت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ بیعت نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے تباہ فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا انجام دکھادیا ہے۔

بنی ذب بن جزھَم: عرب کا ایک قبیلہ۔ اسی قبیلے میں مُعَد بن عدنان کی شادی ہوئی۔

بنی ذُھل بن شَیبان: عرب کا ایک مشہور قبیلہ۔

بنی سَالِم: قُبا اور مدینے کے درمیان بنی سَالِم بن عوف کے لوگ رہتے تھے۔ ہجرت کے موقع پر قُبا سے مدینے کے لئے روانہ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے اسی جگہ جمعہ کی نماز ادا کی اور نماز سے پہلے نہایت فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ مدینے میں آپ ﷺ کا سب سے پہلا خطبہ اور سب سے پہلی نماز جمعہ تھی، جس میں ایک سو اہل مدینہ شریک تھے۔

بنی سُلَیم (غزوہ): اس کو غزوۂ قرقرۃ الکدر یا قرارۃ الکدر بھی کہتے ہیں۔ غزوۂ بدر سے واپسی پر آپ ﷺ کو بنی سُلَیم اور غطفان کے اجتماع کی خبر ملی تھی، اس لئے آپ ﷺ ذی الحجہ ۲ ہجری قمری کی ابتدائی تاریخوں میں ۲۰۰ صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ کدر کے چشمے پر پہنچ کر آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ دشمن پہلے ہی منتشر ہو چکا ہے۔ آپ وہاں ۳ دن قیام فرمانے کے بعد قتال کئے بغیر واپس تشریف لے آئے۔

بنی عَدِیّ بن نَجّار: خَزرَج کے بنی نجار کا بطن۔

بنی قَینُقَاع (غزوہ): یہ لوگ عبداللہ بن سَلّام کی برادری سے تھے۔ بہت بہادر، تاجر اور صنعت کار تھے اور مدینے کے مضافات میں رہتے تھے۔ یہودیوں میں سب سے پہلے ان ہی لوگوں نے آپ ﷺ سے کئے ہوئے معاہدے کو توڑا تھا۔ یہ غزوہ محرم ۳ ہجری قمری میں ہوا۔ انہوں نے قلعے میں بند ہو کر دروازہ بند کرلیا۔ ۱۵ روز تک محاصرہ رہا۔ سولھویں روز قلعے سے اتر کر بلا شرط اس پر راضی ہو گئے کہ رسول اللہ ﷺ جو فیصلہ کریں گے، وہ ان کو منظور ہوگا۔

بنی مُدلَج: دیکھئے مُدلَج۔

البَنیَات: مکے میں حجون کے مغرب میں ایک جگہ۔

Marfat.com

البَنِيَّةُ: مکے کے ناموں میں سے ایک نام۔

بَنِيَّة: حجاج کے بیٹے کا نام، جو جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔

البَوَازِيج: تکریت کے قریب ایک شہر، جسے جریر بن عبداللہ البجلی نے فتح کیا تھا۔

بَوَاطُ: مکے سے شام جانے والے راستے میں خخفۃ کے قریب مدینے سے ۱۰۰ کلومیٹر پر جبالِ جھینۃ میں ایک دوشاخہ پہاڑ کی ایک شاخ کا نام جو ینبع سے ۱۰۰ کلومیٹر اور رضوی کے نواح میں ہے۔

بَوَاطُ (غزوہ): یہ دوسرا غزوہ ہے، جو ۱۳ رجب ۲ ہجری کو ہوا۔ آپ ﷺ ۲۰۰ مہاجرین کے ہمراہ قریش کے ایک تجارتی قافلے کے لئے نکلے تھے، جس میں قریش کے ۱۰۰ آدمی اور ۲۵۰۰ اونٹ تھے۔ اس میں لڑائی کی نوبت نہیں آئی۔

بَوَاطَان: دو پہاڑ جن کی چوٹیاں الگ الگ ہیں اور جڑ ایک ہے۔ ان کے درمیان ایک پہاڑی راستہ ہے، جس سے رسول اللہ ﷺ غزوہ ذی العشیرہ کے موقع پر گزرے۔

بَوَانَة: ساحل بحر کے قریب ینبع سے آگے ایک پہاڑی سلسلہ۔

البَوبَاة: ارض تہامہ کا ایک صحرا۔ سعد بن ابی بکر بن ہوازن کی ایک وادی جو السراۃ میں ہے۔

بوق: بگل۔ سینگ۔

بَوْلَا: بحراحمر پر ینبع کی طرف ایک قدیم بندرگاہ۔ حبشہ سے آنے والے مہاجرین اسی بندرگاہ پر اترے تھے۔

البُوَيرَةُ: مدینے کے قریب بنی نضیر کا ایک نخلستان۔ جہاں غزوۂ احد کے ۶ ماہ بعد غزوۂ بنی نضیر ہوا، جس میں ان کے نخلستان کو جلایا گیا اور ان کی کھیتی اور درختوں کو کاٹا گیا۔

بُوَيرَةُ غَسّ: دیکھئے غَسّ۔

البُوَيْلَة: ارض بنی نضیر میں ایک جگہ، جو آپ ﷺ نے زبیر بن العوام اور ابا سلمہ کو عطا فرمائی تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ البویلہ، بنی نضیر کی منازل میں ایک قلعہ تھا، یہ البویرۃ کے علاوہ تھا۔

البُوَيْن: دیار غضل اور قارہ میں ایک جگہ۔

بَهَائِم: حمی ضریہ کے پاس ایک ہی رنگ کے دو پہاڑ۔

Marfat.com

بَھْرَاءْ کا وفد: ۱۳ افراد پر مشتمل یہ وفد یمن سے آیا تھا۔ سب نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور چند روز قیام کرنے کے بعد اپنے قبیلے میں واپس چلے گئے۔

بَیَاضَۃ یا بنی بَیَاضَۃ: انصار کا ایک بطن۔ مدینے میں ان ہی کی زمینوں میں جمعہ قائم ہوا تھا۔

بیت اَنْعَمْ: یمن میں صَنعا کے قریب ایک قلعہ۔

بیت جِبْرِین: بیت المقدس اور غزۃ کے درمیان بیت المقدس سے دو مرحلے پر اور غَزّہ سے دو مرحلے سے کم فاصلے پر ایک بستی۔

بیت الْحَرَام: خانہ کعبہ۔ اس کو بیت العتیق بھی کہتے ہیں۔

بیت الْخَیْزُرَان: دارارقم ہی بعد میں بیت الخَیزُران کے نام سے مشہور ہوا۔

بیت الْعَتِیق: خانہ کعبہ۔ مکہ کے ناموں میں سے ایک نام۔

بیت اللَّحم: شام میں بیت المقدس کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش۔

بیت الْمَعْمُوْر: فرشتوں کا قبلہ، جو ساتویں آسمان پر ٹھیک خانہ کعبہ کے اوپر واقع ہے۔ ستر ہزار فرشتے روزانہ اس کا طواف کرتے ہیں۔ مسند احمد اور مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ عبادت کے بعد جب وہ نکل کر چلے جاتے ہیں تو پھر قیامت تک دوبارہ کبھی ان کی باری نہیں آئے گی۔

بیت الْمَقْدَس وبیت الْمَقْدِس: فلسطین کا مشہور شہر۔ اس کو القدس بھی کہتے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کا قبلہ اول مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرہ واقع ہیں۔ یورپی زبانوں میں اسے یروشلم کہتے ہیں۔ بیت اللحم اور الخلیل اس کے جنوب میں ہیں۔ یہ شہر پہاڑوں پر آباد ہے، ان ہی میں سے ایک پہاڑی کا نام کوہ صہیون ہے، جس پر مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرۃ واقع ہیں۔ کوہ صہیون کے نام پر ہی یہودیوں کی عالمی تحریک صہیونیت قائم کی گئی۔

الْبَیْدَاءْ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک میدانی علاقے کا نام، جو مکہ کے راستے میں ذو الْحُلَیْفَہ سے آگے ہے۔ ذوالْحُلَیْفَہ سے آگے مکہ کی طرف ایک چڑھائی۔ حدیث میں اس ذکر آتا ہے۔

بَیْدَانْ: ضریّۃ کے علاقے میں پانی کی ایک جگہ۔ خاص بیدان کا پانی نمکین ہے اور بیدان کے ریگستان کا پانی میٹھا ہے۔

Marfat.com

بَيْسَان: اردن کا ایک شہر جو حَوْرَان اور فلسطین کے درمیان ہے۔ مکے اور طائف کے درمیان ایک شہر یا وادی۔ غزوہ ذی قرد میں رسول اللہ ﷺ نے پانی کی ایک جگہ کا نام دریافت فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کا نام بیسان ہے اور اس کا پانی نمکین ہے۔ آپ نے اس کا نام تبدیل فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ نعمان ہے اور پاکیزہ ہے۔ حضرت طلحہ نے اس کو خرید کر صدقہ کر دیا۔ یمامہ میں بھی اس نام کی ایک جگہ ہے۔

بِيشَة: تہامہ کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ بلاد یمن میں ایک وادی کا نام، جس میں کثرت سے لوگ آباد تھے۔ اس میں کھجور کے بے شمار چھوٹے بڑے درخت تھے۔ یہ مکہ سے ۵ مرحلے پر یمن سے متصل تھی۔

البَيْض: مکے میں منیٰ کی طرف ایک جگہ۔

بَيْض: حجاز میں بنی کنانہ کی منازل میں ایک جگہ، اسی کے ساتھ جبل المَدْرَاء ہے۔ ارض شام میں الفرات کے قریب ایک وادی۔ ارض یمن میں ایک جگہ۔

البَيْضَاء: مکے میں تنعیم کا وہ پہاڑی راستہ، جہاں مدینے سے آنے والا راستہ وادیٔ فخ کی طرف اترتا ہے۔ اسی جگہ مسجد عائشہ ہے، جہاں سے عمرہ کرنے والے احرام باندھتے ہیں۔ آج کل یہاں البیضاء نام سے کوئی جگہ معروف نہیں۔ حمی الربذۃ کے قریب ایک جگہ۔

البَيْضَاء: آپ کے ایک نیزے کا نام جو حربہ سے بڑا تھا۔

بَيْضَان: حجاز میں بنی سُلَیم کا ایک پہاڑ۔

البَيْضَتَان: بیضہ کا تثنیہ۔ مکے اور شام کے درمیان ایک جگہ۔

بَيْعَتِ رِضْوَان: حُدَيْبِيَة میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر آپ ﷺ نے ایک درخت کے نیچے، جس کے سائے میں آپ ﷺ تشریف فرما تھے، صحابہ کرام سے انتقامِ خونِ عثمان کی جو بیعت لی تھی، اسی کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔

البَيْن: یمن میں ایک جگہ۔

بَيْن: نجران کے قریب ایک جگہ۔ حیرہ کے قریب ایک جگہ۔ مدینے کے قریب ایک وادی۔ اس کا ذکر غزوہ بنی لحیان میں آتا ہے۔

بَيْنُون: یمن میں صنعا کے قریب ایک عظیم قلعہ جو تبابعہ کی تعمیرات میں سے ایک تھا، کہتے ہیں کہ یہ

Marfat.com

حضرت سلیمان کی تعمیرات میں سے تھا۔اس کو اریاط حبشی نے منہدم کیا تھا۔

بنیوث السقیا: دیکھئے سقیا۔

بیہقی: ابوبکر بن احمد الحسینی۔مشہور محدث اور فقیہ۔ ۳۸۴ ہجری میں بیہق میں پیدا ہوئے۔ ۴۵۸ ہجری میں نیشاپور میں انتقال ہوا، مگر تدفین بیہق میں ہوئی۔ السنن الکبریٰ، دلائل النبوہ اور شعب الایمان مشہور تصانیف ہیں۔

Marfat.com

باب التاء

تَابِعِی: جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے بعد ایمان کی حالت میں صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہو اور کم از کم ایک یا ایک سے زیادہ صحابیوں سے ملاقات کی ہو۔

تَارَاءُ یا تَارَا: مدینے اور تبوک کے درمیان شام کے قریب ایک جگہ۔ یہاں رسول اللہ ﷺ کی ایک مسجد ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہاں رسول اللہ ﷺ نے مسجد تعمیر فرمائی تھی، بلکہ آپ نے اس مقام پر نماز پڑھی تھی۔ بعد میں لوگوں نے وہاں مسجد بنا دی۔

التَّاوِیل: بلاد ھَوَازِن میں ایک جگہ۔

تُبار: مدینے کے راستے میں خیبر سے ۶ میل پر ایک جگہ۔ آپ ﷺ کی زوجہ حضرت صفیہ کے قصے میں اس کا ذکر آتا ہے۔

تَبَالَۃ: بلاد یمن میں ایک جگہ۔ تَبَالَۃ اور مکے کے درمیان ۸ دن کی مسافت ہے۔ بکری کہتے ہیں کہ یہ مکے سے یمن کے راستے میں طائف کے قریب تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بیشہ کے نواح میں تربہ کے قریب تھا۔ حدیث اور سیرت کی کتابوں میں اس کا ذکر آتا ہے۔

تُبَّع: یہ یمن کا بادشاہ تھا اور نیک دل شخص تھا۔ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تُبَّع کو برا مت کہو۔ وہ اسلام لے آیا تھا۔

تَبعَۃ: ارض طائف میں جِلْذَان کا ایک پہاڑی سلسلہ۔

تَبع تَابِعِی: تابعی کے بعد آنے والا۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام کے بعد تابعین کا زمانہ پایا اور ایمان کی حالت میں ان سے ملاقات کی ہو۔

Marfat.com

تَبنان: یمامہ کی ایک وادی کا نام۔

تبوک: وادی القریٰ اور شام کے درمیان ایک جگہ، جہاں ۹ ھ میں غزوۂ تبوک ہوا، جو آخری غزوہ تھا۔ یہ مدینے سے چودہ مرحلے پر اور دمشق سے گیارہ مرحلے پر ہے۔

تبوک (غزوہ): اس کو غزوۃ العُسرَۃ، ساعَۃ العُسرَۃ اور الفاضِحَۃ بھی کہتے ہیں۔ یہ سب سے آخری غزوہ ہے، جس میں آپ ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے۔ یہ غزوہ نہایت تنگی کے زمانے میں ہوا۔ موسم سخت گرم، خشک سالی اور قحط تھا، کھجور کا پھل پک کر تیار تھا، زادِ راہ اور سواریوں کی قلت، طویل مسافت، دشمن کی قوت و کثرت تھی اور تبوک شام کے ایسے صحرا میں واقع تھا، جہاں نہ درخت تھے، نہ سایہ، نہ پانی۔ ان حالات میں مسلمانوں کے لئے سفر نہایت تکلیف دہ تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہمت عطا فرمائی اور جو لوگ سفر کر سکتے تھے، وہ سب آپ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہو گئے، سوائے منافقوں اور تین آدمیوں کے، البتہ سات آدمی ایسے بھی تھے، جو سفری وسائل سے محرومی کے باعث آپ ﷺ کے ہمراہ نہ جا سکے۔ اس غزوے میں شرکت کرنے والوں کی تعداد تیس ہزار تھی۔ آپ ﷺ نے تبوک میں ۲۰ روز قیام فرمایا، مگر کوئی مقابلے پر نہیں آیا۔ دشمن مرعوب ہو گیا اور آس پاس کے قبائل نے حاضر ہو کر سرِ تسلیم خم کیا۔

تَثلِیث: مکے کے قریب حجاز میں ایک جگہ۔ طائف کے مشرقی جانب اور وادیٔ بیشہ کے مشرق میں واقع ایک وادی، جہاں بہت سی بستیاں اور کھیتی باڑی ہے۔

تَثنِیث: السراۃ میں ازدشنوۃ کے مساکن میں ایک جگہ۔

التَجبار: دیارِ ینبع میں ایک جگہ۔ اس کا ذکر غزوہ بدر میں آتا ہے۔

تَجلِیل: ہدی و قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا۔

تُجِیب: یمن کے قبیلے کِندہ کی ایک شاخ کا نام۔

تُجِیب کا وفد: اس وفد میں ۱۳ آدمی تھے، جو صدقات کا مال لے کر حاضر ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس مال کو واپس لے جاؤ اور قبیلے کے فقرا میں تقسیم کر دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ قبیلے کے فقرا کو دینے کے بعد جو کچھ بچ گیا ہے، وہی لے کر آئے ہیں۔ چند روز قیام کرنے کے بعد جب وہ جانے لگے تو آپ ﷺ نے ان کو عطیات دے کر رخصت فرمایا۔

Marfat.com

تَحْلِیق: حلق کرنا۔ سر کے بال منڈوانا۔ مناسک حج میں شامل ہے۔

تَحَنُّث: اس کے معنی عبادت کے ہیں۔ اس سے وہ عبادت مراد ہے جو رسول اللہ ﷺ بعثت سے پہلے غارِ حرا میں کرتے تھے۔

تَحوِیلِ قِبلَہ: آں حضرت ﷺ مدینے ہجرت کرنے کے بعد ۱۶ یا ۱۷ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ پھر صحیح قول کے مطابق ۱۵ رجب سن ۲ھ میں واقعۂ بدر سے دو ماہ پہلے، زوال کے وقت بیت اللہ کی طرف رخ کرنے کا حکم نازل ہوا۔ اس کو تحویلِ قبلہ کہتے ہیں۔

تَخْتَم: یمن میں حارث بن کعب کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔

تَخْمُز بنت قُصَیّ: قُصَیّ بن کلاب کی بیٹی کا نام۔

تُرَاب: خاک۔ مٹی۔ جمع اَترِبہ۔

تُرَاب (ابو): حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خطابی کنیت، جو رسول اللہ ﷺ نے ۲ھ میں غزوۃ العشیرہ کے موقع پر دی تھی۔ بخاری کی روایت میں غزوۃ العشیرہ کا ذکر نہیں ہے۔

تُربَان: ذاتُ الجَیش اور السیالَہ کے درمیان مَلَل کے علاقے میں ایک وادی ہے، جس میں کثرت سے میٹھے پانی کے کنوئیں ہیں۔ غزوۂ بدر کے لئے جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے یہاں قیام فرمایا تھا۔ مدینے اور تربان کے درمیان ۱۹ میل کا فاصلہ ہے۔ ذاتُ الجَیش اور ملل کے درمیان ۹ میل کا فاصلہ ہے اور تربان ان دونوں کے درمیان ہے۔

تُربَۃ: مکہ سے دو دن کی مسافت پر ایک وادی، جہاں بنو ھَوَازِن آباد تھے۔ ۷ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے ۳۰ آدمیوں پر مشتمل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سریہ اسی جگہ بھیجا تھا۔ یہاں کھجور اور دوسرے پھل کثرت سے ہوتے تھے۔

تَرْج: حجاز میں ایک پہاڑ جہاں کثرت سے شیر ہوتے تھے۔ مکے اور یمن کے درمیان ایک وادی میں بیشہ کے قریب ایک بستی۔ یمن کے راستے میں تبالہ کے ایک جانب ایک وادی۔

تُرس: ڈھال۔ جمع اتراس۔ آپ ﷺ کے پاس ایک سفید ڈھال تھی، جس کا نام موجز تھا۔

تِرمِذ: بلخ کے قریب دریائے جیحون کے کنارے پر ایک مشہور شہر، جس کے رہنے والوں میں

Marfat.com

بڑے بڑے علما گزرے ہیں مثلاً ابو عیسیٰ تِرمِذی، صاحبِ سنن اور حکیم تِرمِذی وغیرہ۔

ترمذی (امام): محمد بن عیسیٰ بن سَورَہ بن موسیٰ بن ضحاک بن السکن سلمی ترمذی رحمہ اللہ۔ ان کی کنیت ابو عیسیٰ تھی۔ ولادت ترمذ ۲۰۹ ہجری، وفات بوغ (ترمذ) ۲۳ رجب ۲۷۹ ہجری، عمر ۷۰ سال۔ ترمذ دریائے آمو کی بالائی گزرگاہ پر بلخ کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امام ترمذی کو بے مثال حافظہ دیا تھا۔ ان کے اساتذہ میں امام بخاری، امام مسلم اور امام ابوداؤد جیسے نامور محدثین شامل ہیں۔ جامع ترمذی کے علاوہ ۵ تصانیف یادگار ہیں، جن میں کتاب شمائلِ نبویہ بے حد مقبول ہے۔

تَرَن: مکے اور عدن کے درمیان موزع کے قریب ایک جگہ، جو عدن کے حاجیوں کی پانچویں منزل ہے۔

تَرِیم: حضرموت کے دو شہروں میں سے ایک کا نام۔ دوسرے کا نام شِبام ہے۔

تَزِیم: مضایق اور وادیٔ ینبع کے درمیان ایک وادی کا نام۔

تسبیح: سبحان اللہ کہنا۔

التسریر: بلادِ عُکل میں ایک جگہ، جو الشَّرِف اور الشُّرَیف کے درمیان واقع ہے اور دونوں کو جدا کرتی ہے۔

تَصِیلٰ: دیارِ بنی ہذیل میں ایک کنواں۔

تَضَارُغ: تہامہ میں بنی کنانہ کا ایک پہاڑ۔

تَضَارِغ: مدینے کی وادی عقیق میں ایک پہاڑ، جو مکے کی طرف جانے والے کے دائیں طرف آتا ہے اور مدینے سے تین میل پر واقع ہے۔

تُضَاغ: حجاز میں ثقیف اور ہوازن کی ایک وادی۔

تَضرُغ: مکہ کے قریب کنانہ کا ایک پہاڑ۔

تِعَار: بلادِ قیس میں ایک بلند پہاڑ کا نام، جس میں کوئی چیز نہیں اگتی، اس کے آس پاس پانی نہیں ہے۔

تِعشار: دہناء کے قریب بنی ضبہ کے پانی کی ایک جگہ۔

تَغَلُّق: خیبر کے قریب ایک بستی۔

Marfat.com

تِعْھِنْ: مدینے سے مکے کی طرف جاتے ہوئے قاحہ اور سقیا کے درمیان مدینے سے تقریباً ۹۶ میل پر بنی لیث بن بکر کا ایک چشمہ، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سقیا سے مکے کی طرف ۳ میل پر ہے۔ آپ ﷺ کے ہجرت مدینہ کے سفر میں اس کا ذکر آتا ہے۔

تَغلِب بن وائل: عرب کا ایک عظیم قبیلہ۔

تَغلِب کا وفد: اس وفد میں ۱۶ آدمی تھے، جو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے۔

تَغلَمان: مدینے کے نواح میں الربذہ کی طرف ایک جگہ۔ غزوہ دومۃ الجندل میں اس کا ذکر ہے۔

تَغلَمِین: بنی فزارہ میں ایک جگہ۔

تَقصِیر: کٹوانا۔ بالوں کو کتروانا۔

تَکبِیر: اللہ اکبر کہنا۔

تُکتَم: زم زم کے ناموں میں سے ایک نام۔

تَکرِیت: موصل اور بغداد کے درمیان دجلہ کے مغربی جانب ایک مشہور شہر، جو بغداد سے زیادہ قریب ہے۔ اس کے اور بغداد کے درمیان ۲۰ فرسخ کا فاصلہ ہے۔

التَلاعَۃ: رابیہ کے پہاڑوں میں ایک چھوٹی وادی۔ اس کا بالائی حصہ بنو ہذیل کا ہے اور زیریں حصہ بنو جحادلہ کا ہے، جن کا تعلق کنانہ کے بنی شعبہ سے ہے۔ مکے کے جنوب میں تقریباً ۶۰ کلومیٹر پر واقع ہے۔

تَلبِیَۃ: زبان سے لبیک پکارنا، جس کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیکَ، لَبَّیکَ لاَ شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ

اِنَّ الحَمدَ وَالنِّعمَۃَ لَکَ وَالمُلکَ، لاَ شَرِیکَ لَکَ

تَلبِید: احرام باندھنے سے پہلے بالوں میں گوند وغیرہ لگا لینا، تاکہ بال ٹوٹنے سے محفوظ رہیں۔

تَلعَاتُ الیمن: وادی ابواء سے ۲ میل پر ایک جگہ۔ یہاں یمن کے معنی قبلے کی جانب، جنوبی سمت یا دائیں جانب کے ہیں۔

تَمَتُّع: جب حج کے ساتھ عمرے کی نیت کر کے دونوں کے مناسک علیحدہ علیحدہ ادا کئے جائیں۔ یعنی آفاقی، حج کے مہینوں میں میقات یا اس سے پہلے عمرے کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آئے اور عمرہ ادا کر کے احرام کھول دے، اور پھر اسی سال، اسی سفر میں وطن واپس جائے

Marfat.com

بغیر ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھ کر حج کرے۔

تَمَنّ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔

تَمِيم: حضر موت کے قبائل میں سے ایک قبیلہ۔

تَمِيم: بنی عمر کی فرع۔

تَمِيم: غزیہ اور قحطانیہ کے دو بطنوں میں سے ایک بطن۔ یہ لوگ مصر کے علاقے میں آباد تھے۔

تمیم بن اوس بن حارثہ دَاری: ایک صحابی جو ۹ ہجری میں مسلمان ہوئے۔ ان کی کنیت ابورقیہ تھی اور ان کا تعلق قبیلہ لخم سے تھا۔ مسلمان ہونے سے پہلے عیسائی تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجدوں میں چراغ روشن کئے۔ کثرت سے تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور سات دن میں قرآن ختم کرتے تھے۔ ۴۰ ہجری میں فلسطین میں وفات پائی۔

تَمِيم بن هذَيل: عدنانیوں میں سے ہذیل کا ایک بطن۔

تمیم (وفد): دیکھئے بنوتمیم کا وفد۔

تَنَاضب: مدینے کی ایک وادی جو وادیٔ عقیق میں مل جاتی ہے۔

التَّنَاضِب: مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔ سیرت کی بعض کتابوں میں ہے کہ التناضب سرف سے اوپر کی جانب اضاۃ بنی غفار میں سے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ التناضب اور اضاۃ بنی غفار ایک ہی مقام کے نام ہیں۔ اس کا ذکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت کے واقعے میں بھی آتا ہے۔

تنضب: مکہ کے قریب نخلہ کے بالائی حصے میں ایک بستی۔

تنعۃ: حضر موت کی بستیوں میں سے ایک بستی۔ حضر موت کا جو وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، اس میں اس بستی کا ذکر ہے۔

تَنعِيم: مدینے اور شام کی سمت میں مکہ سے ۳ یا ۴ میل پر مکہ اور سرف کے درمیان ایک مقام۔ یہ جگہ حدودِ حرم سے باہر (حل میں) ہے۔ مکے کے لوگ یہاں سے عمرے کے لئے احرام باندھتے ہیں۔

تنوق: مکے کے قریب نعمان میں ایک جگہ۔

تَوِل: ذہبان کے شمال میں ایک چھوٹا ساحلی مقام ہے۔

Marfat.com

تِہَامَہ: عرب کا ایک وسیع علاقہ، جو بحر احمر کے ساحل کے بالمقابل نجران تک پھیلا ہوا ہے۔ شدید گرمی اور لو کی مناسبت سے اس علاقے کو تہامہ کہتے ہیں۔ اس کا ذکر حدیث اور سیرت کی کتابوں میں آتا ہے۔

تِیأب، تَیب، تَیث، ثَیب، تَیم: ان تمام ناموں سے ایک ہی پہاڑ مراد ہے۔ جو حرم مدنی کی شرقی جانب کی حدود حرم میں واقع ہے۔ غزوۃ السویق اسی کے قریب ہوا تھا۔

تِیاس: بلاد بنی تمیم میں ایک جگہ۔ جہاں العلاء بن الحضرمی کی وفات ہوئی۔

تِیان: دیار بنی ہوازن میں پانی کی ایک جگہ۔

تَیب: دیکھئے تیأب۔

تَیث: ایک پہاڑ کا نام جو یمامہ کے قریب ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ غزوۂ سویق میں ابوسفیان دو سو سواروں کے ہمراہ نکلا۔ وہ عذیہ کی طرف چلا، یہاں تک کہ قناۃ میں ایک پہاڑ کے قریب اترا، جس کو تیت کہتے تھے۔ یہ پہاڑ مدینے سے ۱۲ میل کے فاصلے پر تھا۔

تِیتَد و تَیتَد: ینبع کے قریب جہینہ کی وادیوں میں سے ایک وادی۔

تَیس: پہاڑی بکرا۔ جنگلی بکرا۔ ہرن۔ جمع تیوس

تَیم: غالب بن فہر کے لڑکے کا نام۔ تیم کی اولاد کو بنو ادرم کہا جاتا ہے۔

تَیم: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

تَیم: دیکھئے تیأب۔

تَیمَاء: وسیع علاقہ۔ ایک قدیم اور مشہور تاریخی شہر۔ تبوک کے مشرق جانب کچھ فاصلے پر شام اور دمشق سے آنے والے حاجیوں کے راستے پر شام اور وادی القریٰ کے درمیان ایک شہر یا ایک چھوٹی بستی۔ النووی کہتے ہیں کہ یہ شام اور مدینے کے درمیان مدینے سے سات یا آٹھ مرحلوں پر ایک مشہور شہر ہے۔

تَیم بن ثعلبہ: قحطانیوں میں سے کہلان کے قبیلہ طئ کا ایک بطن۔

تَیم بن شَیبان: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

تَیم بن مُرّہ: عدنانیوں کا ایک قبیلہ۔

تَیمَن: نجد کے بالائی علاقے میں ایک وادی۔

Marfat.com

باب الثاء

ثابت بن قَیس: ثابت بن قیس بن شماس بن زُہیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث الانصاری۔ ان کو خطیب الانصار اور خطیب رسول اللہ ﷺ کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں جنگ یمامۃ میں شہید ہوئے۔

ثافِل: تہامہ میں دو پہاڑ، ایک کو ثافل الاصغر اور دوسرے کو ثافل الاکبر کہتے ہیں۔

ثِبار: خیبر سے ۶ میل پر ایک جگہ، جہاں عبداللہ بن اُنیس نے اسیر بن رزام یہودی کو قتل کیا تھا۔

الثَبرۃ: حرۃ کی پتھریلی زمین کی طرح پتھریلی زمین۔

ثَبیر: مکے کے بڑے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام، جہاں قریش کے لوگ عبدالمطلب کو لے جا کر بارانِ رحمت کی دعا کرتے تھے۔ بنو ھذیل کے ایک شخص کا نام ثَبیر تھا، جو اس پہاڑ پر مر گیا تھا۔ بعد میں یہ پہاڑ اسی کے نام سے موسوم ہو گیا۔

ثَرِی: مدینے سے دو رات کی مسافت پر الرُّوَیثۃ اور الصفراء کے درمیان وادی العِجی کے زیریں حصے میں ایک جگہ۔

ثَرُوق: بلادِ دوس میں ایک بستی، جہاں ذی الخلصہ بت نصب تھا۔

ثرید: عربوں کا پسندیدہ کھانا، جو گوشت کے شوربے میں روٹی چور کر بنایا جاتا ہے۔

الثُریا: ضریۃ کے علاقے میں پانی کی ایک جگہ۔

ثعلب: بحرین کے بڑے قبائل میں سے ایک قبیلہ۔

Marfat.com

ثَعلَب بن وَبَرَۃ: قحطانیوں میں سے قضاعہ کا بطن۔

ثَعلَبَہ: تیم کا ایک قبیلہ۔قبیلہ غطفان کی ایک شاخ کا نام۔عدنانیوں میں سے عدوان کا بطن۔
قحطانیوں میں سے معاویہ بن الحارث بن عدی کا فخذ۔

ثَعلَبَہ بن بکر: عدنانیوں کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن جذعاء: قحطانیوں میں سے طئ کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن خبیب: عدنانیوں میں سے تَغلَب بن وائل کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن ذوذانْ: عدنانیوں میں سے اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن سعد: عدنانیوں میں سے غطفان کا ایک بطن۔ ۳ ہجری میں غزوۂ غطفان ان ہی لوگوں کے ساتھ ہوا تھا۔

ثَعلَبَہ بن سعد: عدنانیوں میں سے ذُبیان کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن سعد: عدنانیوں میں سے ضَبَّہ کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن شیبان: عدنانیوں میں سے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن عامر: قحطانیوں میں سے فزارہ کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن عقبہ: قحطانیوں میں سے کندہ کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن عمرو: قحطانیوں میں سے الازد کی ایک شاخ الخزرج کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن عمرو: قحطانیوں میں سے الازد کی ایک شاخ خزاعہ کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن عمرو: قحطانیوں میں سے الازد کی ایک شاخ الاوس کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن کعب: قحطانیوں میں سے الازد کی ایک شاخ غسان کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن مالک: قحطانیوں میں سے الازد کی ایک شاخ خزاعہ کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن مُر: عدنانیوں میں سے طابخہ کا ایک بطن۔

ثَعلَبَہ بن منقذ کا وفد: چار افراد پر مشتمل اس وفد نے فتح مکہ کے بعد ۸ ہجری میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے اور اپنی قوم کے اسلام کا اقرار کیا۔ چند روز قیام کرنے کے بعد جب واپس جانے لگے تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ذریعے سب کو پانچ پانچ اوقیہ چاندی عطا فرمائی۔

Marfat.com

ثعلبه الخشنی (ابو): ایک جلیل القدر صحابی جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کے والد کے نام کی طرح ان کے نام میں بھی بہت اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام جزهم یا جزهوم اور بعض کے نزدیک جزثم یا جزثوم ہے وغیرہ۔ بنی خشین کی طرف نسبت ہے۔ ان صحابہ میں سے ہیں، جنہوں نے ۷ ھ میں حدیبیہ کے دن ببول کے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ صفین کے موقع پر فریقین میں سے کسی کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ ان سے متعدد احادیث مروی ہیں۔ خلافت معاویہ کے ابتدائی دور میں حالت سجدہ میں وفات پائی۔

الثَّعْلَبِيَة: کوفے سے مکہ کے راستے کی ایک منزل۔

ثغامَة: ایک درخت کا سفید پھول۔

الثُّغور: عرب کا ایک علاقہ، جہاں ایاد کی اولاد رہتی تھی۔ یمن میں حمیر کا قلعہ۔

ثَقَبَة: مکے میں ثبیر اور حرا کے درمیان ایک پہاڑ، جس کے نیچے کھیتی باڑی ہوتی ہے۔

ثَقِيف: عرب کا ایک مشہور قبیلہ۔ یہ لوگ جبل حجاز میں مکہ اور طائف کے درمیان آباد تھے۔

ثَقِيف (وفد): یہ وفد رسول اللہ ﷺ کے تبوک سے واپس آنے کے بعد مدینے پہنچا۔ ان کو مسجد نبوی کے قریب خیمے میں ٹھہرایا گیا، جہاں سے یہ لوگ قرآن بھی سنتے تھے اور لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے بھی دیکھتے تھے۔ پھر یہ لوگ مسلمان ہو کر اپنے وطن واپس چلے گئے۔

الثَّلَماء: ضریۃ کے علاقے میں پانی کی ایک جگہ۔

الثِّماد: المرَوت کے قریب دیار بنی تمیم میں ایک جگہ۔

ثُماله اور حُدان کے وفود: فتح مکہ کے بعد عَلَس الثُّمالي و مَسلَمة بن هاران الحُداني (ابن سعد کے مطابق مَسلية بن هزان الهَدانی) اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور انہوں نے اپنی قوم کی طرف سے بھی آپ سے بیعت کی۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے ایک خط تحریر فرمایا، جس میں ان کے اموال میں سے ان پر صدقہ فرض کیا گیا تھا۔

الثُّمامَة: بدر جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی ایک منزل، جو السیالہ اور فرش کے درمیان واقع تھی۔

ثُمامَه بن اُثال: بنو حنیفہ کے سردار۔ صحابی تھے اور ان کی کنیت ابو امامہ تھی۔

Marfat.com

ثمامہ بن عدی: ایک صحابی، جو قریش سے تعلق رکھتے تھے۔

ثمغ: مدینے میں حضرت عمر کے اموال کی جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ خیبر کے قریب ہے۔

ثمود: حضرت صالح علیہ السلام کی قوم۔

الثنایا: یہ ثنیۃ کی جمع ہے۔ ثنیہ اس پہاڑی گھاٹی کو کہتے ہیں، جس میں آمد و رفت ممکن ہو۔ حنین کی ایک پہاڑی، جو مکے کے مشرقی جانب تقریباً ۵۰ کلومیٹر پر ہے۔
خلیفۃ کی بستی کے قریب بھی ایک ثنایا ہے۔ ایک ثنایا ذخنا کے قریب ہے، جس سے قرن المنازل کی وادی میں نکلتے ہیں۔

ثنیۃ: وہ موڑ جہاں سے مکے میں داخل ہوتے تھے۔

الثنی: عراق کی بستوں میں سے حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کی بستی۔

ثنیۃ: ٹیلے کا راستہ۔ پہاڑی راستہ۔ پہاڑ کی طرف راستہ۔

ثنیۃ ام قِرْدان: مکے میں اسد بن سفیان بن عبدالاسد المخزومی کے کنویں کے نزدیک ایک جگہ۔

ثنیۃ البیضاء: دیکھئے البیضاء۔

ثنیۃ الحوض: وادی عقیق میں ایک راستہ

ثنیۃ ذات الحنظل۔ جدہ اور مکے کے درمیان گھاٹی میں ایک راستہ۔

ثنیۃ الرکاب: پہاڑی علاقے میں نہاوند سے چند فرسخ کے فاصلے پر ایک پہاڑی راستہ۔

الثنیۃ السفلی: یہی مسفلہ ہے۔ یہ مکے کا زیریں علاقہ ہے۔ کُدیٰ اسی میں واقع ہے۔ سنن ابن ماجہ میں ہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ الثنیۃ العلیا سے مکہ میں داخل ہوتے تھے اور الثنیۃ السفلی سے نکلتے تھے۔

الثنیۃ العائر: یہ غین سے بھی آتا ہے۔ اس کا ذکر حضور اکرم ﷺ کے سفر ہجرت کے مراحل میں ملتا ہے۔ یہ مدینے کے قریب ہے۔

ثنیۃ العقاب: دمشق کے ایک نہایت سرسبز و شاداب علاقے میں ایک پہاڑی راستہ۔

الثنیۃ العلیا: مکے کے اوپر کی جانب سے شہر میں داخل ہونے کا راستہ۔ آج کل اس کو المعلاۃ کہتے ہیں۔ اسی جگہ مکے کا مشہور قبرستان جنت المعلاۃ ہے۔ کَدَاء بھی اسی میں ہے۔

ثنیۃ الغزال: دو پہاڑی راستوں کے درمیان اونچی زمین۔ یہ عسفان کے شمال کی جانب سے مکے

Marfat.com

اور مدینے کے درمیان عام راستے تک آتی ہے۔ مدینے کی طرف سے عسفان کا کوئی اور راستہ نہیں، سوائے اس غزال کے۔

ثنیۃ مَبرَک: مدینے اور بدر کے درمیان واقع ہے۔ آپ کی مساجد کے بیان میں اس کا ذکر آتا ہے۔

ثنیۃ المحدث: حدیث میں حرم مدنی کی حدود کے ضمن میں اس کا ذکر آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینے کی دونوں لابتوں کے درمیانی حصے کو جبل غیر تک اور ثنیۃ المحدث اور ثنیۃ الحفیاء تک حرم قرار دیا ہے۔

ثَنِیَۃُ المِذراز یا مِذران یا مَدِران: مدینے اور تبوک کے درمیان ایک جگہ، جہاں تبوک جاتے ہوئے آپ ﷺ نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی تھی۔

ثَنِیَۃُ الْمَراز: خذبنیہ پر چڑھتے ہوئے پہاڑی راستہ۔

ثَنِیَۃُ الْمَرَۃِ یا ثَنِیَۃُ الْمِرَۃِ یا ثَنِیَۃُ المَرَۃ: ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مقام سے گزرے۔ پہلے آپ ﷺ اَمَج کی طرف چلے، پھر خَزَاز، پھر ثَنِیَۃُ الْمَرَۃ اور پھر لَقِف سے گزرے۔ حضرت عبیدہ بن الحارث بن عبدالمطلب کے سریے میں ہے کہ وہ ۸۰ مہاجرین سواروں کے ہمراہ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ وہ ثَنِیَۃُ الْمَرَۃ کے نشیب میں حجاز کے پانی پر پہنچے۔ یہ رابغ شہر کے شمال مشرق میں تقریباً ۵۵ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ مدینہ منورہ سے اس کا فاصلہ تقریباً ۲۰۰ کلومیٹر ہے۔

ثَنِیَۃُ الوَدَاع: یہ مقام مدینے میں ہے۔ زمانۂ قدیم سے مکے جانے والوں کو اس مقام تک آ کر الوداع کہا جاتا تھا۔ اس لئے اس کو ثَنِیَۃُ الوَدَاع کہتے ہیں۔

ثَنِیَۃُ هَرشی: یہ ابواء اور جحفہ کے درمیان ہے۔

ثَوبان: ذمار کے شمال مشرق میں ایک شہر۔

ثَوبان: صحابی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور یمن کے حمیری خاندان سے تھے۔ یہ غلام تھے مگر آپ ﷺ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا تھا، پھر وہ آپ ہی کی خدمت میں رہتے تھے۔

ثَوبان بن بَجدَد: آپ ﷺ کے ایک غلام کا نام۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا تھا اور ان کو اپنے ساتھ رہنے یا اپنی قوم کے پاس جانے کا اختیار دے دیا تھا۔ پھر

Marfat.com

وہ آپ ﷺ کے ساتھ ہی رہے، نہ سفر میں جدا ہوتے تھے اور نہ حضر میں یہاں تک کہ آپ ﷺ وفات پا گئے۔ یہ ۵۴ھ میں حمص میں فوت ہوئے۔

ثَوْر: دو پہاڑوں کا نام۔ ان میں سے ایک مکہ میں ہے اور دوسرا مدینے میں۔

۱۔ مکہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ، جو یمن کے راستے پر حرم سے تقریباً ۵ میل پر مکہ کی نچلی جانب واقع ہے۔ اس کی چڑھائی دشوار گزار ہے۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسی پہاڑ کے غار میں تین رات تک قیام فرمایا تھا۔

۲۔ مدینے میں جبل احد کے پیچھے شمال کی جانب جو ایک چھوٹا سرخی مائل گول پہاڑ ہے، اس کو بھی جبل ثور کہتے ہیں۔ یہ مسجد نبوی سے شمال کی جانب تقریباً ۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

الثَّوْرُ الْأَعْفَرُ: مکے میں البِسَرَۃ کے نزدیک ریت کے ٹیلے کی مانند ایک ٹیلہ، لیکن وہ ریت کا ٹیلہ نہیں ہے، بلکہ اس میں کنکریاں ہیں۔

ثُوَیْبَة: ابولہب کی آزاد کردہ کنیز، جس نے آپ ﷺ کو ولادت کے ۳ یا ۸ روز بعد دودھ پلایا۔ ثویبہ ہی نے آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر ابوسلمہ کو دودھ پلایا۔ اس طرح یہ دونوں آپ ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں، مگر ثویبہ کے اسلام کے بارے میں حتمی طور پر کچھ معلوم نہیں۔

ثَهْمَد: حمی ضریہ میں ایک پہاڑ۔

ثَیِّب: دیکھئے تیأب

Marfat.com

باب الجیم

جَابِر بن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ: کنیت ابوعبداللہ، جابر بن عبداللہ۔ خزرج کے قبیلے بنی جشم سے تعلق تھا۔ مشہور صحابی ہیں۔ دونوں بار بیعتِ عقبہ میں اپنے والد کے ساتھ شریک رہے اور بدر سمیت اکثر غزوات میں شرکت کی۔ ان کے والد اُحد میں شہید ہوئے۔ ۷۸ ہجری میں ۹۴ سال کی عمر میں مدینے میں وفات پائی۔ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

جَابِیَۃ: ایک حوض، جس میں اونٹوں کے لئے پانی جمع کیا جاتا ہے۔ دمشق کے علاقے میں جولان کے نواح میں ایک بستی۔

الجَاز: مدینہ منورہ سے ایک دن اور ایک رات کی مسافت پر بحر احمر پر ایک قدیم بندرگاہ یا شہر۔ الجار سے جحفہ تک ۳ مرحلوں کی مسافت ہے۔ بدر شہر کے مغرب میں قدرے شمال کی طرف ایک میل پر ایک جگہ۔ یہاں کا پانی میٹھا ہے۔ اس کو الرایس بھی کہتے ہیں۔

جَازَان: صنعاء کے حاجیوں کے راستے میں ایک جگہ۔

جَاسوم: اس کو بئر جاسم بھی کہتے ہیں۔ یہ شام کی سمت میں رَاتج کے نواح میں ابی الہیثم بن التَّیہان کا کنواں تھا۔ اس کا پانی بہت عمدہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا پانی پیا تھا۔ تبوک کے سفر میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔

جَاسوم: مدینے میں ایک قلعہ۔

جَاعِس: مدینے کا ایک قلعہ، جو بنوحرام بن کعب نے مساجد الفتح کے مغرب میں بنایا تھا۔

الجَام: مدینے کی چراگاہوں میں سے ایک جگہ۔

Marfat.com

الجامع: آپ ﷺ کی قینچی کا نام۔

الجَباجِب: مکے کا ایک پہاڑ۔ منیٰ میں ایک جگہ۔

جُباز: خیبر میں وادی القُریٰ کے قریب جِناب کے نواح میں ایک مقام۔ اس کا ذکر بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے سریے میں آتا ہے، جو تین سو افراد پر مشتمل تھا اور ۷ ہجری میں اہل جبار کی طرف بھیجا گیا تھا۔

الجَبّانَة: مدینہ منورہ میں شام کی جانب ایک جگہ۔

جَبّانَةعرزم: کوفے میں ایک جگہ۔

جَبرِین: بیت المقدس اور عسقلان کے درمیان ایک قلعہ۔

جَبَل: پہاڑ۔ پہاڑی زمین۔ جمع جِبال۔

جَبلا طَیِءْ: حائل شہر کے قریب طَیِءْ کے دو پہاڑ۔ ان میں سے ایک کا نام آجاءْ ہے اور دوسرے کا سَلمٰی ہے۔

الجَبَلان: جبل کا تثنیہ۔ اس سے طَیِءْ کے دو پہاڑ آجاءُ اور سَلمٰی مراد ہوتے ہیں۔

جَبَل ابی قُبَیس: دیکھئے قُبَیس۔

جَبَل ثَور: دیکھئے ثَور۔

جَبَل حَجُون: دیکھئے حَجون۔

جَبَل خَتَم: دیکھئے خَتَم۔

جَبَل رَحمَت: دیکھئے رَحمَت۔

جَبَل الرَّمَاة: دیکھئے الرماة

جَبَل السَّرَاة: دیکھئے السَّراة۔

جَبَل سَلع: دیکھئے سَلع۔

جَبَل طَی: دیکھئے طَی۔

جَبَل العَاقِر: دیکھئے جَبَل عمر

جَبَل عمر: مکے کا ایک پہاڑ، جہاں زمانۂ جاہلیت میں حضرت عمرؓ رہتے تھے۔ اس کو جبل العاقر بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

جَبَلُ العَیز: دیکھئے العَیز۔

جَبَلُ قُزَح: دیکھئے قُزَح۔

جَبَلُ قُعَیقِعان: دیکھئے قُعَیقِعان۔

جَبَلَة: جاہلیت اور صدر اسلام میں دیار بنی عامر بن صعصعہ کی ایک جگہ۔ آج کل یہ دیار عُتَیبہ میں ہے۔

الجَثجَاثَة: مدینے سے ۱۶ میل پر النقیع کے قریب ایک جگہ۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے الجثجاثہ اور بئر شدّاد کے درمیان مسجد میں نماز پڑھی۔

جَثجَاثَة: بنی عمرو بن کلاب کے علاقے میں دِمَاخ کے پہاڑی سلسلے میں ایک بڑا پہاڑ۔

جُحفَة: رابغ سے دس میل پر مدینے کے راستے میں مکہ معظمہ سے تین مرحلے پر اور مدینے سے ۶ مرحلے پر اور غدیر خم سے دو میل پر ایک مقام ہے، جو مصر اور شام سے آنے والے حاجیوں کی میقات ہے۔ اب یہاں کوئی آبادی نہیں۔ اسی کو مَہیَعَة بھی کہتے ہیں۔

الجَدَاجِد: ہموار اور سخت زمین۔ ایک قدیم کنواں، جہاں سے ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے راستے کے راہنما کے ساتھ گزرے تھے۔

جَدَذ: بلاد بنی ہذیل میں ایک جگہ۔

جَدَاوَة: مغربی جانب بَزَقَہ کی بستیوں میں سے ایک بستی۔ اس کے اور وادیٔ مَخِیل کے درمیان ۲۴ میل کا فاصلہ ہے۔

جُدُّ الاثَافِی: مدینے کی وادیٔ عقیق میں ایک جگہ۔

جُدَّة: مکہ مکرمہ کے مغربی جانب ساحلِ سمندر پر آباد ایک شہر۔ یہ حجاز کا ایک بڑا شہر ہے۔ مکے اور جُدَّہ کے درمیان ۷۵ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

الجَذر: مدینے میں منازل بنی ظفر میں ایک جگہ۔ بعض کے نزدیک یہ الغابہ سے متصل ہے۔

الجَذر (ذو): قباء کے نواح میں مدینے سے ۶ یا ۸ میل کے فاصلے پر جبل عیر کے قریب ایک چراگاہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ الغابہ سے متصل تھا۔

الجَذعَاء: آپ ﷺ کی ایک اونٹنی کا نام ہے، حجۃ الوداع کے موقع پر ایک روز آپ نے اسی اونٹنی پر سوار ہوکر خطبہ دیا تھا۔ ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ القصواء، العضباء اور

Marfat.com

الجدعاء ایک ہی اونٹنی کے نام ہیں، اور بعض کہتے ہیں القصواء ایک علیحدہ اونٹنی ہے اور العضباء اور الجدعاء دونوں نام، ایک علیحدہ اونٹنی کے ہیں۔

الجَذَوَات: طریق ہجرت میں العرج کے بعد ایک جگہ۔

جَذوذ: ارض بنی تمیم میں حزن بنی یربوع کے قریب یمامہ کی سمت میں ایک جگہ کا نام۔

جَدِیس: عرب بائدہ کا ایک قبیلہ۔

جَذیغ بن نذیر: آپ ﷺ کے ایک خادم کا نام۔

جُذَام: دیکھئے بنو جُذَام۔

جُذَام کا وفد: رفاعہ بن زید الجذامی غزوۂ خیبر سے قبل اپنی قوم کی طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک غلام آپ کو ہدیہ کیا اور پھر آپ ﷺ کے دستِ مبارک پر اسلام کی بیعت کی۔ جب وہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے تو تمام قوم نے اسلام قبول کرلیا۔

جُذمَان: مدینے میں ایک معروف جگہ۔

جَذِیمَۃ: بنو کنانہ کی ایک شاخ کا نام، جو یَلَمْلَم کی جانب مکہ سے ایک دن کی مسافت پر آباد تھے۔

جَذِیمَہ بن رَوَاحَہ: عدنانیوں میں سے غطفان کے بنی عبس کا فخذ۔

جَذِیمَہ بن عامر: کنانہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ غُمَیْصَاء میں رہتے تھے، جو مکے کے قریب یلملم کی جانب بَادِیہ میں تھا۔ شوال ۸ ہجری میں یہاں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ایک سریہ بھیجا گیا، جو ۳۵۰ مہاجرین وانصار پر مشتمل تھا۔

جَذِیمَہ بن عوف: ربیعہ بن نزار کے عبد القیس کا ایک بطن، جو بحرین میں خطّ کے نواح میں رہتے تھے۔

جَذِیمَہ بن مالک: عدنانیوں میں سے اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

جَرَاب: پانی کی ایک جگہ، قدیم مکہ کا ایک کنواں۔

جَرَاد: دیار بنی تمیم میں المَرُوت کے قریب پانی کی ایک جگہ، حصین بن مشمت ایک وفد لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسلام کی بیعت کی اور اپنا مال آپ کو صدقہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو پانی کی متعدد جگہوں کا ایک قطعہ عنایت فرمایا، ان میں جراد بھی تھا۔

Marfat.com

جزاز سعد: سعد بن عبادہ کی پانی پلانے کی جگہ، جو انہوں نے مسلمانوں کے لئے بنائی تھی۔

الجَرْبَاءْ: ارض شام میں جِبَالُ السَّرَاۃ کے قریب حجاز کے نواح میں ایک شہر۔ اذرح کی ایک بستی کا نام۔ بصرہ اور یمامہ کے درمیان بنی سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے پانی کی جگہ کا نام بھی جرباء ہے۔

جُرْثُم: بنی اسد کے پانیوں میں سے پانی کی ایک جگہ۔

جَرْجِیس: بحیرا نامی عیسائی راہب کا اصل نام، جو شام کے شہر بصرہ میں رہتا تھا۔

الجَرَذ: دیار بنی سُلیم میں ایک پہاڑ۔

الجَرّ: پہاڑ کی جڑ۔ یہاں احد پہاڑ کی جڑ مراد ہے۔

جَرَش: اردن کے مشرق میں ایک شہر، حضرت عمر کے عہد خلافت میں فتح ہوا تھا۔

جُرَش: طائف اور نجران کے درمیان یمن کا ایک تاریخی اور عظیم شہر۔ جہاں جہاں آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت لے کر گئے، یہ ان میں سے ایک مقام ہے۔ آپ ﷺ دو دفعہ جُرَش تشریف لے گئے اور ہر دفعہ حضرت خدیجہؓ نے آپ کو معاوضے میں ایک اونٹ دیا۔

الجُرْف: مدینہ منورہ سے ۳ میل شمال کی جانب ایک جگہ، جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کچھ جائداد تھی۔ مکے کے قریب بھی جُرف نام کی ایک جگہ ہے۔ یمن اور یَمَامَۃ میں بھی جرف نامی مقامات ہیں۔ غزوۂ خندق، غزوۂ بنی لحیان، غزوۂ خیبر، غزوۂ موتہ اور غزوۂ تبوک میں اس کا ذکر آتا ہے۔

جرم کا وفد: اس قبیلے کی طرف سے ۲ آدمیوں کے ایک وفد نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ان میں سے ایک کا نام اَصْقَعْ بن شُرَیح بن صُرَیم تھا اور دوسرے کا نام ھَوْزَہ بن عمرو تھا۔

جُرْھُم: قحطانیوں کا ایک بطن۔ ابتدا میں یہ لوگ یمن میں آباد تھے۔ یمن سے حجاز منتقل ہوئے اور پھر مکے میں آباد ہو گئے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی شادی اسی قبیلے میں ہوئی تھی۔ حضرت اسمٰعیل کے زمانے میں جرہم کا بادشاہ حارث بن مضاض تھا۔ یہی مکے کا سب سے پہلا حاکم تھا۔

Marfat.com

الجَوزیر: نجد میں ایک جگہ۔

جَزْلَ: مکہ کے قریب ایک جگہ۔

جِزْیَۃ: حفاظت جان و مال کا محصول جو ذمی سے لیا جائے۔ جو لوگ جزیہ ادا کرتے ہیں، اسلامی حکومت ان کی حفاظت بھی اسی طرح کرتی ہے جس طرح مسلمانوں کی حفاظت کرتی ہے۔ اور ان کے لئے بھی وہی قوانین ہوتے ہیں، جو مسلمانوں کے لئے ہیں۔

جزیرہ نماء عرب: جس خشکی کے تین طرف سمندر ہو، اس کو جزیرہ نما کہتے ہیں، چناں چہ جزیرہ نمائے عرب کے مشرق میں خلیج فارس اور خلیج عمان ہیں، جنوب میں بحیرۂ عرب اور مغرب میں بحیرۂ احمر (بحر قلزم) واقع ہیں، چوتھی جانب شمال میں عراق اور اردن ہیں۔

جَسَاس: دیار ہذیل میں ایک جگہ۔

جَسَر: کعب بن لوی کی ماں کے دادا کا نام۔

جُشَم: مدینے میں ایک کنواں یا جگہ۔ بعض کہتے ہیں کہ الجرف میں ہے اور بعض کے نزدیک وادی رانوناء میں۔ واللہ اعلم

جُشَم: عدنانیوں میں سے حارث بن لوی کا ایک بطن۔

جُشَم بن بکر: عدنانیوں میں سے تغلب بن وائل کا ایک بطن۔

جُشَم بن ثقیف: عدنانیوں میں سے ثقیف کا ایک بطن۔

جشم بن جذام: قحطانیوں میں سے جذام کا ایک بطن۔

جُشَم بن الحارث: قحطانیوں میں سے الاوس کے بنی النَّبِیت کا ایک بطن۔

جُشَم بن الحارث: عدنانیوں کے اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

جُشَم بن حَرْب: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

جُشَم بن سعد: عدنانیوں کے تمیم کا ایک بطن۔

جُشَم بن عامر: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

جُشَم بن قیس: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

جُشَم بن مالک: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

جُشَم بن ھوازن: عدنانیوں کے بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

Marfat.com

جَعْدَہ کا وفد: ان کی طرف سے رُقَّادْ بن عمرو بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ نے مقامِ فَلَج میں ان کو ایک جائیداد عطا فرمائی۔

جِعْرَانَۃ: مکہ اور طائف کے راستے پر مکے کے قریب حِلّ میں ایک کنوئیں کا نام۔ غزوہ حنین سے واپسی پر آں حضرت ﷺ نے جب ہَوَازِنْ کا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا تو آپ یہاں ٹھہرے تھے۔ یہیں سے آپ نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور یہاں آپ ﷺ کی ایک مسجد بھی ہے۔ مکہ سے اس کا فاصلہ ۲۷ کلومیٹر ہے۔

جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف: آپ ﷺ کے چچا کے لڑکے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی، حضرت علیؓ سے دس سال بڑے تھے۔ سابقین الاسلام میں سے تھے۔ حبشہ کی دوسری ہجرت کے موقع پر حبشہ ہجرت کی۔ ۷ ہجری میں حبشہ سے مدینے واپس آئے۔ ان تین آدمیوں میں سے ہیں، جنہیں غزوۂ موتہ کے موقع پر لشکر کا امیر مقرر کیا گیا۔ زید بن حارثہ کی شہادت کے بعد لشکر کی قیادت انہوں نے سنبھالی اور شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے قیادت کی اور شہید ہوئے۔ پھر حضرت خالد بن ولید نے قیادت کی اور لشکر فتح یاب ہوا۔

شہادت کے وقت ان کی عمر ۳۳ سال تھی۔ لڑائی میں ان کے دونوں بازو کٹ گئے تھے۔ اللہ نے ان کے بدلے ان کو دو پر عطا فرمائے، جن کی مدد سے اڑ کر جنت میں جہاں چاہیں، جائیں۔ اسی لئے وہ جعفر طیار مشہور ہیں۔

جُعْفِیُّ: یمن میں صنعاء سے ۴۲ فرسخ (۱۲۶ میل) کے فاصلے پر ایک جگہ، جس کی طرف مذحج کی ایک شاخ منسوب ہے۔

جُعْفِیَ کا وفد: ابو سَبْرَۃ یَزِید بن مالک اپنے دونوں بیٹوں سبرۃ اور عزیز کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے۔ آپ ﷺ نے یہ فرماتے ہوئے عزیز کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا کہ اللہ کے سوا کوئی عزیز نہیں۔

الجَفْر: مدینے کے قریب ضریہ کے نواح میں ایک جگہ۔

الجَفَلَاتُ: دیار ینبع میں ایک جگہ۔

Marfat.com

جَفن: طائف کے نواح میں ایک جگہ۔

الجَفِیر: حمی ضریہ کے علاقے میں پانی کی ایک جگہ۔

جِلذان: طائف میں ایک جگہ، جہاں زمین نرم ہے۔

جِلذان: طائف کے قریب لِیَۃ اور سبَل کے درمیان ایک جگہ۔ یہاں ہوازن کے بنو نصر بن معاویہ رہتے تھے۔

جَلسَد: حضر موت میں واقع ایک بت۔ قبائل حضر موت اور کندہ اس بت کو پوجتے تھے۔

الجَلعَب یا الجَلعَب: ایک سیاہ پہاڑ، جو مدینے کے نواح میں شمال کی جانب ۲۴ میل کے فاصلے پر ہے۔

جَلِیل: ایک پہاڑی درہ، جو پتھریلے علاقے سے وادیٔ فخ کے بالائی حصے میں آتا ہے۔

الجَلِیل: شمالی فلسطین کا ایک بڑا اور بلند پہاڑ، جہاں بڑی تعداد میں شہر اور بستیاں آباد ہیں۔ آج کل یہاں اسرائیل کا غاصبانہ قبضہ ہے۔

جَلِیلا: مکے کی ایک وادی جو مغربی حرے سے بہہ کر وادیٔ فخ کے بالائی حصے میں گرتی ہے۔

جِمَاز: یہ جَمرَۃ کی جمع ہے۔ منیٰ میں حج کے دنوں میں جن تین ستونوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان کو اجتماعی طور پر جماز اور جَمَرات کہتے ہیں۔

جُمَح: بنو جُمَح قریش کا ایک بطن تھے۔ یہ لوگ حرم مکی کے شمالی دروازے باب الزیاد کی جگہ پر آباد تھے۔ ان ہی کے نام پر اس دروازے کو باب بنی جُمَح بھی کہتے ہیں۔

جَمدَان: مکے کے شمال میں سو کلومیٹر پر دو پہاڑ، جو ساتھ ساتھ ہیں۔ حجاز میں قُدَید اور عسفان کے درمیان منازل بنی سلیم میں ایک پہاڑ۔

جَمَرات: منیٰ میں تین مقامات پر قدآدم ستون بنے ہوئے ہیں۔ جن پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان کو جَمَرَات کہتے ہیں اور عرف عام میں ان کو شیطان کہتے ہیں۔

جَمرَۃ: منیٰ میں تین مقامات پر جو قدآدم ستون بنے ہوئے ہیں، جن پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان میں سے ہر ایک کو جَمرَۃ کہتے ہیں۔

جَمع: مزدلفہ کا ایک نام۔ یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ یہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کی جاتی ہیں۔

Marfat.com

جُمُعَۃ: نبوت کے بارہویں سال اسعد بن زُرَارَہ نے مدینے میں جمعہ قائم کیا اور سب کو نماز پڑھائی اور اس دن کا نام جمعہ تجویز کیا۔ اس سے پہلے اس کو یوم العَرُوبَہ کہتے تھے۔

جَمَل: دیکھیے بز جمل۔

الجَمَاء: وادیٔ عقیق کے نواح میں جرُف کی طرف ایک چھوٹا پہاڑ ہے۔ مدینے سے اس کا فاصلہ ۳ میل ہے۔

الجَمَّۃ: خیبر کی وادیوں میں سے ایک وادی میں ایک چشمہ۔

الجَمُوم: وادیٔ فاطمہ (مَرَّ الظَّہران) کے خطے میں بنو سلیم کے علاقے میں ایک جگہ تھی، جو اب بھی اسی نام سے موسوم ہے۔ بصرہ سے مکہ کے راستے پر قبا اور مَرّان کے درمیان ایک چشمہ۔ بطن نخل اور النقرہ کے درمیان ایک جگہ۔ بطن نخل کو آج کل الحنا کیہ کہتے ہیں، جو مدینے کے مشرق میں ۱۰۰ کلومیٹر کی مسافت پر ہے۔ الحنا کیہ کے مشرق میں ۱۴۰ کلو میٹر کی دوری پر النقرہ ہے۔ مدینے سے النقرہ کا فاصلہ ۲۴۰ کلومیٹر ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ الجموم بطن نخل کے نواح میں بائیں جانب ہے اور مدینے سے بطن نخل ۴۸ میل کی مسافت پر ہے۔ اس کا ذکر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سریے میں آتا ہے جو ۶ ہجری میں بھیجا گیا تھا۔

الجَمِیْش: مکے اور الجار (ینبع) کے درمیان ایک صحرا۔ جمیش اس جگہ کو کہتے ہیں، جہاں کوئی چیز نہ اگتی ہو۔

جَمِیل (ام): حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن، جو ابتدائی زمانے میں مسلمان ہوئیں۔

جَنَاب: السَّمَاوَہ کے علاقے ارضِ کلب میں عراق اور شام کے درمیان ایک جگہ۔

الجِنَاب: نجد میں ایک مشہور جگہ۔ خیبر میں سَلَاح اور وادیٔ القریٰ کے قریب ایک مقام۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بنی مازن کی منازل میں سے ہے اور نصر کہتے ہیں کہ یہ مدینہ اور فَید کے درمیان دیار بنی فزارہ میں سے ہے۔ بکری کہتے ہیں کہ یہ ارضِ غطفان میں ہے۔

جِنَایَت: اس کے معنی اس خطا اور قصور کے ہیں، جو احرام کی حالت میں سرزد ہو جائے۔ مثلاً سلے ہوئے کپڑے پہن لینا، ناخن کاٹنا وغیرہ۔

الجَنَد: یمن میں ایک جگہ۔ یاقوت کہتے ہیں کہ الجند اور صنعاء کے درمیان ۵۸ فرسخ (۱۷۴ میل) کی مسافت ہے۔ الجند میں ایک مسجد ہے، جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے بنائی تھی۔

جندب بن جنادہ غفاری (ابو ذر): ان کا تعلق مدینے کے قریب آباد قبیلہ غفار سے تھا۔ ان کے اسلام کا مفصل واقعہ بخاری و مسلم میں مذکور ہے۔ جب ان کو آپ ﷺ کی نبوت کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بھائی انیس کو معلومات کے لئے مکہ بھیجا۔ بھائی نے واپس آ کر جو کچھ ان کو بتایا، اس سے ان کی تشفی نہیں ہوئی، چناں چہ انہوں نے خود رخت سفر باندھا۔ وہ آپ ﷺ کو پہچانتے نہیں تھے اور نہ کسی سے پوچھنا چاہتے تھے۔ آخر ایک دن حضرت علی کے ذریعے آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور آپ کی باتیں سن کر اسلام لے آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ اپنی قوم میں واپس جا کر انہیں میرے بارے میں آگاہ کرو۔ یہاں تک کہ میرے غلبے کا وقت آ جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے پوچھنے پر حضرت ابوذر نے کہا کہ مجھے یہاں تیس دن ہو گئے ہیں اور صرف زم زم پر گزارا ہے۔ اس کی وجہ سے میری توند نکل آئی ہے اور مجھ میں بھوک کی ناتوانی بالکل نہیں۔ مدینے کے قریب حاجیوں کے راستے پر واقع ربذہ بستی میں ان کا انتقال ہوا اور وہیں تدفین ہوئی۔ انتقال کے وقت ان کے پاس ان کی بیوی اور ایک غلام تھے۔

جَنْدَل (ابو) بن سُہَیل بن عَمرو: سہیل بن عمرو کے بیٹے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کی طرف سے صلح کی بات چیت کے لئے سہیل ہی آپ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ جب صلح کی شرائط لکھی جارہی تھیں تو حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے گرتے پڑتے وہاں پہنچ گئے۔ ان کو دیکھ کر سہیل نے کہا کہ آپ ﷺ ان کو مجھے واپس کردیں۔ اگرچہ ابھی صلح کی تحریر مکمل نہیں ہوئی تھی مگر سہیل کے اصرار پر آپ ﷺ نے ابو جندل کو اس کے حوالے کردیا۔ کچھ عرصے بعد پھر یہ کفار سے چھٹکارا پا کر آرہے تھے کہ راستے میں ابوبصیر مل گئے اور یہ انہیں کے ساتھ ٹھہر گئے۔

جَنْفَاء: بنی فزارہ کے چشموں میں سے ایک چشمہ۔ خیبر اور فید کے درمیان بلاد بنی فزارہ میں ایک جگہ۔ غزوۂ خیبر میں اس کا ذکر آتا ہے۔

جَنَّتُ البَقِیع: مدینہ منورہ کا بابرکت قبرستان۔

جَنَّتُ المَعلی: مکہ معظمہ کا بابرکت قبرستان۔

Marfat.com

الجُنَینَة: وادیٔ قریٰ کے قریب ایک جگہ۔

الجَوَاءُ: عَذرَاءُ کے قریب شام کے علاقے میں ایک جگہ۔

الجِوَاءُ: یمامہ کے نواح میں ایک جگہ۔ عُذنَۃُ کے زیریں حصے میں دیار عبس یا اسد میں ایک وادی۔ حمی ضریہ کے قریب الضباب کے کنوؤں میں سے ایک کنواں، جہاں حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں مسلمانوں اور غطفان اور ہوازن کے اہل الردۃ کے درمیان قتال ہوا۔

جوءاثیٰ یا جو اثیٰ: اس کو جَوَاثیٰ بھی کہتے ہیں۔ بحرین کی ایک مشہور بستی کا نام۔ بحرین میں عبد القیس کا قلعہ۔ یہ جاہلیت کے تجارتی مراکز میں سے ایک مرکز تھا۔ کہتے ہیں کہ مدینے کے بعد سب سے پہلے یہاں کے لوگ نماز جمعہ کے لئے جمع ہوئے۔

الجَوَاز: مدینے کے قریب دیار مزینہ میں ایک جگہ۔

الجُودِیّ: موصل میں دریائے دجلہ کے مشرقی جانب ایک طویل پہاڑ، طوفان کے بعد اسی پہاڑ پر حضرت نوح کی کشتی ٹھہری تھی۔

جَوزِی (ابن): عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن حمادی بن محمد بن محمد بن جعفر الجوزی۔ ان کی کنیت ابوالفرج اور لقب ابن الجوزی ہے، ولادت بغداد ۵۱۰ ہجری اور وفات ۱۰ محرم ۵۹۷ ہجری، عمر ۸۷ سال۔ یہ حنبلی تھے۔ علم حدیث اور فن خطابت میں منفرد مقام تھا۔ ۳۴۰ سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ سیرت طیبہ پر مشہور کتاب الوفا باحوال المصطفی ہے جو ۴ جلدوں میں ہے۔ دیگر تصانیف میں ان کی تلبیسِ ابلیس بہت معروف ہے۔

جَوسِیَة: نجد اور شام کے درمیان ایک جگہ، جہاں عدی بن حاتم نے رسول اللہ ﷺ کے لشکر کے خوف سے بھاگ کر پناہ لی تھی۔

الجَوسِیَةُ یا الجَوشِیَة: تیماء کے شمال میں ایک راستہ، جو حجاز سے ملی ہوئی اردن کی حدود میں جَوش اور اہائر کی طرف جاتا ہے۔ آج کل الجوسِیَةُ یا الجَوشِیَة کو کوئی نہیں جانتا۔

جَوشَن: مَعَدّ بن عَدنَان کے سسر کا نام۔

جَوف: ارض عاد میں ایک وادی۔ بحر محیط پر اندلس کے مغرب میں ایک جگہ۔

الجَولَان: دمشق کے جنوب مغرب میں پہاڑی چوٹیوں کا سلسلہ۔

جَونَة: مکہ اور طائف کے درمیان ایک بستی۔

Marfat.com

الجوَ: اجاء میں بنی ثعلبۃ بن درماء اور زہیر کی بستی کا نام۔ اس کا ذکر اس قصیدے میں ہے، جو کعب بن زہیر نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں لکھا تھا۔

الجوَ انیَہ: مدینے میں الفرع کی جانب احد کے قریب آل زبیر بن عوام کی ایک جگہ۔

جوَیریَہ: بنی مُصطَلِق کے قیدیوں میں، ان کے سردار حارث کی بیٹی جویریۃ بھی تھی۔ جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو جویریہ، ثابت بن قیس کے حصے میں آئی۔ ثابت بن قیس نے جویریہ سے مکاتبت کر لی، یعنی طے شدہ رقم ادا کر کے آزاد ہو جائے۔ ادھر حارث نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں قبیلہ بنی مُصطَلِق کا سردار ہوں، میری بیٹی کنیز بن کر نہیں رہ سکتی۔ آپ ﷺ اس کو آزاد فرما دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس معاملے کو جویریہ کی مرضی پر چھوڑتا ہوں۔ حارث نے جا کر جویریہ سے کہا کہ آپ ﷺ نے معاملہ تیری مرضی پر چھوڑ دیا ہے۔ جویریہ نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کرتی ہوں۔ چناں چہ آپ ﷺ نے جویریہ کو آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا۔ ان کا مہر چار سو درہم تھا۔ انہوں نے ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔

جِہَاد: یہ جُہد سے مشتق ہے اور طاقت کے معنوں میں آتا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور محض اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور باغیوں سے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی جاں بازی اور جاں نثاری کے ساتھ لڑنے کو جہاد کہتے ہیں۔ اگر قومیت، وطنیت، حصول مال وزر، اظہار شجاعت و بہادری، دنیاوی نمود اور سلطنت و مملکت میں توسیع وغیرہ کے لئے لڑا جائے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک وہ جہاد نہیں، بلکہ وہ ایک قسم کی جنگ ہے۔

جِہَاز: ہوازن کا ایک بت، جو عطاظ میں نصب تھا۔

جَہل (ابو): اس کا نام عمرو بن ہشام تھا۔ قریش میں بہت قوی اور بہادر تھا۔ آخری دم تک اسلام کی خوب دل کھول کر مخالفت کی، جنگ بدر میں واصلِ جہنم ہوا۔

جُہَیم بن الصَّلت: یہ شخص بنی مطلب بن مناۃ کے خاندان سے تھا اور غزوہ حنین کے وقت مسلمان ہوا۔ بدر کے موقع پر جُحفَہ میں اس نے نیم خوابی کی حالت میں کہا تھا کہ ابھی ایک سوار کہہ رہا تھا کہ ابوجہل، عُتبَہ بن رَبیعَہ، شَیبَہ، زَمعَہ، ابو البَختَرِی اور امیہ بن خلف

Marfat.com

مارے گئے۔ پھر اس سوار نے اپنے اونٹ کے سینے پر تلوار مار کر، زخمی کر کے اس کو لشکر میں چھوڑ دیا۔ لشکر میں کوئی خیمہ ایسا نہ رہا، جس پر اس اونٹ کے خون کے چھینٹے نہ پڑے ہوں۔ یہ خواب سن کر ابو جہل کہنے لگا کہ پہلے تو تمہیں بنی ہاشم کے جھوٹ سے واسطہ پڑا تھا۔ اب تم لوگ بنی المطلب کے جھوٹ میں مبتلا ہو گئے۔

جُهَيْنَة: حجاز کا ایک عظیم قبیلہ، جو مدینے سے تین منزل کی مسافت پر ساحل سمندر سے قریب پہاڑی علاقے میں آباد تھا۔ سب سے پہلے آپ ﷺ نے اسی قبیلے سے غیر جانب داری کا معاہدہ کیا۔

جُهَيْنَه کا وفد: جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینے آگئے تو عبدالعزیٰ بن بدر جہنی اور اس کا بھائی ابوزُرْعَة مدینے آئے تو آپ نے عبدالعزیٰ کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمان رکھ دیا۔

جَیْحَان: ایک نہر کا نام جو سِدْرَةُ الْمُنْتَهیٰ کی جڑ سے نکلتی ہے۔

جُیَرَة: حجاز میں دیار کنانہ میں ایک جگہ، کہا جاتا ہے کہ یہ مکہ کے ساحل پر ہے۔

جَیْرَم: اصحاب کہف کے غار کا نام۔

الجَنِيش (ذات): مدینے کے قریب البیداء سے آگے اور ذوالْحُلَیفَة سے چھ میل پر وادیٔ عقیق میں ایک مقام۔ ذوالحلیفہ اور تربان کے درمیان ایک وادی۔ بدر جاتے ہوئے یہ آپ ﷺ کی منزلوں میں سے ایک منزل تھی۔ غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر بھی آپ ﷺ نے یہاں قیام فرمایا تھا۔

جَیْشَان کا وفد: ابو وہب جیشانی اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔ اس نے یمن کی شراب بِتع اور مِزْر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے زیادہ پینے سے نشہ ہوتا ہے، اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

الْجِیفَة (ذو): مدینے اور تبوک کے درمیان ایک جگہ، جہاں تبوک جاتے ہوئے آپ نے ایک مسجد بنائی تھی۔

جَیْفَر: عمان کے حاکم کا نام، جو ذیقعدہ ۸ ھ میں آپ ﷺ کے نامہ مبارک کو پڑھ کر مسلمان ہوا۔ یہ نامہ مبارک حضرت عمرو بن العاص نے اس کو پہنچایا تھا۔

جَیّ: قدیم اصفہان کے نزدیک ایک شہر کا نام۔

جِیّ: مکے اور مدینے کے درمیان الرویثة کے قریب ایک وادی۔

Marfat.com

باب الحاء

حَائِل: ارض یمامہ میں بنی قشیر کی جگہ۔ ارض یمامہ اور بلادِ باہلہ کے درمیان ایک جگہ۔ ابن کلبی کہتے ہیں کہ یہ طئی کے دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے۔

حَاءٌ: مدینے میں مسجد نبوی کے سامنے ایک جگہ، جس کی طرف بئر حاء منسوب ہے۔ حضرت ابو طلحہ انصاری نے آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے نزول کے بعد اپنے اموال میں سے اپنا بہترین مال بئر حاء، اللہ کے لئے صدقہ کر دیا تھا۔

حَاتِم: آپ ﷺ کے ایک غلام کا نام، وہ خود کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ۱۸ دینار میں خرید کر آزاد فرما دیا تھا۔ پھر میں آپ کے ساتھ ۴۰ سال رہا۔

حَاج: حج کرنے والا۔

الحاجز: منازل بنی فزارہ میں معدن نقرہ سے پہلے ایک جگہ۔

حَاجز: بلند زمین، جس کا درمیانی حصہ پست ہو۔ مدینے میں النقا کے مغربی جانب سے وادی العقیق میں حرۃ الوبرہ کے اختتام تک کا علاقہ۔

حَاجزَۃ: مدینے کے بالائی حصے عوالی کے جنوب میں ایک جگہ۔

حَاذَۃ: مدینے اور نجد کے درمیان دیار بنی سلیم میں ایک جگہ۔

الحارث (ابو): رسول اللہ ﷺ کے دادا عبد المطلب کی کنیت۔

حَارِث: فِهر بن مالک کے لڑکے کا نام۔

الحَارِث: یمن کا ایک اہم قبیلہ، جو صنعاء کے قریب آباد تھا۔

Marfat.com

الحَارِث: قحطانیوں کے جذام کا ایک بطن۔

الحَارِث: قحطانیوں کے خشعم کا ایک بطن۔

الحَارِث: قحطانیوں میں غسان کے عمرو بن مازن کا ایک بطن۔

حارث بن ابی شمر غسَانِی: پانچ سو برس تک غسَانِی خاندان شام پر حکمران رہا۔آپ ﷺ کی بعثت کے زمانے میں حارث غسَانِی شام کا حکمران تھا۔آپ ﷺ نے حضرت شجاع بن وہب الاسدی کو اپنا نامۂ مبارک دے کر حارث کے پاس بھیجا۔کئی روز تک حارث سے ملاقات نہیں ہوئی۔ایک روز اس نے بڑی شان وشوکت سے دربار لگایا اور انہیں دربار میں بلایا اور آپ ﷺ کا نامہ مبارک لے کر پڑھنے کا حکم دیا۔حارث آپ کا نامہ مبارک سن کر برہم ہوگیا اور اس کو پھینک دیا اور غصے سے آگ بگولا ہو کر کہنے لگا کہ کس کی مجال ہے جو میرے ملک کی طرف نگاہ اٹھائے۔حضرت شجاع نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر تمام واقعات عرض کئے۔آپ نے فرمایا کہ حارث عنقریب دیکھ لے گا کہ اس کا ملک ہلاک ہوا۔آخر ۱۴ھ میں شام سے غسانی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔

حارث بن ابی ضرار الخزاعی: یہ بنی مصطلق کا سردار تھا۔بنی خزاعہ کے ایک شخص جذیمہ بن سعد کا لقب مصطلق تھا۔بنی خزاعہ کی یہ شاخ اسی نام سے مشہور ہے۔غزوہ بنی مصطلق میں حارث کی بیٹی جویریہ بھی قید ہوکر آئی۔حارث جویریہ کے فدیے کے لئے بہت سے اونٹ لے کر آیا۔ان میں سے دو نہایت عمدہ اونٹ ایک گھاٹی میں چھپا دیئے۔باقی اونٹ مدینے پہنچ کر آپ ﷺ کے سامنے پیش کئے اور کہا کہ یہ میری بیٹی کا فدیہ ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دو اونٹ کہاں ہیں، جو تم نے عقیق کی فلاں گھاٹی میں چھپائے ہیں۔حارث نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔اللہ کے سوا کسی کو اس کا علم نہ تھا۔اللہ ہی نے آپ کو مطلع کیا ہے۔اس کے ساتھ اس کے دو بیٹے اور اس کی قوم کے کچھ لوگ بھی ایمان لے آئے۔

حَارِث بن ابی ھَالَة: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کے بیٹے اور ہند بن ابی ھَالَة کے بھائی تھے۔یہ اللہ کی راہ کے سب سے پہلے شہید ہیں۔انہوں نے حرم کعبہ میں رکن یمانی کے قریب اس وقت شہادت پائی جب ایک روز آپ ﷺ نے حرم میں لوگوں کو مخاطب

Marfat.com

کر کے فرمایا۔لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ یہ سن کر مشرکین آپ ﷺ پر حملہ آور ہوئے۔ حارث بن ابی ہالہ آپ ﷺ کو بچانے کے لئے آگے بڑھے تو کفار نے انہیں گھیر کر شہید کر دیا۔اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۴۰ سے کچھ زیادہ تھی۔

الحَارِث بن اسد: عدنانیوں کے اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

الحَارِث بن بکر: عدنانیوں کا ایک بطن۔

الحَارِث بن تمیم: عدنانیوں کے ہذیل کا ایک بطن۔

الحَارِث بن جفنہ: قحطانیوں کے ازد میں سے غسان کا ایک بطن۔

الحَارِث بن خزرج: قحطانیوں کے ازد میں سے خزرج کا ایک بطن۔

حارث بن ربعی: دیکھئے ابوقتادہ الانصاری۔

الحَارِث بن سعد: قحطانیوں کے قضاعہ کا ایک بطن۔

حارث یا حرث بن عبد کلال الحمیری: ان کا تعلق یمن کے قدیم قبائل حمیر سے تھا۔آپ ﷺ کی بعثت کے دنوں میں یمن کے سرداروں اور رئیسوں میں سے تھے۔آپ ﷺ نے جن سلاطین اور ملوک کو دعوت اسلام کے خطوط روانہ فرمائے تھے، ان میں حارث بن عبد کلال بھی تھے۔

آپ نے اپنا نامہ مبارک عیاش ابن ابی ربیعہ المخزومی کے ذریعے ان کو بھیجا تھا۔حارث اور اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے ۹ ھ میں مدینے آ کر اسلام قبول کر لیا تھا۔

حارث بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے بڑے بیٹے، جو زم زم کی کھدائی کے وقت ان کا ہاتھ بٹا رہے تھے۔عبدالمطلب کھودتے جاتے تھے اور حارث مٹی اٹھا کر پھینکتے جاتے تھے۔ دونوں باپ بیٹے تین دن تک کھدائی میں مصروف رہے۔آخر تیسرے دن کنوئیں کے آثار نظر آئے تو عبدالمطلب نے خوشی سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور کہا یہی اسمٰعیل علیہ السلام کا کنواں ہے۔

حارث بن کعب (بنو): یمن کا ایک قحطانی قبیلہ جو نجران میں بنو ہمدان کے پڑوس میں آباد تھا۔

الحَارِث بن عبد المطلب: عدنانیوں میں سے قریش کا فخذ۔

الحَارِث بن عبد مناۃ: عدنانیوں میں سے طابخہ کا ایک بطن۔

Marfat.com

الحَارِث بن عبد مناف: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

الحَارِث بن عمرو: عدنانیوں میں سے تمیم کا ایک بطن۔

الحَارِث بن عوف: عدنانیوں کے طابخہ کا ایک بطن۔

الحَارِث بن فهر: عدنانیوں میں سے قریش کا ایک بطن۔

الحَارِث بن کعب: عدنانیوں میں سے تمیم کا ایک بطن۔

الحَارِث بن کعب: قحطانیوں کے مذحج کا ایک بطن۔ یہ لوگ یمن میں رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ۱۰ ہجری میں حضرت خالد بن ولید کو دعوتِ اسلام کے لئے بنو حارث بن کعب کی ایک شاخ عبد المَدَ ان کی طرف بھیجا۔ ان لوگوں نے حضرت خالد کی دعوت اسلام کو قبول کرلیا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو امن دے دیا۔

حَارِث بن کعب کا وفد: یہ لوگ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے تھے اور شوال ۱۰ ہجری میں حضرت خالد کے ہمراہ ان کا ایک وفد آپ ﷺ کی خدمت میں مدینے حاضر ہوا۔ شوال کے آخر یا ذی القعدہ کے شروع میں اپنی قوم کی طرف واپس چلا گیا۔

حَارِثَہ بن نُعمَان: ان کے مکانات مسجد نبوی سے متصل تھے۔ جب آں حضرت ﷺ کو مکان کی ضرورت پیش آتی تو حضرت حارثہؓ اپنے مکانوں میں سے آپ ﷺ کو نذر کر دیتے، اس طرح انہوں نے یکے بعد دیگرے اپنے تمام مکانات آپ ﷺ کی نذر کر دیئے۔

حَاطِب: مدینے اور خیبر کے درمیان ایک راستہ، جس کا ذکر غزوہ خیبر میں آتا ہے۔

حَاطِب بن ابی بَلتَعَه: دور جاہلیت کے مشہور شاعر اور بدری صحابی۔ ہجرت سے ۳۵ سال پہلے پیدا ہوئے اور مکے ہی میں اسلام قبول کیا اور تمام غزوات میں حصہ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا نامۂ مبارک دے کر ان کو مقوس کے پاس بھیجا، جو سکندریہ کا حاکم تھا۔ ۳۰ ہجری میں مدینے میں انتقال ہوا اور حضرت عثمان نے نماز جنازہ پڑھائی۔

الحَبَاب: دیار بنی سعد ابن زید بن عبد مناۃ بن تمیم میں ایک شہر۔

حُبَاب بن مُنذِر بن جموح انصاری خزرجی: بڑے صاحب الرائے تھے۔ بدر کے موقع پر آپ ﷺ نے ان ہی کے مشورے سے قریش کے قریب ترین پانی پر پڑاؤ ڈالا تھا۔ غزوۂ احد کے موقع پر آپ ﷺ نے ان کو کفار کی فوج کا اندازہ کرنے کے لئے بھیجا۔

Marfat.com

انہوں نے آکر آپ ﷺ کو فوج کی تعداد کے بارے میں مطلع کیا۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں ۲۰ھ میں وفات پائی۔

حُبَاشَۃ: قدیم تہامہ کا ایک شہر اور بازار، جہاں رسول اللہ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت لے کر گئے تھے۔ مدینے میں بھی اسی نام کا ایک بازار تھا۔

حِبَال: شام میں کرک کے قریب جبال السراۃ میں وادی موسیٰ کی ایک بستی۔

حِبَّان (ابن): ان کا نام محمد تمیمی بن حبان بن احمد بن حبان تھا۔ چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئے۔ فقہ، حدیث اور طب پر دسترس حاصل تھی۔ کئی ضخیم کتابیں تصنیف کیں، جن میں سے حدیث کی کتاب صحیح ابن حبان بہت مشہور ہے۔

حِبْرَی: ان دو بستیوں میں سے ایک جو آپ ﷺ نے تمیم الدّاری اور ان کے گھر والوں کو عطا فرمائی تھی۔ دوسری بستی کا نام عینون تھا اور یہ دونوں وادی القریٰ اور شام کے درمیان تھیں۔

حَبْرَی وَ حَبْرُوْن: بیت المقدس میں وہ بستی، جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ کی قبریں ہیں۔ بعد میں اس کا نام الخلیل عام ہو گیا۔

حِبَرَۃ: یمن کی دھاری دار چادر کا نام۔ آپ ﷺ کو حبرہ بہت پسند تھی۔ مدینے میں دار صالح بن جعفر میں یہود کے قلعوں میں سے ایک قلعہ۔

حُبْس: بنی سلیم کے پتھریلے علاقے اور سوارقیہ کے درمیان ایک جگہ۔

حِبْس سَبَل: مدینے میں بنی سلیم کے پتھریلے علاقے میں پانی کی ایک جگہ۔

حُبْس شَبَل: بنی سُلَیم کے دو حروں میں سے ایک حرّے کا نام۔

حَبَشَۃ یا حَبَشَہ: عرب کے جنوب اور بلاد یمن کی غربی جانب طویل مسافت پر مشرقی افریقا میں واقع ہے۔ حبشہ عربی نام ہے۔ یونانی زبان میں اسے ایتھوپیا کہتے ہیں۔

حَبَشَہ (ھجرت): کفار کی ایذا رسانیاں جب حد سے بڑھیں تو آپ ﷺ نے اپنی جان اور ایمان بچانے کے لئے صحابہ کرام کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی ہدایت فرمائی، جو بلادِ یمن کی غربی جانب طویل مسافت پر واقع ہے۔ چناں چہ نبوت کے پانچویں سال رجب کے مہینے میں ۱۲ مردوں اور ۴ عورتوں نے پوشیدہ طور پر رات کی تاریکی میں مکے سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس قافلے کے سردار حضرت عثمان بن عفان؆ تھے، جو اپنی اہلیہ

Marfat.com

حضرت رقیہؓ کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ نبوت کے ساتویں سال دوسری ہجرت حبشہ ہوئی، جس میں ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتیں تھیں۔

خُبشِیِ یا خَبَشِی: اسفل مکہ میں ایک پہاڑ۔ مکہ سے ۶ میل پر ایک جگہ جہاں عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کی وفات ہوئی۔

حَبَل: یمامہ میں ایک جگہ، اس کا ذکر سراج بن مجاعہ کی حدیث میں آتا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے الغوزۃ اور غرابہ اور حبل عطا فرمائے۔

الحَبَل: جبل عرفہ۔

حَبِیب: بنو ثقیف کے ایک سردار کا نام۔ یہ عُمَیر کا بیٹا، عبدِ یالیل اور مسعود کا سگا بھائی تھا۔ طائف میں آپ ﷺ نے اس کو بھی دعوت اسلام دی، مگر یہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح نہایت ترش روئی اور بد اخلاقی سے پیش آیا۔ پھر اس نے اور اس کے بھائیوں نے کچھ اوباش لڑکوں کو آپ ﷺ پر پتھر برسانے اور آپ کا تمسخر اڑانے کے لئے اکسایا۔ ان بدبختوں نے آپ ﷺ پر اس قدر پتھر برسائے کہ آپ زخمی ہو گئے اور آپ کی پنڈلیوں سے خون بہنے لگا۔

حَبِیبة بنت ابی سفیان: ان کا نام رملہ اور ام حبیبہ کنیت تھی۔ یہ ابوسفیانؓ کی صاحبزادی اور امیر معاویہؓ کی بہن تھیں۔ ان کا پہلا نکاح عبیداللہ بن جحش سے ہوا، جو ابتدا ہی میں مسلمان ہوا اور دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ بعد میں عبیداللہ مرتد ہو کر عیسائی بن گیا۔ مگر ام حبیبہ اسلام پر قائم رہیں۔ ۷ھ میں آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ ۴۴ھ میں مدینے میں انتقال ہوا۔

حَبِیش: مکے کا ایک پہاڑ۔

الحِتف یا الحَتف: آپ ﷺ کی ایک تلوار کا نام، جو بنو قینقاع کے ہتھیاروں میں سے آپ کے حصے میں آئی تھی۔

الحَثْمَة: مکے کے زیریں حصے میں پتھریلی جگہ، جہاں حضرت عمر کا گھر تھا۔

حَثْمَة: مکے میں حزورہ کے قریب ایک جگہ، اب یہ جگہ حرم کی توسیع میں آ چکی ہے۔

حِجَابَة: کعبہ کی کلید برادی اور تولیت۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس منصب پر عثمان بن طلحہ

Marfat.com

فائز تھے، جو قبیلہ بنو عبد الدار سے تھے۔

حِجَاز: عرب کا علاقہ، جس کے شمال میں یمن اور مشرق میں تِہَامَہ ہے۔ یہ ایک پہاڑی سلسلہ ہے، جو جبال السراۃ کے وسطی حصے پر مشتمل ہے اور جبال مدین اور عسیر کے مابین واقع ہے۔ اس کو حجاز اس لئے کہتے ہیں کہ یہ تہامہ کو نجد سے علیحدہ کرتا ہے۔

حَج: لغت میں کسی عظیم الشان چیز کی طرف قصد کرنے کو حج کہتے ہیں۔ یہ اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ اس کے معنی کسی خاص زمانے میں مخصوص فعل کے ساتھ مخصوص مکان کی زیارت کے آتے ہیں۔

حِجَّۃُ الْاِسْلَام: حج کی فرضیت کے بعد یہ پہلا حج تھا۔ ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے کوئی حج نہیں کیا تھا، اس لئے اس کو حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔

حِجَّۃُ الْبَلَاغ: اس حج میں آپ ﷺ نے اسلام کے احکامات کی قولاً، وعظ و خطاب کے ذریعے بھی تعلیم دی اور عملاً بھی ان کو کر کے دکھایا، اس لئے اس کو حجۃ البلاغ کہتے ہیں

حِجَّۃُ التَّمَام اور حِجَّۃُ الْکَمَال: آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ الخ (مائدہ: ۳) عین اس وقت نازل ہوئی، جب آپ ﷺ عرفات میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اسی لئے اس کو حجۃ التمام اور حجۃ الکمال کہتے ہیں۔

حِجَّۃُ الْوَدَاع: آں حضرت ﷺ نے ۱۰ ہجری میں جو حج ادا فرمایا تھا، وہ حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو حجۃ الوداع اس لئے کہتے ہیں کہ اس حج کے بعد آپ ﷺ نے وفات فرمائی اور یہ آپ ﷺ کا آخری حج تھا۔ اس کو حجۃ الاسلام، حجۃ البلاغ اور حجۃ التمام بھی کہتے ہیں۔

حِجْر: شام کے نواح میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کی ایک وادی، جہاں مدائن صالح کے پہاڑوں سے پانی آتا ہے۔ وادی القریٰ میں تبوک سے تقریباً چار میل کے فاصلے پر یہ جگہ ہے۔ غزوۂ تبوک میں آپ ﷺ یہاں ٹھہرے تھے۔

حَجَرِ اَسْوَد: یہ جنت کا ایک پتھر ہے، جو بیت اللہ کے شمال اور مشرق کے درمیانی کونے میں نصب ہے۔ ہر طواف کرنے والا اس کو چومتا ہے یا اس کا استلام کرتا ہے۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ حجر اسود جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے، جس کی روشنی اللہ تعالیٰ نے سلب کر لی ہے، ورنہ وہ مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو روشن کر دیتا۔

Marfat.com

حَجَرَ عَسقَلَانیؒ (ابن): دیکھئے عسقلانی۔

حِجر الکعبہ: اس کو حطیم الکعبہ بھی کہتے ہیں۔ کعبہ کا وہ حصہ جو قریش نے کعبہ کی عمارت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتے وقت حلال پیسے کم ہونے کی بنا پر خالی چھوڑ دیا تھا، اسی کو آج کل حطیم کہتے ہیں۔ چوں کہ یہ کعبہ کا حصہ ہے، اس لئے جب امام کے ساتھ نماز ادا کی جاتی ہے تو حطیم کے اندر صف بندی نہیں کی جاتی بلکہ حطیم سے باہر باہر صف بندی کی جاتی ہے۔ میزاب کعبہ (کعبہ کا پرنالہ) بھی حطیم میں گرتا ہے۔

حَجل بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے لڑکے کا نام۔

حَجُوْن (جَبَل): وادیٔ محصب کی طرف معلاۃ سے متصل ایک پہاڑ، جو بیت اللہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ہے۔ اسی نسبت سے اس کے سامنے والے محلے کو بھی الحَجُوْن کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے مکے کی آبادی اس سمت میں اسی حد تک تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عبدالمطلب کی تدفین بھی حجون ہی میں ہوئی تھی۔ عبدالمطلب کی وفات پر مکہ مکرمہ کا بازار کئی روز تک بند رہا۔

حَدَّاءُ: جدہ اور مکہ کے درمیان ایک وادی، جس میں قلعے، بہتے ہوئے چشمے اور کھجور کے باغ ہیں۔ آج کل اس کو حَدَّة کہتے ہیں۔ اَبْوَاءُ کے نزدیک ایک جگہ۔

حُدُوْدِ حَرَمْ: بیت اللہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے۔ اس کی حدود پر نشان لگے ہوئے ہیں۔ اسی کو حدود حرم کہتے ہیں۔ اس کے اندر شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، جانوروں کو گھاس چرانا حرام ہے۔

الحُدَیْبِیَۃ: ایک کنوئیں کا نام ہے، جس سے متصل اسی نام سے ایک گاؤں آباد ہے، جو مکہ سے ۹ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس گاؤں کا اکثر حصہ حرم میں داخل ہے اور باقی حصہ حِل میں ہے۔ صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان یہیں ہوئی تھیں۔ آج کل اس کو شمیسی کہتے ہیں۔

الحَدِیْقَۃ: باغ، اس کی جمع حدائق آتی ہے۔ ارض یمامہ میں مسیلمہ کذاب کا ایک باغ، جس کو وہ لوگ حدیقۃ الرحمن کہتے تھے، اسی جگہ مسیلمہ کذاب قتل ہوا تھا، اس لئے اس کو حدیقہ الموت کہا جانے لگا۔ مدینے کے بالائی علاقے عوالی کے قریب مکہ کے راستے میں بھی حدیقہ نام کی ایک بستی ہے، جہاں اسلام سے پہلے اوس اور خزرج قبائل کے درمیان

Marfat.com

ایک جنگ لڑی گئی تھی۔

حَذِیْلَۃ: یمن میں ایک شہر۔ نصر کہتے ہیں کہ مدینے کا ایک محلہ ہے، جہاں عبدالملک بن مروان کا مکان تھا۔

حَذافه بن جُمَح: قریش کا ایک بطن۔

الحِذْرِیَۃ: بنی سُلَیم کے دو پتھریلے علاقوں میں سے ایک کا نام۔

الحَذْنَۃ: ارض بنی عامر بن صعصعہ کا نام۔ یمامہ کے قریب وادیٔ حائل سے متصل ایک جگہ کا نام۔

حُذَیْفَۃ: رسول اللہ ﷺ کی رضاعی بہن کا نام۔ حلیمہ کے ہاں رضاعت کے زمانے میں یہ آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھی اور شَیْمَا کے لقب سے مشہور تھی۔

حذیفہ بن الیمان: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ اور ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینے آئے۔ قریش نے ان دونوں سے عہد لیا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر قتال نہیں کریں گے، اسی لئے یہ دونوں غزوۂ بدر میں حصہ نہیں لے سکے۔ حضرت حذیفہ احد اور بعد کے غزوات و سرایا میں شریک رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد حضرت حذیفہ کی وفات ہوئی۔

الحَذِیَۃ: مکہ کے قریب ایک پہاڑی سلسلے کا نام۔

حِرَا: مکہ کے پہاڑوں میں سے ایک مشہور پہاڑ، جو مکہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ آج کل اس کو جَبَلِ نور کہتے ہے۔ مشہور غار حرا جہاں پہلی وحی نازل ہوئی تھی، اسی پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔ اس کی چڑھائی بہت دشوار گزار ہے۔

حَرَاز: یمن میں زَبِید کے قریب ایک بستی۔

حَرَاض: مکہ کے قریب ذات عرق سے اوپر کی جانب ایک جگہ۔ عرب کا مشہور بت عُزیٰ بھی یہیں نصب تھا، جو فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ کے حکم سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں منہدم ہوا۔

حَرام بن مِلْحَان: یہ حضرت انس کے ماموں ہیں۔ بئر معونہ کے موقع پر جن ۷۰ آدمیوں کو ابو براء بن عازب بن عامر کے ساتھ تبلیغ دین کے لئے بھیجا گیا تھا، ان میں حرام بن ملحان بھی تھے۔ ان لوگوں نے بئر معونہ پر پہنچ کر قیام کیا، جو بنی عامر اور بنی سُلَیم کے پتھریلے

Marfat.com

علاقے میں بنی سلیم کے زیادہ قریب واقع ہے۔ پھر انہوں نے حرام بن ملحان کو آپ ﷺ کا نامہ مبارک پہنچانے کے لئے بنی عامر کے رئیس اور ابو براء کے بھتیجے عامر بن طفیل کے پاس بھیجا۔ اس نے نامۂ مبارک دیکھنے سے پہلے ہی ایک شخص کو ان کے قتل کا اشارہ کر دیا اور وہ شہید ہو گئے۔ یہ واقعہ صفر ۴ھ کا ہے۔

حَرْب بن امیہ: قریش کا ایک رئیس اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا باپ اور ابولہب کا خسر۔

حَرْبَہ: چھوٹا نیزہ، جو حبشیوں کا خاص ہتھیار ہے۔ وحشی بن حرب جس نے غزوۂ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا، اس میں کامل مہارت رکھتا تھا۔ وحشی فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو گئے تھے۔

حَرْب الفِجَاز: اسلام سے پہلے عربوں میں خانہ جنگی ہوتی رہتی تھی۔ ان لڑائیوں میں سے ایک لڑائی حرب الفِجَاز (گناہ کی لڑائی) کے نام سے مشہور ہے، کیوں کہ یہ لڑائی حرمت والے مہینوں میں قریش اور قبیلہ قَیس کے درمیان لڑی گئی تھی۔

حَرْث یا حَرْث: کھیتی، مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔

حَرْث: مالک بن نضر کے لڑکے کا نام۔

حَرْدَان: یمن میں ایک وادی، جو رسول اللہ ﷺ نے ابی سبرہ یزید بن مالک کو عطا فرمائی تھی۔

حَرَّان: جزیرہ اقور کا ایک عظیم اور مشہور شہر، جو طریقِ موصل اور شام پر واقع ہے۔ یہ دیار مضر کا ایک قصبہ ہے۔

الحَرَّة: سیاہ پتھریلی زمین، گویا کہ آگ سے جلا دی گئی ہے۔

حَرَّۃ اَشْجَع: اشجع غطفان کا ایک مشہور بطن ہے۔ یہ حرۃ مدینے کے شمال میں ان کی ایک وادی میں تھا۔ اشجع خزرج کے حلیفوں میں سے تھے اور یوم بُعاث میں انہوں نے خزرج کی مدد کی تھی۔

حَرَّۃ الافاعی: ابواء کے بعد مکے کی طرف ۸ میل پر واقع ہے۔

حَرَّۃ بنی بَیاضَة: یہ مدینے کے مغرب میں حَرَّۃ الوَبرَۃ سے متصل ہے۔

حَرَّۃ بنی حارِثَه: یہ مدینے میں حرۃ الشرقیہ یعنی حرۃ واقم سے متصل تھا۔ مدینے سے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جائے شہادت کی طرف جاتے ہوئے دائیں جانب آتا ہے۔

Marfat.com

حَرَّۃ بنی سُلَیم: دیکھئے ارض بنی سلیم۔

حَرَّۃ تَبوک: وہ جگہ جہاں غزوۂ تبوک ہوا تھا۔

حَرَّۃ الحَوض: مدینے اور وادی العقیق کے درمیان ایک جگہ۔

حَرَّۃ الدَّجاج: مدینے کے نواح میں ہے۔ جہاں دوس کا وفد ٹھہرا تھا، جب وہ رسول اللہ ﷺ سے ملنے آیا تھا۔

حَرَّۃ الرَّجلاء یا الرَّجلی یا الرِّجلی: دیار جذام میں سیاہ پتھریلی زمین۔ اس کا ذکر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سریے میں آتا ہے، جو حِسمیٰ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

حَرَّۃ شَوْران: مدینے کے حرّوں میں سے ایک حرّہ، جو وادی العقیق کے قریب واقع ہے۔ یہ حرہ وادی عقیق کے بطن سے مکے جانے والے کے دائیں طرف پڑتا ہے۔

حرّۃ ضَرغَد: جبال طیٔ میں ہے۔

حرّۃ قباء: مدینے کے قریب واقع ہے۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

حَرَّۃ لُبن: لبن پہاڑ کا پتھریلا علاقہ۔ بلاد بنی عمرو بن کلاب میں زمین پر پھیلا ہوا سرخ پہاڑی سلسلہ۔

حَرَّۃ لَفلَف: تیماء اور طیٔ کے دو پہاڑوں کے درمیان ایک پہاڑ۔

حَرَّۃ لَیلیٰ: یہ دیار قیس میں ہے۔ غطفان کے بنی مرۃ کا حرۃ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مدینے کی طرف جاتے ہوئے وادی القریٰ کے پیچھے ہے۔ مدینے جاتے ہوئے شام کے حجاج یہاں ٹھہرتے تھے۔ اس میں کھجور کے درخت اور چشمے ہیں۔

حرّۃ مَیطان: مدینے کے نواح میں الشُّوران کے سامنے ایک پہاڑ، جہاں مزینہ اور سلیم کا ایک کنواں ہے، لیکن وہاں کوئی چیز نہیں اگتی۔

حَرَّۃ النار: حرۃ لیلیٰ کے قریب مدینے کی طرف ایک جگہ، کہا جاتا ہے کہ بنی سلیم کا حرۃ ہے، جو خیبر کے نواح میں واقع ہے۔

حَرَّۃ وَاقِم: مدینے کے دو حرّوں میں سے ایک حرہ، جو مدینے کے مشرقی جانب واقع ہے۔ اس کو حرّۂ بنی قریظہ بھی کہتے ہیں۔ دوسرا حرۃ الوبرہ ہے، جو مغربی جانب واقع ہے۔ آج کل اس کو حرّۂ خیبر کہتے ہیں۔

حَرَّۃ الوَبرَۃ: یہ مدینے کے مغرب میں ۳ میل کے فاصلے پر ہے۔ مدینہ دو حرّوں کے درمیان ہے۔

Marfat.com

ایک مشرقی حرہ جس کو حرۃ الواقم کہتے ہیں اور دوسرا مغربی حرہ جس کو حرۃ الوبرہ کہتے ہیں۔

حَرَۃُ هَرْشی: یہ ابواء اور جحفہ کے درمیان ہے۔

حَرْض: احد کے قریب مدینے کی ایک وادی۔ نقرہ کے قریب بنی عبداللہ بن غطفان کی وادی کا نام۔

حَرْفِیَہ: مدینے کے قریب ایک عرب قبیلہ۔

الحَرْمِ (الحَرْم): طائف کے قریب ایک جگہ۔ اسی کے قریب لات نامی بت نصب تھا۔ آج کل طائف میں اس نام کی کوئی جگہ نہیں۔

حَرَمِی: وہ شخص جو حدود حرم میں رہتا ہو، خواہ مکہ مکرمہ میں رہتا ہو یا مکہ مکرمہ کے باہر حدود حرم میں رہتا ہو۔

الحَرِیزَۃ: نخلہ کے قریب مکے اور ابواء کے درمیان ایک جگہ، جہاں واقعات الفجار میں سے چوتھا واقعہ پیش آیا۔

الحَزْرَۃ: مدینے میں سُوَیقۃ کے نزدیک ایک جگہ، جہاں حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اموال تھے۔

حزم (ابن): ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم ظاہری۔ ولادت قرطبہ، ۳۰ رمضان ۳۸۴ھ، وفات ۲۸ شعبان ۴۵۶ھ، عمر ۷۲ سال، ان کی کنیت ابو محمد تھی اور ابن حزم کے نام سے مشہور تھے، بڑے محدث، فقیہ، مورخ، فلسفی اور ادیب تھے۔ چار سو کتابوں کے مصنف تھے۔ سیرت پر ان کی کتاب جوامع السیر معروف ہے۔

حَزْن: مدینے اور خیبر کے درمیان ایک راستہ۔ واقدی نے مغازی میں غزوۂ خیبر کے تحت اس کو ذکر کیا ہے۔

الحَزْن: بلادِ یربوع میں کوفے سے مکے کے راستے کے قریب بنی یربوع کی ایک جگہ۔

حَزْن یَرْبُوع: فَید کے قریب کوفے کی طرف ایک جگہ۔

الحَزْوَرَۃ یا الحَزَوَّرَۃ: مکہ میں صفا اور مروہ کے درمیان بلندی پر ایک بازار تھا۔ اب وہ حرم کی توسیع میں آچکا ہے۔ یہ باب ام ہانی کی سمت میں باب الوداع کے قریب تھا۔

الحِسَاء: مدینے کے جنوب میں وادیٔ عقیق کے آخری حصے میں ۱۵ کلومیٹر پر ایک مقام۔ اردن میں معان کے شمال میں ایک بستی۔

Marfat.com

حَسّانُ بن ثابت انصاری خزرجی: ہجرت سے ۶۰ سال پہلے مدینے میں پیدا ہوئے۔ ان کی کنیت پہلے ابوالولید تھی، پھر ابوالحُسام ہوئی۔ اسلام سے پہلے اپنے قبیلے کے شاعر تھے۔ اسلام کے بعد شاعرامت ہو گئے۔ ہر جگہ اور ہر موقع پر اسلام دشمنوں کی ہجو کرتے تھے۔ ۱۲۰ سال زندہ رہے۔ ابتدائی نصف عمر جاہلیت میں گزاری اور آخری نصف زمانہ اسلام میں۔

حِسْمَا: آپ ﷺ کے ایک غلام کا نام، رفاعۃ بن زید الخزامی نے آپ کو ہدیہ کیا تھا۔

حِسْمٰی: ارضِ شام کے جنگلات میں ایک جگہ۔ بنی جذام کے ایک شہر کا نام۔ حِسْمٰی اور وادی القریٰ کے درمیان دو رات کی مسافت ہے، جب کہ مدینے اور وادی القریٰ کے درمیان ۶ رات کی مسافت ہے۔ ابن السَکِیت کہتے ہیں کہ حِسْمٰی قبیلہ جذام کے پہاڑ کا نام ہے، اَیلَہ اور بنی اسرائیل کی وادیٔ تِیَہ اور ارض بنی عذرہ کے درمیان تمام علاقے کو حِسْمٰی کہتے ہیں۔

حَسْنَا: ینبوع کے قریب ایک پہاڑ، الغُذَیبَۃ اور الجار کے درمیان ایک صحرا۔

حُسْنٰی: عوالی مدینہ میں مُخَیرِیق کے اموال میں سے آپ ﷺ کے صدقات کی ایک جگہ۔

حُسَیکَۃ: مدینے میں ایک جگہ کا نام۔

الحَشَا: مکے اور مدینے کے درمیان ابواء میں ایک پہاڑ، دیار طَیِّء میں ایک جگہ۔

الحِشّانُ: بقیع کے قریب مدینے کا ایک قلعہ۔

حُشِّ کَوْکَب: حش باغ کو کہتے ہیں اور کوکب انصار کے اس آدمی کا نام ہے، جس کی یہاں مہمان نوازی کی گئی تھی۔ یہ بقیع الغرقد کے قریب ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو خرید کر بقیع کو توسیع دی تھی، حضرت عثمان پہلے شخص ہیں، جو بقیع کے توسیع شدہ حصے یعنی حش کوکب میں دفن ہوئے۔

الحِصَاب: منیٰ میں رمی جمار کی جگہ۔

الحَصَاص: ذی طوی کی بلندی پر حجاز کا ایک پہاڑ اور ذی طوی مکے کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔

الخَصِیب: زَبِید کے ایک شہر کا نام۔ زبید ایک وادی ہے۔

الحَضَر: شہر کی مانند ایک عظیم قلعہ، جو دریائے فرات کے کنارے پر واقع تھا۔ کہتے ہیں کہ اس میں

Marfat.com

۶۰ بڑے بڑے برج تھے۔ ان برجوں کے درمیان ۹۰ چھوٹے برج تھے۔ ہر برج کے سامنے ایک محل اور اس کے ساتھ ایک حمام تھا۔ محل کے ساتھ ایک عظیم نہر گزرتی تھی، جس پر بہت سی بستیاں آباد تھیں۔

حَضرَ مَوت یا حَضرَ مُوت: یہ بڑی وادیوں میں سے ہے۔ کئی سو میل لمبی ہے۔ یمن کی طرف سے نکل کر جبال حضرموت کے درمیان ایک بڑے حصے کو طے کرتی ہوئی جنوب مشرق کی طرف چلی جاتی ہے۔ حضرموت کے پہاڑ عموماً بنجر اور غیر شاداب ہیں اور زیادہ بلند بھی نہیں ہیں۔ حضرموت و صنعاء کے درمیان ۷۲ فرسخ (۲۱۶ میل) کا فاصلہ ہے اور حضرموت و عدن کے درمیان ایک مہینے کی مسافت ہے۔

حَضرَ مَوت (سُوق): حضرموت ایک بڑی اور مشہور وادی ہے، جو حضرموت کے سلسلۂ کوہ کو درمیان سے قطع کرتی ہوئی سیکڑوں میل تک چلی گئی اور اس میں حضرموت کی بہت سی بستیاں ہیں۔ جاہلیت کے زمانے میں یہاں بھی بازار لگتا تھا، جس میں عرب قبائل جمع ہوتے تھے اور ان کے شعراء آکر اپنا کلام سناتے تھے اور تفاخر کرتے تھے۔

حَضرَ مَوت کا وفد: بنی وَلیعَہ (شاہان حضرموت) کا وفد حاضرِ خدمت ہوکر مشرف با اسلام ہوا۔ اس وفد میں حَمدَہ (یا جَمَدْ) مِخوَس، مِشرَخ اور اَبضَعَہ شامل تھے۔

حَضرِی: وہ عرب قبائل جو شہروں اور قصبوں میں رہتے تھے۔

حَضَن: عرب کا ایک بلند پہاڑ، جو طائف کے مشرق سے شمال تک ہے۔ طائف سے ریاض جاتے ہوئے دائیں جانب آتا ہے۔ اس کے ساتھ بہت سی وادیاں اور چشمے ہیں۔

حِضوَۃ: مدینے کے قریب ایک جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مدینے سے ۳ مرحلوں پر ہے۔ پہلے اس کا نام عَفوَۃ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو تبدیل کر کے حِضوَۃ کر دیا۔

حَضوَر: یمن میں زبید کے علاقے میں ایک شہر۔

الحَضِیرَۃ: دجلہ کے کنارے پر ایک جگہ۔

حَطِیم: کعبہ کی جدید تعمیر کے وقت مشرکین مکہ کے پاس حلال سرمایہ اور سامان تعمیر کافی نہ تھا، اس لئے کعبے کی عمارت کے ساتھ شمال کی جانب زمین کا کچھ حصہ کھلا چھوڑ دیا گیا اور اس کے گرد چار دیواری بنا دی گئی، جو نصف دائرے کی شکل میں ہے۔ اس کو حَطِیم کہتے ہیں۔

Marfat.com

حطیم کو طواف میں شامل کرنا واجب ہے۔ یہ حصہ خانۂ کعبہ میں شامل ہے، اس لئے اس میں نماز ادا کرنا خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کی طرح ہے۔ ان کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے جو معزز صحابیہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے ۵ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ ان کا پہلا نکاح خنیس بن حذافہ سہمی سے ہوا، جو سابقین اسلام میں سے تھے۔ ان ہی کے ساتھ ہجرت کر کے مدینے آئیں۔ غزوہ بدر کے بعد خنیس کا انتقال ہوا۔

الحَفَاۃ: الفرع کے نواح اور المنصرف (المسیجید) کے جنوب میں ۷۵ کلومیٹر دور طریق ہجرت پر واقع ہے۔

الحَفَر: مکے میں زمانۂ جاہلیت کا ایک کنواں۔

الحَفَر: نجد کے شمال مشرق میں ایک وادی۔ اس کو حَفَر الباطن بھی کہتے ہیں۔

حَفَر بنی الأذرَم: ضَرِیَۃ کے علاقے میں پانی کی ایک جگہ، جس کی حد بندی کی گئی تھی۔

حَفَصَہ: یہ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی ہیں۔ ۲ یا ۳ھ میں آں حضرت ﷺ سے ان کا نکاح ہوا۔ حضرت معاویہ کے دور خلافت میں ۴۵ھ میں مدینے میں وفات پائی۔ مدینے کے حاکم مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت ان کی عمر ۶۰ سال تھی۔ ان کے اہل میں سے سات آدمی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

حَفَن: مصر کے نواح میں ایک بستی۔

الحَفیاءُ: مدینے میں مسجد الرایہ کے قریب ایک جگہ۔ غابہ کے پیچھے اسفل مدینہ کی طرف ایک جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ثنیۃ الوداع اور الحفیاء کے درمیان ۵ یا ۶ میل کی مسافت ہے۔

حَفِیر: مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔ اردن میں ایک نہر کا نام۔ غطفان کے پانی کی جگہ۔ بصرہ سے مکہ جانے والوں کی پہلی منزل۔

الحَفِیر: ذوالحلیفہ اور ملل کے درمیان حاجیوں کی ایک منزل۔ باہلہ کے پانی کی ایک جگہ، اس کے اور بصرہ کے درمیان چار میل کی مسافت ہے۔

حفیرۃ المزنی: دیکھئے بئر رومۃ۔

حکیم (اُمّ) البَیضاءُ: عبد المطلب بن ہاشم کی لڑکی کا نام۔ اُمّ حکیم کی ماں کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھا۔ یہ حضرت عثمان کی نانی تھیں۔

Marfat.com

حَکِیم بن حِزَام: حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب۔ان کی والدہ ام حکیم ہیں۔ مکے کے اشراف اور عقل مند لوگوں میں سے ہیں۔حضرت خدیجہ ان کی چچی اور زبیر بن عوام ان کے چچا کے لڑکے ہیں۔فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور غزوۂ حنین اور غزوۂ طائف میں شریک ہوئے۔عام الفیل سے ۱۳ سال پہلے پیدا ہوئے۔حضرت معاویہ کے دور خلافت میں ۵۸ ہجری میں ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔یہ آپ ﷺ کے خاص احباب میں تھے اور دارالندوہ کے مالک تھے،جس کو انہوں نے امیر معاویہؓ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں فروخت کر کے تمام رقم خیرات کر دی تھی۔

الحَلائِق: ایسا کنواں جس میں پانی نہ ہو۔اس کا ذکر غزوۂ ذی العشیرہ میں آتا ہے،ابن اسحاق کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ بطحاء ابن ازہر سے چلے اور حلائق میں بائیں جانب اترے، بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ الخلائق ہے،یعنی خا کے ساتھ۔

حَلَب: ایک عظیم اور بہت وسیع شہر۔

حَلَبان: یمن میں نجران کے قریب ایک جگہ۔بنی قشیر کے پانی کے مقامات میں سے ایک مقام۔

الحَلَبِی: علی بن برہان الدین الحلبی۔ ولادت ۹۷۵ ہجری، وفات ۱۰۴۴ ہجری، عمر ۶۹ سال۔ان کی مشہور کتاب اِنسَانُ العُیُوْنِ فِیْ سِیرَۃ الامِینِ المَامُوْن ۳ جلدوں میں عربی میں مختلف اداروں سے طبع ہو چکی ہے۔ یہ بنیادی طور پر سبل الھدیٰ والرشاد کا خلاصہ ہے۔اس کا اردو ترجمہ ام السیر سیرت حَلَبِیَۃ کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

حَلْحُول: بیت المقدس اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر کے درمیان ایک بستی۔اسی میں حضرت یونس علیہ السلام کی قبر ہے۔

حِلْفُ الفُضُوْل: حرب فجار کے بعد لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ جس طرح گزشتہ زمانے میں قتل و غارت سے بچنے کے لئے فضل بن فَضَالَہ، فضل بن وَدَاعَۃ اور فُضَیل بن حارث نے حلف الفضول کے نام سے ایک معاہدہ ترتیب دیا تھا، اسی طرح کا معاہدہ اب کیا جائے۔ابتدا میں جن لوگوں نے یہ معاہدہ ترتیب دیا تھا، ان کے ناموں میں لفظ فضیلت کا مادہ موجود تھا، چناں چہ اسی مناسبت سے اس کو حلف الفضول کا نام دیا گیا تھا۔

حَلْق: سر منڈوانا۔

Marfat.com

الحَلَقَة: ایک وادی جس میں سے الحفاۃ اور الغائر کے درمیان ایک راستہ گزرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اپنے سفر ہجرت میں یہاں سے گزرے۔

حَلقِیاءُ: یہ اِز مِیاءُ پیغمبر کے والد تھے۔

حِلّ: حدودِ حرم اور حدودِ مواقیت کے درمیان جو زمین ہے، اس کو حِلّ کہتے ہیں، کیوں کہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حدودِ حرم میں حرام ہیں۔

حَلّاق: سر مونڈنے والا۔

حِلّي: مِیقَاتْ اور حدودِ حرم کے درمیان جو زمین ہے، اس میں کسی بھی جگہ مستقل یا عارضی طور پر رہنے والا۔

حُلوانُ الکَاهِن: (کاہن کی مٹھائی) وہ اجرت جو کاہن اپنے کام پر لیتے ہیں۔

حَلْیَة: ارض یمن میں ایک مشہور جگہ۔ بلاد بنی تمیم میں ایک جگہ۔ طائف کے نواح میں ایک جگہ۔ تہامہ میں ایک وادی، جس کا بالائی حصہ ہذیل کے پاس ہے اور زیریں حصہ کنانہ کے پاس۔

حُلَیس: یہ بنی کنانہ میں سے تھا اور قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتا تھا۔ حدیبیہ میں اس نے قریش سے مسلمانوں کے پاس جانے کی اجازت لی تھی۔ جب وہ مسلمانوں کے پاس آرہا تھا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم قربانی کے جانور لے کر اس کے سامنے سے گزرو۔ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر ان سے کہا کہ میں مسلمانوں کے ساتھ قربانی کے جانور دیکھ کر آیا ہوں۔ ان کی گردنوں میں قلادے پڑے ہوئے ہیں اور ان کا اِشعَار کیا ہوا ہے، سو ان لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا مناسب نہیں۔

الحُلَیفَة (ذو): مکہ کے راستے پر مدینے سے ٦ یا ٧ میل کے فاصلے پر ایک بستی۔ یہ اہل مدینہ کی میقات ہے۔ آج کل اس کو بئر علی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ عمرہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر یہاں ٹھہرے تھے اور یہیں سے احرام باندھا تھا۔

حَلِیمَہ بنت ابو ذُؤَیب: آں حضرت ﷺ کی رضاعی والدہ۔ ان کا تعلق بنو سعد بن بکر بن ھَوازِن سے تھا۔ ان کے شوہر کا نام عبد العزیٰ تھا، یہ بھی بنو سعد سے تھے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے بقول حضرت حلیمہ سعدیہ اپنے نام و نسب کی طرح حلم، وقار اور سعادت سے

Marfat.com

موصوف تھیں۔

حَلِیْ: ساحل سمندر پر یمن کا ایک شہر۔ مکے اور اس کے درمیان ۸ دن کی مسافت ہے۔

حِمٰی: محفوظ چراگاہ۔ اصمعی کہتے ہیں کہ حِمٰی دو ہیں۔ ایک حِمٰی ضَرِیَّۃ اور دوسری حِمٰی الرَّبَذَۃ۔ ان دو کے علاوہ اور بھی حمی ہیں، مثلاً حمی فید، حمی ذی الشری، حمی النقیع اور حمی النیر وغیرہ۔

الحَمَاتَان: مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔

حمٰی ذی الشرٰی: مکے قریب ایک چراگاہ۔

حِمٰی الرَّبَذَۃُ: الربذہ میں اہل مدینہ کے اونٹوں کے صدقات کے لئے ایک چراگاہ تھی۔ اس جگہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محفوظ چراگاہ قرار دیا تھا۔

حمٰی ضَرِیَّۃُ: دیکھئے ضَرِیَّۃ۔

حِمٰی غَرَزْ: دیکھئے غَرَز۔

حمٰی فَید: بلادطیّ میں فید کے قریب ایک چراگاہ۔

الحَمَامْ (ذَاتُ): مکے اور مدینے کے درمیان ایک مقام۔ دیار قشیر میں یمامہ کے قریب پانی کی ایک جگہ۔

الحمام (غمیس): دیکھئے غمیس الحمام۔

حَمَامَۃ: ابرق العَزَّاف میں بنی سعد بن بکر بن ھَوَازِنْ کے پانی کی ایک جگہ۔

حِمٰی النقیع: دیکھئے النقیع۔

حمٰی النَّیر: نجد کے بالائی حصے میں ایک پہاڑ۔ بغداد میں ایک بستی۔

حِمِرْ: بادیہ میں ایک جگہ۔

حَمْرَاءُ: بیت المقدس کے نواح میں ایک قلعہ۔ مصر میں ایک بستی کا نام بھی حَمْرَاءُ ہے۔

اَلحَمْرَاءُ: مُسَیْجِدْ کے جنوب مغرب میں واقع راستے کی ایک منزل ہے۔ اس میں میٹھے پانی کا ایک چشمہ ہے، جس کی وجہ سے یہاں کھجور، لیمو، کیلے اور سبزیوں کی کاشت ہوتی ہے۔

حَمْرَاءُ الاَسَدْ: مدینے سے ذوالحُلَیفہ جاتے ہوئے راستے کے بائیں جانب ایک مقام، جہاں آپ ﷺ غزوۂ احد کے بعد قریش کے تعاقب میں تشریف لے گئے تھے۔ یہ

Marfat.com

ذو الحلیفہ سے تین میل اوپر کی جانب ہے۔

حَمْرَاءُ الأسد (غزوہ): محرم ۴ ہجری قمری (شوال ۳ ہجری قمری شمسی/ جون ۶۲۵ء) میں غزوۂ احد سے واپسی پر قریش کے لوگ روحاء میں ٹھہرے اور ان کو خیال آیا کہ اب واپس جا کر مدینے پر اچانک حملہ کر دینا چاہئے۔ مسلمان اب مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ ادھر رسول اللہ ﷺ قریش کے تعاقب میں نکلے اور حمراء الاسد تک گئے، مگر قریشی لشکر آپ کی خبر ملتے ہی مکے کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔

حَمْرَاءُ نَمل: ذوالحلیفہ کے جنوب میں سرخ پہاڑ، جو مدینے سے بدر جاتے ہوئے ذوالحلیفہ سے ذرا آگے بائیں جانب آتا ہے۔

حَمْزَۃ بن عبد المطلب: عبدالمطلب کے لڑکے اور آپ ﷺ کے چچا اور رضاعی بھائی۔ بعثت کے چھٹے سال مشرف بااسلام ہوئے۔ غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور شوال ۳ھ میں غزوۂ احد میں وحشی بن حرب کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کو سید الشہداء فرمایا۔

حَمْزَۃ بن عبد المطلب (سَریہ): جہاد کی اجازت ملنے کے بعد سب سے پہلا سریہ تھا، جو ہجرت کے ساتویں مہینے ماہِ رمضان کے شروع میں بھیجا گیا۔ اس میں ۳۰ مہاجرین تھے اور کوئی انصاری نہیں تھا۔ مشرکین کی جماعت میں ۳۰۰ آدمی تھے اور ان کا لیڈر ابو جہل تھا۔ سِیف البَحر پر دونوں کا آمنا سامنا ہوا اور قتال کے لئے صف بندی ہوگئی، مگر مجدی بن عمرو الجہنی نے، جو دونوں کا حلیف تھا، معاملہ رفع دفع کرا دیا۔

الحَمْش: ثنیۃ المرار کے شمال میں ایک مقام۔

حِمْص: دمشق کے قریب شام کا ایک قدیم، مشہور اور بڑا شہر تھا۔ حضرت خالد بن ولید کی قبر اسی شہر میں ہے۔

الحَمْض: یمامہ کے قریب ایک وادی۔ اس کا ذکر غزوۂ حدیبیہ میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ الحمض کے پیچھے کی طرف سے اس راستے پر چلو جس سے ثنیۃ المرار پر نکلتے ہیں۔ لغت میں الحمض ہر اس گھاس کو کہتے ہیں، جو نمکین ہو اور اس کو اونٹ کھاتے ہوں۔

Marfat.com

حَمَل: مکے کے قریب نخلۃ الیمانیہ میں ایک پہاڑ۔

الحَمَل (وادی): یمامہ کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

حِمَّ: بلادِ طَیِء میں ایک وادی کا نام۔

حِمْیَر: یمن کی ایک مشرک قوم جو ذو الکَلاَ غ کی اولاد تھے۔

حِمْیَر (وفد): رمضان ۹ ہجری میں شاہان حمیر کا قاصد، مالک بن مرارہ رَھَاوِیَ، ان کا خط اور ان کے اسلام کی خبر لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان کو ٹھہرائیں اور ان کی مہمان داری کریں۔ پھر آپ ﷺ نے حارث بن عبد کلال، نُعیم بن عبد کلال اور نعمان سرداران ذی رَعَین اور ہمدان کو ایک خط تحریر فرمایا۔

الحَمَیراء: مدینے کے نواح میں ایک جگہ، جہاں کھجور کے باغات ہیں۔

حِناطَۃ حِمْیَری: ابرہہ کا ایک سفیر۔

حَنبَل: امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی وائلی رحمہ اللہ۔ ولادت بغداد ربیع الثانی ۱۶۴ھ، وفات بغداد ربیع الاولِ ۲۴۱ھ، عمر ۷۷ سال، سب سے عظیم تصنیف مُسندِ احمد ہے، جو دس لاکھ احادیث کا انتخاب ہے۔ اس میں تکرار سمیت تیس ہزار احادیث ہیں۔ معتزلہ کے عقائد میں معتصم عباسی کے دور میں بے مثال جرأت کا مظاہرہ فرمایا۔ فقہ حنبلی ان ہی کی جانب منسوب ہے۔

حَنتَم: سبز لاکھ کا برتن۔ سبز روغن کیا ہوا برتن۔ آپ ﷺ نے ایسے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، اس لئے کہ اس کی چکنائی کی وجہ سے اس میں جلد نشہ آ جاتا ہے۔

حَنَذ: مدینے کے قریب ایک جگہ۔

الحَنظَل (ذات): شعب الشیق کے آخر میں بلدح کی طرف ایک پہاڑی راستہ۔

حنظلہ بن الربیع الاسدی: ان کی کنیت ابو رِبعِیّ ہے۔ حنظلہ کاتب کے نام سے مشہور ہیں، کیوں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ عراق کی جنگوں میں شریک رہے۔

Marfat.com

البتہ جنگ جمل میں شریک نہیں ہوئے۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں وفات پائی۔

حنظلہ بن عامر: غزوۂ احد میں حضرت حنظلہ نے کافروں کے سپہ سالار ابوسفیان پر بھرپور وار کیا اور قریب تھا کہ ان کی تلوار ابوسفیان کا کام تمام کردے۔ اس وقت شداد بن اوس نے اچانک پیچھے سے جھپٹ کر ان کے وار کو روکا اور حضرت حنظلہ کو شہید کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آسمان اور زمین کے درمیان حنظلہ کو سفید ابر کے پانی سے چاندی کے برتنوں میں غسل دے رہے ہیں۔ ابوسعید ساعدی کہتے ہیں کہ ہم نے جاکر ان کی لاش کو دیکھا تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حال معلوم کرنے کے لئے ان کی بیوی کے پاس آدمی بھیجا۔ بیوی نے بتایا کہ جب انہوں نے غیبی پکار سنی تو وہ جنابت کی حالت میں جہاد کے لئے نکل گئے تھے اور اسی حالت میں شہید ہوگئے، اسی لئے ان کو غسیل الملائکہ کہتے ہیں۔

حَنظَلَہ بن کعب: قحطانیوں کے ازد کا ایک بطن۔

حَنظَلَہ بن مالک: تمیم کا ایک بڑا قبیلہ۔

حَنَاکِیَۃ: مدینے سے تقریباً سو میل مشرق میں ایک مشہور نخلستان ہے۔ مدینے کے سفر میں شمالی نجد اور عراق کے قافلے یہاں ٹھہرتے تھے۔

اَلْحَنَانُ: بڑے پہاڑ کی طرح ریت کا ایک بہت بڑا ٹیلا۔ مکے اور مدینے کے درمیان بدر کے قریب ایک ریگستان۔

حنیف: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب، اہل عرب نے دین ابراہیم کو حنیفیت کا نام دیا ہوا تھا، پھر مرور زمانہ کے ساتھ وہ دین ابراہیمی کو چھوڑ کر بت پرستی اور ستارہ پرستی میں مبتلا ہوتے گئے، اس کے باوجود آغاز اسلام کے وقت بھی عرب میں بعض ایسے لوگ موجود تھے، جو تلاش حق میں بے تاب اور ملت ابراہیمی کے صحیح عقائد کی تلاش و جستجو میں سرگرداں تھے۔ ان میں قیس بن ساعدہ ایادی، ورقہ بن نوفل قریشی اور زید بن عمرو بن نفیل قریشی بھی تھے۔

حنیفۃ (ابو): ان کا نام نعمان بن ثابت تھا اور ابوحنیفہ کنیت تھی۔ پیدائش ۸۰ ہجری، وفات ۱۵۰ ہجری۔ فقہا کے چار معروف مکاتب فکر میں مشہور ترین مکتب فکر فقہ حنفی کے بانی اور حدیث

Marfat.com

میں سنن کی طرز پر سب سے پہلی کتاب، کتاب الآثار کے مؤلف ہیں۔

حَنِیفَۃ (بنو): مسیلمہ کذاب کا قبیلہ، جو یمامہ میں آباد تھا۔ مسیلمہ اپنے قبیلے کا سردار تھا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

حَنِیفَۃ کا وفد: دیکھئے بنی حنیفہ کا وفد۔

حَنِیفِیتْ: اصطلاح میں حنیف اس مسلمان شخص کو کہا جاتا ہے، جو تمام باطل ادیان سے منہ موڑ کر حق کی طرف مائل ہو جائے، یا اس شخص کو حنیف کہا جاتا ہے جو ملت ابراہیمی کے قبلہ بیت الحرام کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتا ہو۔ عرب میں حنیفیت ابتدا ہی سے موجود تھی، اگرچہ اس کی شکل بدل چکی تھی اور توحید جیسے بنیادی عقائد کی جگہ شرک و بت پرستی نے لے لی تھی۔

حُنَین (غزوہ): فتح مکہ کے بعد ربیع الاول ۶ ہجری قمری (شوال ۶ ہجری قمری شمسی/ جون ۶۳۰ء) میں ہوا۔ اس کو غزوۂ ہوازِن بھی کہتے ہیں، کیوں کہ اس میں بنو ہوازن سے مقابلہ ہوا تھا۔ آپ ﷺ کے ہمراہ ۱۲ ہزار کا لشکر تھا۔ جنگ میں آپ ﷺ کو فتح ہوئی، ۴ مسلمان شہید ہوئے، ۷۰ کافر واصلِ جہنم ہوئے اور بھاری مقدار میں مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔

حنین (وادی): مکے کے شمال مشرق میں طائف کے قریب ذی المَجازْ کی طرف ایک وادی۔ واقدی کے مطابق وادیٔ حنین مکہ سے تین رات کی مسافت پر تھی۔

حَوَاثی: دیکھئے جوءاثی۔

الحَوَاشِی (ذَاتْ): رسول اللہ ﷺ کی ایک زرہ کا نام۔

الحَوْئَب: مکے کے راستے پر بصرہ کے قریب ایک جگہ۔ اس کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔

الحَوْرَاءُ: ایسی عورت جس کی آنکھوں میں سیاہی کے ساتھ ساتھ سفیدی بھی شدید ہو۔ ذی المروہ سے پیچھے ینبع کے شمال میں ایک ساحلی شہر۔ مصر میں حجاز کی جانب ایک علاقہ، جو بحر قلزم کے مشرقی جانب واقع ہے۔ الحوراء اور ذی المروہ کے درمیان دو رات کی مسافت ہے۔

ذی المروہ اور مدینے کے درمیان ۸ برد (۹۶ میل) یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ ہے۔

حَوْرَانْ: قبلے کی سمت میں دمشق کے قریب ایک وسیع علاقہ، جہاں بے شمار بستیاں اور کھیت ہیں۔

حَوْضی یا حَوْضَاءُ: وادی القریٰ اور تبوک کے درمیان ایک جگہ، تبوک جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے یہاں قیام فرمایا تھا اور جس جگہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی تھی، وہاں ایک مسجد ہے۔

Marfat.com

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ اس جگہ کا نام حوضاء (ض سے) ہے۔

حوض کَوثَر: ساتویں آسمان کی بالائی سطح پر واقع ایک نہر کا نام، جس کے پیالے یاقوت، موتی اور زبرجد کے ہیں۔ اور اس پر سبز رنگ کے لطیف پرندے ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

الحَوْمَان: بلادِ بنی عامر بن صعصعہ میں ایک جگہ۔

حَوْمَانَۃُ الدَّرَّاج: بصرہ سے مکہ کے راستے میں القَیصُومَہ کے قریب پانی کی ایک جگہ۔

حُوَیطَب بن عبد العُزّٰی: قریش کے ایک سردار کا نام۔ ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ یہ ان صحابہ میں سے ہیں، جو فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ اس سے پہلے اسلام کے خلاف لڑتے رہے۔ غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں مشرکین مکہ کے ساتھ تھے۔ اسلام کے بعد حنین اور طائف کے معرکوں میں شریک ہوئے۔ حنین کی غنیمت سے آپ ﷺ نے ان کو سو اونٹ دیئے۔ ۵۴ھ میں خلافت معاویہ کے آخری دنوں میں مدینے میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

حُوَیِّصَہ بن مسعود الاوسی: یہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے اور مُحَیِّصَہ سے عمر میں بڑے تھے کہ مُحَیِّصَہ نے ابن سنینہ یہودی کو قتل کر دیا جو بڑا تاجر تھا۔ حُوَیِّصَہ نے مُحَیِّصَہ کو پکڑ کر مارنا شروع کر دیا۔ مُحَیِّصَہ نے کہا کہ مجھے ایک ایسی ذات نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا کہ اگر وہ تیرے قتل کا حکم دیتی تو میں ضرور تیری گردن مار دیتا۔ حُوَیِّصَہ یہ سن کر حیران رہ گیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آیا۔

حَیَازِیم: سخت زمین، سینہ۔

حَیدَان: معد کے لڑکے کا نام۔ (ابن سعد کے مطابق)۔

حَیرَان: حَرَّۃ لیلیٰ میں ایک پہاڑ۔

حِیرَۃ: اسلام سے پہلے شاہان عراق کی تخت گاہ۔

الحِیرَۃ: کوفے سے تین میل پر ایک نیا شہر۔

حَیزُوم: حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام۔ سخت زمین، سینہ۔ جمع حَیَازِیم آتی ہے۔

حَیس: ایک عمدہ حلوئی جو کھجور، آٹے اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

الحَیسَرْ (ابو) انس بن رافع: خِزرَج کا ایک شخص جو جنگ بعاث سے پہلے چند نوجوانوں کے ہمراہ اپنی قوم خزرج کی طرف سے قریش کے کسی قبیلے کو اپنا حلیف بنانے کے لئے مدینے سے مکے آیا تھا۔

حَیفَاءُ: مدینے میں ایک جگہ، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہاں گھڑ دوڑ ہوتی تھی۔

الحَیلُ: مدینہ اور خیبر کے درمیان ایک جگہ۔ اسی کے قریب غابہ میں رسول اللہ ﷺ کے اونٹ چرتے تھے، جہاں عُیَینَۃ بن حصن الفزاری نے ۶ ھ میں غارت ڈالی تھی۔

حَیّ: کنبہ، جو قبیلے سے چھوٹا ہو۔

حَیّۃ بنت ھاشم: ہاشم کی بیٹی کا نام۔

حُیَیّ بن اَخطَب: یہ یہودی تھا۔ یاسر بن اخطب کا بھائی اور اپنی قوم بنو نضیر کا سردار تھا۔ اسی نے بنو قُرَیظَۃ کے سردار کعب بن اسد کو غزوۂ احزاب کے موقع پر آں حضرت ﷺ کی دشمنی پر جمع کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔

Marfat.com

باب الخاء

الخَابُوْر: نرم پتھریلی زمین۔ ان نہروں میں سے ایک نہر، جو جزیرۂ فراتیہ کے وسط میں دریائے فرات میں گرتی ہیں۔

خَاخ: مکے اور مدینے کے درمیان حَمرَاءُ الاَسد کے قریب وادئ عقیق کی حدود میں ایک جگہ، جس کو رَوْضَۃُ خَاخ کہتے ہیں۔

خَارِف: یمن میں صنعا کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

خَاص: خیبر میں دو وادیاں تھیں، ایک وادی السُّرَیر اور دوسری وادی خاص۔

الخَافِقِین: مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔ اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے منبر کے ضمن میں آتا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ سہل نے کہا کہ مدینے میں ایک ہی بڑھئی تھا۔ سو میں اور وہ بڑھئی الخافقین کی طرف گئے اور ہم نے اَثل (جھاؤ) سے منبر کے لئے لکڑی کاٹی۔ مشہور یہ ہے کہ آپ ﷺ کے منبر کے لئے لکڑی الغابہ کے اثل سے لی گئی تھی، جو احد کے پیچھے ہے۔

خالد بن البکیر بن عبد یالیل: خالد اور ان کے تینوں بھائی ایاس، عامر اور عاقل سابقین اسلام میں سے تھے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ دارارقم بن ارقم میں سب سے پہلے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ سب نے اپنی بیویوں کے ساتھ مدینے ہجرت کی اور مدینے میں رفاعہ بن منذر کے ہاں قیام کیا۔ آپ ﷺ نے ان کے اور زید بن دثنہ کے درمیان مواخاۃ قائم فرمائی۔ رجیع کے دن ۳۰ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

خالد بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی: کنیت ابوسعید ہے۔

Marfat.com

ماں کا نام ام خالد بنت جناب بن عبد یا لیل ۔قدیم الاسلام ہیں ۔ان کی لڑکی کہتی ہیں کہ میرے والد اسلام میں پانچویں ہے۔ان سے پہلے حضرت علی، حضرت ابوبکر، زید بن حارثہ اور سعد بن ابی وقاص اسلام لائے ۔رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ان کے اسلام کا باپ کو پتا چلا تو اس نے گالیاں دیں اور سر پر لاٹھیاں مار مار کر سر پھاڑ دیا اور گھر سے نکال دیا۔ اپنے دوسرے لڑکوں کو ان سے بات کرنے سے منع کر دیا۔ اہلیہ کے ساتھ حبشہ ہجرت کی۔ حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبشہ سے آئے۔اس وقت آپ ﷺ خیبر میں تھے۔آپ نے خیبر کی غنیمت میں سے ان کو حصہ دیا۔حضرت ابوبکر کی وفات سے ۲۴ راتیں پہلے شام میں واقعۂ اجنادین میں شہید ہوئے۔

خالد بن ولید بن المغیرہ: غزوۂ موتہ سے پہلے اسلام لائے، اس لئے غزوۂ موتہ میں شریک ہوئے اور حضرت زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کے بعد ان ہی کو امیر بنایا گیا اور اللہ نے ان ہی کے ہاتھ پر فتح دی۔موتہ کے روز ان کے ہاتھ سے ۹ تلواریں ٹوٹی۔عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ میں، خالد اور عثمان بن طلحہ صفر ۸ھ کے شروع میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے۔فتح مکہ کے دن حضرت خالد نے اسلامی لشکر کے ایک حصے کی قیادت کی، اس کے بعد کئی سرایا میں اسلامی لشکر کی قیادت کی۔آپ ﷺ کی وفات کے بعد بہت سے اہم لشکروں کی قیادت کی۔

خالد بن ولید (سریہ ۱): آپ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد ۲۵ صفر ۹ ہجری قمریہ (۲۵ رمضان ۸ ہجری قمریہ شمسی ۱۳ جون ۶۳۰ء) کو عزیٰ نامی بت کو منہدم کرنے کے لئے ۳۰ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔یہ بت وادیٔ نخلہ میں نصب تھا، جو مکے کی مشرقی جانب ایک دن کی مسافت پر واقع ہے۔

خالد بن ولید (سریہ ۲): اس کو سریہ غمیصاء بھی کہتے ہیں۔غزوۂ حنین سے پہلے ربیع الاول ۹ ہجری قمری (شوال ۸ ہجری قمریہ شمسی / جون، جولائی ۶۳۰ء) میں ۳۵۰ مہاجرین و انصار پر مشتمل یہ سریہ بنوجذیمہ کی طرف روانہ فرمایا گیا، جو بنوکنانہ کی ایک شاخ تھی۔یہ لوگ یلملم کی جانب مکے سے ایک دن کی مسافت پر آباد تھے۔ان میں سے کچھ لوگ قتل ہوئے اور کچھ قید ہوئے۔

Marfat.com

خالد بن ولید (سریہ ۳): محرم ۱۰ ہجری (شعبان ۹ ہجری قمریہ شمسی / اپریل ۶۳۱ء) میں تبوک میں قیام کے دوران آپ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ۴۲۰ سواروں کے ہمراہ اُکَیدِر بن اُکَیدِر بن عبدالمالک نصرانی کی جانب روانہ فرمایا، جو ہرقل کی طرف سے دومتہ الجندل کا گورنر تھا۔ اکیدر نے ۲۰۰۰ اونٹوں، ۸۰۰ گھوڑوں، ۴۰۰ زرہوں اور ۴۰۰ نیزوں پر صلح کی پیش کی، جو قبول کرلی گئی۔ صحیح قول کے مطابق اکیدر کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

خالد بن ولید (سریہ ۴): رمضان ۱۰ ہجری قمری (ربیع الاول ۱۰ ہجری قمریہ شمسی / دسمبر ۶۳۱ء) میں بنوعبدالمدان کی جانب دعوت اسلام کے لئے روانہ فرمایا گیا، جو قبیلہ بنوحارث بن کعب کی ایک شاخ تھے اور یمن میں آباد تھے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اس کو قبول کرلیا اور حضرت خالد نے ان کو امن دے دیا۔

خالدہ بنت حارث: عبداللہ بن سلام کی پھوپھی۔ یہ ہجرت مدینہ منورہ کے بعد ابتدائی دنوں میں اسلام لے آئی تھیں۔

خالدہ بنت ہاشم: آپ ﷺ کے پردادا ہاشم کی لڑکی کا نام۔

الخَبار: نرم پتھریلی زمین۔ غزوۂ بدر سے پہلے آپ ﷺ قریش کے ایک تجارتی قافلے کے ارادے سے مدینے سے نکلے۔ یہ مقام اسی راستے پر مدینے کے قریب ہے۔ وادیٔ عقیق کے نواح میں مغرب کی جانب ہے۔

خَبء یا خبوٗ: مدینے میں قباء کی جانب ایک وادی۔

خَبّاب بن الأرَت بن سعد بن خزیمہ بن کعب رضی اللہ عنہ: ایک مشہور صحابی جن کو ابتدائے اسلام میں مشرکین مکہ نے بے پناہ تشدد کا نشانہ بنایا۔ ان کا تعلق قبیلہ تمیم سے تھا اور لوہار کا کام کرتے تھے۔ زمانۂ جاہلیت میں غلام بنا کر فروخت کردیئے گئے تھے۔ ام انمار نے ان کو خریدا تھا۔ دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لائے۔ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ ۶ نبوی میں ایمان لائے، بدر سمیت تمام اہم غزوات میں شریک رہے۔ ۳۷ ہجری میں کوفہ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

خُبّان: زیریں نجران میں ایک جگہ۔ یمن میں نجران کے قریب ایک بستی، جو اسی نام کی وادی

Marfat.com

میں واقع ہے۔ اس کا ذکر اسود عنسی کذّاب کے قصے میں آتا ہے۔

خَبت: بنی کلب کے پانی کی ایک جگہ یا کنواں۔

خبطؔ: درخت کے پتوں کو کہتے ہیں، جو لاٹھی وغیرہ سے جھاڑے جائیں۔ مدینے سے پانچ دن کی مسافت پر، ارض جہینہ میں ساحل بحر کے قریب ایک جگہ۔ ابو عبیدہ بن الجراح کے سریے میں اس کا ذکر آتا ہے، جو ۸ ہجری میں بھیجا گیا تھا۔ اس سریے میں ۳۰۰ مہاجرین وانصار تھے۔ دوران سفر لوگوں نے بھوک کی شدت سے درختوں کے پتے جھاڑ کر کھائے تھے، اس لئے اس کو سریۂ خبط کہتے ہیں۔ پھر سمندر نے ان کے لئے ایک بہت بڑی مچھلی نکال دی، جس سے وہ واپس آنے تک کھاتے رہے۔

خبیب بن اساف رضی اللہ عنہ: ہجرت مدینہ کے موقع پر قبا پہنچ کر حضرت ابو بکرؓ نے ان کے مکان پر قیام فرمایا تھا۔

خبیب بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ: ایک مشہور صحابی، جو واقعہ رجیع میں شہید ہوئے اور بلیغ الارض (زمین کے نگلے ہوئے) کے لقب سے مشہور ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک رہے، قریش کے لوگ جب ان کو سولی دینے کے لئے تنعیم لے گئے تو حضرت خبیب نے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت مانگی۔ ان لوگوں نے حضرت خبیب کو دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔ یہ پہلے شخص ہیں، جنہوں نے قتل سے پہلے دو رکعت پڑھی۔

خبیت: مدینے سے شمال کی جانب ۲۴ میل کے فاصلے پر ذی القصہ اور الطرف کے راستے پر ایک جگہ۔ بنی عبس اور اشجع کا مشترکہ پانی۔

ختم (جبل): مکے کے قریب ایک پہاڑ۔

خثعم: جبل سراۃ میں طائف اور نجران کے درمیان ایک پہاڑ کا نام۔ اسی نسبت سے یہاں آباد ایک قبیلہ بھی خثعم کہلاتا تھا۔ جو تبالہ کے قریب بیشہ کے علاقے میں آباد تھا۔ ابرہہ الاشرم بھی صنعا سے چل کر خثعم کے راستے مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا تھا۔

خثعم اور عثعث کے وفود: ذوالخلصہ بت کے انہدام کے بعد خثعم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ عثعث بن زجر اور انس بن مدرک بطور وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے اور ان کی خواہش پر آپ ﷺ نے ان کے لئے امن کا فرمان لکھوایا۔

Marfat.com

خِدْن: اسلام سے پہلے عربوں میں رائج نکاح کی ایک قسم۔ یہ نکاح گواہوں کے بغیر کیا جاتا تھا اور اس کو پوشیدہ رکھا جاتا تھا۔

خَدِیْجَه: یہ قریش سے تھیں۔ مکے میں ان کا خاندان نہایت معزز اور دولت مند تھا۔ یہ آپ کی سب سے پہلی بیوی تھیں اور سب سے پہلے اسلام لائی تھیں۔ کوئی مرد یا عورت ان سے پہلے اسلام نہیں لایا۔ حضرت خدیجہ کے بطن سے دو یا تین لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔
نبوت کے دسویں سال ۶۵ سال کے عمر میں انتقال ہوا اور حجون میں دفن ہوئیں۔

الخَذَوَات: ابن سعد کے مطابق العرج کے قریب ایک جگہ۔ واقدی نے غزوۃ المریسیع میں اس کا ذکر کیا ہے۔

خِرَاش بن أُمَیَّة خزَاعِی: ایک صحابی۔ خَدَیبیَة میں قیام کے دوران آپ ﷺ نے ان کو اپنا ایلچی بنا کر اہل مکہ کے پاس بھیجا تھا، تا کہ وہ ان کو بتا دیں کہ ہم صرف بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں، جنگ کے لئے نہیں۔ مگر قریش نے ان کے اونٹ کو مار ڈالا اور وہ خود بڑی مشکل سے جان بچا کر آپ ﷺ کے پاس پہنچے۔

الخَرِب یا الخَرَب: الغمیم سے ملی ہوئی ایک جگہ۔ کراع الغمیم اسی غمیم کی طرف منسوب ہے۔

الخَرْج: ارض یمامہ میں ایک وادی، جس میں بکر بن وائل میں سے بنی قیس بن ثعلبہ بن عکابہ کی بستیاں ہیں۔ یہ یمامہ کی بہترین وادیوں میں سے ہے۔

الخَرجَاءُ: مکہ اور البصرہ کے درمیان قافلوں کے ٹھہرنے کی ایک جگہ۔

الخَرجَانِ: مدینے کے نواح میں پانی کی ایک جگہ۔

الخَرَّاز: خرار کے معنی ہیں آواز کے ساتھ بہنے والا پانی۔ مدینے کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ جحفة اور رَابغ کے قریب ایک وادی۔ غَدِیر خم بھی اسی کے قریب واقع ہے۔ طائف کے قریب وَج کے زیریں حصے میں ایک جگہ۔ خیبر میں بھی اس نام کی ایک جگہ ہے۔ سفر ہجرت اور سریۂ سعد بن ابی وقاص میں اس کا ذکر ملتا ہے، جو ایک ہجری میں بھیجا گیا تھا۔

الخِرْنَق: رسول اللہ ﷺ کی ایک زرہ کا نام۔

الخِرْنَق: ذات عِرق اور البصرہ کے درمیان ایک جگہ۔

Marfat.com

خَزوَرَہ: حرم مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام تھا۔ اب یہ حرم کی توسیع میں آ چکی ہے۔

خَزَیم: مدینے اور الروحاء کے درمیان ایک پہاڑی راستہ۔ مدینے اور الجار کے مابین ۲ پہاڑوں کے درمیان ایک راستہ۔ بکری کہتے ہیں کہ المضیق اور الصفرا ء کے درمیان ایک پہاڑی راستہ، جو الجار کی طرف جاتا ہے۔ بدر سے واپس آتے ہوئے رسول اللہ ﷺ اسی راستے سے گزرے تھے۔

خزاعۃ: قحطانیوں میں سے ازد کا قبیلہ۔ قدیم زمانے میں یمن میں آباد تھا۔ آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے ان لوگوں نے بنو جرہم کو حجاز سے نکال کر حجاز اور مکے پر قبضہ کر لیا تھا، پھر قصی کے زمانے میں یہ لوگ جدہ میں آباد ہو گئے تھے۔ صلح حدیبہ کے موقع پر مسلمانوں کے حلیف بن گئے اور پھر یہی لوگ فتح مکہ کا سبب بنے۔

خَزبیٰ: مدینے میں مسجد قبلتین کی طرف حرۃ کے اونچے حصے پر ایک جگہ، جہاں انصار کے بنی سلمہ کا گھر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس نام کو پسند نہیں فرمایا اور اس کو تبدیل کر کے صالحہ کر دیا۔

خزرَج: مدینے کے ایک قبیلے کا نام، جس کا سلسلہ قحطان سے جا ملتا ہے۔ اسلام کے بعد یہ لوگ انصار کہلائے۔ قبیلہ اوس کی طرح یہ بھی سدّ مآرب کی تباہی کے بعد یمن سے ہجرت کر کے یثرب پہنچے۔

الخزامین: مدینے کا ایک مشہور بازار۔

خزیمہ: مدرکہ کے ایک لڑکے کا نام، جو ملت ابراہیمی پر تھا۔

خسرو نوشیروان: یہ قباذ کے بعد ایران کا حاکم بنا۔

خِشاش: دیار بنی لحیان میں ایک جگہ۔

خشب (ذو): مدینے سے ایک رات کی مسافت پر شام کے راستے پر ایک وادی۔ یہاں بڑی تعداد میں پانی کے چشمے ہیں۔ ابوقتادہ کا جو سریہ فتح مکہ سے پہلے بطن اضم بھیجا گیا تھا، اس میں اس کا ذکر آتا ہے۔ واقدی نے غزوۂ تبوک میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ یہاں رسول اللہ ﷺ کی ایک مسجد بھی ہے۔

الخشبۃ: بنی ثعلبۃ بن سعد بن ذبیان کی ایک جگہ۔

الخشرمۃ: ینبع کے قریب ایک وادی، جس کا پانی سمندر میں گرتا ہے۔

Marfat.com

خشَین: ارض شام میں وادی القریٰ سے آگے جنسمٰی کے قریب دو پہاڑ۔ ان میں سے ایک دوسرے سے چھوٹا ہے۔ ٦ھ میں حضرت زید بن حارثہ کا ایک سریہ ارض خشین میں بنو جذام کی طرف بھیجا گیا تھا۔

خشَین کے وفود: سب سے پہلے ابو ثعلبہ خشنی اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا، جب آپ ﷺ غزوۂ خیبر کی تیاری کر رہے تھے۔ ابو ثعلبہ بھی آپ کے ہمراہ خیبر روانہ ہو گیا اور غزوے میں شریک ہوا۔ اس کے بعد خشین کے ۷ آدمیوں کا ایک اور وفد آ کر مسلمان ہوا اور پھر واپس اپنی قوم کی طرف چلا گیا۔

الخَصاصَة: حجاز اور تہامہ کے درمیان دیار بنی زبید و بنی الحارث ابن کعب میں ایک شہر، جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عکرمہ بن ابی جہل کے ہاتھ پر ۱۲ ہجری میں فتح ہوا تھا۔

الخَصر: بنی سلیم کی ایک وادی کا نام۔

الخَصِیَ: ایک قلعہ۔ مدینے کے قریب قبا میں ایک کنواں۔

الخَضخَاض: أضاءَة بنی غِفار کے قریب ایک جگہ، اس کے ایک طرف ایک قبرستان ہے جس کو مقبرۃ المہاجرین کہتے ہیں۔ جُندَع بن ضَمرَۃ بن ابی العاص ہجرت کے بعد مسلمان ہوئے تھے اور مکے ہی میں تھے۔ جب وہ بیمار ہوئے اور ان کو اپنی موت کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ مجھے مکے سے نکال دو۔ جب ان کو نکالا گیا تو ان سے پوچھا گیا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے مدینے کی طرف اشارہ کیا۔ الخضخاض کے قریب واقع قبرستان کے قریب پہنچ کر ان کی موت واقع ہوگئی اور ان کو اسی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اسی لئے اس کو مقبرۃ المہاجرین کہتے ہیں۔ اسی کے بارے میں آیت نازل ہوئی:

ومن یخرج من بیتہ مہاجرا... اجرہ علی اللہ (النساء:۱۰۰)

خَضِرَۃ: رسول اللہ ﷺ کی ایک کنیز کا نام۔ مدینے کے مشرق میں بنی سلیم اور غطفان کے درمیان قیس عیلان کے بنو محارب کا علاقہ، یہ علاقہ حجاز سے متصل مشرقی نجد میں ہے۔

الخَضِمات: منازل بنی سلمہ سے ایک میل پر مدینے کے قریب ایک بستی۔ اس کو نقیع الخضمات بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

الخضیر: ارض بنی سلیم میں ایک پہاڑ۔

الخضیریَۃ: بغداد کا ایک محلہ۔

الخط: بحرین میں عبدالقیس کا محلہ، جہاں کثرت سے کھجور پیدا ہوتی تھی۔ مکے کا ایک پہاڑ۔

خطّاب: عدنان کے تمیم کا ایک بطن۔

الخطم: مدینے کے قریب ایک جگہ۔

خطمَۃ: مدینے کے بالائی علاقے میں ایک جگہ۔

خطم الحجون: جبل حجون کا وہ تنگ راستہ، جو معلات کی طرف وادی میں جاتا ہے۔

الخِطمیَ یا الخَطماءُ یا الخطیم (ذات): تبوک کے جنوب سے مدینے کی طرف ۵ مرحلوں پر ایک جگہ۔ مدینے سے غزوۂ تبوک کے لئے جاتے ہوئے آپ ﷺ نے یہاں ایک مسجد بنائی تھی۔

خطیب البغدادی: ابوبکر احمد بن علی، تاریخ بغداد کے مصنف، وفات ۴۶۳ھ۔

خِفارَہ: وہ اجرت، جو اموال تجارت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بحفاظت پہنچانے کے لئے قبائل کو دی جاتی تھی۔

خفینن: مدینے اور ینبع کے درمیان، ینبع سے قریب پانی کی ایک جگہ۔

الخلائق: مدینے سے ۱۲ میل کے فاصلے پر عبداللہ بن ابی جحش کی زمین۔ آج کل اس کو خلیقۃ عبد اللہ کہتے ہیں۔ اس میں کھیت اور کھجور کے باغ ہیں۔ غزوۃ العشیرہ میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

خلائِل: مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔

خلدون (ابن): عبدالرحمن ولی الدین۔ ولادت تیونس، یکم رمضان ۷۳۲ ہجری، وفات قاہرہ، ۱۵ رمضان ۸۰۸ ہجری، عمر ۷۶ سال۔ ۴۲ سال کی عمر میں اپنی مشہور تاریخ لکھنا شروع کی، جس کا عربی نام کتاب العِبَر ہے اور مقدمے کے ساتھ ۸ جلدوں میں ہے۔

خَلص: مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی، جس میں بہت سی بستیاں اور کھجور کے باغات ہیں۔ خیبر کی وادیوں میں سے ایک وادی۔

الخَلَصۃ یا الخَلصۃ (ذو): ایک گھر کا نام، جس میں ایک بت نصب تھا۔ گھر کو الخلصۃ کہتے تھے اور بت کو ذو الخَلَصہ کہتے تھے۔ مکہ اور یمن کے درمیان تبالہ میں مکے سے ۷ رات کی

Marfat.com

مسافت پر قبائل دوس، خثعم اور بجیلہ کا ایک بت، جس کو رسول ﷺ کے حکم پر ۱۰ ہجری میں جریر بن عبداللہ البجلی نے منہدم کیا۔ کہا جاتا ہے کہ عمرو بن لحی بن قمعۃ نے اس بت کو اسفل مکہ میں اس وقت نصب کیا تھا، جب دوسرے متعدد مقامات پر بت نصب کئے گئے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کعبۃ الیمانیہ تھا، جس کو ابرہہ بن الصباح الحمیری نے بنایا تھا۔ اس کے اندر ایک بت تھا، جس کو الخلصہ کہا جاتا تھا۔ ذوالخلصہ کو کعبہ الیمانیہ اور بیت الحرام کو کعبۃ الشامیہ کہا جاتا تھا۔

خَلَف: عدنان کے قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

الخَلّ: مدینے سے متصل جبل سلع کے نزدیک ایک جگہ۔

خلَیسَۃ: آپ ﷺ کی ایک کنیز کا نام۔

خلَیص: مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک قلعہ۔ مکے سے اس کا فاصلہ تقریباً ۹۰ کلومیٹر ہے۔

خلِیفَۃ: مکے کے قریب ایک پہاڑ۔ فتح مکہ کے دن مشرکین مکہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام کو دیکھنے کے لئے اسی پہاڑ پر چڑھے تھے۔ زمانۂ جاہلیت میں اس کو کَیدا کہتے تھے۔

خلِیفَہ بن خیاط: وفات ۲۴۰ ہجری۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط کے مؤلف۔ یہ کتاب فتوحات و غزوات کے سلسلے مین اہم ابتدائی ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس میں ۱۰۰ ہجری تک کے واقعات ہیں۔ سن وار تاریخ پر یہ پہلی اور مستند کتاب ہے۔ ان کی طبقات بھی معروف ہے۔

خلِیقَۃ: دیار سلیم اور مدینے کے درمیان مدینے سے ۱۲ میل پر ایک منزل (مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ)۔ مکہ اور یمامہ کے درمیان راستے کے ساتھ بنی عجلان کے پانی کی ایک جگہ۔

الخَمْسُون: مدینے کی وادیوں میں سے وادی القفف میں ایک جگہ۔

خُم: رابغ کے قریب جحفہ سے دو میل جنوب میں مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی ہے۔ یہاں ایک غدیر (تالاب) ہے، جہاں حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ سے واپسی پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو جمع کر کے ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ آج کل اس کو الغوبۃ کہتے ہیں۔

خَمَان: تزبان میں ایک پہاڑ۔

خَمَر: مدینے میں ایک پہاڑی درہ۔

الخَنَادِم: مکہ کا ایک پہاڑی سلسلہ، جو مسجد حرام کے قریب جبل ابی قبیس اور شعب ابی عامر سے

Marfat.com

شروع ہوتا ہے اور مشرق میں المجز تک چلا جاتا ہے اور جنوب میں المجز الغربی تک جاتا ہے۔ فتح مکہ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

خُناس: حضرت مصعب بن عمیرؓ کی ماں کا نام۔

الخَناصِرُ (ذو): دیار بنی بکر و تغلب میں ایک جگہ۔

خَنافَة: مدینے کے عوالی میں آپ ﷺ کے صدقات کی ایک جگہ۔

خِندِف: مُدرِکہ، طَابخہ اور قَمعَہ کی ماں کا نام ہے، جو یمن کی رہنے والی تھی۔

الخَندَق: وہ خندق جو ۵ ہجری میں غزوۂ احزاب کے موقع پر حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے مدینے کے دفاع کے لئے کھودی تھی۔

الخَندَمہ: مکے کا ایک مشہور پہاڑ۔ منیٰ کے راستے میں دائیں طرف جبل ابی قبیس کی پشت پر ایک پہاڑ۔ فتح مکہ کے دن جب آپ ﷺ آئے تو صفوان بن امیہ، عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو آپ ﷺ کو قتل کرنے کے لئے (نعوذ باللہ) یہاں جمع ہوئے تھے۔

الخَوَاز: مکے کے قریب اَجلیٰ کے مقابل ایک جگہ۔

الخَوَانِق: دیکھئے حَلیَة۔

خَوْد: لوہے کی ٹوپی، جسے دوران جنگ سر اور چہرے کی حفاظت کے لئے اوڑھا جاتا ہے۔

الخَوَرنَق: عراق کے شہر حرہ میں ایک قصر۔ حرہ میں ابھی اس کے آثار موجود ہیں۔

خُوزِستَان: ایران کے ایک صوبے کا نام۔ ہرمزانؓ اسلام لانے سے قبل اسی صوبے کے گورنر تھے۔

الخَوع: خیبر میں قلع نطاۃ کے قریب ایک جگہ، جو زبیر بن عوام کا حصہ تھی۔

خَولَان: یمن کا ایک علاقہ، جو خولان بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ بن مالک بن عمرو بن مُرّۃ بن زید بن مالک بن حمیر بن سباء کی طرف منسوب ہے۔ ۱۳ یا ۱۴ ہجری میں حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں فتح ہوا۔

خَولَان: یمن کے قبائل میں سے ایک قبیلہ، جو مآرب کے مغرب میں رہتے تھے۔

خَولَان (وفد): یہ وفد شعبان ۱۰ ہجری میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس میں دس آدمی تھے۔ جب یہ لوگ اسلام کی تعلیم حاصل کر کے واپس جانے لگے تو آپ ﷺ نے ان کو زادِ راہ دیا۔

Marfat.com

خَولَان بن عمرو: قحطانیوں کے کہلان کا ایک بطن۔

خَولَۃ: آپ ﷺ کی کنیز اور حفص بن سعید کی دادی۔

الخَوِیٰ: مَلَل میں ایک جگہ۔

خَیاذَان: مدینے کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

الخَیال: حِمیٰ ضریہ کی طرف جانے والا ایک راستہ۔ بنی تغلب کا علاقہ۔

الخِیَام: مدینے سے بدر جاتے ہوئے خیفِ نوح سے چار میل پر ایک جگہ۔

خَیبَر: مدینے سے تقریباً ۹۶ کلومیٹر شمال میں شام کی طرف جاتے ہوئے ایک حرے (کالی پتھریلی زمین) کے قریب واقع ہے۔ یہاں یہودیوں کے بہت سے قلعے تھے، جن میں سے بعض کے آثار اب بھی باقی ہیں۔ ان قلعوں کو مسلمانوں نے غزوۂ خیبر میں فتح کیا تھا۔ یہ علاقہ نہایت زرخیز اور یہودیوں کا سب سے بڑا مرکز تھا۔

خَیبَر (غزوہ): یہ جمادی الاولیٰ ۷ ہجری قمری (محرم ۷ ہجری قمریہ شمسی/ستمبر ۶۲۸ء) میں ہوا۔ آپ ﷺ کے ساتھ ۱۴۰۰ پیدل اور ۲۰۰ سواروں کا لشکر تھا۔ خیبر چوں کہ جنگ سے فتح ہوا تھا، اس لئے خیبر کا مال اُن تمام مجاہدین میں تقسیم ہوا، جو جنگ میں شریک تھے۔

خَیثَمَۃ مالک (ابو): (یا عبداللہ) بن قیس بنی سالم کے انصاری تھے۔ غزوۂ احد میں شرکت کی۔ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلنے سے پیچھے رہ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کے دس روز بعد وہ دوپہر کے وقت اپنے باغ کی طرف آئے۔ اس وقت نہایت شدت کی گرمی تھی اور ان کی بیوی نے چھپر میں پانی چھڑکا ہوا تھا اور کھانا تیار تھا۔ یہ دیکھ کر انہوں نے کہا کہ ربِ کعبہ کی قسم! میں ہلاک ہو گیا، اگر اللہ میری توبہ قبول نہ کرے۔ میں کھجور کے سائے میں ہوں اور رسول اللہ ﷺ سخت گرمی اور لو میں۔ اسی وقت وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور اللہ کی رضا کے لئے تبوک کی طرف نکل کھڑے ہوئے کہ شاید وہ اسلامی لشکر کو پالیں۔ جب لشکر کے قریب پہنچے تو لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! مدینے کی طرف سے کوئی سوار آرہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوخیثمہ ہوں گے۔ پھر وہ روتے ہوئے آپ ﷺ کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے اور اپنی کوتاہی کا سبب بیان کیا۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے استغفار اور خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ یزید بن معاویہ کی خلافت

Marfat.com

کے زمانے میں وفات پائی۔

خَیف: مکہ کے قریب ایک وادی۔ پہاڑ کا نشیبی حصہ، جو عام سطح زمین سے بلند ہو۔ منیٰ کی مسجد الخیف اسی کی طرف منسوب ہے۔

خَیف بنی کِنَانَة: وادیٔ مُحَصَّب کو کہتے ہیں، جو مکہ اور منیٰ کے درمیان، منیٰ سے زیادہ قریب ہے۔ آج کل اس کو مَعَابِدَة کہتے ہیں۔

خَیف الحَمَیرَاء: ارض حجاز میں ایک جگہ۔

خَیف ذِی القَبر: یہ خیف سَلاَم سے نیچے کی جانب تھا، جہاں کھجور، کیلے اور انار کے درخت کثرت سے ہوتے تھے اور بنو مَسرُوح، سعد اور کِنَانَة کے لوگ رہتے تھے۔

خَیف سَلاَم: عُسفَانْ کے قریب مدینہ منورہ کے راستے پر ایک بستی۔ خزاعَة کے لوگ بڑی تعداد میں یہاں رہتے تھے۔

الخِیَل: ایک پہاڑ، جس کا ذکر مغازی میں آتا ہے۔ سوق مدینہ میں زید بن ثابت کے گھر کے قریب ایک جگہ۔ اس کو بَقِیعُ الخِیَل بھی کہتے ہیں۔

خَیم: مدینے اور دیار غطفان کے درمیان ایک جگہ۔

خَیمَتا ام مَعبَد: المُشَلَّل سے قُدَید تک ۳ میل کی مسافت ہے، ان دونوں کے درمیان ام معبد کے دو خیمے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ سفر ہجرت میں رسول اللہ ﷺ کچھ دیر یہاں ٹھہرے تھے۔

خَینَف: حجاز کی ایک وادی۔

خَیوَان: ایک بستی جہاں زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ہمدان کا ایک بطن رہتا تھا اور یہ طریق مکہ پر صنعاء سے دو دن کی مسافت پر تھی۔ یمن کا ایک شہر۔

خَیوَان: قبیلہ ہمدان کا ایک بطن۔

خَیوَن: صنعا کے علاقے میں ایک بستی، جہاں یعوق بت نصب تھا۔

Marfat.com

باب الدال

دَاءَۃ: مکہ کے نواح میں نخلۃ الشامیہ اور نخلۃ الیمانیہ کے درمیان ایک پہاڑ کا نام۔ مکے اور طائف کے درمیان نعمان میں ایک جگہ۔

دَاثی: تہامہ میں ایک جگہ۔

دَاحِس: دیارِ بنی سلیم میں فلج کے قریب ایک جگہ۔

دَارَا: نصیبین اور ماردین کے درمیان پہاڑ کے دامن میں ایک شہر۔ طبرستان کے پہاڑوں میں ایک قلعہ۔ دیارِ بنی عامر میں ایک وادی۔

دَارَاء: بحرین کے نواح میں ایک مشہور جگہ، اس کا ذکر عبد القیس کے وفد میں آتا ہے، جو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

دَارُ اَرْقَم: دیکھیے اَرْقَم۔

دَارَۃُ قُزَح: وادی القریٰ کے قریب ایک جگہ، جہاں قوم عاد ہلاک ہوئی تھی۔

دَارُ الخَیزُرَان: دیکھیے دَارِ اَرْقَم۔

دار السلام: بغداد۔

دَارُ العَجَلَۃ: دار سعید بن سعد بن سہم، یہ دار الندوہ سے پہلے بنایا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ پہلا دار ہے، جو قریش نے مکہ میں بنایا، ابن الکلبی کہتے ہیں کہ قریش نے سب سے پہلے دار الندوہ بنایا تھا۔

دار القضاء: مدینے میں مروان بن حکم کا دار، یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا، حضرت عمر کی شہادت کے بعد ان کے ذمے قرض کی ادائیگی میں اس کو فروخت کر دیا گیا تھا۔

Marfat.com

دَارْ قُطنِی: ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی۔ ذوالقعدہ ۳۰۶ ہجری میں بغداد کے محلے دارقطنی میں پیدا ہوئے، اسی نسبت سے دارقطنی کہلاتے ہیں۔ ۸ ذوالقعدہ ۳۸۵ ہجری میں انتقال ہوا۔ سنن دارقطنی اور بہت سی دیگر کتابوں کے مؤلف ہیں۔

دَارُ القَوَارِیر: ابتدا میں یہ عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف کی ملکیت تھا، پھر عباس بن عتبہ بن ابی لہب بن عبدالمطلب اور اس کے بعد ام جعفر زبیدۃ بنت ابی الفضل بن المنصور کا ہو گیا، اس کی بنیاد میں قواریر (موتی) استعمال کئے گئے تھے، اس لئے اس کو قواریر سے منسوب کر دیا گیا۔

دَارُ نَخلَة: اس کا ذکر حدیث میں آتا ہے اور یہ سوق المدینہ میں واقع تھا۔

دَارُ النَّدوَہ: دیکھئے الندوہ۔

دَارِمی: ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن فضل بن بہرام بن عبدالصمد تمیمی سمرقندی رحمہ اللہ۔ ان کی کنیت ابومحمد تھی۔ قبیلہ تمیم کی ایک شاخ دارم سے نسبی تعلق کی بنا پر دارمی کہلاتے ہیں۔ ۱۸۱ ہجری میں خراسان کے شہر سمرقند میں پیدا ہوئے، ۸ ذوالحجہ ۲۵۵ ہجری میں سمرقند میں انتقال ہوا۔ ان کی مشہور کتب، المسند اور الجامع الصحیح ہیں۔ الجامع کو سنن دارمی بھی کہا جاتا ہے۔

الدَّارُوم: مصر جاتے ہوئے فلسطین میں غزہ کے بعد ایک شہر۔ الداروم اور غزہ کے درمیان ۴ فرسخ (۱۲ میل) کی مسافت ہے۔ اس کا ذکر سریۂ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ میں آتا ہے، جو ربیع الاول ۱۱ ہجری قمری/مئی ۶۳۲ء میں شام کی طرف بھیجا گیا تھا۔ یہ آخری سریہ تھا جو آپ ﷺ نے بھیجا۔

دَارِین: قدیم بحرین یعنی سعودی عرب کے موجودہ صوبہ الاَحساء کی بندرگاہ تھی، ہندوستان سے مشک یہاں آتی تھی۔ مشرق سعودیہ میں القطیف کے قریب ایک بستی۔

دَارِیِین کا وفد: ۹ ہجری میں یہ وفد اس وقت آپ ﷺ کی خدمت حاضر ہوا، جب آپ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے۔ اس میں ۱۰ آدمی تھے، جو سب کے سب مسلمان ہو گئے تھے۔ یہ وفد آپ ﷺ کی وفات تک مقیم رہا اور آپ نے ان کو خیبر کی ایک سو وسق کھجور دینے کی وصیت فرمائی۔ (ایک وسق، ایک اونٹ کا بوجھ یا ۶۰ صاع کے برابر ہوتا ہے اور

Marfat.com

صاع ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے)

دَانِق: دانگ۔ ۴ قیراط یا تقریباً ۷ رتی۔

دَانِیَالْ: ایک پیغمبر کا نام۔

داؤد (ابو): سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی سجستانی رحمہ اللہ، کنیت ابوداؤد، ولادت سجستان ۲۰۲ ہجری، وفات جمعہ ۱۶ شوال ۲۷۵ ہجری، عمر ۷۳ سال۔ پانچ لاکھ احادیث میں سے ۴۸۰۰ حدیثیں چھانٹ کر انہوں نے اپنی سنن مرتب کی، یہ پہلے محدث ہیں، جنہوں نے اپنی کتاب کا نام سنن رکھا۔ سنن میں احکام کی احادیث درج ہوتی ہیں۔ بعد میں کئی محدثین نے ان کی پیروی کی۔ سنن ابوداؤد صحاح ستہ میں سے ایک مشہور کتاب ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی تالیفات میں المراسیل اور کتاب الزہد زیادہ مشہور ہیں۔

دَبَا: عمان میں عرب کے بازاروں میں سے ایک بازار۔ یہ بازار دما کے علاوہ ہے۔ دما میں بھی بازار لگتا تھا۔ عمان کا قدیم قصبہ۔ غالباً ۱۱ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فتح ہوا۔

ذب: قضاعہ کے اَسنبغ کا ایک بطن۔

ذب (ابو): مکے میں حجون کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

ذب (شعب ابی): مکے میں حجون کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی۔

دُبَاءُ: سوکھے کدو کا خول۔ اس میں نبیذ بنانے سے (نبیذ میں) جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

دَبَاب: دیار غطفان میں ایک شہر۔

دَبَابَۃ: لکڑی کا ایک مضبوط و محفوظ اور بند گاڑی نما ڈبہ، جس میں نیچے سے کئی آدمی گھس کر قلع کی فصیل کو جا پہنچتے تھے اور دشمن کی زد سے محفوظ رہتے ہوئے فصیل میں شگاف کرتے تھے۔ اب ٹینک کو دَبَابَۃ کہا جاتا ہے۔

ذب بن مُرَّۃ: عدنانیوں کے ذُہل بن شَیبان کا ایک بطن۔

الدَّبَۃ: بدر کے قریب ایک جگہ۔ بدر اور الاصافر کے درمیان ایک شہر۔ ریت کے ٹیلے کو بھی دَبَّہ کہتے ہیں۔ بدر جاتے ہوئے آپ ﷺ یہاں سے گزرے تھے۔

دَبرْ: دیار غطفان میں الجِنَابْ کے نزدیک ایک پہاڑ۔

Marfat.com

ذَجانہ (ابو): مشہور صحابی، ان کا نام سِمَاک بن خَرَشَۃ بن لَوذَان ہے۔ قبیلہ خزرج کے سردار اور سعد بن عبادہ کے چچازاد بھائی تھے۔ ہجرت سے پہلے مسلمان ہوئے اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی تلوار عطا فرمائی تھی۔

دَجُوج: ارض غطفان میں حَرَۃ کے علاوہ ایک ریگستان۔ ارض کلب میں ایک جگہ۔

دُجَیل: ایک نہر کا نام، جو بغداد کے بالائی علاقے سے نکلتی ہے اور بہت سے شہروں کو سیراب کرتی ہے مثلاً عُکبَرا، الحَضِیرَہ اور صَرِیفِین وغیرہ۔

دَحل: حَزن بنی یربوع کے قریب ایک جگہ۔

دَحنَا یا دَحنی یا دِحنی: مکہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ۔ سِیف البحر کے پاس ایک جگہ۔ غزوۂ طائف سے واپسی میں شوال ۸ھ میں آپ یہاں سے گزرے، پھر جعرانہ میں قیام فرمایا۔

دِحیَہ بن خلیفہ الکلبی: مشہور محدث اور سیرت نگار۔ یہ قدیم الاسلام صحابی ہیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے مشابہ تھے۔ آپ ﷺ کے قاصد بھی تھے۔ آپ نے ان کو اپنا نامۂ مبارک دے کر قیصر روم کے پاس بھیجا۔ حضرت دحیہ نے آپ کا نامۂ مبارک بصریٰ کے حاکم کے توسط سے قیصر کو پیش کیا، جو ان دنوں بیت المقدس آیا ہوا تھا۔ قیصر نے نامۂ مبارک کو سرآنکھوں پر رکھا اور اس کو بوسہ دیا، پھر اس کو کھول کر پڑھا، اور حضرت دحیہ سے ایک دن کی مہلت مانگی تاکہ وہ سوچ کر اس کا جواب دے سکے، دوسرے دن قیصر نے حضرت دحیہ کو تنہائی میں بلا کر کہا کہ خدا کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ تمہارے دوست نبی مرسل ﷺ ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ روم کے لوگ مجھے قتل نہ کردیں، اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ان کی اتباع کرتا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہے۔

دَخل: مدینے کے قریب ظلم اور ملحتین کے درمیان ایک جگہ۔

دَخم: طائف اور نخلہ کے درمیان ایک پہاڑ۔

الدَّذَب: یمن میں ایک بستی۔ نہاوند میں ایک جگہ۔ بغداد میں ایک جگہ۔

دَرب الانبیاء: (طریق الانبیاء) مکے اور مدینے کے درمیان ایک راستہ۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس راستے سے ستر انبیاء گزرے۔

Marfat.com

الدَّرداءُ: دیارِ ہوازن میں ایک جگہ۔

دَرَ: حَرّۂ بنی سُلَیم کے زیریں حصے میں ایک جگہ، جہاں سَلَم کے درخت کثرت سے ہوتے ہیں۔ یہ درخت دباغت میں استعمال ہوتا ہے۔

دِرْهَم: ستر جو یا تین ماشہ ایک رتی (تقریباً)۔ جمع دَرَاهِم۔

دُرَید بن الصِّمَّہ: یہ بنوجشم میں سے تھا۔ کافی عمر رسیدہ اور فن حرب کا ماہر تھا۔

دَسم: مکہ کے قریب ایک جگہ۔

دَعان: مدینے اور ینبع کے درمیان ایک رات کی مسافت پر ایک وادی۔

دُعثور: قبیلہ غطفان کے سردار کا نام، جو غزوہ غطفان کے موقع پر اسلام لایا۔ مدینے سے تیماء کے راستے میں فید اور ملیحہ کے بعد ایک جگہ۔

دَغنہ: قبیلۂ قارہ کا رئیس۔ یہ مکہ میں آباد احابیش کا سردار تھا۔ جب حضرت ابوبکر نے حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا ارادہ کیا اور مکے سے نکل کر یمن کے راستے میں برک الغماد تک پہنچے تو یہی ابن الدغنہ حضرت ابوبکر کو اپنی پناہ میں مکہ واپس لایا۔

دُفاق: مکے کے قریب ایک جگہ۔

الدَّفِین: مکے کے قریب ایک وادی۔

دَفران: الصفراء میں ایک وادی۔ بدر میں ایک پہاڑی درہ۔

الدَّقن: رسول اللہ ﷺ کی ہاتھ کی چھڑی جو تقریباً ایک گز (شرعی) یا اس سے کچھ زیادہ لمبی تھی۔

الدَّلال: عوالی مدینہ میں مُخَیرِیق کے اموال کی جگہ، جو اس نے آپ ﷺ کو دیے تھے۔

دُلامَۃ (ابو): حجون میں مکہ کا ایک طویل پہاڑ۔ ایک شاعر کا نام۔

دُلدُل: آپ ﷺ کے خچر کا نام، جو مقوقس نے آپ کو ہدیہ کیا تھا اور یہ اسلام میں پہلا خچر تھا، جس پر سواری کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ مدینے میں اور اپنے سفروں کے دوران اس پر سوار ہوتے تھے۔ غزوۂ حنین میں آپ ﷺ اسی پر سوار تھے۔ حضرت عثمان نے بھی اس پر سواری کی۔ ان کے بعد حضرت علی نے اس پر سوار ہو کر خوارج کے خلاف قتال کیا، حضرت علی کے بعد ان کے بیٹے حضرت حسن اور حسین نے بھی اس پر سواری کی۔ پھر ان کے بعد محمد ابن الحنفیہ نے اس پر سواری کی۔

Marfat.com

دَمَا: عمان کے نواح میں ایک شہر، جہاں عرب کا مشہور بازار لگتا تھا۔

دِمَاخ: نجد کے بڑے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔

دَمخ: ضَرِیَۃ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔

دَم: خون۔احرام کی حالت میں بعض ممنوع کام سرزد ہوجانے سے (جرمانے کے طور پر) بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوجاتی ہے، اس کو دم کہتے ہیں۔

دُمَا: بغداد میں ایک جگہ۔

دِمیَاطِی: مشہور سیرت نگار، جن کی سیرت کی کتاب سیرت دِمیَاطِی کے نام سے مشہور ہے۔

دُنَیسِر: مَارِدِین کے قریب ایک عظیم اور مشہور شہر۔ مَارِدِین اور دُنَیسِر کے درمیان دو فرسخ (۶ میل) کا فاصلہ ہے۔

الدَّوْدَاءُ: مدینے کے قریب ایک جگہ، جہاں سے سیلابی پانی بہہ کر وادیٔ عقیق میں جاتا ہے۔

دَوْرَان: قدید اور جحفہ کے درمیان ایک جگہ۔

دَوس بن عُدثَان: قحطانیوں میں سے قبیلۂ ازد کی شاخ شَنوءۃ کا بطن، یہ لوگ تہامہ میں السراۃ کے پہاڑی سلسلے میں رہتے تھے۔ان کا وفد آپ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا، جب آپ خیبر میں تھے۔حضرت ابو ہریرہ بھی اس وفد میں شامل تھے۔

دَوس بن عَدوَان: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کا قبیلہ۔

دَوس کا وفد: یہ ۷۰ یا ۸۰ آدمی تھے، جو حضرت طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ کی دعوت و تبلیغ سے مسلمان ہو کر غزوۂ خیبر کے موقع پر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اس وفد میں شامل تھے۔خیبر کی غنیمت میں سے آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بھی حصہ عطا فرمایا۔

دُومَۃُ الجَندَل: شام اور مدینے کے درمیان جَبَلِ طَیْ کے قریب ایک قلعہ اور بستی جو مدینے سے پندرہ، سولہ دن کی مسافت پر اور دِمشق سے پانچ دن کی مسافت پر، شام کے قریب واقع ہے۔

دُومَۃُ الجَندَل (غزوہ): یہ غزوہ ذوالحجہ ۴ ہجری قمریہ (ربیع الاول ۵ ہجری قمریہ شمسی/ اگست ۶۲۶ء) میں ہوا۔آپ ﷺ کے ہم راہ ایک ہزار افراد پر مشتمل لشکر تھا۔راستے کی

Marfat.com

راہنمائی کے لئے بنی عذرہ کا ایک شخص ہم راہ تھا۔ اہل دوما آپ ﷺ کی خبر پاتے ہی منتشر ہو گئے۔

الدَّھناء: دیار بنی تمیم میں ایک معروف جگہ۔ البصرہ سے مکہ کے راستے میں ایک منزل۔

دِیَت: خون بہا۔ مقتول کا خون بہا دینا۔ جمع دِیَات۔

دِینَار: ایک مثقال سونے کے برابر۔

دَیَہ: ایک بستی کا نام، جو اَصافِر کی پہاڑیوں کے نشیب سے آگے واقع ہے۔

Marfat.com

باب الذال

الذِّئبۃ: ضَرِیَۃ میں پانی کی ایک جگہ۔

ذات اَجذال یا اَجذَال: الصفراء میں ایک جگہ، جہاں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبیدہ بن الحارث کو بدر کے موقع پر شہادت کے بعد دفن فرمایا۔

ذَات الاَصَابِع: اس کا ذکر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اس قصدے میں آتا ہے، جو انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر کہا تھا۔ دیار شام میں عذرا کے قریب ایک جگہ، جہاں الغساسنہ رہتے تھے۔

ذَات اَطلَاح: دیکھیے اَطلاح۔

ذَات اَنوَاط: دیکھیے انواط۔

ذَات الجَیش: دیکھیے الجیش۔

ذَات الحَمَام: دیکھیے الحمام۔

ذَات الحَنظَل: دیکھیے الحنظل۔

ذَات الحَوَاشِی: دیکھیے الحواشی۔

ذَات الخِطمِی یا الخَطمَی یا الخَطمَاء: دیکھیے الخِطمِی۔

ذَات الرِّقَاع: دیکھیے الرِّقاع۔

ذَات الرِّقَاع (غزوہ): دیکھیے الرقاع (غزوہ)۔

ذَات الزِّرَاب: دیکھیے الزراب۔

Marfat.com

ذَاتُ السَّلاَسِلِ: دیکھئے السلاسل۔

ذَاتُ عِرق: دیکھئے عرق۔

ذَاتُ الفُضُول: دیکھئے الفضول۔

ذَاتُ المَناز: دیکھئے المنار۔

ذَاتُ النُّصب: مدینے کے ۴۸ میل پر ایک جگہ، جو رسول اللہ ﷺ نے بلال بن الحارث کو عطا فرمائی تھی۔

ذَاتُ النِّطَاقَین: اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کا لقب۔ آں حضرت ﷺ کے سفر ہجرت کے موقع پر انہوں نے تھیلی کا منہ باندھنے کے لئے اپنے نطاق کے دو حصے کر کے ایک حصے سے زادراہ کی تھیلی کا منہ باندھ دیا تھا، یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے ان کو ذات النطاقین کے لقب سے مخاطب فرمایا۔

ذَاتُ الوَشَاح: دیکھئے الوشاح۔

ذُؤَیب (ابو): حلیمہ سعدیہ کے والد کا نام۔

ذُبَاب یا ذِبَاب: مدینے کے قریب ایک پہاڑ کا نام، اگر کوئی شخص تبوک جانے کے لئے مدینے سے نکلے اور ثنیۃ الوداع شامی پر پہنچے تو اس کے دائیں طرف ذباب ہوگا اور بائیں طرف کوہِ سلع۔ آج کل کوہ ذباب حیّ النصرۃ میں شارع عثمان بن عفان کے بالکل شروع میں واقع ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے مسجد ذباب۔

ذَبیَان: حجاز کے ایک قبیلے جہینہ کے بنی موسیٰ کا ایک بطن۔

ذِبیَان: بَلْقَاءْ سے ملا ہوا ایک شہر۔

ذَبیَان (بنو): شمالی حجاز میں بنو تیماء کے جنوب میں آباد تھے۔

ذَبیَان بن ثعلبہ: قحطانیوں کے ازد کا ایک بطن۔

ذَبیَان بن کنانہ: عدنانیوں کے ربیعہ کا ایک بطن۔

ذَبیَان بن مالک: ہمدان کا ایک بطن۔

الذَّبِیحَین (ابن): دو ذبیحوں کا بیٹا۔ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ذبیحین سے مراد آپ ﷺ کے والد حضرت عبداللہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند حضرت

Marfat.com

اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔

ذَرْغ: مدینے کا ایک کنواں، سیرت میں اس کا ذکر آتا ہے۔

ذَرْوَان: دیکھئے بئر ذَرْوَان۔

ذِرْوَة: بنی فزارہ کی وادی۔

ذَرِیرَہ: ایک خوشبو کا نام۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ذو الحُلَیفَہ میں غسل کے بعد حج کا احرام باندھنے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے جسم اطہر اور سر مبارک پر یہ خوشبو لگائی تھی۔

ذَفِرَان: مدینے کے نواح میں وادیٔ صَفرَاء کے قریب ایک وادی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے لئے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ وَادِیُ الصَّفرَاء کو بائیں طرف چھوڑ کر دائیں جانب وادیٔ ذَفِرَان کی طرف چلے۔

ذَقَن: آپ ﷺ کی ایک ڈھال کا نام۔

ذَکوَان: بنی سُلَیم کی ایک شاخ۔

ذِمَار: یمن میں صنعاء سے دو مرحلوں کے فاصلے پر ایک بستی۔

الذَّنَائِب: ارض بنی بکاءٔ میں بصرہ سے مکے کے راستے پر ایک جگہ۔

ذَنبَانُ العِیص: قبیلہ عیص کے پانی کی جگہ۔

ذَنَب نَقَمَی: جبل احد کے شمال میں ایک وادی، جہاں غزوۂ احزاب کے موقع پر غطفان وغیرہ کے لوگ آ کر اترے تھے۔

ذُو اُثَیل: بدر اور وادی الصفراء کے درمیان بنی جعفر بن ابی طالب کا پانی کا چشمہ، جہاں کھجور کثرت سے ہوتی ہے۔

ذُو اَمَرْ یا ذُو اَمَرّ: دیکھئے ذُو اَمَرّ۔

ذُو اَوَان: دیکھئے اَوَان۔

ذُو بَقَر: مدینے کے مشرقی جانب معدن بنی سلیم اور نقرہ کے درمیان عراق کے حاجیوں کے راستے میں ایک جگہ۔

ذُو الجَذر: دیکھئے الجذر۔

Marfat.com

ذُو الْجِيفَة: دیکھئے الْجِيفَة۔

ذُو حَدَه: مدینے میں ثنیۃ الوداع کے زیریں حصے میں کوہِ ذباب کے قریب ایک جگہ۔

ذُو خرض: مدینے اور بدر کے درمیان ایک وادی۔

ذُو الْخلَيفَة: دیکھئے الحلیفہ۔

ذُو خشب: دیکھئے خُشُبٌ۔

ذُو الْخلَصَة یا الْخَلْصَة: دیکھئے الْخلَصَة۔

ذُو السَّرح: دیکھئے السرح۔

ذُو السَّلَاسِل: دیکھئے السَّلَاسِل۔

ذُو الشَّرى: دیکھئے الشریٰ۔

ذُو شمَالَين بن عبد عمرو (مهاجر): دیکھئے شمالین۔

ذُو الْغشَيرَة یا الْعسَيرَة: دیکھئے العشیرہ۔

ذُو الْعَصَوَيْن یا الْعَضَوَيْن یا الْغَضَوَيْن: دیکھئے العصوین۔

ذُو غمَر: دیکھئے غمَر۔

ذُو الْفِقَار: رسول اللہ کی ایک تلوار کا نام، جو آپ ﷺ کو غزوۂ بدر کے مال غنیمت میں ملی تھی، جو قاضی ابن منَبِہ السہمی کی تھی۔ بعد میں یہ تلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور پھر عباسی خلفا کے پاس رہی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ یہ تلوار حجاج بن عِلاط نے آپ کو ہبہ کی تھی۔

ذُو قَرد: دیکھئے قرد۔

ذُو الْقَصَّة: دیکھئے القصۃ۔

ذُو الْكَتِيفَة: دیکھئے الکتیفۃ۔

ذُو كِشد یا كَشر: دیکھئے کَشر۔

ذُو الْكَعَبات: بنو بکر، تغلب اور ایاد کا بت جو سِنداذ میں تھا۔

ذُو الْكَفَين یا الْكَفَين: دیکھئے الْكَفَين۔

ذُو الْكَلَاع الحميرى: رسول اللہ ﷺ نے جریر بن عبد اللہ البجلی کو ذی الکلاع الحمیری اور ذی

Marfat.com

عمرو کی طرف بھیجا کہ وہ ان دونوں کو اسلام کی طرف بلائیں، سو وہ دونوں مشرف با اسلام ہو گئے۔ جریر ابھی ان کے پاس ہی تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی۔ اسی طرح ذی الکلاع کی بیوی حزیہ بنت ابرہہ بھی اسلام لے آئی۔

ذُو المَجَاز: دیکھئے المجاز۔

ذُو المَجَنَّة: دیکھئے المَجَنَّة۔

ذُو مَحْبَلَة: دیکھئے محبلہ۔

ذُو مِخْمَر: نجاشی کا بھتیجا یا بھانجا، جس کو اس نے آپ ﷺ کی خدمت کے لئے آپ کے پاس بھیجا تھا۔

ذُو مَرَخ: دیکھئے مَرَخ۔

ذُو المَرْوَة: دیکھئے المروہ۔

ذُو النُّخَيل: دیکھئے النخیل۔

ذُو نَفَر: دیکھئے نفر۔

ذُو نَوَاس: دیکھئے نَوَاس۔

ذُو الهَزْم یا الهَرِم یا الهَرَم یا الهَزَم: دیکھئے هَرم۔

ذَهْبَان: جُدَّہ کے شمال میں جُدَّہ سے کچھ آگے، ساحل سمندر پر ایک بستی۔ ذی المروہ کے زیریں حصے میں جہینہ کا ایک پہاڑ۔

ذِی سَلَم: دیکھئے سَلَم۔

ذِی طُوٰی: دیکھئے طُوٰی۔

ذِی العُشَیرَۃ (غزوہ): دیکھئے العُشَیرَۃ (غزوہ)۔

ذِی قَرَد (غزوہ): دیکھئے قَرَد (غزوہ)۔

ذِی مُرَّہ کا وفد: دیکھئے مُرَّہ کا وفد۔

ذِی یَزَن: حمیر کے شاہی خاندان کے ایک فرد سیف کا باپ۔

Marfat.com

باب الرا

رَؤاس بن کِلاَب کا وفد: اس قبیلے کا ایک شخص عمرو بن مالک بن قیس بن بجید بن رؤاس بن کلاب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوا۔ واپس جا کر اس نے اپنے قبیلے کو دعوت اسلام دی۔

رِئَام: ایک مقام، جہاں کپڑا بنا اور چھاپا جاتا تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ اسلام کے ظہور سے پہلے رِئام یمن میں ایک مقدس گھر تھا۔ وہاں کے لوگ اس کی تعظیم کرتے تھے اور اس کے پاس قربانی کرتے تھے۔

رِئیم یا رِیم: مدینے میں ایک وادی۔ مدینے سے ۴ برد (۱۲ میل) کے فاصلے پر بلاد مزینہ میں بھی اس نام کی ایک وادی ہے۔

رابِغ: نجد کے نواح میں ایک جگہ۔

رَابِغ: قدید جاتے ہوئے راستے کے بائیں جانب جُحفَہ سے ۱۰ میل پر ایک بستی۔ مکے اور مدینے کے تقریباً وسط میں ساحل سمندر پر ایک بستی۔ مدینہ منورہ سے اس کا فاصلہ ۲۴۰ کلومیٹر ہے۔ مکہ مکرمہ سے اس کا فاصلہ ۱۸۵ کلومیٹر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بَزْوَاء اور جُحفَہ کے درمیان ایک وادی ہے۔ سفر ہجرت کے دوران جب آپ ﷺ رابغ کے قلعے اور ساحل سمندر کے درمیان سے گزر رہے تھے تو سُراقَہ بن مالک بن جُعْشَم کِنانِی نے آپ ﷺ کا تعاقب کیا۔ بقول واقدی رَابِغ، جُحفَہ سے دس میل کے فاصلے پر اَبْوَاء اور جُحفَہ کے درمیان واقع ہے۔ ابن السکیت کے بقول رَابِغ،

Marfat.com

خخفۃ اور وَدّان کے درمیان ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رَابِغ، خخفۃ کے قریب ایک وادی ہے، جس سے حجاج گزر کر جاتے ہیں۔ ۶۰ مہاجرین پر مشتمل عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کا سریہ ایک ہجری کے اوائل میں رابغ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

رَاتِج یا رَابِخ: مدینے کے قلعوں میں سے ایک قلعے کا نام، یہ یہود کا اطم تھا۔ وادی بطحان کے مغربی جانب ایک چھوٹا پہاڑ، جو ذُباب کے مشرق میں واقع ہے۔

رَاسِب: مکہ اور طائف کے درمیان قبیلہ خثعم کی ایک بستی کا نام۔

رَاسِب بن الخزرج: یہ قضاعہ کا بطن ہے۔ یہ لوگ بصرہ میں مقیم تھے۔

رَاسِب بن مالک: شنوءۃ کا ایک بطن۔

رَاعِنَۃ: سواروں کے رسالے کی سپہ سالاری۔

رَافِع یا رِفَاعَہ: قحطان میں سے ہمدان کا بطن۔

رَافِع (ابو): اس کا نام عبد اللہ بن ابی الحقَیق تھا اور ابو رافع کنیت تھی۔ اس کو سَلاَم بن ابی الحقَیق بھی کہتے تھے۔ یہ بڑا مالدار یہودی تاجر تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا سخت دشمن تھا۔ ارضِ حجاز میں واقع خیبر کے قریب اپنے قلعے میں جمادی الآخر ۱۵ رمضان ۳ ہجری قمری (۱۵ جمادی الاخری/ یکم مارچ ۶۲۵ء) میں عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔

رَاکِس: ایک وادی کا نام، جو غکاظ کے قریب واقع تھی۔

رَامَۃ: بصرہ سے مکے جانے والے راستے کی ایک منزل کا نام، جو الرَمَادَۃ سے ایک رات کی مسافت پر ہے، رامۃ اور بصرہ کے درمیان ۱۲ مرحلوں کی مسافت ہے۔

رَامِس: دیار محارب میں ایک جگہ۔

رَامِش: بخارہ کے علاقے میں ایک بستی۔

رَانُونَاءْ (وادی): جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے قبا میں چار روز قیام فرمایا، مسجد کی بنیاد رکھی۔ وہاں سے جمعہ کے روز نکلے۔ بنی سَالِم بن عوف میں نماز جمعہ کا وقت آ گیا تو آپ ﷺ نے وہیں مسجد میں نمازِ جمعہ ادا فرمائی، جو وادی میں بنی ہوئی تھی۔ اس وادی کو وادیٔ رَانُونَاءْ اور زانوناغ کہتے ہیں۔ یہی آپ ﷺ

Marfat.com

کا مدینے میں سب سے پہلا جمعہ تھا۔

راهب: مکہ اور طائف کے درمیان قبیلہ خشعم کی ایک بستی کا نام۔

رَایة: بڑا جھنڈا، جو امیر لشکر کے پاس ہوتا ہے۔

الرَّابِس: دیکھئے الحجاز۔

الرَّبَا: مکے اور مدینے کے راستے میں ابواء اور سقیا کے درمیان ایک جگہ۔

رَبَاب: مکے میں بئر میمون کے قریب ایک جگہ۔ مدینے اور فید کے درمیان راستے کے ساتھ ایک پہاڑ۔

رِبَاخ: آں حضرت ﷺ کے ایک غلام کا نام، بعض نے اس کو ریاح لکھا ہے۔

رَبْذ: الرَّبَذَة کے قریب ایک پہاڑ۔

الرَّبَذَة: فید سے مکے جاتے ہوئے حجاز کے راستے میں، مدینے سے ۳ دن کی مسافت پر، ذاتِ عِزق کے قریب ایک بستی کا نام۔ یہاں کثیر تعداد میں کنوئیں ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی قبر اسی جگہ ہے۔ ان کا نام جُندب بن جُناد ہے۔ حضرت عثمان سے ناراض ہوکر یہاں آئے تھے، وفات تک اسی جگہ مقیم رہے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔

رَبْض: فُرع کے علاقے میں ایک چشمہ، جس سے کھجور کے بے شمار درخت سیراب ہوتے ہیں۔

الرَّبِیع: مدینے کے نواح میں ایک جگہ، جہاں ایام جاہلیت میں اوس اور خزرج کے درمیان لڑائی ہوئی تھی۔

الرَّبِیع (یوم): ایام الاوس والخزرج میں سے ایک یوم۔

رَبِیعَة: نزاز کے لڑکے کا نام۔ اسی نام کے قبیلوں کے گروپ کا پدرِ اول۔ حجاز میں ثقیف کا ایک فخذ۔ عدنانیوں کے ذہل بن شیبان کا ایک بطن۔ معاویہ بن کلاب کا قبیلہ۔ بنی کلاب کا ایک بطن، یہ لوگ مصر میں رہتے تھے۔ حارث بن عبدالمطلب بن عبدمناف کا فخذ۔ عدنانیوں کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

رَبِیعَة بن جُشَم: قحطانیوں کے ہمدان کا ایک بطن۔

رَبِیعَة بن الحَارث بن عبد المطلب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا لڑکا اور سفیان حارث کا بھائی عمر میں حضرت عباس بن عبدالمطلب سے بڑے تھے۔ اپنے بھائی کے

Marfat.com

ساتھ حبشہ ہجرت کی۔ اسلام نے پہلے ان کا لڑکا قتل ہو گیا۔ اس کا نام آدم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ آگاہ ہو جاؤ! جاہلیت کے تمام خون میرے قدموں کے نیچے پامال ہیں اور سب سے پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث عبد المطلب کا خون ہے۔ احد اور اس کے بعد کے معرکوں میں شریک رہے۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں ۲۳ میں وفات پائی۔

رَبِیعَۃ بن حازم: قحطانیوں کے قبیلہ طئی کا ایک بطن، جو بلاد شام میں رہتے تھے۔

رَبِیعَۃ بن حنظلہ: عدنانیوں میں تمیم کے حنظلہ کا ایک بطن۔

رَبِیعَۃ بن سعد: قحطانیوں کے ازد کا ایک بطن۔

رَبِیعَۃ بن عامر: قحطانیوں کے عُذرہ کا ایک بطن۔

رَبِیعَۃ بن عبد شمس: قریش میں عبد شمس بن عبد مناف کا ایک بطن۔

رَبِیعَۃ بن عبد اللہ: عدنانیوں کے کلاب کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں سے مخزوم کا ایک بطن۔

رَبِیعَۃ بن عبد مناف: قیس بن عیلان میں سے ہوازن کا ایک بطن۔

رَبِیعَۃ بن عبد وُدّ: قحطانیوں کا ایک بطن۔

رَبِیعَۃ بن عمرو: قحطانیوں کے ازد کا ایک بطن۔

رَبِیعَۃ بن کعب: عدنانیوں کے تمیم کا ایک بطن۔

رَبِیعَۃ بن مالک: عدنانیوں کے تمیم کا ایک بطن۔

رَبِیعَۃ بن نزَار: عظیم شعب، جس میں بڑے بڑے قبائل اور بطون ہیں۔ یہ لوگ بلاد نجد اور تہامہ میں قرن المنازل، عُکاظ، حنین، ذات عرق اور وادی عقیق وغیرہ میں رہتے تھے۔

رَبِیعَۃ بن نصر: لَخم کا ایک بطن۔

رَبِیعَۃ بن ہلال: عدنانیوں کے قیس بن عیلان میں سے ہوازن کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

الرُّبَیق: فید کے قریب پانی کی ایک جگہ۔

الرَّجِیع: یہ دو مقام ہیں۔ ایک مکے کے قریب اور دوسرا خیبر کے قریب، کتب سیرت میں دونوں کا ذکر آتا ہے۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ یہ عسفان سے ۸ میل پر ہے۔ مکے اور عسفان کے درمیان قبیلہ ھذیل کے علاقے میں پانی کی جگہ، جہاں صفر ۴ ہجری قمری (ذی

Marfat.com

قعدہ ۳ ہجری قمریہ شمسی/ جولائی ۶۲۵ء) میں عَضَل اور قَارَۃ کے کچھ لوگوں کی درخواست پر دین سکھانے کے لئے ان کے ہمراہ بھیجے ہوئے سات آدمیوں میں سے پانچ کو ھُذَیل کی ایک شاخ بنی لِحْیَان کے سو تیر اندازوں نے گھیر کر شہید کر دیا تھا اور دو آدمیوں کو یعنی حضرت زید بن دثنہ اور حضرت خبیب کو مکے لے جا کر فروخت کر دیا تھا۔

خیبر کے قریب ایک وادی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ آپ ﷺ مدینے سے غزوۂ خیبر کے لئے نکلے، پھر عصر پہنچے جہاں آپ نے ایک مسجد بنائی پھر الصھباء پہنچے، پھر آپ ﷺ ایک وادی میں اترے، جس کو الرجیع کہتے ہیں۔

رَجِیع: بلاد عرب میں ایک جگہ۔

الرَّجِیعَة: بنی اسد کے پانی کی ایک جگہ۔

رَحرَحَانُ: عُکَاظ کے قریب غَطَفَان کے ایک پہاڑ کا نام جو عَرَفَاتْ کے بعد واقع ہے۔ حنا کیہ شہر کے مشرق میں قدرے جنوب کی طرف اور مدینے کے مشرق میں تقریباً ۱۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑ۔

الرِّخضِیَة: مدینے کے نواح میں انصار کی ایک بستی کا نام، یہاں بہت سے کنویں، زراعت کی کثرت اور کھجور کے باغات ہیں۔

رَخقَان یا رَخقَانُ: مدینے کے قریب نازیہ اور الصفر اء کے درمیان ایک وادی۔ غزوۂ بدر جاتے ہوئے رسول اکرم ﷺ یہاں سے گزرے تھے۔

رَخمَتْ (جَبَل): میدان عرفات میں ایک پہاڑ کا نام۔

الرَّحَیِبْ: مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔

رَحَیَة: جحفہ کے قریب وادئ دَوْرَان میں ایک کنواں۔

الرَّخِیخ: ضریَة کے نواح میں پانی کی ایک جگہ، اس کو الزَّجنیج بھی کہتے ہیں۔

الرِّدَاع: نجد میں بنی کعب کے پانی کی جگہ۔

الرَّدم: مکے میں ایک جگہ، جہاں زمانۂ جاہلیت میں بنی جُمَح اور بنی مُحارب بن فہر کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔ اس کو رَدْمُ بنی مراد اور ردم بنی جمح بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

رِزَامْ: قحطانیوں میں سے نخع کا ایک قبیلہ۔

رِزَامْ بن عمرو: قحطانیوں کے ازد کا ایک بطن۔

رِزَامْ بن مَازِن: عدنانیوں میں سے ذُبیان کا ایک بطن۔

رِزَامْ بن مالک: عدنانیوں کے تمیم میں سے حنظلہ کا حی (کنبہ، جو قبیلے سے چھوٹا ہوتا ہے)۔

رَزِینَۃْ: رسول اللہ ﷺ کی ایک کنیز کا نام۔ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ کی کنیز۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتی تھیں۔

الرَّس: کنواں۔ ایک وادی۔ ابو اسحاق کے بقول ایک قوم، جس نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور اسے کنویں میں ڈال دیا تھا، ایک قول یہ ہے کہ رَس ثمود میں سے ایک گروہ کا علاقہ تھا۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ رَس یمامہ میں ایک بستی ہے۔

رَسُوْبًا: آپ ﷺ کی ایک تلوار کا نام، جو قبیلہ طیٔ کے بت الفلس کے ہتھیاروں میں سے آپ کے حصے میں آئی تھی۔

الرَّسِیس: ضریۃ میں پانی کی ایک جگہ۔

رَشَدْ و رَشَاذ: بلادِ ینبع کی طرف دیارِ جُہینہ میں ایک جگہ۔ جہینہ میں سے جب بنو غَیَانْ کا وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم بنو غیان ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ بنو رَشْدَانْ ہو۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے ان کی وادی کا نام دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ غوی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ رَشَدْ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رَشَاذْ ہے۔

رَضَاءْ: یہ بنی ربیعہ بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم کا بت کدہ تھا۔

رَضْوَی: رسول اللہ ﷺ کی ایک کنیز کا نام۔ شام کے راستے میں جُحْفَۃ کے قریب مدینے سے سات مرحلوں پر اور ینبع سے ایک دن کی مسافت پر جُھَینَہ کے کوہستانی سلسلے کے ایک دو شاخہ پہاڑ کی ایک شاخ کا نام۔ غزوۂ بواط میں اس کا ذکر آتا ہے، جو ۱۳ رجب ۲ ہجری قمری (۱۳ ربیع الثانی ۲ ہجری قمریہ شمسی/ ۱۰ جنوری ۶۲۴ء) میں ہوا۔

رِضْوَان: داروغۂ جنت کا نام۔

رَطْل: وزن کا ایک پیمانہ۔ ۱۲۰ درہم یا ۹۰ مثقال یا ۳۴ تولے ڈیڑھ ماشہ۔ جمع اَرْطَالْ۔

Marfat.com

الرِّعاش: ارض نجران میں ایک جگہ۔

رِعَان: الصفراء اور ینبع کے درمیان ایک جگہ کا نام، جہاں پانی کا چشمہ اور کھجور کے باغ ہیں۔

رِعْل: بنی سلیم کی ایک شاخ۔

الرَّعل: حرۂ واقم کے قریب ایک جگہ۔

الرِّغَابَۃ: مدینے کے قریب جرف سے متصل ایک جگہ۔

رِغَال (ابو): بنو ثقیف کی طرف سے ابرہہ کی راہنمائی کے لئے مقرر ہوا۔ یہ مکے اور طائف کے درمیان مدفون ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس کی قبر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس کو رجم کرنے یعنی پتھر مارنے کا حکم دیا۔ اس وقت سے آپ کی اتباع میں اس کی قبر پر پتھر مارے جاتے ہیں۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ جب ابرہہ بن الصباح اپنے ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ طائف کے پاس سے گزرا تو مسعود بن معتب نے آگے بڑھ کر ابرہہ کی غلامی کا اعلان کیا اور مکے تک رہنمائی کے لئے ابو رغال نامی آدمی کو اس کے ساتھ بھیجا۔ ابرہہ وہاں سے روانہ ہو کر مغمس پہنچا، وہیں ابو رغال کی موت واقع ہوگئی۔ عربوں نے اس کی قبر کو رجم کیا۔ پس مغمس میں یہی وہ قبر ہے، جس کو رجم کیا جاتا ہے۔ ابن اسحٰق کی روایت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

رِفَادَہ: فقیروں، مسکینوں، حاجیوں اور مسافروں کو خوراک مہیا کرنا اور ان کی مالی مدد کرنا۔ بنو ہاشم کا ایک عہدہ۔

رِفَاعَۃ: یہ قبیلہ خزرج کے ان چھ انصار سے پہلے اسلام لائے، جو نبوت کے گیارہویں سال موسم حج میں مکہ آکر مسلمان ہوئے۔

رَفْرَف: ایک مسند، جس پر سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ شب معراج میں مقام صریف الاقلام سے مقام قاب قوسین تک پہنچے، یعنی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب ہوئے کہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

رُفَیْدَہ: ایک صحابیہ کا نام، جو ثواب کی خاطر زخمیوں کا علاج اور ان کی خدمت کیا کرتی تھی۔

رَقَاءُ الغَمِیم: آج کل اس کو کراع الغمیم کہتے ہیں۔

رِقَاع: چندیاں۔ چیتھڑے۔ ایک جگہ کا نام۔ یہ رقعہ کی جمع ہے۔

Marfat.com

الرِّقَاع (ذَات): وہ مقام جہاں غزوۂ ذات الرقاع ہوا تھا اور وہاں اسی نام کا ایک درخت تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ذات الرقاع ایک پہاڑ کا نام ہے، جس میں کالی، سفید اور سرخ رنگ کی دھاریاں ہیں گویا کہ وہ پہاڑ میں پیوند ہیں۔ واقدی کہتے ہیں کہ السعد اور الشُّقْرۃ کے درمیان النخیل کے قریب مدینے سے ۳ دن کی مسافت پر ایک جگہ ہے۔

الرِّقَاع (غزوہ): اس کو غزوۂ نجد، غزوۂ محارب، غزوۂ بنی ثعلبہ، غزوۂ بنی انمار، غزوۂ غطفان، غزوۂ ذی امر، غزوۂ صلوٰۃ الخوف اور غزوۃ الاعاجیب بھی کہتے ہیں۔ اواخر ربیع الاول ۴ ہجری قمری (اواخر ذی الحجہ ۲ ہجری قمریہ شمسی/ ستمبر ۶۲۴ء) میں رسول اللہ ﷺ ۴۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ نکلے۔ بنی غطفان کی ایک بڑی جماعت مقابلے پر آئی، مگر جنگ نہیں ہوئی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ اس غزوے میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہم ۶ آدمی ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوکر گئے تھے۔ راستے میں چلتے چلتے ہمارے پیر پھٹ گئے اور میرے ناخن جھڑ گئے۔ پس ہم نے اپنے پیروں پر کپڑے لپیٹ لئے، اس لئے اس کو غزوۂ ذات الرقاع کہتے ہیں۔ اسی غزوہ میں آپ ﷺ نے صلوٰۃ الخوف پڑھی۔

الرَّقْعَة: وادیٔ قریٰ کے قریب شَقّة بنی عُذْرہ میں ایک جگہ، جہاں آپ ﷺ نے ذی الحجہ ۹ ہجری قمری (رجب ۹ ہجری قمریہ شمسی/ ۶۳۱ء) میں تبوک جاتے ہوئے قیام فرمایا اور مسجد تعمیر فرمائی۔

رَقَم: مدینے میں وادی القریٰ اور یاجج کے نزدیک ایک جگہ۔ دیار غطفان میں ایک پہاڑ۔ مدینے سے ریاض کے راستے میں الحناکیہ کے مشرق میں ایک جگہ۔

رَقُوقَین: ان مقامات میں سے ایک مقام، جہاں ۸ھ میں غزوۂ موتہ ہوا تھا۔

الرَّقِیبَة: خیبر کے پہاڑوں میں ایک پہاڑ۔

الرَّقِیم: لکھا ہوا۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے، اصحاب کہف کے نام اور ان کا واقعہ ایک پتھر یا سیسے کی تختی پر کندہ کر کے غار کے منہ پر نصب کر دیا گیا تھا، اسی لئے قرآن کریم نے ان کو اصحاب کہف و رقیم کہا ہے، یہ ایک ہی جماعت کے دو لقب ہیں۔ البلقاء کے قریب اطراف شام میں ایک جگہ کا نام، یہی الکہف اور رقیم ہے۔ اکثر محققین کے

Marfat.com

مطابق یہ اس بستی کا نام ہے، جہاں اصحاب کہف غار میں جانے سے پہلے آباد تھے۔ غار سے سومیٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی بستی ہے، جس کو رجیب کہتے ہیں۔ ماہر اثریات رفیق دجانی کا خیال ہے کہ یہ رقیم کی بگڑی ہوئی شکل ہے، کیوں کہ یہاں کے بدو قاف کو جیم اور میم کو با سے بدل کر بولتے ہیں۔ چناں چہ اب حکومت اردن نے اس بستی کا نام سرکاری طور پر رقیم کر دیا ہے۔

رُقَیّه: یہ بعثت سے سات سال پہلے پیدا ہوئیں۔ ان کا پہلا نکاح ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوا۔ سورۂ لہب نازل ہونے کے بعد باپ کے کہنے پر عتبہ نے ان کو طلاق دے دی۔ پھر آپ ﷺ نے ان کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کر دیا۔ حضرت زید بن حارثہؓ جب بدر میں مسلمانوں کی فتح کی خوش خبری لے کر مدینے پہنچے تو اسی روز ان کا انتقال ہوا۔

رُکَانه بن عبد بن یزید بن هاشم: یہ قریش میں سے طاقتورترین شخص تھا۔ ایک روز مکے کی ایک وادی میں آپ ﷺ کا سامنا ہو گیا۔ آپ نے اس کو اسلام کی دعوت دی، مگر اس نے قبول نہیں کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں تمھیں کشتی میں پچھاڑ دوں تو قبول کرو گے، رکانہ اس پر راضی ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو کشتی میں پچھاڑ دیا اور وہ کہنے لگا کہ دوبارہ آؤ۔ چناں چہ آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ پچھاڑ دیا اور وہ ایمان لے آیا۔

رُکْبَۃ: عُکاظ کے قریب ایک شہر۔ طائف کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ حجاز میں غمرہ اور ذات عرق کے درمیان ایک جگہ۔ مکے اور عراق کے درمیان ارض بنی عامر میں ایک جگہ۔

رَکْضَۃ: زمزم کا ایک نام۔

رکن حجرِ اسود: بیت اللہ کا وہ کونا، جس میں حجرِ اسود نصب ہے۔

رکن شامی: بیت اللہ کا شمال مغربی کونا، جو شام کی طرف ہے۔

رکن عراقی: بیت اللہ کا شمال مشرقی کونا، جو عراق کی طرف ہے۔

رُکْنِ یَمَانِی: بیت اللہ کا جنوب مغربی کونا، جو یمن کی جانب ہے۔ طواف کے دوران اس کو چھونا سنت ہے۔

رَکُوبَۃ: مکے اور مدینے کے درمیان عرج کے قریب ایک مشکل پہاڑی راستہ۔ العرج سے مدینے کی طرف جاتے ہوئے ۳ میل پر ایک جگہ۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول ﷺ

Marfat.com

جَبَل وَرِقَانْ اور قُدْسُ الْأَبْيَضْ کے قریب اس راستے سے گزرے تھے۔

ر کوسی: نصاریٰ اور صابئین کے عقائد سے ملتے جلتے عقائد رکھنے والا فرقہ۔

الرِّمَاةُ (جَبَل): جبل احد سے متصل ایک چھوٹا پہاڑ۔ غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اسی پہاڑ پر پچاس تیراندازوں کا ایک دستہ متعین فرمایا تھا۔

رِمَاخ (ذات): تبالہ کے قریب ایک جگہ۔

الرِّمَادَةُ: بصرہ سے مکہ جانے والے راستے کے وسط میں ایک شہر، جو القریتین سے آگے ہے۔

رِمَعْ: یمن میں بلاد عک میں ایک جگہ۔ یمن میں ایک پہاڑ۔ بلاد اشعریین میں ابو موسیٰ اشعری کی بستی۔

رَمَل: جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو، اس کے صرف پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح کندھے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر تیزی سے چلنا۔ اگر کوئی پہلے چکر میں رمل کرنا بھول جائے اور دوسرے یا تیسرے چکر میں یاد آئے تو جس چکر میں یاد آئے، اس میں رمل کرے۔ اگر پہلے تینوں چکروں کے بعد یاد آئے تو پھر رمل کرنے کی ضرورت نہیں، طواف صحیح ہو جائے گا۔ رمل صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔

رِمْلَةُ: آں حضرت ﷺ کی زوجہ محترمہ اور ابو سفیان کی لڑکی حضرت ام حبیبہؓ کا نام۔ ان کا پہلا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا تھا، دونوں نے ابتدائی مکی دور میں اسلام قبول کیا اور حبشہ کی طرف ہجرت کی، عبید اللہ بن جحش وہیں مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا اور پھر حبشہ ہی میں فوت ہو گیا تھا، مگر ام حبیبہ اسلام پر قائم رہیں۔ ۷ھ میں آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں۔

الرَّمْلَةُ: فلسطین کا عظیم شہر، بحرین میں بنی عبد القیس کے بنی عامر کی ایک بستی۔

رُمّ: مکے کے کنوؤں میں سے ایک کنواں، جو حضرت خدیجہؓ کے گھر کے قریب تھا۔

رَمّان: بلاد طَیء میں سلمی پہاڑی کے مغربی جانب ایک پہاڑ۔

الرَّمَّة (وادی): بالائی نجد میں ایک مشہور وادی۔

رَمی: جمارات (عرف میں شیطانوں) کو کنکریاں مارنا۔

Marfat.com

رُمَیلَۃ: بصرہ سے مکہ کے راستے میں ضریہ کے بعد مکے کی طرف ایک منزل۔ بحرین میں بنی محارب بن عمرو بن وَدِیعَہ العَبقَسِیین کی ایک بستی۔ بیت المقدس کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

رُوءَام: مدینے میں دیارانصار میں ایک جگہ، جہاں اوس اور خزرج کے درمیان لڑائی لڑی گئی تھی۔

رَوَاحَۃ: عدنانیوں کے غطفان کا ایک بطن۔

رَوَاحَۃ بن ربیعہ: قیس بن عیلان کے عبس کا ایک بطن۔

رَوَاوَۃ: الفرع اور مدینے کے درمیان ایک وادی، جبال مزینہ میں ایک جگہ۔

الرَّوحَاء: مدینے سے ۲ رات کی مسافت پر مزینہ کی ایک بستی۔ مدینے اور بدر کے درمیان مدینے سے ۴۷ کلومیٹر پر راستے کی ایک منزل۔ رسول اللہ ﷺ مکے جاتے ہوئے یہاں ٹھہرے تھے۔ مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ، جہاں تُبّع نے اہل مدینہ کے قتال کے بعد مکے جاتے ہوئے، اتر کر آرام کیا تھا۔ غزوۂ بدر میں اس کا ذکر آتا ہے۔ اس کو سَجسَج بھی کہتے ہیں۔

رَوضَۃ: سرسبز خطہ، باغ۔ جمع رَوض و رِیَاض

رَوضَۃ جنت (ریاض الجنہ): آپ ﷺ کے زمانے کی مسجدِ نبوی میں آپ کی قبر مبارک اور منبر کے درمیان کی جگہ کو کہتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری قبر (یا گھر) اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یہ جگہ مستطیل شکل کی ہے۔ اس کا طول (مشرقی جانب سے مغربی جانب تک) بائیس میٹر اور عرض ۱۵ میٹر ہے۔

رَوضَۃ خَاخ: مکے اور مدینے کے درمیان حَمرَاءُ الأَسَد کے قریب ایک جگہ۔

رَوضَۃ عُرَینَۃ: مدینے کی وادیوں میں سے ایک وادی۔

رُومَان (اُم): حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ۔ ۶ ہجری میں انتقال ہوا۔ رسول اللہ ﷺ خود ان کی قبر میں اُترے اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

رُومَۃ: سرزمین مدینہ کا وہ علاقہ، جو الجرف اور زَغَابَہ کے درمیان واقع ہے۔ غزوۂ خندق

Marfat.com

کے موقع پر مشرکین یہیں اترے تھے۔ یہیں وہ مشہور کنواں تھا، جس کو بِئرِ رُومَة کہتے تھے۔ یہ کنواں قبیلہ مُزَینَة کے ایک شخص کی ملکیت تھا، جو لوگوں کو قیمتاً پانی دیتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے پہلے سال چارسو دینار میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔

الرُّوَیثَات: ارض بنی سلیم میں پہاڑ، ان ہی میں خشناء کی چوٹی ہے۔ خشناء کی چوٹی میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں۔

الرُّوَیثَة: مکے اور مدینے کے درمیان ایک مقام کا نام، جو مدینے سے ایک رات کی مسافت پر ہے۔ العَرج کے بعد قافلے یہاں قیام کرتے تھے۔

رُهَاط: بلاد ہذیل میں ایک وادی۔ یہ جگہ ساحلِ سمندر پر مکے سے تین رات کی مسافت پر تھی۔ یہاں بنو هُذَیل کا سُوَاع نامی بت نصب تھا۔

رُهَاوِیِین کا وفد: اس وفد میں ۱۵ آدمی تھے، جو ۱۰ ہجری میں آ کر مشرف با اسلام ہوئے۔ دوسرے وفود کی طرح ان کو بھی آپ ﷺ نے انعام واکرام سے نوازا۔

رُهْم (ابو): حضرت میمونہ کے پہلے شوہر کا نام مسعود بن عمرو تھا۔ ان سے علیحدگی کے بعد ان کا دوسرا نکاح ابورہم بن عبد العزّیٰ سے ہوا۔ اس کے انتقال کے بعد ۷ ہجری میں عمرة القضاء کے موقع پر آپ ﷺ کی زوجیت میں آئیں اور مقامِ سرف میں نکاح ہوا۔

رَیحَانَه: یہ زید بن عمرو کی لڑکی تھیں۔ ان کا پہلا نکاح حکم نامی شخص سے ہوا۔ یہ بنی قریظہ کے قیدیوں میں لائی گئی تھیں اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر کے محرم ۶ ھ میں ان سے نکاح فرمالیا تھا اور ۱۲ اوقیہ چاندی مہر مقرر کیا تھا۔ حجۃ الوداع سے لوٹتے ہوئے ۱۰ ھ میں فوت ہوئیں اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

رِیطَة: حضرت عمرو بن العاص کی زوجہ کا نام۔ رِیطَة بہت سی مشہور عرب خواتین کا نام تھا۔

رِیغ: مغرب میں جِبالُ البزبز میں بنی حَمّاد کے قلعے کے قریب ایک علاقہ۔

رِیمَة: مدینے کے قریب بنی شیبہ کی وادی، جس کے بالائی حصے میں ان کے کھجور کے باغات ہیں۔

الرَّیَّان: رسول اللہ ﷺ کے ایک پیالے کا نام۔

Marfat.com

باب الزاء

الزَّابُوقَۃ: بصرہ کے قریب ایک جگہ، جہاں جنگ جمل ہوئی۔

زَاجِز: جانوروں کی آوازوں اور ان کی حرکات وسکنات سے حالات معلوم کرنے والا اور غیبی خبریں بتانے والا۔

زَانُونَاءْ: دیکھئے رَانُونَاءْ۔

الزَّاوِیَۃ: یاقوت کہتے ہیں کہ مدینے کے قریب ایک جگہ، جہاں حضرت انس بن مالک کا گھر تھا۔ بکری کہتے ہیں کہ بصرہ میں ایک جگہ، جہاں حضرت انس بن مالک کا گھر تھا۔

زُبَالَۃ: کوفہ سے مکے کے راستے میں ایک مشہور منزل۔ ابوعبید اَلسَّکُوْنِی کہتے ہیں کہ زُبَالَۃ کوفے سے قَاع کے بعد اور شقوق سے پہلے ہے۔ اس میں بنی اسد کے بنی غَاضِرَۃ کی ایک جامع مسجد اور قلعہ ہے۔

زَبِید: تہامۃ الیمن میں وادیٔ زبید کا ایک شہر، جو عدن سے مکے آنے والے راستے پر بحر احمر سے ۲۵ کلومیٹر دور ہے۔ ایک وادی کا نام، جس کے ایک شہر کو الخصیب کہا جاتا تھا۔ پھر وادی کا نام شہر کے نام (الخصیب) پر غالب آ گیا اور الخصیب شہر وادی ہی کے نام پر پہچانا جانے لگا (یعنی اس کو زَبِید کہنے لگے) جو خلیفہ مامون کے زمانے میں یمن کا ایک مشہور شہر تھا۔ بہت سے علما اس کی طرف منسوب ہیں مثلاً ابو قُرَّۃ، موسیٰ بن طارق الزبیدی۔

زَبِید کا وفد: اس وفد میں ۱۰ آدمی تھے اور سب اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔ چندروز

Marfat.com

قیام کرنے کے بعد یہ لوگ اپنے بلاد کی طرف واپس چلے گئے اور اسلام پر قائم رہے۔

زُبَیر (قلعہ): خیبر میں نطاۃ کا ایک قلعہ۔ یہودی صَعب اور ناعِم کی شکست کے بعد اس قلعے میں منتقل ہو گئے تھے۔ یہ قلعہ پہاڑی چوٹی پر تھا، تین روز اس کا محاصرہ رہا، پھر ایک یہودی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ ﷺ کو ایک تدبیر بتاتا ہوں بشرطیکہ آپ ﷺ مجھے بمع اہل وعیال یہاں سے امن کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیں۔ آپ ﷺ نے اس کو مع اہل وعیال امن دینے کا وعدہ فرمایا۔ یہودی نے بتایا کہ ان کے پاس زمین کے اندر پانی جمع ہے۔ یہ لوگ رات کو وہاں سے اپنے لئے پانی لے آتے ہیں۔ اگر آپ ﷺ ان کے پانی کا راستہ کاٹ دیں تو وہ باہر نکل آئیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے پانی کا راستہ کاٹ دیا تو انہوں نے باہر نکل کر سخت مقابلہ کیا، آخر قلعہ فتح ہو گیا۔

زُبیر بن عبد المطلب: عبد المطلب کے بڑے بیٹے کا نام۔ ایک روایت کے مطابق انہوں نے عبد المطلب کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی کفالت کی۔

الزُبَیر بن العوام: عدنانیوں میں قریش کے اسد بن عبد العزیٰ کا ایک بطن۔

زُبیر بن العَوّام بن خوَیلد: یہ صفیہ بنت عبد المطلب کے بیٹے اور آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ ۱۶ سال کی عمر میں چوتھے یا پانچویں نمبر پر اسلام لائے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ قریش کے قبیلے بنی اسد سے تھے۔ ہجرت سے ۲۸ سال پہلے پیدا ہوئے۔ طویل القامت اور بڑے بہادر تھے۔ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی اور دو ہجرتیں کیں۔ غزوۂ خندق کے دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے، زبیر میرا حواری اور میری پھوپھی کا لڑکا ہے۔ ان کا لقب حواریٔ رسول اللہ ﷺ تھا۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے، جنگ جمَل میں ۳۶ ہجری میں وادی السّباع میں عمرو بن جرمز کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

الزُّجّ یازُجّ لاوَۃ: نجد میں ضریّۃ کے نواح میں ایک جگہ، جہاں ۹ھ میں رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے لئے جاتے ہوئے نماز پڑھی تھی۔ بعد میں وہاں مسجد بنا دی گئی۔

الزُّجَیج: البصرہ اور مکہ کے درمیان سواج کے قریب ایک جگہ، جہاں حاجی ٹھہرتے تھے۔ بصرہ

Marfat.com

سے مکے جاتے ہوئے فلج سے ۲ مرحلوں پر ایک جگہ۔

زَرَائِب: غزوۂ تبوک کے راستے میں ایک وادی۔

الزِّرَاب (ذات): تبوک سے دو مرحلے پر ایک جگہ، جہاں ذی الحجہ ۹ ہجری قمری (رجب ۹ ہجری قمریہ شمسی/اپریل ۶۳۱ء) میں رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے لئے جاتے ہوئے نماز پڑھی تھی۔ بعد میں وہاں مسجد بنادی گئی۔

زَرتشت: مجوسیت کا بانی۔

الزَّرقَاء: شام میں خناصِرۃ اور سوریّۃ کے درمیان، معان کے نواح میں پانی کی ایک جگہ، جہاں رسول اللہ ﷺ کی دعا کے نتیجے میں ایک شیر نے عُتَیبہ بن ابی لہب پر حملہ کر کے اس کے سر کو خوب چبا کر اسے واصل جہنم کیا تھا۔

زُرقَان: حَضرَمَوت کے علاقے میں ایک مقام کا نام۔

زُرقَانِی: علامہ محمد بن عبد الباقی الزُّرقَانِی۔ ان کی مشہور کتاب علامہ قسطلانی کی مواہب لدنیہ کی شرح ہے، جو شرح زرقانی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا شمار سیرت طیبہ کی معروف کتابوں میں ہوتا ہے۔

زَغَابَۃ یا زُغَابَۃ یا زَغَابَۃ: مدینے سے پہلے الجرف سے متصل زمین۔ مدینہ کی وادی العقیق میں مجتمع الاسیال کے پاس ایک جگہ۔ جبل احد کے جنوب مغربی حصے سے گزرنے والی وادی مدینہ منورہ کی کئی وادیوں کا سنگم ہے۔ اس کا میدان زَغَابَہ کے نام سے موسوم ہے۔ غزوۂ احد میں کفار کے لشکر کا پڑاؤ مجتمع الاسیال کے پاس اسی میدان میں تھا، اور اسی جگہ وادیٔ قَنَاۃ کے راستے سے خالد بن ولید کا دستہ گزر کر مسلمانوں پر عقب سے حملے آور ہوا تھا۔

زَغبَاء (ابن): یہ عدی بن ابی الزَغبَاء ہیں۔ ان کا تعلق قبیلہ جُهَينَۃ سے تھا اور یہ انصار کے حلیف تھے۔

زُغبَۃ: عدنانیوں میں سے قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا قبیلہ۔ قحطانیوں میں قضاعہ کے بنی القین کا ایک بطن۔

زُغبہ بن زَعوَرَاء: قحطانیوں میں اوس کے بنی عبد الاشہل کا ایک بطن۔

Marfat.com

زُفَر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے معاویہ بن کلاب کا ایک بطن۔

زُقاقِ ابن حُبَین: مسجد نبوی کے مغرب میں مدینے کی گلیوں میں سے ایک گلی۔

زُقاقِ ابن وَاقِف: مدینے کی ایک گلی، جو صدر اسلام میں اس کے بازار کی طرف نکلتی تھی۔

زَکوٰۃ: لغت میں زکوٰۃ کے معنی بڑھنے کے ہیں اور شرعی اعتبار سے اپنے مخصوص مال کا کسی مخصوص شخص کو مالک بنا دینے کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے۔

الزَّلُوق: آپ ﷺ کی ایک ڈھال کا نام۔

زَمْزَم: کثیر۔ بہت۔ باندھنا۔ روکنا۔ پانی کا مشہور کنواں، جو حرم مکی کے صحن میں مطاف سے متصل واقع ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے منسوب ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حکم سے حضرت اسماعیل کو شیر خوارگی میں ہی حضرت ہاجرہ کے ہمراہ مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ کر چلے گئے۔ صرف تھوڑی سی کھجوریں اور پانی ان کو دے گئے، جو جلد ہی ختم ہو گئے، پھر بھوک اور پیاس سے حضرت اسماعیل نے ایڑیاں رگڑنی شروع کر دیں، حضرت ہاجرہ پریشانی کے عالم میں کبھی صفا پہاڑی پر چڑھتی تھیں اور کبھی مروہ پہاڑی پر اور کبھی بچے کو آ کر دیکھتی تھیں، مگر کہیں پانی نظر نہیں آتا تھا۔ پھر یکا یک حضرت اسماعیل کے قدموں کے نیچے پانی کا چشمہ بہتا ہوا دیکھا۔ یہ آب زمزم کا چشمہ تھا، جو بھوک اور پیاس دونوں کو دور کرتا تھا، حضرت اسماعیل ہی کی اولاد میں آں حضرت ﷺ پیدا ہوئے۔

زَنابیر: جرش کے قریب ایک جگہ۔ بلاد غطفان اور ارض طَیِّئ میں ایک ریگستان۔

زِنِّیرَہ: یہ حضرت عمر کے گھرانے کی کنیز تھیں، اس لئے حضرت عمرؓ ان کو دل کھول کر ستاتے تھے۔ ابو جہل نے ان کو اس قدر مارا کہ ان کی آنکھیں جاتی رہیں۔ یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کہنے لگے کہ لات و عزیٰ نے اس کو اندھا کر دیا۔ حضرت زِنِّیرَہ نے ان کو جواب دیا کہ لات و عزیٰ کو تو یہ خبر بھی نہیں کہ کون ان کی پرستش کرتا ہے۔ یہ تو محض اللہ کی طرف سے ہے۔ اگر اللہ چاہے تو میری بینائی کو واپس فرما سکتا ہے۔ خدا کی قدرت اگلی صبح اٹھیں تو بینا تھیں۔ اس پر مشرکین کہنے لگے کہ محمد ﷺ نے اس پر سحر کر دیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر اُن کو آزاد کر دیا۔

Marfat.com

زنیم (ابن): ایک مشہور صحابی۔ حدیبیہ میں قیام کے دوران ایک روز مشرکوں کی ایک جماعت نے مسلمانوں پر پتھر اور تیر پھینکنے شروع کر دیئے۔ حضرت ابن زنیم پہاڑی پر چڑھ گئے تھے۔ مشرکوں نے ان کو تیر مار کر شہید کر دیا۔

الزوراء: مسجد نبوی کے قریب سوق مدینہ کے پاس ایک جگہ۔

زہرۃ: عوالی مدینہ کی طرف مشرقی حرے سے متصل ایک جگہ۔

زہرۃ (بنو): قریش کا ایک قبیلہ۔ رسول اللہ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ اسی قبیلے کے سردار کی بیٹی تھیں۔ فتح مکہ کے بعد یہ سارا قبیلہ اسلام لے آیا۔

زہرۃ بن کلاب: عدنانیوں میں قریش کے مرۃ بن کلاب کا ایک بطن۔

زہرۃ بن یزید: قحطانیوں میں جہینہ کے بنی کاہل کا ایک بطن۔

زہیر: قحطانیوں کے جذام کا ایک بطن۔ ان لوگوں میں سے اکثر شام اور مصر میں رہتے تھے۔ عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے معاویہ بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا قبیلہ۔ عرب کا ایک مشہور شاعر جس کو گھر میں محبوس کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا۔

زہیر بن جذیمہ: عدنانیوں میں غطفان کے قبیلہ عبس کی شاخ جذیمہ کا ایک بطن۔

زہیر بن جناب: قحطانیوں میں کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ کا ایک بطن۔

زیاد بن الحارث: قحطانیوں میں بنی الحارث بن کعب کا ایک بطن۔

زیاد بن سکن: معرکۂ اُحد میں جب قریش نے آپ ﷺ پر ہجوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ کون ہے جو ہمارے لئے اپنی جان فروخت کرے۔ یہ سن کر زیاد بن سکن اور انصار کے پانچ آدمی کھڑے ہو گئے اور وہ یکے بعد دیگرے اپنی جانبازی کے جوہر دکھاتے رہے اور شہید ہوتے رہے۔ سب سے آخری میں زیاد بن سکن زخمی ہو کر گرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو میرے قریب لاؤ، لوگوں نے ان کو آپ کے قریب کر دیا۔ انہوں نے ایثار خسار آپ ﷺ کے قدم مبارک پر رکھ کر اسی حالت میں جان دے دی۔

زیاد بن شمس: قحطانیوں میں ازد کے شنوءۃ کا ایک بطن۔

زیاد بن نغشر: قحطانیوں کے ہمدان کا ایک بطن۔

زیال: ایک یہودی کا نام، جو خیبر کے قلعہ صعب کے محاصرے کے دوران یوشع یہودی کے

Marfat.com

بعد قلعے سے نکل کر آیا۔ عمارہ بن عقبہ غِفَارِیؔ نے اس کا کام تمام کیا۔

الزَّیت: مدینے کے بازار میں ایک جگہ۔

زید: (ابوطلحہ) زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو الانصاری الخزرجی۔ مشہور صحابی۔ بیعت عقبیٰ میں شریک تھے۔ ۵۰ھ میں وفات پائی۔

زَید بن الحارث: قحطانیوں میں خزرج کے جارثہ کا ایک بطن۔

زَید بن حارثہ (سریہ۱): جمادی الآخر ۳ ہجری میں آں حضرت ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کو قریش کا ایک تجارتی قافلہ روکنے کے لئے بھیجا۔ یہ قافلہ بہت سا مال لے کر مکے سے عراق کے راستے روانہ ہوا تھا۔ حضرت زید نے قافلے کو نجد کے چشموں میں سے ایک چشمے پر جالیا۔ اہل قافلہ اپنا تمام مال چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مال غنیمت کی مجموعی مالیت تقریباً ایک لاکھ درہم تھی۔

زَید بن حارثہ (سریہ۲): ربیع الثانی ۶ ہجری قمری (ذی الحجہ ۵ ہجری قمریہ شمسی/ اگست ۶۲۷ء) کے آخری دن یا ربیع الآخر میں بنی سُلَیم موضع جمُوم کی طرف بھیجا گیا، جو مدینے سے ۱۲ میل پر بطن نَخِل کے قریب ایک جگہ تھی۔ اس میں چوپائے اور بہت سے قیدی ہاتھ آئے۔

زَید بن حارثہ (سریہ۳): یہ سریہ جمادی الاول ۶ ہجری قمری (محرم ۶ ہجری قمریہ شمسی/ستمبر ۶۲۷ء) میں عِیص کی طرف بھیجا گیا، جو مدینے سے ۴ رات کی مسافت پر تھا۔ آپ ﷺ کو خبر ملی تھی کہ قریش کا ایک قافلہ شام سے آرہا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو روکنے کے لئے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ۷۰ سواروں کے ہمراہ بھیجا۔ حضرت زید اور ان کے ساتھیوں نے اہل قافلہ کو قید کر کے ان کے تمام مال پر قبضہ کرلیا۔ قیدیوں میں آپ ﷺ کے داماد ابوالعاص بن الربیع بھی تھے۔ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دی اور لوگوں میں اس کا اعلان کیا۔ آپ ﷺ نے بھی ان کو پناہ دی اور ان کا مال لوٹا دیا۔

زَید بن حارثہ (سریہ۴): جمادی الآخر ۶ ہجری قمری (صفر ۶ ہجری قمریہ شمسی/ اکتوبر ۶۲۷ء) میں بنی ثعلبہ بن سعد کی طرف موضع طَرِف بھیجا گیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ

Marfat.com

۱۵ آدمی تھے۔ بنوثعلبہ نے راہِ فرار اختیار کی اور حضرت زید اونٹوں اور بکریوں کو لے کر مدینے پہنچ گئے۔

زَید بن حارثہ (سریہ۵): جمادی الآخر ۷ ہجری قمری (محرم ۷ ہجری قمریہ شمسی/اکتوبر ۶۲۸ء) میں بنوجذام کی طرف وادی القریٰ سے آگے حِسمٰی کی طرف بھیجا گیا۔ حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی ۶ ہجری میں قیصر کے پاس سے واپس آرہے تھے کہ راستے میں ہنید بن عارض اور اسکےلڑکے عارض بن ہنید نے اپنے قبیلے کے کچھ لوگوں کے ہمراہ حِسمٰی کے علاقے میں حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کا راستہ روک کر ان کا سب مال ومتاع چھین لیا سوائے ایک چھوٹے سے کپڑے کے۔ واپس آکر حضرت دِحیہ نے آپ ﷺ کو واقعہ سے مطلع کیا تو آپ ﷺ نے حضرت دِحیہ کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ کو ۵۰۰ افراد کے ہمراہ روانہ فرمایا۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر بنوجذام پر حملہ کیا اور ہنید اور اس کے لڑکے کو قتل کر کے ایک ہزار اونٹ، ۵ ہزار بکریاں اور ۱۰۰ عورتیں اور بچے قیدی بنا لئے۔ اس کے بعد زید بن رفاعہ الجذامی نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا اور مال واپس کرنے کی درخواست کی، جو آپ ﷺ نے قبول فرمالی اور ان کا مال واپس فرمادیا۔

زَید بن حارثہ (سریہ۶): یہ سریہ رجب ۶ ہجری میں بنوفزارہ کی طرف وادی القرٰی بھیجا گیا، مگر اس میں جنگ کی نوبت نہیں آئی۔

زَید بن حارثہ (سریہ۷): رمضان ۶ ہجری میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بنی بدر میں سے بنو فزارہ کی طرف ام قرفہ بھیجا گیا، جو وادی القرٰی کے علاقے میں ہے۔ اس سریے میں کچھ کفار قتل ہوئے اور کچھ قید ہوئے۔

زَید بن حَارِثہ بن شَرَاحِیل الکَلبِیؓ: رسول اللہ ﷺ کے ایک غلام کا نام۔ آپ نے ان کو آزاد کر کے بیٹا بنالیا تھا۔ ان کی شادی آپ کی کنیز ام ایمن سے ہوئی اور حضرت اسامہ پیدا ہوئے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ ۸ ہجری میں سریہ موتہ میں شہید ہوئے۔ یہ سابقون الاولون میں سے تھے اور موالی میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ یہ بہادر سپاہی تھے اور تیر اندازی میں کمال رکھتے تھے۔ یہ نو دفعہ سپہ سالار بنا کر بھیجے گئے۔

Marfat.com

زَیدبن عبد اللہ: عدنانیوں میں تمیم کے بنی دارم کا ایک بطن۔

زَیدبن عمرو: قحطانیوں میں مرہ بن مالک بن اوس کا ایک بطن۔

زَیدبن عَمرو بن نُفَیل: انہوں نے بت پرستی سے انکار کر دیا تھا اور کہتے تھے کہ میں بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے جانور اور بتوں کے چڑھاوے نہیں کھاتا، بلکہ صرف وہ چیز کھاتا ہوں جس پر صرف اللہ کا نام لیا جائے۔ بعثتِ نبوی سے پہلے وفات پا گئے۔

زَیدبن الغوث: قحطانیوں میں کہلان کے بجیلہ کا ایک بطن۔

زَیدبن لَیث: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

زَید بن مالک: عدنانیوں میں بنی حنظلہ بن تمیم کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں وداعہ کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

زَیدمناۃ بن تمیم: عدنانیوں میں تمیم بن مرہ کا ایک بطن۔

الزَّرِیمَۃ: دیکھیے نَخلَۃ الشَّامِیۃ۔

الزَّرِین: مدینے کے شمال میں جرف میں کھیتی باڑی کی جگہ۔

زَینَب: ان کے والد کا نام خزیمہ بن الحارث ہلالی تھا۔ ان کا پہلا نکاح حضور ﷺ کی پھوپھی کے لڑکے عبد اللہ بن جحش سے ہوا، جو ۳ھ میں غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ عدت پوری ہونے پر آپ ﷺ نے رمضان ۳ھ میں ان سے نکاح فرمالیا۔ نکاح کے صرف دو، تین ماہ بعد ۳۰ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ آپ ﷺ نے خود نماز جنازہ پڑھائی۔

زَینَب بنت جحش: یہ آپ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ ان کا پہلا نکاح حضرت زید بن حارثہ سے ہوا تھا۔ دونوں میں نباہ نہ ہوسکا تو حضرت زید نے ان کو طلاق دے دی۔ ۴ یا ۵ھ میں آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ ۲۰ ہجری میں مدینے میں انتقال ہوا۔

زَینَب بنت محمد ﷺ: یہ سب سے بڑی تھیں اور بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئیں۔ ان کی شادی ان کے خالہ زاد بھائی ابو العاص سے ہوئی۔ حضرت زینب نے ۸ ہجری میں وفات پائی۔

Marfat.com

باب السین

السَّائِبْ: حضرت عثمان نے حاجیوں کے راستے میں جو کنویں کھدوائے تھے، ان میں سے ایک کنویں کا نام۔

سَائِبْ بن ابی حُبَیْش: یہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں جب قریش شکست کھا کر بھاگے تو میں بھی ان کے ساتھ بھاگا۔ مجھے گورے رنگ کے ایک لمبے آدمی نے پکڑ لیا، جو گھوڑے پر سوار آسمان و زمین کے درمیان معلق تھا۔ پھر اس نے مجھے باندھ دیا اور مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے کس نے گرفتار کیا ہے۔ میں نے اصل بات بتانی نہیں چاہی اور جواب میں کہہ دیا کہ مجھے نہیں معلوم۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے فرشتے نے گرفتار کیا ہے۔

ساعۃ العسرۃ (غزوہ): غزوۂ تبوک کو ساعۃ العسرۃ بھی کہتے ہیں۔ مزید دیکھئے غزوۂ تبوک۔

سَاعِدَۃ: عدنانیوں میں قریش کے سَامَہ بن لُؤی کا ایک بطن۔

سَاعِدَۃ بن کعب: قحطانوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

السَّافِلَۃ: مدینے کا زیریں علاقہ۔

سَاقٌ: طریق مدینہ پر جبل غنَاب کے مقابل ایک پہاڑ۔

سَاقَۃ: لشکر کا پچھلا حصہ۔

سالم: ثقیف کا بطن، جو طائف میں رہتے تھے۔ قحطانیوں کے لخم میں سے جذام کا ایک بطن۔

سَالِم بن عوف: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

Marfat.com

سَامَۃ بن لُوَی: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

السَّامِرَۃ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک بستی۔

سَایَۃ: حجاز کی حدود میں ایک عظیم وادی کا نام۔ اس کو وادیٔ اَمَج بھی کہتے ہیں۔ یہاں ستر سے زیادہ چشمے ہیں۔ غزوۂ بنی لحیان میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ مدینے کے نواح میں الفرع کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

السَّبَاغ (وادی): بصرہ اور مکے کے درمیان بصرہ سے ۵ میل پر ایک وادی، جہاں جنگ جَمَل میں حضرت زبیر بن العَوَّام شہید ہوئے۔ کوفہ کے نواح میں بھی اسی نام کی ایک وادی ہے۔

سَبِر: بدر اور مدینہ کے درمیان ریت کا ایک ٹیلا، جہاں رسول اللہ ﷺ نے مجاہدین میں بدر کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تھا۔

سَبحَۃ: آپ ﷺ کے گھوڑے کا نام، جو بہت تیز اور جری تھا۔

سَبَخَۃ یا سَبِخَۃ: وہ زمین جس میں بہت زیادہ گندھک ہو، شور والی زمین۔ جمع سِباخ۔ مدینے میں خندق اور کوہ سلع کے درمیان ایک جگہ۔ غزوۂ خندق کے موقع پر بعض مشرکین نے خندق کو اس جگہ سے عبور کر لیا تھا، جہاں اس کی چوڑائی نسبتاً کم تھی۔ ان مشرکین میں عمرو بن عبد وُدّ بھی تھا۔ حضرت علی نے اس کو مقام سَبخَۃ میں قتل کیا۔

السَّبَخَۃ: البصرہ میں ایک جگہ۔ بحرین کی بستیوں میں سے ایک بستی۔ خیبر میں وادی النطاۃ اور الشق کے درمیان ایک جگہ۔

سَبَل (جِنس): دیکھئے جِنس سَبَل۔

سَبُوحَۃ: مکے کے ناموں میں سے ایک نام۔ ایک وادی کا نام جو نَخلَۃُ الیَمَانِیَۃ سے بُستانِ ابن عامر تک جاتی ہے۔

السَّبُوغ: رسول اللہ ﷺ کے ایک خود کا نام۔

السِّتَار: حجاز میں النِّبَاج کے زیریں علاقے میں ایک پہاڑ۔ عوالی مدینہ میں دیار بنی سُلَیم میں ضَفِینَۃ کے مقابل ایک پہاڑ۔

سَتَارَۃ: مکے اور مدینے کے درمیان وادی قدید کے بالائی حصے میں بنی سلیم کی ایک جگہ جہاں بہت سی بستیاں ہیں۔

Marfat.com

سَجْسَج یا سجاسج: اس کو روحاء بھی کہتے ہیں۔ دیکھئے روحاء۔

سَجلَۃ: مکے کا ایک کنواں، جسے قصی نے کھودا تھا۔

السَّحَاب: آپ ﷺ کے ایک عمامہ کا نام۔

سَخلَۃ: مکے کا ایک قدیم کنواں، جسے مطعم بن عدی نے کھودا تھا۔

سَحِیم کا وفد: اسود بن سلمہ بنی سحیم کے وفد کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔ آپ ﷺ نے اہلِ وفد کو ان کی قوم کی طرف لوٹا دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دیں۔

السَّدَاد: آپ ﷺ کی ایک کمان کا نام۔

السَّدَاس: رسول اللہ ﷺ کی ایک کمان کا نام۔

سِدَانَۃ: کعبے کی نگہبانی اور مجاوری (تولیت)۔

سَدِّ مارِب: یمن میں قوم سبا کا مشہور ڈیم (بند) جو ان کے دار الحکومت مارب میں واقع تھا۔ مارب شہر کے جنوب میں دائیں اور بائیں دو پہاڑ تھے۔ سبا کے لوگوں نے ان پہاڑوں کے درمیان تقریباً ۱۵۰ فٹ لمبی اور ۵۰ فٹ چوڑی دیوار (سد) بنا کر بند باندھ رکھا تھا۔ جس سے پانی جمع کر کے زراعت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس دیوار کا ایک تہائی حصہ اب بھی باقی ہے۔ اس نظامِ آب رسانی کے نتیجے میں سیکڑوں میل تک باغ ہی باغ تھے، جن میں انواع واقسام کے پھل، میوے اور خوش بودار درخت تھے۔

سِدرَۃُ المُنتَہٰی: یہ بیری کا ایک درخت ہے، جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ساتویں آسمان میں اور ابن مسعودؓ کی روایت کے مطابق چھٹے آسمان میں ہے۔ اس کے پھل (بیر) مقام حجر کے مٹکوں کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان کی طرح تھے۔ زمین سے جو چیز اوپر جاتی ہے، وہ سِدرَۃُ المُنتَہٰی پر جا کر رک جاتی ہے اور پھر اوپر اٹھائی جاتی ہے۔ ملاء اعلیٰ سے جو چیز اترتی ہے، وہ بھی سِدرَۃُ المُنتَہٰی پر آ کر ٹھہر جاتی ہے اور پھر نیچے اترتی ہے۔ اسی لئے اس کا نام سِدرَۃُ المُنتَہٰی ہے۔ اگر اس کا ایک پتہ زمین پر گر جائے تو زمین کے سارے رہنے والوں کو روشن کر دے۔

سَدُوم: قوم لوط کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام، جو شام کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔

Marfat.com

سَدھارَتھ: بدھ مت کے بانی کا اصل نام ہے۔ گوتم بدھ، تعظیمی نام ہے جس کے معنی بیدار کے ہیں۔

السَّدِیر: خَوَرنَق کے قریب ایک محل، جس کے تین طرف ہموار جنگل ہے۔ خوَرنَق کے قریب ایک نہر۔

السُّدَیرَۃ: ارض حجاز میں جُراذ اور المرّوت کے درمیان پانی کی ایک جگہ، حصین بن مُشَمّت جب مسلمان ہو کر اپنے صدقات کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دوسرے کنوؤں کے ساتھ یہ کنواں بھی ان کے نام کر دیا۔

السَّدِیق: طائف کی وادیوں میں سے ایک وادی کا نام۔

السَّراۃُ (جبل): جزیرہ نمائے عرب کے مغربی رخ پر شمال سے جنوب تک پھیلے ہوئے پہاڑی سلسلے کو جَبَلُ السَّراۃ کہتے ہیں۔

السَّرارَۃُ: مدینے کے قریب ایک جگہ، جہاں زمانۂ جاہلیت میں جنگ ہوئی تھی۔ جو یوم السَّرارَۃ کے نام سے مشہور ہے۔

سُرَاقَۃُ بن مالک بن جُعْشُم کِنانی: یہ بنی مُدْلَج میں سے تھا اور اپنے دادا کی وجہ سے جُعْشُم مشہور تھا۔ رَابغ کے علاقے پر اسی کا قبیلہ قابض تھا۔ فتح مکہ کے بعد سُراقَہ، جِعْرَانہ کے مقام پر مسلمان ہوا۔ سفر ہجرت میں رابغ کے قریب اس نے رسول اللہ ﷺ کا تعاقب کیا تھا، تا کہ آپ کو گرفتار یا قتل کر کے (نعوذ باللہ) مشرکین مکہ کا اعلان کردہ ۱۰۰ اونٹ کا انعام حاصل کرے۔ جب قریب پہنچا تو اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور اس کے اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ پھر اس نے آپ ﷺ سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا فرمائی تو گھوڑے کے پاؤں زمین سے نکل آئے۔ اس نے قریب آ کر آپ کو تمام حالات سے مطلع کیا اور وعدہ کیا کہ وہ آپ ﷺ کے بارے میں کسی کو مطلع نہیں کرے گا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے اس کو بشارت دی کہ ایک وقت آئے گا کہ اس کو کسریٰ کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں فارس فتح ہونے کے بعد حضرت عمر نے سراقہ کو کسریٰ کے کنگن پہنائے۔ سراقہ کا انتقال ۲۴ھ میں ہوا۔

السَّرح (ذو): مکے اور مدینے کے درمیان مَلَل کے قریب ایک وادی۔

سَرَخس یا سَرَخس: خراسان کے نواح میں ایک قدیم اور بہت وسیع شہر۔

Marfat.com

سَرْدَدْ: بلاد یمن میں ایک جگہ۔ اس کا ذکر ابوسفیان بن الحارث کے شعر میں ہے، جس میں اس نے رسول اللہ ﷺ سے معذرت کی ہے۔

السَّرْ: حجاز میں جبل قُدس کے قریب دیار مزینہ میں ایک جگہ۔

السِّرْ: بھید۔ چھپایا۔ ہجر اور ذات العُشَر کے درمیان بصرہ کے حاجیوں کے راستے میں واقع ایک وادی کا نام۔ بطن النخلۃ میں ایک وادی۔ نجد میں دیار بنی اسد میں بھی اس نام کی ایک جگہ ہے۔

سَرْ: ایک وادی، جو یمامہ سے نکل کر ارض حضر موت کی طرف جاتی ہے۔

السِّرَر یا السُّرَر: مکہ سے ۴ میل پر پہاڑ کے دائیں جانب ایک جگہ، منیٰ میں مَأْزِمَین میں ایک جگہ، جہاں ایک بڑا درخت تھا۔ حدیث کے مطابق اس درخت کے نیچے ستر انبیاء کی ولادت ہوئی۔

سِرَّیْن: مکہ کے قریب ساحل بحر پر ایک چھوٹا شہر، جو جدے سے زیادہ قریب ہے۔ اس کے اور مکہ کے درمیان ۴ یا ۵ دن کی مسافت ہے۔ صنعاء کے علاقے میں بھی ایک بستی ہے، جس کو السِرَّین کہتے ہیں۔

سَرِف: یہ ایک بڑی وادی ہے۔ آج کل اس کو النوار یہ کہتے ہے۔ حجۃ الوداع میں مدینے سے یہ آپ ﷺ کی ساتویں منزل تھی، جو تنعیم کے قریب مکے سے ۶ میل، ۷ میل، ۹ میل یا ۱۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی قبر بھی سرف میں ہے۔ تنعیم حضرت میمونہ کی قبر سے ۳ میل آگے ہے۔

السَّرَوَات: یہ تین سَرَاۃ کا مجموعہ ہے۔ سَرَاۃ اونچے پہاڑی سلسلے کو کہتے ہیں۔ تینوں سراۃ تہامہ کے اس حصہ کی جانب واقع ہیں، جو یمن سے متصل ہے۔ پہلا سَرَاۃ ھذَیل کا ہے۔ پھر ثَقِیف کا علاقہ آتا ہے۔ آخر میں اَزْدشَنُوءَۃ کا علاقہ پڑتا ہے۔

السُّرَیْر: حجاز کی ایک وادی۔ مدینے کے قریب ایک جگہ۔ الجار کے قریب ایک جگہ۔ خیبر میں ایک وادی۔ جہاں الشق اور النطاۃ کے قلعے ہیں۔ غزوۂ خیبر کے موقع پر آپ ﷺ نے یہاں قیام فرمایا تھا۔

سَرِیَّۃ: جس معرکۂ جہاد میں رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس شریک نہیں ہوئے، بلکہ کسی صحابی کی

Marfat.com

قیادت میں کفار کے مقابلے میں لشکر بھیجا، اس کو سَرِیَۃ کہتے ہیں۔

سریۃ ذات السلاسل: جمادی الاخریٰ ۸ھ میں رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن العاص کو تین سو مہاجرین وانصار پر مشتمل لشکر کے ساتھ قبائل قضاعہ کے مقابلے کے لئے ذات السلاسل بھیجا۔ مقابلے کے بعد مسلمان سالم وغانم مدینے واپس آئے۔

سَعد: ساحل جدہ پر نصب بنی ملکان بن کنانہ کا بت، جوان کے علاقے کے جنگل میں طویل چٹان کی شکل میں تھا۔

سَعْد: قصیم کے راستے میں الحنا کیہ بستی کے قریب مدینے سے ۱۰۰ کلومیٹر پر ایک معروف جگہ، جہاں غزوۂ ذات الرقاع ہوا تھا۔ حجاز کا ایک پہاڑ، اس کے اور کدید کے درمیان ۳۰ میل کی مسافت ہے۔

سَعْد (ابن): محمد بن سعد بن مَنِیع الہاشمی البصری۔ ولادت بصرہ ۱۶۸ ہجری، وفات بغداد ۴ جمادی الآخر ۲۳۰ ہجری، عمر ۶۲ سال، کنیت ابوعبداللہ۔ ان کی مشہور کتاب الطبقات الکبریٰ یا طبقات ابن سعد ہے، جسے سیرت طیبہ اور سیرت صحابہ وتابعین پر مستند ماخذ سمجھا جاتا ہے۔

السَّعْدَ: نصر کہتے ہیں کہ یہ حجاز کا ایک پہاڑ ہے۔ اس کے اور الکدید کے درمیان ۳ میل کا فاصلہ ہے۔ یہاں محلات ہیں، بازار اور میٹھا پانی ہے۔ یہ مقام فید سے مدینے جانے والی شاہراہ پر آتا ہے۔

سَعْدَ (بنو): ہوازن کی ایک شاخ۔ حلیمہ سعدیہ کا تعلق اسی قبیلے سے تھا۔ آپ ﷺ نے شیر خوارگی کا زمانہ اسی قبیلے میں گزارا تھا۔

سعد بن ابی وقاص: اپنے اسلام کا واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اندھیرے میں ہوں اور کوئی چیز سجھائی نہیں دیتی۔ اس وقت میرے لئے چاند روشن ہوا اور میں اس کے ساتھ چلا۔ میں نے دیکھا کہ ابوبکر، علی اور زید بن حارثہ مجھ پر سبقت لے گئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ تم یہاں کب سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ایک ساعت سے۔ پھر جب دن نکلا تو مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پوشیدہ طور پر اسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ اللہ مجھ سے بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے

Marfat.com

اور چاہتا ہے کہ مجھے تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔ میں تیزی سے آپ ﷺ کی طرف گیا اور شعب اجیاد میں آپ سے ملا اور اسلام لے آیا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: اب تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا۔ پھر سعد بن ابی وقاص آئے۔ بدر و احد سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ یہ پہلے شخص ہیں، جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنا تیر پھینکا۔ اسی طرح پہلے صحابی ہیں، جنہیں جہاد میں مال غنیمت میں سے حصہ ملا، اس وقت ان کی عمر سترہ سال تھی۔ مستجاب الدعوات تھے۔ ۵۵ ہجری میں وفات پائی۔

سعد بن ابی وقاص (سریہ): ہجرت کے ۹ مہینے بعد ذی قعدہ میں قریش کے ایک قافلے کو روکنے کے لئے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ۲۰ یا ۲۱ مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ خَرّار بھیجا گیا، جو جحفہ کے قریب ایک وادی ہے۔ یہ لوگ رات کو چھپ کر پیدل سفر کرتے تھے۔ پانچویں دن خرار پہنچے تو قریش کا قافلہ ایک دن پہلے جا چکا تھا۔

سعد بن بکر کا وفد: یہ وفد ایک شخص ضمام بن ثعلبہ پر مشتمل تھا۔ اس نے آپ ﷺ سے چند سوال کیے اور اپنے بارے میں بتایا کہ اس کو اس کی قوم نے بھیجا ہے۔ پھر وہ یہ کہہ کر روانہ ہو گیا کہ جو کچھ آپ ﷺ نے فرمایا ہے میں اس میں نہ کچھ کمی کروں گا اور نہ زیادتی۔ اس کے جانے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔ واپس جا کر اس نے اپنی قوم کو دعوت اسلام دی اور شام تک تمام قبیلہ اسلام لے آیا۔

سعد بن تمیم: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن جو بحرین میں اَحْساء اور اَبرین کے پاس رہتے تھے۔

سعد بن ثعلبہ: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں ذبیان کا ایک بطن۔

سعد بن الحارث: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

سعد بن الربیع بن عمرو بن ابی زہیر: جلیل القدر صحابی، انصار کے نقیبوں میں سے ایک نقیب، ان کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا۔ بیعت عقبہ اول و دوم میں شریک رہے۔ غزوہ بدر اور احد میں حصہ لیا اور احد میں شہید ہوئے۔

Marfat.com

سعد بن ربیعة: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

سعد بن زید الاشھلی الانصاری: جلیل القدر صحابی اور نہایت بہادر گھوڑ اسوار۔ آپ ﷺ نے ان کی دیانت اور اچھی شہرت کی بنا پر ان کو بنی قریظہ کا کچھ سامان نجد میں فروخت کرنے اور اس قیمت سے گھوڑے اور اسلحہ خریدنے کی ذمہ داری سونپی۔

سعد بن زید الاشھلی (سریہ): فتح مکہ کے بعد ۲۴ رمضان ۸ ہجری کو آپ ﷺ نے منات بت کو ڈھانے کے لئے ۲۰ سواروں پر مشتمل یہ سریہ مُشَلَّل روانہ کیا، جو مکے اور مدینے کے درمیان ایک پہاڑ تھا۔ اسی پہاڑ کی اترائی میں قدید واقع تھا۔ منات اوس اور خزرج کا دیوتا تھا۔

سعد بن زید مناة: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

سعد بن ضَبَہ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

سعد بن ضُبَیعَہ: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ: ان کی کنیت ابوثابت ہے۔ خزرج کے سردار تھے۔ بیعت عقبہ دوم میں شریک ہوئے اور ۱۲ نقیبوں میں سے ایک تھے۔ سعد بہت شریف النفس اور سخی تھے۔ کھانے کے لئے فقرا کثرت سے ان کے گھر پر آتے تھے۔ سعد روزانہ رات کے وقت ۸۰ اہل صفہ کو ہمراہ لے کر اپنے گھر آتے اور انہیں کھانا کھلاتے۔ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینے آئے تو سعد روزانہ گوشت یا دودھ کے ثرید کا ایک بڑا پیالہ یا کوئی اور چیز بھیجا کرتے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر سعد بن عبادہ انصار کے لشکر کے امیر تھے۔ حضرت عمر کی خلافت کے اڑھائی سال بعد شام کے شہر حوران میں وفات پائی۔

سعد بن عمرو: قحطانیوں میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔

سعد بن عوف: عدنانیوں میں سے ثقیف کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں سے کنانہ کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں سے ربیعہ کا ایک بطن۔

سعد بن فَزارہ: عدنانیوں میں فزارہ بن ذبیان کا ایک بطن۔

سعد بن فَہم: عدنانیوں میں قیس بن عیلان بن مضر کا ایک بطن۔

سعد بن قیس: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

Marfat.com

سعد بن کعب: قحطانیوں میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔

سعد بن لوی: عدنانیوں میں قریش کے لوی بن غالب کا ایک بطن۔

سعد بن مالک: قحطانیوں میں کہلان کے جذام کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں کہلان کا حیّ۔ قحطانیوں میں نخع کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔ ہلال بن عامر کے زغبہ کا ایک بطن۔

سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ: ایک مشہور صحابیٔ رسول ﷺ، جو قبیلۂ خزرج سے تھے۔

سعد بن مرۃ: عدنانیوں میں ذہل بن شیبان کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

سعد بن مُعاذ بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشھل: ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ یہ دعوت اسلام قبول کرنے والے ابتدائی انصار میں سے ہیں، جو مصعب بن عمیر کی تبلیغ سے اسلام لائے۔ بدر کے دن جب رسول اللہ ﷺ چھپر میں تشریف فرما تھے، جو آپ ہی کے لئے بنایا گیا تھا تو سعد بن مُعاذ انصار کی ایک جماعت کے ساتھ چھپر کے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ سعد بن معاذ طویل القامت اور عظیم انسان تھے۔ غزوۂ احد میں زخمی ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کا خیمہ مسجد نبوی میں نصب کرایا، تاکہ ان کی عیادت اور دیکھ بھال کی جا سکے۔ غزوہ بنی قریظہ کے موقع پر اوس کے لوگوں نے حضرت سعد کو حکم بنایا تو حضرت سعد نے فیصلہ دیا کہ ان کے بالغ مردوں کو قتل کر دیا جائے، عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا جائے اور ان کے مال کو بانٹ لیا جائے اور ان کے گھر مہاجرین وانصار کو دے دیئے جائیں۔ فیصلہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے یہ فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق کیا۔

سعد بن ھذیل: عدنانیوں میں مضر بن نزار کا ایک بطن۔

سعد بن ھُذَیم کا وفد: اس قبیلے کے چند لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔ واپسی کے وقت آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان میں سے ہر ایک کو چند اوقیہ چاندی دیں۔

سعد العَشِیرَہ کا وفد: اس قبیلے کے لوگوں نے پہلے اپنے بت کو، جس کو فَرّاض کہا جاتا تھا، توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا۔ پھر اپنے اسلام کے اظہار کے لئے انہوں نے چند آدمیوں کا

Marfat.com

ایک وفد مدینے بھیجا۔

السعدی: بنی سالم کے میمون کا ایک عشیرہ۔ یہ لوگ مدینے کے راستے پر رہتے تھے۔

السعدیہ: عمر بن سلمہ کے پانی کی جگہ

سَعِی: صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوگا اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر، اس طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

سَعْیَا: مکہ کے قریب تہامہ کی ایک وادی، جس کے زیریں حصے میں بنی کنانہ کے لوگ رہتے تھے اور بالائی حصے میں ہذیل کے لوگ۔

سَعِیْد: قحطانیوں میں مرۃ بن مالک بن اوس بن حارثہ کا ایک فخذ۔

سَعِیْد بن ضَبَّہ: عدنانیوں میں مضر کے ضبہ کا ایک بطن۔

سَعِیْد بن العاص: عدنانیوں میں قریش کے امیہ کا ایک فخذ۔

سَعِیْد بن قُرْط: ابی بکر بن کلاب کا ایک بطن۔

السَّغَاءُ: آپ ﷺ کا ایک چھوٹا نیزہ۔

السَّغْدِیَة: رسول اللہ ﷺ کی ایک زرہ کا نام، جو آپ نے غزوۂ حنین کے دن پہنی ہوئی تھی۔

سَفَا: مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔

سَفَارَہْ: قبائل میں مراسلت اور خط و کتابت۔ یہ منصب بنو عدی کے پاس تھا۔

سَفَانَہْ: صحابیہ۔ حاتم طائی کی لڑکی اور عدی بن حاتم کی بہن کا نام، جو سریۂ علی ابن ابی طالب کے قیدیوں میں شامل تھیں۔ اسلام سے پہلے عیسائی تھیں اور ان کے بھائی عدی اپنے قبیلے کے سردار تھے۔

سَفَرِ ھجرت: دیکھئے مدینہ (ہجرت)۔

سَفْوَانُ (وادی): بدر کے قریب ایک وادی۔ البصرہ سے ۴ میل پر پانی کی ایک جگہ۔ آج کل سفوان کے نام سے کوئی جگہ معروف نہیں، البتہ مدینہ اور بدر کے درمیان نصف مسافت پر روحاء کے قریب سفا نامی وادی ہے۔

سَفْوَانُ (غزوہ): اس کو غزوۂ بدر اولیٰ بھی کہتے ہیں۔ یہ ربیع الاول ۲ ہجری میں ہوا۔ کرز بن جابر الفِھری نے جو مشرکین کے رؤسا میں سے تھا، مدینے کے مویشیوں پر غارت ڈالی تھی۔

Marfat.com

آپ ﷺ اس کے تعاقب میں نکلے، یہاں تک کہ آپ بدر کے نواح میں وادیٔ سفوان پہنچے، مگر کرز جا چکا تھا۔ بعد میں یہ اسلام لائے اور فتح مکہ میں شہید ہوئے۔

سُفیان: ثقیف کا ایک بطن، جو طائف کے اطراف میں جنوب مشرق کی طرف آباد تھے۔ عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے جَوْشَمْ کا ایک بطن، یہ لوگ شمالی افریقا میں آباد تھے۔ عدنانیوں میں حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف کا ایک فخذ، جو بنوسفیان کے نام سے جانا جاتا ہے۔

سفیان بن حرب: عدنانیوں میں قریش کے امیہ کا ایک بطن، جو بنوسفیان کے نام سے معروف ہے۔

سفیان بن حرب (ابو): اس کا نام صخر بن حرب بن امیہ تھا۔ اسلام کے ظہور کے وقت یہ مکہ کا ایک سردار اور قریش کا رئیس تھا۔ یہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ لے کر شام سے واپس آ رہا تھا کہ مسلمان مدینے سے اس کی تلاش میں نکلے اور بدر پہنچے۔ ابوسفیان کو خبر ملی تو اس نے قریش سے مدد طلب کی۔ اس دوران ابوسفیان اور اس کا قافلہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا اور مشرکین کا لشکر بھی بدر پہنچ گیا، جو اس کی مدد کے لئے نکلا تھا۔ دونوں لشکروں میں مڈھ بھیڑ ہوئی اور مشرکین کو عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ نامور سرداروں اور سپہ سالاروں سمیت ان کے ستر آدمی مارے گئے۔ غزوہ احد میں یہ مشرکین کے لشکر کا سپہ سالار تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف با اسلام ہوا اور مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہو کر غزوۂ حنین میں شرکت کی۔ ۱۰۰ اونٹ اور چالیس اوقیہ مال غنیمت سے حصہ ملا۔ ان سے چند احادیث مروی ہیں۔

سفیان بن حرب (ابو، سریه): اس کو سریۂ مغیرہ بن شعبہ بھی کہتے ہیں۔ ۹ ہجری کے آخر میں لات نامی بت کے انہدام کے لئے آپ ﷺ نے یہ سریہ طائف روانہ فرمایا۔ ان دونوں حضرات نے جا کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور سونا، چاندی، زیور، اور کپڑے وغیرہ جو کچھ ہاتھ آیا، وہ لا کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے اسی دن تمام مال لوگوں میں تقسیم فرما دیا۔

سَفِینَة بن فَرُّوخ: آپ ﷺ کے ایک غلام کا نام، اس کا اصل نام مہران تھا۔

سِقَایَة: حاجیوں کو پانی پلانے کا انتظام کرنا۔ بنی ہاشم کا ایک عہدہ۔ زم زم کے دوبارہ کھودے

Marfat.com

جانے سے پہلے قریش کے لوگ مشکیزوں میں پانی لا کر مکہ میں جمع کرتے تھے، تا کہ ایام حج میں حاجیوں کی پانی کی ضروریات پوری ہوسکیں۔

سِقَایَۃ سُلَیمان: مدینے کے شمال میں الجرف کے مقام پر سلیمان بن عبدالملک کی حاجیوں کو پانی پلانے کی ایک جگہ۔

سَقَف: الحمی کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔ اَجَاءَ سے پہلے پانی کی ایک جگہ۔ دیارِ طَیِّئ میں ایک پہاڑ۔ دیارِ طَیِّئ کی وادیٔ قَصَّہ میں پانی کا ایک گھاٹ یا منزل۔

سُقیَا: مکے اور مدینے کے درمیان مدینے سے دو دن کی مسافت یعنی ۹۶ میل پر فرع کے قریب ایک آبادی ہے، جسے بیوت سُقیا کہتے ہیں۔ یہاں مختلف باغات ہیں، اس کا موجودہ نام اُمّ البَرَک ہے۔

سَقِیفَہ: سائبان، چوپال، چبوترہ، پتھروں اور اینٹوں سے بنا ہوا مثلث نما احاطہ (تین دیواروں والا)۔ ہر قبیلے کا اپنا سقیفہ ہوتا تھا، جہاں وہ اپنی مجلسیں منعقد کرتے تھے۔

سَقِیفَہ بنی سَاعِدَہ: بنوخزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مکان کے قریب ایک سائبان۔ آں حضرت ﷺ کے وصال کے بعد بہت سے انصار یہاں جمع ہو گئے تھے۔ ان کی خواہش یہ تھی کہ حضرت سعد بن عبادہ کو رسول اللہ ﷺ کا جانشین مقرر کر دیا جائے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما واقعے کی اطلاع ملتے ہی سقیفہ بنی ساعدہ پہنچے اور انصار سے خطاب کیا۔ پھر حضرت سعد بن عبادہؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر تمام انصار نے حضرت ابوبکر کی بیعت کی۔

السَّکب: آں حضرت ﷺ کے ایک گھوڑے کا نام۔ آپ کی ملکیت میں یہ پہلا گھوڑا تھا، جو آپ ﷺ نے ایک اعرابی سے دس اوقیہ میں خریدا تھا۔ اعرابی کے پاس اس کا نام الضَّرِس تھا۔

سَکرَان: امج کے زیریں حصے میں ایک وادی، جو مدینے کی طرف جانے والے کے بائیں جانب پڑتی ہے۔ مدینے کا ایک پہاڑ۔ شام کے نواح میں نجد کی سمت میں ایک وادی۔

السُّکُرجَۃ: ایک چھوٹا برتن جیسے تشتری یا پیالی، جس میں سالن یا ایسی ہی چیز مثلاً چٹنی، اچار وغیرہ ڈال کر کھاتے ہیں، آپ ﷺ نے ایسے برتن میں کبھی نہیں کھایا، اور نہ میز پر یا چوکی پر کھایا۔

Marfat.com

سکَین: فزارہ کا ایک حی۔

السَّلَائِل: الفرع اور مدینے کے درمیان ایک وادی۔

سَلَاخ یا سِلَاخ: خیبر کے نیچے کی جانب کا علاقہ۔ شوال ۷ ہجری میں حضرت بشیر بن سعد انصاری ؓ کا سَرِیَہ جویمن اور جبَار بھیجا گیا تھا، وہ سَلَاخ سے گزرا تھا۔

السَّلَاسِل (ذات): مدینہ منورہ سے دس منزل پر اور وادی القریٰ سے آگے قبیلہ جذام کے علاقے میں ایک کنویں کا نام۔

السَّلَاسِل (ذات، سریہ): جمادی الاخری ۸ھ میں رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن العاص کو ۳۰۰ مہاجرین و انصار مشتمل لشکر کے ساتھ قبائل قضاعہ، لخم اور جذام کے مقابلے کے لئے ذات السلاسل بھیجا۔ مقابلے کے بعد مسلمان سالم و غانم مدینے واپس آئے۔

سَلَافَہ بنت سَعِید: حضرت عاصم نے غزوۂ احد میں سَلَافَہ بنت سعید کے دو لڑکوں کو قتل کیا تھا، اس لئے اس نے منت مانی کہ عاصم کے سر کا پیالا بنا کر اس میں شراب پیوں گی۔ نیز اس نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص عاصم کا سر لائے گا، اس کو سو اونٹ انعام دوں گی۔ چناں چہ قبیلہ بنی ھذیل کے کچھ لوگ حضرت عاصم کا سر لینے کے لئے روانہ ہوئے، تا کہ سَلَافَہ کے ہاتھ فروخت کر کے بھاری قیمت وصول کریں، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کی حفاظت کے لئے شہد کی مکھیوں کو بھیج دیا اور وہ لوگ ان کی لاش میں سے کچھ بھی نہ لے سکے۔

السَّلَالِم (قلعہ): خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ، جہاں طویل محاصرے کے بعد یہود نے آپ ﷺ سے صلح کر لی۔ خیبر میں یہ آخری قلعہ تھا، جو آپ کے دست مبارک پر فتح ہوا۔ آج کل یہ شریف نامی شہر کے قریب واقع ہے۔

سَلَامَان بن اسلم: قحطانیوں میں ازد کے غسان کا ایک فخذ۔

سَلَامَان بن أسنا: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

سَلَامَان بن ثُعَل: قحطانیوں میں کہلان کے طی کا ایک بطن۔

سَلَامَان بن سعد: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

سَلَامَان بن غنم: ایک عرب قبیلہ۔

Marfat.com

سَلَامَانُ بن مُدْرَک: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

سَلَامَانُ بن منصور: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

سَلَامَانُ کا وفد: شوال ۱۰ ہجری میں ۷ آدمیوں پر مشتمل اس وفد نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے اسلام کی بیعت کی۔ جب واپس جانے لگے تو آپ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک کو پانچ اوقیہ چاندی دی۔

سَلَامَۃ: بنی اسد کا ایک بطن، یہ لوگ شُقُوق میں رہتے تھے جو مکہ کے راستے پر واقصہ کے بعد ایک منزل ہے۔ عدنانیوں کے قیس بن عیلان میں أعْصُرْ کا ایک بطن۔

السَّلَامَۃ: طائف کی بستیوں میں سے ایک بستی، جہاں رسول اللہ ﷺ کی ایک مسجد ہے، اس کے ایک جانب ایک قبہ ہے، جس میں ابن عباس اور ان کی اولاد کے کچھ لوگوں کی قبریں ہیں، رضی اللہ عنہم۔

سَلَامَۃُ بن عوف: عدنانیوں کا ایک بطن۔

سَلَبَۃ: بنی مُشعان کی وادی، اس کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔

سِلْحِین: یمن کے قلعوں میں سے ایک عظیم قلعہ، یہ بھی ان قلعوں میں سے ہے، جن کو اریاط حبشی نے منہدم کیا تھا۔

سِلْسِلَۃ بن غَنْم: قحطانیوں میں طیٔ کا ایک بطن۔

سِلْع (جَبَل): مدینے کے شمالی جانب ایک مشہور پہاڑ، غزوۂ خندق میں اس کا ذکر آتا ہے۔ بیت المقدس کے قریب وادیٔ موسیٰ میں ایک قلعہ۔ دیار ھذیل میں ایک پہاڑ۔ مکے کے مغرب میں مُغَمَّس کی طرف ایک پہاڑ۔

سَلَم (ذی): حجاز میں طریق ہجرت پر ایک وادی کا نام۔ اسی نام کی ایک وادی بصرہ سے مکے کے راستے پر بنی بکاء کے علاقے ذَنَائِب میں بھی تھی۔

سلمیٰ: طیٔ کے دو پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔ فید سے مکہ جانے والے کے دائیں طرف فید کے قریب طی کا ایک پہاڑ۔

سَلْمَان: حائل اور فرات کے درمیان واقع صحرا میں پانی کی ایک جگہ۔

سلمان بن یَشْکُر: قحطانیوں میں مراد کا ایک بطن۔

Marfat.com

سَلْمَانُ الفَارِسِیُّ: مشہور صحابی اور آپ ﷺ کے غلام، خندق اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ خندق ان ہی کے مشورے سے کھودی گئی تھی۔ عرب اس سے پہلے خندق سے واقف نہیں تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہیں۔ حضرت سلمان نے طویل عمر پائی۔

السَّلْم بن امرئ القیس: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

السَّلْم بن مالک: قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔

سَلَمَةُ: ان کا نام ہند اور کنیت ام سلمہ تھی۔ آپ کی چچی عاتکہ بنت عبدالمطلب کی لڑکی ہیں۔ ان کا پہلا نکاح ان کی خالہ کے لڑکے ابوسلمہ سے ہوا۔ ان ہی کے ساتھ مشرف با اسلام ہوئیں اور ان ہی کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ابوسلمہ کا انتقال ۴ یا ۳ھ میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کا نعم البدل اس طرح عطا فرمایا کہ عدت گزرنے پر آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا اور وہ امہات المؤمنین میں شامل ہوگئیں۔ حسن و جمال، ذہانت، فقہی معلومات اور دقت نظر میں حضرت عائشہ کے بعد ان ہی کا مرتبہ تھا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۸۴ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد امہات المؤمنین میں سے سب سے آخر میں انہوں نے وفات پائی۔

سَلَمَة (بنو): ایک مشہور قبیلہ، مدینے میں ان کی منازل مساجد سبعہ کے مغرب میں مسجد قبلتین اور اس کے نواح تک تھیں۔

سَلِمَة: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔ معاویہ بن الحارث بن عدی بن مرہ بن اُدَد کا ایک فخذ۔

سَلِمَة بن سعد: بن علی بن اسد بن ساردۃ بن تزید بن جشم بن الخزرج، قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

سَلَمَة (ابو) بن عبدالاسد (سریہ): یہ سریہ محرم ۴ ہجری میں خویلد کے بیٹے طلیحہ اور سلمہ کے مقابلے کے لئے بھیجا گیا۔ اس میں ۱۵۰ مہاجرین وانصار تھے۔ یہ لوگ راستہ بدل کر پوشیدہ طور پر گئے پھر بھی دشمن کو خبر مل گئی اور وہ فوراً بھاگ گیا۔ بہت سے اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں۔

سَلِمَة بن قشیر: عدنانیوں میں قشیر کا ایک بطن۔

Marfat.com

سَلِمَۃ بن مالک: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

سَلِمَۃ بن معاویہ: قحطانیوں میں کہلان کے عاملہ کا ایک بطن۔

سَلِمَۃ بن نصر: قحطانیوں میں جہینہ کا ایک بطن۔

سلمۃ عبد اللہ بن عبد الاسد القرشی المخزومی (ابو): یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا کے لڑکے تھے۔ اسلام کے ابتدائی دنوں میں، جن لوگوں نے حضرت ابوبکر کی ترغیب سے اسلام قبول کیا تھا، یہ بھی ان میں سے ایک تھے۔ انہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ محرم ۴ ہجری میں آپ ﷺ نے ۱۵۰ مہاجرین و انصار پر مشتمل ایک سریہ ان کی سربراہی میں قطن بھیجا۔ اہل قطن خبر پاتے ہی بھاگ کھڑے ہوئے۔ بہت سے اونٹ اور بکریاں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں۔ غزوۂ احد میں ابو سلمہ کے کندھے پر ایک زخم لگا تھا اور اچھا ہو گیا تھا۔ اس سفر کے بعد وہ پھر تازہ ہو گیا اور اسی سے ان کا انتقال ہوا۔

سَلوَان: کَشَب یا کَشِب اور تَرِبَۃ کے درمیان ایک وادی اور ایک پہاڑ۔ القدس کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

سَلُول: عدنانیوں میں ہوازن کا ایک قبیلہ۔

سَلُول بن کعب: قحطانیوں میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔

سِلھِم: قحطانیوں میں مراد کا ایک بطن۔

سِلھِم بن نَمِرَۃ: قحطانیوں میں بنی زید بن کہلان کے مذحج کا ایک بطن۔

سَلِیح بن حلوان: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

سَلِیط: ان کا پورا نام سَلِیط بن عمرو ہے۔ انہوں نے ہی یمامہ کے گورنر ھوذۃ بن علی کو آپ ﷺ کا والا نامہ پہنچایا تھا۔

سَلِیط بن الحارث: عدنانیوں میں تمیم کے یَربُوع کا ایک بطن۔

سَلِیط بن عمرو: قحطانیوں میں کہلان کے طیّ کا ایک بطن۔

سَلَیع: سلع کی تصغیر۔ مدینے کا ایک پہاڑ۔ اس کے اوپر انصار کے اسلم بن افصی کے بیوت تھے۔ اس پہاڑ کو عثعث بھی کہتے ہیں۔ یہ کوہ سلع کے مغرب میں واقع ہے۔

السَّلِیلِ: مدینے کی ایک وادی کا نام۔

Marfat.com

السَّلِيْلَةُ: الربذہ میں ایک جگہ۔ قطن میں بنی حارث بن ثعلبہ کا پانی۔

سلَیم: ایک عرب قبیلہ، جو مدینے کے قریب رہتا تھا۔

سلَیم (وفد): بنی سُلیم کے ایک شخص قیس بن نسَیبَۃ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ سوالات کیے۔ آپ ﷺ نے اس کے سوالات کے جوابات دیئے اور اس کو اسلام کی دعوت دی تو وہ اسلام لے آیا۔ پھر اس نے واپس جا کر اپنی قوم کو دعوت اسلام دی تو جلد ہی سب کے سب اسلام لے آئے، یہاں تک کہ فتح مکہ کے سال ان کے سات سو یا ایک ہزار آدمی قدید میں آپ ﷺ کے ساتھ شامل ہو گئے۔

سلَیم بن فَهم: قحطانیوں میں دوس کا ایک قبیلہ، جو سرات میں رہتے تھے۔

سلَیم بن منصور: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک عظیم قبیلہ۔ یہ لوگ خیبر کے قریب نجد کے بالائی علاقے میں رہتے تھے۔

سلَیمَہ: عدنانیوں میں جَدِیلَہ بن اسد کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں عبدالقیس کا ایک بطن۔

السَّمَاوَۃ: کوفہ اور شام کے درمیان ایک مسطح اور غیر پتھریلا علاقہ۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ السَّمَاوَۃ بنی کلب کے چشمے کا نام ہے۔

سَمُرٌ: ببول کا درخت۔

سَمُرٌ: نخلۃ الیمانیہ کے شمال میں ایک پہاڑی درہ۔

سَمُرَۃ بن جُندَب بن هلال الفزاری: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں۔ غزوۂ احد کے موقع پر تیر اندازی کی بنا پر آپ ﷺ نے رافع بن خدیج کو غزوے میں شرکت کی اجازت عطا فرما دی تھی۔ اس پر سمرہ بن جندب، جن کو کم سنی کی بنا پر غزوے میں شرکت کی اجازت نہیں ملی تھی، لوگوں سے کہنے لگے کہ میں کشتی میں رافع کو پچھاڑ دوں گا۔ جب آپ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے دونوں میں کشتی کرائی، جس میں سمرہ نے رافع کو پچھاڑ دیا، اس لئے آپ ﷺ نے سمرہ کو بھی لشکر میں شامل ہونے کی اجازت عطا فرما دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بصرہ چلے گئے۔ ۶۰ ہجری میں بصرہ یا کوفہ میں وفات پائی۔

سِمط بن زُرعَہ: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

Marfat.com

سَمَاک: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

سُمْنَۃ: مدینے اور شام کے درمیان وادی القریٰ کے قریب پانی کی ایک جگہ۔ ایک سمنۃ جُرش کے نواح میں بھی ہے۔

سَمْوَان (قلعہ): یہ نَطَاۃ کا قلعہ تھا، اس سے فارغ ہو کر آپ ﷺ خیبر کے دوسرے حصے شَق کی طرف متوجہ ہوئے۔ سخت مقابلے کے بعد یہودی بھاگ کھڑے ہوئے اور بِنزَال کے قلعے میں قلعہ بند ہو گئے۔

سُمَیحَۃ: مدینے کے ایک قدیم کنویں کا نام، جس میں بہت زیادہ پانی تھا۔ قدید کے نواح میں ایک کنواں۔

سُمَیرَۃ: حنین کے قریب ایک وادی، جہاں شوال ۸ ہجری میں غزوۂ حنین کے موقع پر بنو ہوازن کا نامور اور ماہرِ فنِ حرب دُرَید بن صِمّہ قتل ہوا تھا۔

سُمَینان: سَمْنَان کی تصغیر۔ مدینے سے تبوک کے راستے میں ایک وادی، جو خیبر اور الصلصلۃ کے درمیان راستے کو الصلصلۃ سے ۳۸ کلومیٹر پر قطع کرتی ہے۔

سُمَیَّہ بنت خیاط: صحابیہ، ابو حذیفہ بن مغیرہ کی کنیز، حضرت عَمّار کی والدہ، جو ضعیف تھیں۔ اسلام لانے کے جرم میں ابو جہل نے ان کو برچھی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ یہ ابتدائی سات مسلمانوں میں سے تھیں۔ ابن سعد نے صحیح سند کے ساتھ مجاہد سے نقل کیا ہے کہ یہ اسلام کی پہلی خاتون شہید ہیں۔

سِنَان اَسَدِی (ابو): حُدَیبیہ میں جب آپ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو سب سے پہلے ابو سِنَان اَسَدِی آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کس چیز پر بیعت کرتے ہو۔ ابو سنان نے عرض کیا کہ میں اس وقت تک تلوار چلاتا رہوں گا، جب تک اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو غلبہ نصیب فرمائے یا میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو بیعت فرمایا اور اسی پر سب نے بیعت کی۔ اسی کو بیعتِ رِضْوَان کہتے ہیں۔

سِنجَار: عراق کا ایک مشہور شہر، جو شام کے راستے میں آتا ہے۔ مَوْصِل اور سِنجَار کے درمیان تین دن کی مسافت ہے۔

Marfat.com

السنخ: مدینے کے مضافات میں ایک جگہ، جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رہتے تھے اور وہیں ان کا کارخانہ تھا۔ یہ جگہ مسجد نبوی سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر تھی۔ عوالی مدینہ میں شمال کی جانب اور مسجد نبوی سے شمال مشرق میں ایک جگہ، جہاں بنی الحارث بن الخزرج کی منازل تھیں۔

سِنحَانُ: یمن میں ایک جگہ۔

سِنْدَاز: العذیب میں ایک محل۔ حیرہ میں ایک نہر کا نام، جہاں ایک قصر تھا اور عرب کے لوگ اس کا حج کرتے تھے۔ قبیلہ ایاد کی منازل میں سے ایک جگہ، جو بعد میں آباد ہونے والے سواد کوفہ کے زیریں حصے میں اور نجران کوفہ کے پیچھے تھی۔

سُنَیْنَۃُ (ابن): ایک یہودی تاجر، جس کو حویصہ خاندان کا محسن خیال کیا جاتا تھا۔ کعب بن اشرف کے قتل کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ کو اجازت دے دی تھی کہ اس طرح کے یہودیوں کو جہاں کہیں پاؤ، قتل کر ڈالو۔ اس پر حضرت محیصہ بن مسعود الاوسی نے اس کو قتل کر دیا۔

سَوَاج: ضَرِیَّۃُ میں ایک پہاڑ۔ جبال غنیٰ میں سے ایک پہاڑ۔ البصرہ سے آنے والے حاجیوں کے راستے پر فَلْجَہ اور الزّجَیج کے درمیان ایک جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ یمن میں ایک وادی ہے۔

سَوَادُ بن غَزِیَّۃ: بدر میں صف بندی کے دوران آپ ﷺ نے سواد بن غزیہ کو صف سے تھوڑا باہر نکلا ہوا پایا۔ آپ ﷺ نے بطور تلطف ان کے پیٹ پر ایک چھوٹے تیر سے ہلکا سا چوکا دے کر فرمایا کہ اے سواد! سیدھا ہو جا۔ سواد نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے مجھے تکلیف پہنچائی اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حق اور عدل کے ساتھ بھیجا ہے، آپ میرا بدلہ دیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنا شکم مبارک کھول کر سواد سے فرمایا کہ اپنا بدلہ لے لو۔ سواد آپ ﷺ سے گلے ملے اور آپ کے شکم کو چومنے لگے۔ آپ نے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا، انہوں نے عرض کیا کہ شاید یہ آخری ملاقات ہو، اس لئے میں نے اپنی جلد کو آپ ﷺ کی جلد سے مس کیا۔ آپ یہ سن کر خوش ہوئے اور سواد کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

سَوَارِق: مدینے کے نواح میں السوارقیہ کے قریب ایک وادی، جو آپ ﷺ نے حضرت زبیر کو عطا

Marfat.com

فرمائی تھی۔

سَوَارِ قِیَۃ: مکے اور مدینے کے درمیان حاجب کے راستے میں ایک بستی۔ یہ بہت زرخیز علاقہ ہے۔ یہاں میٹھے پانی کے چشمے اور مختلف قسم کے پھل ہوتے ہیں۔

سُوَاع: بنی ھذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کے ایک بت کا نام، جس کی شکل عورت کی تھی اور جو ینبوع کے مقام پر رہاط میں نصب تھا۔

سَوْدَہ: یہ عَکّ کی لڑکی اور مَعَدّ اور اَیَاذ کی ماں تھی۔

سَوْدَہ بنت زمعہ: حضرت خدیجہ کے انتقال کے کچھ عرصے بعد حضرت سودہ بنت زمعہ آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ یہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں مشرف با اسلام ہوئیں۔ ان کا مہر چار سو درہم مقرر ہوا۔ حضرت عمر کے دور خلافت کے آخری دنوں میں وفات پائی۔

سوق بنی قینقاع: زمانۂ جاہلیت میں مدینے کی جنوبی سمت میں ایک عظیم بازار۔

سُوْق حَضَرَمَوْت: دیکھیے حضر موت (سُوق)۔

سُوْق عُکَاظ: دیکھیے عُکَاظ۔

سوق المدینہ: مدینے کا یہ بازار رسول اللہ ﷺ نے قائم کیا تھا۔ یہ جگہ مسجد غمامہ کی جنوبی جانب مناخہ میں ہے۔ آج کل یہاں مکتب (لائبریری) ملک عبدالعزیز ہے۔

سوق النَّبَط: مدینے کا ایک بازار، جو زمانہ جاہلیت سے اب تک تھا۔

سَوْلَان: حجاز کی ایک معروف وادی۔

سُوَیْد: قبیلہ مَنزوح کے عوف کا ایک عشیرہ۔

السُّوَیْدَاء: مدینے سے دو رات کی مسافت پر شام کے راستے میں ایک جگہ۔

سُوَیْد بن حرام: قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔

سُوَیْد بن عامر: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے زُغبَہ کا ایک بطن۔

سَوِیق: عربی میں ستو کو سویق کہتے ہیں۔

سَوِیق (غزوہ): غزوۂ بدر کے بعد ابوسفیان نے قسم کھائی کہ جب تک میں محمد ﷺ سے جنگ نہ کرلوں، اس وقت تک غسل نہیں کروں گا۔ چناں چہ وہ ذی الحجہ ۲ ہجری کے شروع میں ۲۰۰ سواروں کے ہمراہ مدینے کی طرف نکلا، مدینے کے نواح میں پہنچ کر اس نے

Marfat.com

اپنے کچھ آدمیوں کو مدینے کی طرف بھیج دیا، جنہوں نے مقام عریض میں کھجور کے کچھ درخت جلا دیئے اور ایک انصاری اور اس کے مزدور کو قتل کر دیا، جو زراعت کا کام کر رہے تھے اور یہ سمجھ لیا کہ قسم پوری ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ ۵ ذی الحجہ کو ۲۰۰ مہاجرین وانصار کو لے کر اس کے تعاقب میں روانہ ہوئے، مگر ابوسفیان بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا، البتہ جاتے وقت وہ اپنا وزن ہلکا کرنے کے لئے ستو کے تھیلے گراتے گئے، جو مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ یہ غزوہ ستوؤں کی وجہ سے غزوۂ سویق کے نام سے مشہور ہوگیا۔

سُوَیقَة: سَاق کی تصغیر۔ تاریخ مدینہ میں یہ سویقة الهاشميين يا سويقة عبد الله بن الحسن مشہور ہے۔ مدینے سے ۱۵ کلومیٹر پر واقع تھا۔ یہ کئی دفعہ بنا اور کئی دفعہ منہدم کیا گیا۔ اب اس کے آثار باقی ہیں۔ جنت البقیع کے قریب ایک جگہ، جہاں حسن بن حسن بن علی کے مکانات تھے۔

سُوَیمِرَةُ: مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔

سِهَام: جوئے کا تیر، جس سے قرعہ ڈالتے ہیں۔ یہ جمع ہے، اس کا واحد سَہم ہے۔

سَهَام: یمامہ میں وہ جگہ، جہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ثمامہ بن اثال اور مسیلمہ کذاب کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔

سَهل: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے نُہَیک بن ہلال کا ایک قبیلہ۔

السَّهل: مدینے کے قریب ایک جگہ۔

سَهله: قحطانیوں کے اشعریین کا ایک بطن۔

سَهم: قحطانیوں کے باہلہ کا ایک بطن۔

سَهم بن عمرو: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

سَهم بن مالک: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

سَهم بن مُرَّه: عدنانیوں کا ایک بطن۔

سَهم بن معاويه: ہذیل کا ایک بطن۔ یہ لوگ ودان کے قریب جرف میں رہتے تھے۔

سُهَیل: مکے کا ایک پہاڑ۔

سُهَيل بن عَمرو: یہ نہایت فصیح وبلیغ مقرر تھے۔ لوگ ان کو خطیب قریش کہتے تھے۔ بیعت

Marfat.com

رضوان کی خبر سے مرعوب ہو کر قریش نے صلح کے لئے ان کو سفیر بنا کر بھیجا۔ کافی دیر تک صلح کی شرائط پر گفتگو ہوتی رہی۔ بالآخر چند شرطوں پر اتفاق رائے ہو گیا۔ بعد میں سُہَیل مسلمان ہو گئے تھے۔

سُہَیلی: مشہور سیرت نگار اور ابن ہشام کی السیرۃ النبویہ کی مقبول ترین شرح الرَّوْض الاُنُف کے مؤلف۔

السَّیالَہ: یہ مقام مدینے سے مکہ جانے والوں کی پہلی منزل پر ضَخَیرَاتُ الثُمَامْ سے آگے واقع ہے۔ الروحاء کے بعد مدینے کی طرف ایک وادی۔ رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر کے لئے جاتے ہوئے یہاں سے گزرے تھے۔ یہ مدینے سے ۴۷ میل پر ہے۔ ملل سے السیالہ تک ۷ میل کا فاصلہ ہے اور الحفیر سے ملل تک ۶ میل کا فاصلہ ہے۔ آج کل اس کو بئر مرزوق اور بئر الصفا کہتے ہیں۔

السید: دیکھئے اَیْہَم۔

سَیَرْ یا سَیَر: مدینہ منورہ اور بدر کے درمیان ریت کا ایک ٹیلہ۔ اسی جگہ آپ ﷺ نے بدر کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تھا۔ واقدی کہتے ہیں کہ یہ وادی الصفراء میں ایک شعب یعنی پہاڑی درہ ہے۔ یہ مدینے سے ۳ رات کی مسافت پر ہے۔

السِّیف: سمندر یا دریا کا کنارہ۔

سِیفُ البَحْر: مقام عِیص کے نواح میں ساحل سمندر۔

سَیلُ العَرِمْ: یمن کا مشہور سیلاب، جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ السبا آیت ۱۶ میں ہے۔

السیل الکبیر: مکہ سے تقریباً ۹۴ کلومیٹر پر شمال مشرق میں واقع ہے، یہ ایک برساتی نالہ ہے جسے قدیم زمانے میں نخلہ کہتے تھے۔ ۲ ہجری میں نخلہ کے مقام پر مسلمانوں کی ایک ٹولی اور مکے کے تجارتی قافلے میں جھڑپ ہوئی تھی، یہی جھڑپ غزوۂ بدر کا سبب بنی تھی۔

سَیناء یا سِیناء: شام میں ایک جگہ کا نام، جس کی طرف جبل طور (طور سیناء) منسوب ہے، اسی پہاڑ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا۔

سَیوُطِی: عبد الرحمن۔ ان کا لقب جلال الدین سیوطی ہے۔ ولادت قاہرہ یکم رجب ۸۴۹ ہجری، وفات الروضہ (جزیرۂ نیل) ۱۸ جمادی الاول، ۹۱۱ ہجری، ۱۵۰۵ عیسوی، عمر

Marfat.com

۶۲ سال۔ ان کا خاندان ایرانی الاصل تھا، جو مصر کے قصبہ سیوط میں آباد ہو گیا تھا۔ اسی نسبت سے سیوطی کہلائے۔ تقریباً ہر فن میں انہوں نے کتب تحریر کی ہیں۔ تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ علوم پر دسترس حاصل تھی۔ ان کی تصانیف کی تعداد ۵۶۱ بتائی جاتی ہے۔ اہم کتابیں یہ ہیں الاتقان فی علوم القرآن، تاریخ الخلفاء، الخصائص الکبریٰ فی معجزات خیرالوریٰ۔

السِیِّ یا السِیء: بلاد عرب میں ایک مشہور جگہ۔ بصرے سے مکے کے راستے پر الشکیبہ اور الوجرہ کے درمیان طریق مکہ کے دائیں جانب مکہ سے ۳ دن کی مسافت پر ایک جگہ۔ کتب سیرت میں اس کا ذکر سریۂ شجاع بن وہب الاسدی میں ملتا ہے، جو ۸ ہجری میں بنی عامر کی طرف السِیء بھیجا گیا تھا۔ مکہ مکرمہ سے تین منزل پر بصرہ کی جانب ذاتِ عِرق کے قریب ایک مقام، جہاں بنوھَوازن کی ایک شاخ بنوعامر بن مُلَوّح کے لوگ آباد تھے۔

Marfat.com

باب الشین

شَامَة: دیکھئے طَفِیل۔

شَابَةٌ: السلیلہ اور الربذہ کے درمیان جبال غطفان کا ایک پہاڑ۔

شَارِغ: دیار بنی تمیم میں ایک جگہ۔

شَارِق بن عبس: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

شَاش: مدینے اور خیبر کے درمیان ایک راستہ۔ غزوۂ خیبر کے موقع پر آپ ﷺ نے اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار فرمایا۔

شَافِع بن السَّائِب: عدنانیوں میں قریش کے بنی المطلب بن عبد مناف کا ایک بطن۔

شَافِع بن عامر: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے بنی سلیمہ بن مجاہر کا ایک بطن۔

شَافِعی (امام): پیدائش ۱۵۰ ہجری، وفات ۲۰۴ ہجری۔ فقہ شافعیہ کے بانی اور حدیث میں مسند شافعی اور اصول فقہ میں رسالۂ اصولیہ و کتاب الام کے مؤلف ہیں۔

شَاکِر: قحطانیوں میں بنی راشد بن عقبہ کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں جذام کے بنی زہیر کا ایک بطن۔ بنی کلاب کا ایک بطن، یہ لوگ مصر میں آباد تھے۔

شاکر بن ربیعہ: قحطانیوں میں کہلان کے ہمدان کا ایک بطن۔

شاکر بن نَضلَہ: بنی اسد کا ایک بطن۔

شَام: عرب کے عرف میں ہر وہ چیز جو شمال کی جانب ہو، اور عرف عام میں اس سے مراد دمشق ہے۔ تاریخی اعتبار سے شام سوریہ، اردن، لبنان، فلسطین اور لواء سکندرون پر

Marfat.com

مشتمل ہے۔ سب سے پہلے ۸ ھ میں مسلمان نبی کریم ﷺ کے زمانے میں غزوۂ موتہ کے موقع پر شام میں داخل ہوئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تمام بلاد شام فتح کئے۔ ان میں سے مشہور معرکہ یرموک کا معرکہ ہے۔

الشَّبا: مدینے کی وادیوں میں سے ایک وادی، جہاں بنی جعفر بن ابی طالب کا پانی کا ایک چشمہ تھا۔

شَباعَۃُ: زمانۂ جاہلیت میں زمزم کا ایک نام۔

شِبَام: یمن میں چار مقامات کا نام شبام ہے:

۱۔ شبامِ کوکبان: یہ صنعاء کے مغرب میں صنعاء سے ایک دن کی مسافت پر ہے۔

۲۔ شبامِ سخیم: یہ صنعاء کی طرف مشرق میں ہے، اس کے اور صنعاء کے درمیان ۳ فرسخ کا فاصلہ ہے۔

۳۔ شبامِ حراز: یہ صنعاء کے مغرب میں جنوب کی طرف ہے اور دونوں کے درمیان دو دن کی مسافت ہے۔

۴۔ شبامِ حضرموۃ: یہ حضرموۃ کے دو شہروں میں سے ایک ہے۔ دوسرے کا نام تریم ہے۔

الشَّبعَانُ: ایک قلعے کا نام۔ مدینے میں ثَمغ میں ایک جگہ، جہاں حضرت عمر کے اموال صدقہ تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ خیبر کے قریب ہے۔

الشَّبکَۃُ: حبشی میں اجاء اور سمیراء کے قریب بنی اسد کے پانی کی جگہ۔

الشُّبَیک: بلاد بنی مازن میں ایک جگہ۔

الشُّبَیکَۃُ: العرجاء کے قریب ایک وادی، جس میں بے شمار کنوئیں ہیں۔ مکہ اور الزاہر کے درمیان التنعیم کے راستے پر ایک جگہ، جہاں بصرہ سے آنے والے حاجی ٹھہرتے تھے۔ اس کے اور وجرہ کے درمیان کئی میل کا فاصلہ ہے۔ بنی سلول کے پانی کی جگہ۔

شَتَانُ: مکہ میں کَدَاء اور کُدَیٰ کے درمیان ایک پہاڑ۔ کہا جاتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یہاں رات گزاری تھی، پھر کداء سے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

شجاع بن وھب الاسدی (سریہ): ربیع الاول ۸ ہجری میں بنو ہوازن کی ایک شاخ بنو عامر بن مُلَوِّح کی طرف بھیجا گیا، جو سِیئ میں آباد تھے۔ یہ جگہ مکہ مکرمہ سے ۳ منزل پر

Marfat.com

بصرہ کی جانب ذات عرق کے قریب تھی۔ اس سریے میں ۲۴ افراد تھے، جو رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے تھے، یہاں تک کہ علی الصبح انہوں نے دشمن پر غارت ڈالی، بہت سے اونٹ اور بکریاں غنیمت میں ہاتھ آئیں۔

الشَّجَرَۃ: مدینے سے سات میل پر ذوالحلیفہ میں ایک درخت، جہاں سے رسول اللہ ﷺ احرام باندھا کرتے تھے۔ مسجد ذوالحلیفہ اسی کی طرف مضاف ہے، یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد کو مسجد الشجرہ بھی کہتے ہیں۔ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ کی طرف نکلتے تو مسجد الشجرۃ میں نماز پڑھتے اور جب مکہ سے لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں نماز پڑھتے، جو بطن وادی میں تھی۔ اور وہیں رات گزارتے، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ ایک الشجرہ حدیبیہ میں بھی ہے، جس کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ الفتح کی آیت ۱۸ میں آتا ہے۔ (لقد رضی اللہ .... الشجرہ) اس کو شجرۃ الرضوان بھی کہتے ہیں، کیوں کہ بیعت رضوان اسی درخت کے نیچے ہوئی تھی۔ اور جس درخت کے نیچے ۷۰ انبیاء کی ولادت ہوئی، وہ مکے کے قریب منیٰ میں ہے۔ فلسطین میں ایک بستی کا نام بھی شجرہ ہے، جہاں دحیہ کلبی کی قبر ہے۔

الشِّحْر: تنگ کنارہ۔ بحر ہند کے ساحل پر یمن کی جانب ایک کنارے یا چھوٹے گاؤں کا نام۔ اِصمعی کے بقول یہ عَدَن اور عُمَان کے درمیان واقع ہے۔ اس کی طرف کئی راوی منسوب ہیں۔

شَدَخ: مدینے میں القصیم کے راستے میں قَرْیَۃ نَخل کے قریب ایک وادی۔ اس کا ذکر غزوۂ تبوک میں بھی آتا ہے۔

شَرَا (ذو): دوس اور ازد قبائل کے بت کا نام، جو عَسِیر کے علاقے میں پوجا جاتا تھا۔

الشَّرٰی: تہامہ میں ایک پہاڑی مقام۔

الشَّرَاء: دیار بنی کلاب میں ایک پہاڑ کا نام۔ نجد کے علاقے دیارِ طَئی میں ایک پہاڑ۔ مکے کے قریب ایک جگہ۔

الشَّرَائع: مسجد حرام سے ۲۸ کلومیٹر پر حنین کی ایک وادی میں ایک چشمہ۔

الشَّرَاۃ: شام کی ایک جانب، دمشق اور مدینۃ الرسول ﷺ کے درمیان ایک پہاڑی سلسلہ۔

Marfat.com

غنفان کے بائیں جانب بنی لیث کا ایک بہت بلند پہاڑی سلسلہ، جہاں کثرت سے بندر پائے جاتے تھے اور مختلف قسم کے درخت اگتے تھے۔

الشَّرَاخ: حرۃ سے السہل کی طرف سیلابی پانی بہنے کی جگہ۔

شِرَاخ الحرۃ: مدینے میں حرۃ سے السہل تک سیلابی پانی بہنے کی جگہ۔

شَرِب: مکے کے قریب ایک جگہ، جہاں حرب الفجار ہوئی تھی۔

الشَّرَبَّة: الرَّبذۃ کے نواح میں ایک جگہ۔ نجد میں ایک جگہ، اس کا ذکر نعمان کندی کے اسلام کے ضمن میں آتا ہے کہ وہ نجد میں الشربّۃ کی طرف رہتے تھے۔

شَرخ: الشراج کا واحد۔

شَرخ العَجُوز: مدینے کے قریب ایک جگہ۔ کعب بن اشرف کی حدیث میں اس کا ذکر ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے شَعب العَجُوز۔

شَرَحْبِيل: ابوسعد بن سعد الخطمی الانصاری، اپنے عہد کے متقی لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔ انہوں نے زید ابن ثابت، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، ابن عباس، اور ابن اسحٰق وغیرہ سے روایت کی ہے۔ اپنے عہد میں مغازی کے سب سے بڑے عالم شمار ہوتے تھے۔

شَرَحْبِيلٌ بن عمرو غَسَّانِي: یہ قیصر کی طرف سے شام کا امیر تھا۔

شَرَحْبِيل (یا اَيْهَم) بن وادعہ سید: نجران کے عیسائیوں کا مذہبی پیشوا۔ اس کو ابومریم کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ اپنی صائب رائے اور تجربے کے لئے مشہور تھا۔ مشکل معاملات میں قوم اس کی طرف رجوع کرتی تھی۔

الشَّرعَبِي: مدینے میں یہود کے قلعوں میں سے ایک قلعہ۔

الشَّرِف: بلند جگہ۔ نجد میں ایک جگہ، جہاں حمی ضریۃ ہے، جو التَّسرِير کے مغربی جانب ہے۔ ایک محفوظ چراگاہ، جو حضرت عمر نے مقرر فرمائی تھی۔ یہ مقام سَرِف کے علاوہ ہے۔

شَرف الاثایۃ: دیکھئے الاثایۃ۔

شرف الرَّوحاء: الروحاء کے قریب ایک جگہ۔

شرف السَّیالہ: ملل اور الروحا کے درمیان ایک جگہ۔ آج کل اس کو الشُّرفَۃ کہتے ہیں۔

الشُّرفۃ: دیکھئے شَرف السَّیالہ۔

Marfat.com

شرک: شرک عرب کا سب سے بڑا مذہب تھا۔ شرک کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کو مانتے ہوئے اس کی صفات میں اوروں یعنی بتوں، جنوں اور فرشتوں وغیرہ کو شریک کرنا۔

الشَّرِیف: یہ التنسرِیز کے مشرقی جانب واقع ہے۔

الشَّطآن: مدینے کی وادیوں میں سے ایک وادی۔

الشَّطِین: ابواء اور جحفہ کے درمیان ایک وادی۔

شَظَا: مکہ کے قریب ایک پہاڑ۔

الشَّظَاۃ: وادی قناۃ کا سامنے کا حصہ۔ آج کل الشظاۃ اور وادی قناۃ کو وادی العیون کہتے ہیں۔

شِعَابِ مکہ: مکہ میں بہت سے شعاب یعنی گھاٹیاں ہیں، جن کو شعاب مکہ کہا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک ۷۰ گھاٹیاں ہیں۔

شِعْب: یہ شین کی زیر اور پیش دونوں طرح آتا ہے۔ اس کی جمع شِعَاب ہے۔ پہاڑی درہ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ جگہ کو شِعب کہتے ہیں۔

الشَّعْب: مکے کے راستے میں عقبہ سے ۳ میل کے فاصلے پر پانی کی ایک جگہ۔ یمامہ میں ایک پہاڑ۔

شَعْب: بڑا خاندان۔ قوم۔ اس میں تمام قبیلے جمع ہو جاتے ہیں۔ جمع شعوب۔

شعب آل الاَخنس: مکے میں ہے۔ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ اسی جگہ سے مکے میں داخل ہوئے تھے۔ یہاں الاخنس سے مراد الاخنس بن شریق الثقفی ہے، جو بنی زہرہ کا حلیف تھا اور اس کا نام ابیّ تھا۔

شعب ابو یوسف: دیکھیے شعب ابی طالب۔

شعب ابی دب: مکے میں ایک گھاٹی، جہاں اہل مکہ کا قدیم قبرستان ہے۔

شِعْب ابی طالب: مکہ کا ایک شعب، جو جبل ابی قبیس کے بائیں حصے اور جبل الخندمہ کے درمیان تھا۔ بنو ہاشم کا موروثی پہاڑی درہ، جہاں مخالفت قریش کے سبب مقاطعۂ بنی ہاشم کے دوران دو یا تین سال تک ابو طالب آں حضرت ﷺ اور اپنے خاندان کے ساتھ محصور رہے۔ اس کو شِعبِ ابو یوسف بھی کہتے ہیں۔ اسی شعب میں محاصرے کے دوران عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔

شِعْب اُحُد: جبل احد کی ایک گھاٹی، جس کا ذکر غزوۂ احد میں آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ مدینے

Marfat.com

سے روانہ ہو کر پہاڑ کی طرف وادی کے بلند حصے میں اس گھاٹی میں اترے اور اپنی پیٹھ اور لشکر کو احد کی طرف رکھا۔

شِعْبُ الاِنْتانِ: دیکھئے انتان۔

شِعْب بنی ھاشم: دیکھئے شعب ابی طالب۔

شِعْبُ البَیْعَۃ: اس کو شعب الانصار و شعب العقبہ بھی کہتے ہیں۔ یہ شعب منیٰ میں ہے اور جمرۃ العقبہ سے مکے کی طرف تقریباً ۵۰ میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اسی شعب میں بیت عقبہ ہوئی تھی۔ اب یہاں مسجد العقبہ کے نام سے ایک مسجد بنا دی گئی ہے۔

شِعب ثِبز: مدینے اور بدر کے درمیان المستعجلہ اور الصفراء کے مابین ایک جگہ۔ آپ ﷺ نے بدر کا مال غنیمت اسی جگہ تقسیم کیا تھا۔

شِعْبُ الجرار: جبل احد کے قریب ایک جگہ، جہاں رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن نماز پڑھی تھی۔

شعب الزَخم: مکے کی ایک گھاٹی۔ رسول اللہ ﷺ حرا سے ثور کی طرف اسی گھاٹی سے جاتے تھے۔

شعب سَلع: مدینے کے مشہور پہاڑ سلع کی ایک گھاٹی۔

شِعْبُ العَجُوز: عجوز عمر رسیدہ عورت (بڑھیا) کو کہتے ہیں۔ یہ گھاٹی مدینے کے قریب ہے۔ بعض نے اس کو شرج العجوز لکھا ہے اور اس پر متفق ہیں کہ یہ جگہ مدینے کے قریب ہے۔ اسی کے قریب کعب بن اشرف یہودی قتل ہوا تھا۔

شعب علی: دیکھئے شعب ابی طالب۔

شُعْبَۃ: ایک بطن۔ یہ لوگ مکہ کے قریب یمن سے ملحقہ علاقے میں رہتے تھے۔

شُعْبَۃ بن مُھَلْھَل: عدنانیوں میں بنی تغلب کا ایک بطن۔

شُعْبَۃ بن ھلال: عدنانیوں کے قیس بن عیلان میں ہوازن کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

شُعْبَۃ عبد اللہ: الشُعَب کا واحد۔ یلیل کے قریب ایک چشمہ۔ یہ ایک وادی ہے جس کے بالائی حصے میں وادی الصفراء ہے، زیریں حصے میں بدر۔ غزوۂ ذی العشیرہ کے سفر میں رسول اللہ ﷺ جن مقامات سے گزرے تھے، ان میں اس کا ذکر بھی آتا ہے۔

شعبی: ابو عمرو بن شراحیل بن عمرو الشعبی۔ مشہور محدث اور امام ابو حنیفہ کے استاد۔ انہوں نے ۵۰۰ صحابہ کرام سے احادیث سنیں۔

Marfat.com

شِغَاز: اسلام سے پہلے عربوں میں رائج نکاح کی ایک صورت۔ اس میں ایک شخص اپنی بیٹی دوسرے کے نکاح میں دے کر اس کے بدلے اس کی بیٹی سے خود نکاح کر لیتا تھا اور ان خواتین کا کوئی مہر نہیں ہوتا تھا۔

شَعْب: مدینے کے نواح میں ایک پہاڑ۔

الشَّعْرِی: مکے کے قریب ایک جگہ۔

شِفَا بنت ھاشم: ہاشم بن عبد مناف کی لڑکی کا نام۔

شَفْر: مدینے میں جماء ام خالد اور العقیق کے درمیان ایک پہاڑ۔ اسی کے ساتھ مدینے کی چراگاہ تھی، جہاں صدقے کے اونٹ چرا کرتے تھے اور کرز بن جابر الفہری نے ان پر غارت ڈالی تھی۔

شَفَیَّة: ایک قدیم کنویں کا نام، جو مکہ میں تھا۔

شَقِر: تمیم کا حیّ۔

الشَّقْرَاء: بنی قتادہ بن سکن بن قریط کے پانی کی جگہ، جو کافی کشادہ ہے۔ یمامہ کے نواح میں ایک جگہ۔ بنی کلاب کے پانی کی جگہ۔ حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ عمرو بن سلمہ بن سکن اسلام لانے کے بعد ایک وفد لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کو الشقراء اور سعدیہ کے درمیان ایک چراگاہ عطا فرمائی۔

شُقْرَان: رسول اللہ ﷺ کے ایک غلام کا نام۔ ان کا اصل نام صالح بن عدی تھا۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، اس کے بعد آزاد ہوئے۔ یہ عبدالرحمن بن عوف کے حبشی غلام تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو ہدیہ کر دیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو خرید لیا تھا۔ یہ آپ ﷺ کو غسل دینے والوں میں شامل تھے۔

الشُّقْرَة: جبالِ حِمر میں فید کے راستے پر احد کے قریب ایک جگہ، جہاں سے مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے لکڑی حاصل کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مدینہ اور القصیم کے درمیانی راستے پر مدینے سے ۶۷ کلومیٹر دور النخیل کے قریب ایک جگہ ہے۔ آج کل اس کو کوئی نہیں جانتا۔

شُقْرَۃ: سرخ وسفید ہونا۔ خیبر کی طرف ایک وادی۔

شَقِرَۃ بن الحارث: عدنانیوں میں تمیم بن مرہ کا ایک بطن۔

Marfat.com

شَقِرَة بن ربیعہ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

شِق: خیبر کی ایک وادی۔ خیبر کے دو حصے تھے۔ ایک حصے کا نام شق تھا۔ اس میں چار قلعے، بنزال، قموص، وَطِیح اور سَلالِم تھے۔ ان میں سب سے مستحکم ابو الحقیق کا قلعہ قموص تھا، جو حضرت علی کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ اور یہیں فیصلہ کن جنگ لڑی گئی۔ آج کل اس کو وادی الصویر کہتے ہیں۔

شَقَّة بنی عُذرَة: وادی القریٰ کے قریب ایک جگہ، غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ یہاں سے گزرے تھے اور یہاں موضع الرَّقعة میں ایک مسجد بنائی تھی۔

شَقِّ صَدر: آں حضرت ﷺ کے سینے مبارک کو کھول کر آب زم زم سے دھونا اور اس میں ایمان وحکمت ڈال کر ٹھیک کر دینا۔ آپ ﷺ کے ساتھ یہ واقعہ تین مرتبہ پیش آیا۔ پہلی مرتبہ اس وقت پیش آیا، جب بنی سعد میں پرورش پا رہے تھے۔ دوسری بار بعثت کے وقت اور تیسری مرتبہ شب معراج میں پیش آیا۔

شَقُّ القَمَر: چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔ علمائے امت بالاجماع متفق ہیں کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں واقع ہوا اور یہ آپ کا عظیم معجزہ تھا۔ یہ واقعہ ہجرت مدینہ سے پہلے کا ہے، جب آپ ﷺ منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ مشرکین مکہ جمع ہو کر آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے نبوت کی نشانی طلب کی۔ نشانی طلب کرنے والوں میں قریش کے بڑے بڑے سردار شامل تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ مشرکین مکہ کہنے لگے کہ اگر آپ ﷺ سچے نبی ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں یہ معجزہ دکھا دوں تو ایمان بھی لاؤ گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئیں گے۔ اس وقت چودھویں کا چاند نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، پھر شہادت کی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا۔ اسی وقت چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک ٹکڑا جبل ابی قُبَیس پر تھا اور دوسرا ٹکڑا جبل قُعَیقِعَان پر تھا اور درمیان میں کوہ حرا تھا۔ اس وقت لوگوں کی حیرت کا یہ عالم تھا کہ وہ بار بار اپنی آنکھیں کپڑے سے صاف کرتے تھے اور چاند کی طرف دیکھتے تھے تو دو ٹکڑے نظر آتے تھے۔ کئی گھنٹے تک چاند اسی حالت میں رہا۔

Marfat.com

شُقُوق: یہ شَق یا شِق کی جمع ہے۔کوفہ سے مکے کے راستے پر واقِصَہ کے بعد ایک منزل۔ ارض یمامہ میں بنوضَبَّہ کے ایک کنویں کا نام بھی شُقُوق ہے۔

الشُّقُوق (ذات): الحزن سے آگے طریق مکہ پر النَّبَاج کے بالائی جانب ایک جگہ۔ جزیرۃ العرب کے جنوب میں بنی العنبر کی منازل میں ایک جگہ، رسول اللہ ﷺ نے بنی العنبر کی طرف ایک لشکر بھیجا تھا، جس نے ان کو ذات الشقوق میں جا پکڑا۔

شَقِیقَہ: یہ عَکّ کی لڑکی تھی اور ربیعہ اور انمار کی ماں۔

شَکَامَہ: قحطانیوں میں زید بن کہلان کا ایک بطن۔قحطانیوں میں کندہ کا ایک بطن۔

شَکَرْ: جرش کے قریب یمن کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام۔

شَکَر: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

شَک: مُعَد کے لڑکے کا نام (ابن سعد کے مطابق)۔

شَمَّاخ: ایک یہودی کا نام، جس نے وَطِیح وسلالِم کے قلعوں کے محاصرے کے بعد یہود کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلح کی بات کی تھی۔

شَمَالَین (ذو) بن عبد عمرو (مہاجر): جمہور محدثین کے نزدیک ذُو شَمَالَین جنگ بدر میں شہید ہوئے۔

شَمَام: بلاد بنی قشیر میں ایک پہاڑ۔ابن العربی کہتے ہیں کہ یہ بنی حَنِیفَہ کا پہاڑ ہے۔

شَمَج بن جَرْم: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

شَمَج بن فَزَارَہ: عدنانیوں میں ذبیان کے فزارہ کا ایک بطن۔

شَمْرَان: خیبر کا ایک پہاڑ، جس کی چوٹی پر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔

الشَّمْرَخ: فَدَک کا ایک قلعہ۔

شَمْطَۃ: زمانہ جاہلیت کی حرب الفجار کی جنگوں میں سے ایک جنگ، جو طائف میں عُکاظ کی طرف ہوئی تھی۔

شَمَل: مکہ سے دو رات کی مسافت پر ایک پہاڑی راستہ۔

شَمَّر: طَیِّئ کے دو پہاڑ میں سے ایک پہاڑ، دوسرے کا نام سلمیٰ ہے۔آج کل ان دونوں پہاڑوں کو مُشَمَّر کہتے ہیں۔

Marfat.com

شَمَنصِیرُ: سایہ کی عظیم وادی میں ایک پہاڑ۔ سایہ کو امج بھی کہتے ہیں۔ مزید دیکھئے سَایَۃ۔

شَنَاخِیب: بلند پہاڑی چوٹیاں۔ واحد شِنَاخ۔

شَنَاز یا شَنَان: شام میں حِسْمٰی کے علاقے میں ایک وادی۔ جب حضرت دحیہ کلبی ۶ھ میں قیصر کے پاس سے واپس آرہے تھے تو اس وادی میں ان کا سارا سامان چھین لیا گیا تھا۔ انہوں نے مدینے پہنچ کر رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو آپ نے حضرت دحیہ کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ کو ۵۰۰ افراد کے ہمراہ روانہ کیا۔

شَنوءَۃ: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں لخم کے بنی راشد کا ایک بطن۔ یمن میں ایک بستی جو صنعاء سے ۴۲ فرسخ (۱۴۶ میل) کے فاصلے پر ہے، ازد کے قبائل اس کی طرف منسوب ہیں، ازد چار قسم کے ہیں: ۱۔ ازد شنوءۃ، ۲۔ ازد السراۃ، ۳۔ ازد غسان، ۴۔ ازد عُمان۔ شب معراج میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت موسیٰ کو دیکھا تو وہ شنوءۃ کے لوگوں کے مشابہ تھے۔

شَنُوکَۃ: مکہ اور مدینے کے درمیان میں ایک پہاڑ کا نام، جو العذیب اور الجار کے درمیان الجار سے ۱۶ میل پر ہے اور ینبع سے ۳۲ میل پر۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر کے موقع پر السَیَالَۃ سے گزرے، پھر فَجِّ الرَّوْحَاءِ، پھر شَنُوکَۃ سے گزرے۔

الشُّنَیف: احجار الراء کے قریب ایک قلعہ۔ آپ ﷺ کی قبا آمد کے ضمن میں اس کا ذکر آتا ہے۔

شَوَاق: مدینے کے جنوب میں تقریباً ۲۰۰ کلومیٹر پر اللیث کی جانب ایک وادی۔

شَوَّاق: بلاد بلّی میں ایک وادی، جو بحرِ احمر سے جا ملتی ہے۔

شَوَان: مکہ کے قریب وادیٔ تُرَبَۃ کے پاس دو پہاڑ، جن کو شوانان کہا جاتا ہے، شوان اس کا واحد ہے۔

شُوْدَر: ہندو مذہب میں شودر سب سے نچلے طبقے کو کہتے ہیں۔

شوریٰ: اہم معاملات میں باہم مشورہ۔ یہ عہدہ بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس تھا۔

الشَّوْرَان: مدینے سے ۳ میل پر دیار بنی سُلیم میں ایک وادی۔ قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

الشَّوْطُ: وادی قناۃ اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔ مدینے کے ایک مشہور باغ کا نام۔ اس کا ذکر غزوۂ احد میں آتا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ احد کے لئے

Marfat.com

نکلے اور مدینے اور احد کے درمیان شوط پہنچے تو عبد اللہ بن اُبی اپنے ۳ سو آدمیوں کے ساتھ علیحدہ ہو کر مدینے لوٹ گیا۔

شَوْط: حجر اسود سے شروع کر کے بیت اللہ کے گرد ایک چکر لگانے کو شَوْط کہتے ہیں۔ ایک طواف میں سات شوط یعنی سات چکر ہوتے ہیں۔

شَوْطَی: مدینے کی وادی العقیق میں ایک جگہ، بنی سلیم کے پتھریلے علاقے میں ایک جگہ۔

شَوْغَز یا شَوْعَز: حرۃ کشب کے قریب ایک پہاڑ۔ دیکھئے حَضَن

شِہَاب: بنی عدی کا ایک قبیلہ۔

شِہَاب بن حَاجِب: قحطانیوں میں ہمدان کے بکیل کا ایک بطن۔

شِہَاب بن خولان: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

شَیْبَانْ: ایک عرب قبیلہ، جو عدن میں مقیم تھا۔

شَیْبَانْ بن ثَعْلَبَہ: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

شَیْبَانْ کا وفد: اہلِ وفد نے مدینے حاضر ہو کر اپنی اور اپنے تمام قبیلے کی طرف سے آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی اور واپس چلے گئے۔

شَیْبَۃ بن رَبِیْعَۃ: طائف کے سفر میں جب اوباش لڑکوں نے آپ ﷺ کو پتھر مار مار کر شدید زخمی کر دیا تو آپ ﷺ نے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ کے باغ میں پناہ لی تھی اور ایک درخت کے سائے میں آرام فرمایا تھا۔ غزوۂ بدر میں یہ دونوں کافر مارے گئے۔

شَیْبَۃُ بن عثمان: بن ابی طلحہ بن عبد اللہ بن العُزّیٰ بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ (عمرو) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ کعبہ کی کلید برداری کا منصب ان ہی کے پاس تھا۔ عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

شَیْبَۃُ الحَمْد: آں حضرت ﷺ کے دادا عبد المطلب کا لقب۔

شِیْث: ایک پیغمبر کا نام۔

شِیْحَاط: طائف میں ایک جگہ۔

الشِّیْحَۃ: طائف میں ایک جگہ۔ دیار بنی یربوع میں حَزن کے قریب ایک جگہ۔

Marfat.com

شیخ نَجدِی: ہجرت مدینہ سے پہلے جب مشرکین مکہ آپ ﷺ کے بارے میں مشورے کے لئے دارالندوہ میں جمع ہوئے تو مجلس شروع ہوتے ہی ابلیسِ لعین ایک سن رسیدہ نجدی بزرگ کی شکل میں دارالندوہ کے دروازے پر آکر کھڑا ہوگیا تھا۔ جب لوگوں نے اس کو دیکھ کر پوچھا کہ تم کون ہو تو اس نے بتایا کہ میں اہل نجد میں سے ایک بزرگ ہوں، میں نے سنا ہے کہ تم ایک اہم مشورہ کررہے ہو، اس لئے میں بھی حاضر ہوگیا۔ شاید کوئی مفید مشورہ دے سکوں۔ پھر لوگوں نے اس کو اندر بلالیا۔

شَیخَین: شیخین دو ٹیلوں کا نام تھا، جو مدینے اور احد کے درمیان واقع تھے۔ ان ٹیلوں میں سے ایک پر ایک نابینا یہودی رہتا تھا اور دوسرے پر ایک نابینا یہودیہ رہتی تھی۔ اس لئے یہ ٹیلے شیخین کے نام سے مشہور تھے۔ غزوۂ احد کے دن آپ ﷺ نے یہیں لشکر کا جائزہ لیا تھا اور لشکر میں سے نوعمر لڑکوں کو واپس کیا تھا۔

شَیرُوَیَہ: شاہِ ایران خسرو پرویز کا لڑکا، جس نے اپنے باپ کو قتل کر دیا تھا۔

الشِّیقُ: پہاڑ کی تنگ درز، جہاں سے پہاڑ پر چڑھنا ممکن نہ ہو۔ پہاڑ کی دراڑ، جس پر چڑھنا ممکن نہ ہو۔

شَیمَاء بنت الحارث: بن عبدالعزیٰ۔ دیکھئے حُذَیفَہ۔

Marfat.com

باب الصاد

صَابِئِیَتْ: ستارہ پرستی۔ یہ عراق کا قدیم مذہب تھا۔

صابی: ستارہ پرست۔ ستارہ پرستی قدیم اہل بابل کا مذہب تھا، جو سامی الاصل تھے۔ یمن کے قحطانیوں میں بالخصوص ستارہ پرستی رائج تھی۔ عربوں نے تمام طبعی کام ان ستاروں کے طلوع وغروب سے وابستہ کرر کھے تھے، اگر چہ صابی عرب میں موجود نہ تھے، مگران کے معتقدات کا عربوں پر اثر تھا۔ چناں چہ یمن کے حمیری سورج پرست تھے، شمال کے بنو کنانہ قمر پرست تھے۔ قبائل لخم، خزاعہ، قریش اور قیس شِعْرٰی ستارے کی پرستش کرتے تھے۔

الصَّادِرَۃُ: مشہور سدرۃ کا نام، جو طائف میں نخب کے پاس تھا۔ غزوۂ طائف میں اس کا ذکر آتا ہے۔ آج کل اس جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے جس کو مسجد الصادرہ اور مسجد النخب کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا پانی پینے کا آب خورہ (برتن)۔

الصَّادِقْ: آپ ﷺ کا لقب۔ آپ ﷺ کی امانت و دیانت، راست بازی و حسن معاملہ اور پاکیزہ اخلاق کی بنا پر لوگ آپ ﷺ کو الصادق کہتے تھے۔

صَارَۃُ: فَید اور ضَرِیَۃ کے درمیان پانی کی ایک جگہ۔

صَاعْ: درہم کے حساب سے ۲۷۳ تولے اور مثقال کے حساب سے ۲۷۰ تولے کے برابر ایک پیمانہ۔

الصَّافِیَۃُ: مدینے کے مشرق میں زہرہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے صدقات کی جگہوں میں سے ایک جگہ۔

صَالِح بن مُزْدَاسْ: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کے بنی کلاب بن ربیعہ کا ایک بطن۔

صَالَحَۃُ: مدینے میں مسجد قبلتین کے قریب انصار کے بنی سلمہ کا گھر یا بستی۔

Marfat.com

الصَّالِف: مکے کے نزدیک ایک پہاڑ، جہاں اہل جاہلیت حلف اٹھاتے تھے۔ ضمیرۃ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسی پہاڑ کا نام لے کر حلف اٹھایا تھا۔

الصَّامِت: قحطانیوں میں کہلان کے طی بن اُدَد کا ایک بطن۔

صَاہِلَہ بن کاھل: عدنانیوں میں ہذیل بن مدرکہ کا ایک بطن۔

ضبح بن ذُہل: عدنانیوں میں شیبان کا ایک بطن۔

ضبح بن کَاہِل: عدنانیوں میں ہذیل کا ایک بطن۔

صَبِرَۃ: عدنانیوں میں تمیم کے کلیب بن یربوع بن حنظلہ کا ایک بطن۔

صَبِرَۃ بن کعب: قحطانیوں میں وداعہ کا ایک بطن۔

صَبِیح: عدنانیوں میں فزارہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ بُرقہ میں رہتے تھے، جو مدینے کے قریب صدقے کے اموال کی جگہ تھی۔

صحابی: جس شخص نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کو ظاہری آنکھ سے دیکھا اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا۔ احادیث میں صحابہ کرام کی بڑی فضیلتیں آئی ہیں۔

صُحَار: یہ اسم ہے اور صَحرَاء سے مشتق ہے۔ یمن کی ایک بستی۔ عُمان میں پہاڑ سے متصل ایک قصبہ۔ عمان کا ایک بازار، جو رجب کے شروع میں پانچ رات تک لگتا تھا۔ پھر یہ لوگ دَبا کی طرف کوچ کر جاتے تھے۔ (دبا صحار کے قریب ایک بستی ہے) اور وہاں رجب کے آخر میں بازار لگتا تھا۔ یہاں چین اور ہند وغیرہ سے تاجر آتے تھے۔ ۱۲ ہجری میں حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں فتح ہوا تھا۔

صَحبان: مدینے کے اطراف میں ایک جگہ۔ مدینے میں قبہ کے نواح میں ایک قلعہ۔

صَحرَاء: مدینے کے قریب ایک جگہ۔

الصَّحصَحَان: مدینے سے شام کے راستے میں ایک وادی۔

صَحن: بلاد سلیم میں سوارقیۃ سے اوپر کی جانب ایک پہاڑ، یہاں گندم اور جو کی کاشت ہوتی تھی۔

الصَّحِیفَۃ: وہ دستاویز جو مدینے ہجرت فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مسلمان قبائل اور مدینے کے مسلمانوں اور یہودیوں کے لئے تحریر فرمائی تھی۔ یہی دنیا کا پہلا تحریری دستور ہے۔ اس کو دستور نبوی، میثاق مدینہ اور کتاب نبوی بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

صَخو: قریش کا ایک عشیرہ، یہ لوگ طائف کے قریب رہتے تھے۔ قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن، یہ لوگ شام کے قریب رہتے تھے۔ عدنانیوں میں تمیم کے بنی مِنقَر کا ایک قبیلہ۔

صَخو بن الحارث: قحطانیوں کے ازدمیں سے غسان کے خزرج کا ایک بطن۔

صَخو بن ہلال: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

الصَخرَۃ: بیت المقدس کو کہتے ہیں۔

صُخَیرَاتُ الثُمَام: یہ بدر اور ذاتُ العُشَیرَہ کے راستوں کی ایک منزل ہے، جو السَیَالَہ سے پہلے فَرش اور السَیَالَہ کے درمیان واقع ہے۔

صُخَیرَاتُ الیَمَام: مدینے سے طریقِ مکہ پر السَیَالہ اور فرش کے درمیان ایک جگہ۔ یہ بھی بدر اور ذاتُ العُشَیرَہ کے راستوں کی ایک منزل ہے۔ بدر جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے یہاں قیام فرمایا تھا۔ صخیرات الثمام اور صخیرات الیمام ایک ہی مقام کے دو نام معلوم ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

صُدَاء (وفود): ۱۵ اشخاص پر مشتمل یہ وفد ۸ ہجری میں آیا اور اسلام کی دولت سے مشرف ہوا۔ اہلِ وفد نے اپنی قوم کے باقی لوگوں کی طرف سے بیعت کی، جو حاضر خدمت نہ ہو سکے تھے۔ پھر ان لوگوں نے واپس جا کر اسلام کی تبلیغ شروع کی تو یمن کے بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ پھر ۱۰ ہجری میں ۱۰۰ افراد پر مشتمل ان کا ایک اور وفد حاضرِ خدمت ہوا۔

صُدَار: مدینے کے قریب ایک جگہ۔

صَدِف (وفد): اس وفد میں ۱۰ سے زیادہ آدمی تھے، جو مسلمان ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور سلام کئے بغیر آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم مسلمان ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں ہم مسلمان ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم نے سلام کیوں نہیں کیا؟ پھر انہوں نے کھڑے ہو کر سلام کیا اور آپ ﷺ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور ان کو بیٹھنے کے لئے کہا۔

الصَدِف بن اسلم: قحطانیوں میں حضر موت کا ایک حیّ۔

الصَدِف بن عمرو: حمیر کا ایک قبیلہ۔

Marfat.com

الصَّدِف بن مالک: قحطانیوں میں کہلان کے کندہ کا ایک بطن۔

صدقات النبی: رسول اللہ ﷺ کے صدقات مُخَیرِیق یہودی کے اموال تھے، جو غزوۂ احد میں قتل ہوا۔ اس نے وصیت کر رکھی تھی کہ اگر وہ قتل ہو جائے تو اس کے اموال رسول اللہ ﷺ کے لئے ہیں۔ وہ جس طرح چاہیں، خرچ کریں۔ یہ سات باغ تھے:

۱۔ المَیثَب ۲۔ الصَّافِیَۃ ۳۔ الدَّلَال ۴۔ حُسنٰی ۵۔ برقۃ ۶۔ الاَعوَاف ۷۔ مَشرَبَۃُ اُمِّ اِبرَاھِیم۔

صَدَقَۃُ الفِطر: رمضان المبارک کے اختتام پر ہر مسلمان پر جو ایسے نصاب کا مالک ہو، جو اس کی اصل حاجتوں سے زائد ہو، اپنے اور اپنے زیر کفالت چھوٹی اولاد کی طرف سے صدقۃ الفطر واجب ہوتا ہے۔ اس کی مقدار گندم میں نصف صاع (تقریباً پونے دو سیر) اور جو، کھجور اور کشمش میں ایک صاع ہے۔

صِرَار: مدینے کا ایک پہاڑ۔ مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔ مدینے سے ۳ میل کے فاصلے پر عراق کے راستے میں زمانۂ جاہلیت کا ایک قدیم کنواں۔

صَرخَد: یمن میں حضر موت کے قریب ایک قلعہ۔ شام میں ایک شہر۔ آج کل صرخد کو صَلخَد کہتے ہیں۔

صَرَد بن عبداللہ الازدی: اپنے قبیلے کے چند آدمیوں کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کو، ان لوگوں کا امیر مقرر فرما دیا جو ان کی قوم میں سے مسلمان ہو گئے تھے۔

صَرفَد: شام میں بصریٰ شہر کے مشرق اور السُّوَیدَاء کے جنوب میں ایک شہر۔

الصَّرِیف: نباج سے ۱۰ میل کے فاصلے پر ایک جگہ۔ بنی اُسَید بن عمرو بن تمیم کا ایک شہر۔

صَرِیف الاَقلَام: لکھتے وقت قلم سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، اس کو صریف الاقلام کہتے ہیں۔ ساتویں آسمان سے اوپر یہ وہ مقام ہے، جہاں فرشتے امور الٰہیہ اور احکام خداوندی کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔

صَرِیفِین: کوفے کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

الصَّعَاب: یمامہ اور بحرین کے درمیان واقع ایک پہاڑ کا نام۔

Marfat.com

صَعب (قلعہ): خیبر کے علاقے نَطَاۃ کا دوسرا قلعہ صَعب بن معاذ ہے۔ قلعہ ناعِم کی فتح کے بعد آپ ﷺ نے قلعہ صعب کا محاصرہ کیا۔ تین روز تک اس کا محاصرہ جاری رہا۔ اس کے بعد قلعہ فتح ہو گیا۔ خیبر میں اس سے بڑھ کر غلہ اور چربی کسی قلعے میں نہیں تھی۔

صَعْدَۃ: یمن میں ایک بڑا تجارتی شہر، جہاں ہر شہر سے لوگ تجارت کے لئے آتے ہیں، اس کے اور صنعا کے درمیان ۶۰ فرسخ (۱۸۰ میل) اور اس کے اور خَیوَان کے درمیان ۱۶ فرسخ (۴۸ میل) کی مسافت ہے۔

الصَّعَیب: دیار بَلحارِث میں ایک جگہ۔ اس کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔ وادی بُطحان میں ایک جگہ۔

الصَّعِید: وادیٔ القریٰ میں زمانۂ جاہلیت کا عرب کا ایک بازار۔ شام کے نواح میں وادی القریٰ کا ایک قصبہ۔ وادی القریٰ کے قریب ایک وادی، جہاں رسول اللہ ﷺ کی ایک مسجد ہے۔

صَفا: بیت اللہ کے قریب ایک پہاڑی، جہاں سے حج وعمرے کی سعی شروع کی جاتی ہے۔
بحرین میں عبد القیس کا ایک قلعہ جو مُشَقَّر اور ہجر شہر کے قریب ہے۔ الصفا اور مشقر کے درمیان ایک نہر بہتی ہے، جس کو العین کہتے ہیں۔

الصِّفَاح: حنین اور انصاب الحرم کے درمیان ایک جگہ۔ مکے میں ایک جگہ۔ الرَّوحا میں ایک جگہ۔

الصَّفراء: بدر اور مدینے کے درمیان ایک وادی کا نام، جہاں آپ ﷺ نے بدر کا تمام مالِ غنیمت مسلمانوں میں برابر برابر تقسیم فرمایا تھا۔ اس وادی میں کھجور کے درخت اور کھیتی باڑی کثرت سے ہوتی ہے۔ اس میں جُہَینہ، انصار اور بنی فہر کے لوگ آباد تھے۔ اس کے اور بدر کے درمیان ایک مرحلے کا فاصلہ ہے اور یہ رضوی سے ۲ دن کی مسافت پر ہے۔

صُفرۃ کا وفد: ابو صفرہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

الصَّفرَوات: مکے اور مدینے کے درمیان مرّ الظَّہران کے قریب ایک جگہ۔

صُفّۃ: لغت میں صُفّہ سایہ دار جگہ کو کہتے ہیں۔ تحویل قبلہ کے بعد مسجد نبوی میں قبلۂ اول کی طرف والی دیوار اور اس سے متصل جگہ، ان اصحاب کے لئے چھوڑ دی گئی تھی، جنہوں نے اپنی زندگی صرف عبادت اور آپ ﷺ کی محبت کے لئے وقف کر دی تھی اور جن کا کوئی گھر بار اور ٹھکانا نہ تھا۔ اسی کو صُفّہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

الصُفَّر: دمشق اور جولان کے درمیان ایک جگہ۔

صَفُورِیَة: شام میں ایک مشہور جگہ۔ اس کا ذکر عقبہ بن ابی معیط کے قتل کے سلسلے میں حدیث میں آتا ہے۔

صَفوَان بن اُمَیَّة: اسی نے معرکہ بدر کے بعد عُمَیر بن وہب کے ساتھ مقتولین کا تذکرہ کر کے اس کو آں حضرت ﷺ کے (العیاذ باللہ) قتل پر آمادہ کیا تھا اور عمیر کے قرض کی ادائیگی اور اس کے بچوں کی کفالت کا ذمہ لیا تھا۔ پھر جب عمیر بن وہب اپنے ارادے کی تکمیل کے لئے مدینے روانہ ہو گیا تو صفوان بن امیہ لوگوں سے کہتا تھا کہ میں تمہیں آئندہ چند دنوں میں ایسی خوشخبری سناؤں گا کہ تم بدر کا واقعہ بھول جاؤ گے۔ ان دنوں یہ ہر سوار سے عمیر کے بارے میں پوچھتا تھا، یہاں تک کہ ایک سوار نے اس کو اس کے اسلام کے بارے میں بتایا تو اس نے قسم کھالی کہ اب وہ عمیر سے کبھی بات نہیں کرے گا۔

صَفِینَۃُ: مکہ سے دو دن کی مسافت پر ایک بستی، جہاں نخلستان ہیں اور زراعت ہوتی ہے۔ ینبع کی طرف جہینہ کی ایک جگہ، رسول اللہ ﷺ کے ایک خط میں اس کا ذکر ہے۔

صَفِینَۃُ: مدینے میں بنی سالم اور قبا کے درمیان ایک جگہ۔

صَفِیَّة بنت حُیي: یہ بنی نضیر کے سردار حُیَیّ بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ ان کا پہلا نکاح سَلَّام بن مِشْکَم قرظی سے ہوا۔ سلام کے طلاق دینے کے بعد کنانہ بن الحقیق سے دوسرا نکاح ہوا، جو غزوۂ خیبر میں قتل ہو گیا اور حضرت صفیہ گرفتار ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا۔ ۵۰ھ میں مدینے میں وفات پائی۔

صَفِیَّۃُ بنت عبد المطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی: یہ عبد المطلب کی بیٹی اور صحابیہ ہیں۔ ان کی ماں ہالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور مدینے ہجرت کی۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

ضَفِیُّ السِّبَاب: مکے میں ایک جگہ، جس کے قریب قریش کھجوریں سکھایا کرتے تھے۔ اس کو احجار المَرَاء بھی کہتے ہیں۔

صَلوٰۃ: نماز۔ لغت میں حرکت کرنے کو نماز کہتے ہیں۔ فقہی اصطلاح میں مخصوص طریقے سے عبادت کرنے کا نام ہے۔ یہ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔

Marfat.com

صَلٰوۃ الخَوف: حالت جنگ کی نماز کو صلوٰۃ الخَوف کہتے ہیں۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آدھی فوج ہتھیار بند ہو کر امام کے پیچھے نماز پڑھتی ہے اور باقی آدھی فوج ہتھیار باندھے دشمن پر نظر رکھتی ہے۔ ایک رکعت کے بعد پہلی آدھی فوج دشمن پر نظر رکھنے کے لئے چلی جاتی ہے اور دوسری آدھی فوج امام کے پیچھے آجاتی ہے۔ امام کے دوسری رکعت پوری کر لینے کے بعد فوج کے دونوں حصے باری باری اپنی نماز پوری کرتے ہیں۔

صَلاح: مکہ کے ناموں میں سے ایک نام۔

صَلدَذ: مدینے کے مشرق میں ایک پہاڑ۔ آج کل یہ غیر معروف ہے۔

الصَّلصَل یا الصَّلصَل: ذو الحُلَیفہ سے آگے چڑھائی پر مقام بَیدَاء کے پاس ایک مشہور پہاڑ۔ ۸ ھ میں فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ یہاں ٹھہرے تھے۔ یمامہ کے قریب بھی ایک صلصل ہے، جو بنی عجلان کے پانی کے مقامات میں سے ایک مقام ہے۔

الصَّلصَلَۃ: ماوان اور رَبَذہ کے درمیان بنی محارب کے پانی کی ایک جگہ۔

صَمد یا ضَمد: جنوبی سعودیہ میں جیزَانْ یا جازانْ کے قریب ایک شہر۔

الصَّمصَامَۃ: یہ مشہور تلوار مَعدِ بن کَرِب الزبِیدی کی تھی۔ اس کو رسول اکرم ﷺ نے استعمال کیا تھا۔

الصَّمغَۃ: مدینے کے شمال میں احد کے قریب وادیٔ قناۃ میں ایک جگہ۔ غزوۂ احد میں اس کا ذکر آتا ہے۔

الصَّمَانْ یا صَمَان: یاقوت کہتے ہیں کہ پہاڑ کے نزدیک سخت زمین۔ نجد کے زیریں علاقے میں الدھنا اور ساحل خلیج کے درمیان ایک جگہ۔

صَنعَاء: یمن کا دار الحکومت، جہاں درختوں اور کنوؤں کی کثرت تھی۔ ابرہہ نے یہاں بیت اللہ کے مقابلے پر ایک نہایت عالی شان قُلَیس (کنیسہ) تعمیر کیا تھا۔

صَور: ایک پہاڑ کا نام، جس کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔

صَوَرَی: بلاد مزینہ میں مدینے کے قریب ایک وادی یا پانی کی جگہ۔

صُورِیَا (ابن): ایک یہودی عالم، اسی نے کہا تھا کہ یہود خوب جانتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، مگر یہ لوگ آپ ﷺ سے حسد کرتے ہیں۔

Marfat.com

صَوْم: لغوی اعتبار سے صوم کے معنی انسان کا کسی چیز مثلاً کھانے پینے یا بات چیت کرنے سے باز رہنا اور شرعی اعتبار سے عبادت کی نیت سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور وظیفہ زوجیت ادا کرنے سے رکنے کا نام صوم (روزہ) ہے۔

صَوْمَعَة: عیسائی راہبوں کا عبادت خانہ۔ چھوٹا گرجا۔ جمع صَوَامِع۔

صَوَرَین: عوالی کے قریب مدینے کی طرف عمر بن ابی ربیعہ کی ایک جگہ۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں پہنچنے سے پہلے راستے میں صَوْرَین کے پاس کچھ صحابہ آپ ﷺ کو ملے۔ یمن میں حضارمہ کی ایک بستی، اس کے اور صنعاء کے درمیان ۱۲ میل کا فاصلہ ہے۔

الصَّهبَاء: مدینے سے خیبر جاتے ہوئے عصر سے آگے ایک جگہ۔ غزوۂ خیبر میں اس کا ذکر آتا ہے۔ یہاں رسول اللہ ﷺ کی ایک مسجد ہے اور اسی کے پاس آپ نے حضرت صفیہ بنت حُیی سے نکاح کیا تھا۔

صَهبَاءُ: آں حضرت ﷺ کی ایک اونٹنی کا نام۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ایک دن آپ نے اسی اونٹنی پر سوار ہو کر رمی کی تھی۔

الصَّهوَة: مدینے کے جبل جہینہ میں عبداللہ بن عباس کے صدقے کی جگہ۔

صُهَیب: صحابی ہیں۔ قریش نے ان کو بھی سخت تکلیفیں دیں، انہوں نے ربیع الاول کے شروع میں سب مسلمانوں کے بعد ہجرت کی۔ ہجرت کے وقت کفار نے پیچھا کر کے ان کا راستہ روکا تو انہوں نے مشرکوں کو مال کی پیش کش کی، جو انہوں نے قبول کر لی اور مال لے کر ان کا راستہ چھوڑ دیا۔ یہ واقعہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ صُهَیب نے تجارت سے خوب نفع کمایا۔ اس پر سورۂ بقرہ کی آیت ۲۰۷ نازل ہوئی۔

صِهیَوْن: بیت المقدس کا نام۔ بیت المقدس میں ایک معروف جگہ، جہاں صہیون کنیسہ ہے۔

الصَّیَاصِی: قبا کے ۱۴ قلعے۔

صَیبَا: یمن کے نواح میں عُشَر کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

Marfat.com

باب الضاد

الضَّئِیذ: وُدان کے قریب ریتیلی جگہ۔

ضَاحِک و ضُوَیحِک: مدینے کے ایک پہاڑ کا نام، مدینے اور ضویحک کے درمیان ایک اور پہاڑ ہے، ان دونوں پہاڑوں کے درمیان وادیٔ یَین واقع ہے۔ یمامہ کے نواح میں بھی اسی نام کی ایک وادی ہے۔

ضَارِج: یمن میں ایک جگہ۔ ایک چشمہ۔ کہتے ہیں کہ یمن کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادے سے نکلے اور راستہ بھول گئے، یہاں تک کہ پانی کی قلت کے سبب ہلاک ہونے کے قریب ہو گئے اور اس وقت وہ عین ضارج کے قریب تھے۔

ضَاس: مدینہ اور ینبع کے درمیان ایک جگہ۔

ضَالَة: بیشہ کی جانب ایک جگہ۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: تمہاری منزل یعنی رہنے کی جگہ کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ بیشہ کی طرف نخلہ اور ضالہ کے درمیان۔

ضَب: مسجد الخیف کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

ضَبَّة بن أدّ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ شمالی تہامہ میں بنی تمیم کے قریب رہتے تھے۔

ضَبَّة بن الحرب: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

ضَبَّة بن ربیعه: عدنانیوں میں ربیعہ بن نزار کا ایک بطن۔

Marfat.com

ضَبَۃ بن عمرو: عدنانیوں میں ہذیل کا ایک بطن۔

ضَبرَۃ: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

الضَّبوعَۃ: مدینے کے قریب یلیل کے پاس ایک جگہ۔ غزوۂ ذی العشیرۃ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

الضَّجَن: مکے اور مدینے کے درمیان ایک پہاڑ۔

ضَجنَان یا ضَجَنَان: مدینے کے راستے پر مکے کے نواح میں ایک مقام۔ ضجنان اور قدید کے درمیان ایک دن کی مسافت ہے۔ بعض مفسرین کے مطابق اسی مقام پر سورۂ فتح نازل ہوئی، جس میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ صلح، جس کو وہ شکست سمجھ رہے ہیں، دراصل فتحِ عظیم ہے۔ واقعہ معراج، غزوۂ بنی لحیان اور واقعہ حدیبیہ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

ضِحَاک: عدنان کے لڑکے کا نام۔

ضِحَاک بن سفیان کِلابی (سریہ): اس کو سریۂ بنی کلاب بھی کہتے ہیں۔ یہ ربیع الاول ۹ ہجری میں بنی کلاب کے قبیلے قُرطاء کی جانب روانہ کیا گیا۔ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام کی دعوت دی، مگر انہوں نے قبول نہیں کی۔ پھر دونوں میں قتال ہوا اور کفار کو شکست ہوئی۔

ضَحیَان: مدینے کے جنوب مغرب میں ایک قلعہ، جسے اُحَیحۃ بن الجلاح نے بنایا تھا۔

ضِرَاز (مسجد): دیکھئے مسجد ضرار۔

ضِرَاز بن عبدالمطلب: عبدالمطلب کے بیٹے نام۔

ضَرِیَّۃ: ہموار زمین، جس میں درخت ہوں۔ نجد میں بصرہ سے مکے کے راستے پر ایک قدیم بستی، جس کی طرف حِمٰی ضَرِیَّۃ منسوب ہے اور جہاں بصرہ سے آنے والے حجاج ٹھہرتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بصرہ کے راستے میں بنی کِلاب کی ایک بستی کا نام ضریۃ ہے اور وہ مکہ سے زیادہ قریب ہے۔

ضَغ ذَزع: مدینے کا ایک قلعہ جسے بنوخطمہ نے بنایا تھا۔ یہ قلعے کی مانند تھا، لیکن اس میں مکانات نہیں تھے بل کہ یہ قتال کے لئے بنایا گیا تھا۔

ضَعِیفَہ بنت ہاشم: ہاشم کی بیٹی کا نام۔

ضَغَاطِر الأسقف: رومہ میں عیسائیوں کا لاٹ پادری، جس کے پاس ہرقل نے آں حضرت ﷺ

Marfat.com

کا نامہ مبارک تصدیق کے لئے بھیجا تھا۔ اس نے تصدیق تو کی مگر ایمان نہیں لایا۔ بعد میں اس کے ایمان لانے کے بارے میں اختلاف ہے۔

ضِمَادْ اَزْدِی: یہ یمن کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے سن رکھا تھا کہ آپ ﷺ پر جنون کا اثر ہے۔ مکے آ کر انہوں نے دیکھا کہ بچے آپ ﷺ کے پیچھے چل رہے ہیں۔ ضِمَاد نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں جنون کا علاج کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے مجھ سے سن لو۔ پھر آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا، جسے سنتے ہی ضماد مسلمان ہو گئے۔

ضِمَادْ بن ثَعْلَبَۃ: آپ ﷺ کے خاص احباب میں سے تھے۔ طبابت اور جراحی کے پیشے سے وابستہ تھے۔

ضَمَاز: دیارِ بنی سُلَیم بن منصور میں مِرْدَاس کا بت تھا۔ ایک دن مرداس نے اپنے بیٹے عباس سے کہا کہ اے میرے لڑکے ضمار کی عبادت کیا کر، کیوں کہ یہ تجھے نفع بھی پہنچا سکتا ہے اور نقصان بھی۔ ایک دن عباس نے اس کو جلا دیا اور پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہو گیا۔ حجاز کا ایک عظیم پتھریلا علاقہ، جو طائف کے شمال سے مدینہ منورہ تک دراز ہے۔ آج کل معروف نہیں۔

ضَمْد: دیکھئے ضَمْد۔

ضَمْرَۃ (بنو): یہ قبیلہ مدینے کے اطراف میں آباد تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس قبیلے کے سردار مخشی بن عمرو ضَمْرِی سے ۲ ہجری میں امن کا معاہدہ کیا تھا۔

ضَمْرَۃ بن بکر: عدنانیوں میں کنانہ بن خزیمہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ جحفہ، وَدّان اور بزواء کے قریب رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ودان اور بدر کے درمیان ان سے ایک غزوہ کیا تھا۔

ضَمِیرہ (اُمّ): رسول اللہ ﷺ کی ایک کنیز کا نام۔

ضَھر: صنعا سے دو گھنٹے کی مسافت پر یمن کا ایک شہر۔

الضَّیق: مکے سے مَرّ الظھران کی جانب جانے والا ایک راستہ۔ یہاں سے مرّ الظھران میں واقع بلدۃ الجموم دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ وہ مکان ہے، جہاں فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی قوت کے مشاہدے کے لئے ابوسفیان کو ٹھہرایا تھا۔ یہ مکے سے

Marfat.com

شمال کی جانب ۲۱ کلومیٹر دور ہے۔

الضَیقَۃُ: حنین اور طائف کے درمیان ایک راستے کا نام۔غزوۂ طائف میں اس کا ذکر آتا ہے۔آپ ﷺ نے اس کے نام کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ نے اس کے نام کو پسند نہیں فرمایا۔چناں چہ آپ ﷺ نے اس کا نام تبدیل کر کے الیسریٰ کر دیا۔

ضِنِین: یمن کا ایک پہاڑ۔حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

Marfat.com

باب الطاء

طَائِف: مکے سے مشرقی جانب تقریباً ۹۰ کلومیٹر پر ایک مشہور شہر ہے، جو جبل السَّرَاۃ کے سلسلے پر آباد ہے اور حجاز کا پہاڑی شہر ہے۔ یہاں انگور، انار اور دوسرے پھل بکثرت ہوتے ہیں اور اسی جگہ بنو ثقیف آباد تھے۔ طائف اپنی اچھی آب وہوا اور زرخیزی وشادابی کے لئے مشہور ہے۔ سطح سمندر سے ۱۷۰۰ میٹر بلند ہے۔

طائف (غزوہ): شوال ۸ ہجری کے آخری دنوں میں ہوا۔ آپ ﷺ نے ۱۰ سے زیادہ دن محاصرہ کئے رکھا اور منجنیق نصب کی۔ اس سے پہلے کسی غزوے میں منجنیق نصب نہیں کی گئی تھی۔ یہاں جنگ کی نوبت نہیں آئی۔ تقریباً ۲۰ دن کے بعد آپ ﷺ نے محاصرہ اٹھالیا اور جعرانہ واپس تشریف لے آئے، بعد میں بنو ثقیف مسلمان ہوکر وہیں حاضر خدمت ہو گئے۔

طَابَۃ: مدینہ منورہ کا ایک نام۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس پیارے شہر کا نام طابہ رکھا ہے۔

طَابخۃ: الیاس بن مضر کے لڑکے کا نام۔ ان کا اصل نام عمرو تھا۔

طَابخۃ بن الیاس: عدنانیوں میں مضر کا ایک بطن۔

طاسا: ینبع کی طرف بلاد جہینہ میں الاشعر کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اموال میں برکت کی دعا فرمائی تھی۔

طَاعِنَہ: عدنانیوں میں ہذیل بن مدرکہ کا ایک بطن۔

Marfat.com

الطَّاغِیۃ: طائف میں ایک بت، اس کو اللاّت بھی کہتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے لات۔

طِبری: ابو جعفر محمد بن جریر۔ ولادت آمل طبرستان ۲۲۴ھ، وفات بغداد شوال ۳۱۰ھ، عمر ۸۶ سال۔ سات برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ تصانیف کی تعداد ۲۶ ہے، جن میں تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ کے موضوعات شامل ہیں۔ بعض کتابیں تین یا چار ہزار صفحات کی ہیں۔ روزانہ ۸۰ صفحے لکھنے کا معمول چالیس سال تک رہا۔ تاریخ الرسل و الملوک ۱۳ جلدوں میں یگانۂ روزگار تصنیف ہے۔

طَحا: ایک بستی کا نام، جو مصر میں نیل کے مغرب میں واقع ہے۔ امام طحاوی اسی کی جانب منسوب ہیں۔

طَحاوی: احمد بن محمد بن سلامۃ، ابو جعفر الطحاوی الازدی، مشہور امام، محقق و محدث، حافظ الحدیث، ۲۳۹ ہجری میں ولادت ہوئی، اور ۳۲۱ ہجری میں وفات پائی۔ بہت سی کتب کے مؤلف ہیں، جن میں مشہور یہ ہیں: شرح معانی الآثار (طحاوی شریف)، احکام القرآن، مشکل الآثار، کتاب مناقب ابی حنیفہ وغیرہ۔ مصر کی ایک بستی طحا کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے طحاوی کہلاتے ہیں۔

الطَّرَف: قصیم کے راستے پر مدینے سے ۵۳ کلومیٹر دور ایک جگہ۔ آج کل اس کو الصویدرۃ کہتے ہیں۔

الطَّرِف: آپ ﷺ کے ایک گھوڑے کا نام۔ غزوۂ تبوک میں آپ نے اپنے گھوڑے الطرف کے پاس کھڑے ہو کر اس کی پیٹھ کو اپنی چادر سے پونچھنا اور ملنا شروع کیا، جو زردی مائل سرخ رنگ کا تھا۔ لوگوں کے پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم جبرئیل علیہ السلام نے مجھے ایسا کرنے کے لئے کہا ہے۔

طَرَف یا طَرِف: بنو ثَعْلَبَۃ کے ایک کنویں کا نام، جو عراق کے راستے میں مدینے سے ۳۶ میل پر واقع ہے۔ یہ النخیل کے علاوہ ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ الطرف عراق کے نواح میں ہے۔ اس کا ذکر مغازی میں آتا ہے کہ ۶ھ میں زید بن حارثہ کا سریہ یہاں بھیجا گیا تھا۔

طَرْفاء: یہ اَثَل سے ملتا جلتا تناور درخت ہوتا ہے، مگر اثل اس سے چھوٹا اور جھاڑی نما ہوتا ہے۔

Marfat.com

اثل کو اردو میں جھاؤ کہتے ہیں۔

طَرَفَۃ: بلاد اندلس میں قرطبہ میں ایک مسجد۔

طَرِیف بن عامر: قیس بن عیلان کے عامر بن کلاب کا ایک بطن۔

طَرِیف بن عمرو: اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں طئی کا ایک بطن۔

طَرِیف بن محارب: عدنانیوں میں قیس بن عیلان بن محارب کا ایک بطن۔

طریق الانبیاء: دیکھئے درب الانبیاء۔

طَسم: عربِ بائدہ کا ایک قبیلہ۔

طُعَیمَۃ بن عدی الخیار: غزوۂ بدر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا تھا۔

طَخفَۃ: بصرہ کی طرف ضریہ سے ایک مرحلہ پہلے طریق بصرہ پر بنی کلاب کی ایک جگہ۔

طَفِیل: مکے سے تقریباً دس میل پر ایک پہاڑ یا چشمہ۔ اس کے قریب ایک اور پہاڑ تھا، جس کو شَامَۃ کہتے تھے۔

طَفِیل: تہامہ اور یمن کے درمیان ایک وادی۔ بیت المقدس کے قریب وادیٔ موسیٰ میں ایک قلعہ، جس کو طَفِیل کہتے ہیں۔

طُفَیل بن عَمرو الدَّوسی: قبیلہ دوس کے سردار اور مشہور شاعر تھے۔ ہجرت سے پہلے جب مکہ آئے تو قریش کے لوگوں نے ان کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی بات نہ سنیں، کیوں کہ ان کا کلام لوگوں کے مابین تفریق پیدا کرتا ہے۔ چناں چہ قریش کی باتوں سے متاثر ہو کر انہوں نے اپنے کانوں میں کپڑا ٹھونس لیا، تاکہ آپ کا کلام کانوں تک نہ پہنچے۔ ایک دن یہ حرم میں تھے کہ ان کو خیال آیا کہ میں خود ایک اچھا شاعر ہوں، کلام کے حسن وقبح سے واقف ہوں، اس لئے ان کا کلام ضرور سننا چاہئے۔ اس وقت آپ ﷺ بیت اللہ کے سامنے نماز پڑھ رہے تھے۔ طفیل کو آپ ﷺ کا کلام بھلا معلوم ہوا، اس لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مزید کلام سننے کی خواہش کی۔ آپ ﷺ نے قرآن کریم کی کچھ سورتیں تلاوت فرمائیں۔ طفیل ان کو سن کر اسی وقت مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہیں اور اسلام سے زیادہ معتدل کوئی دین نہیں۔

طُفَیل بن عمرو الدَّوسی (سریہ): رمضان اور شوال ۹ ہجری کے درمیانی عرصے میں بنو دوس

Marfat.com

کے بت ذوالکفین کو منہدم کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ یہ بت لکڑی سے بنا ہوا تھا۔

طِلَاخ: غزل کے شمال مشرق اور لفت کے جنوب مشرق میں ایک چھوٹی وادی۔ یہ جگہ مکے کے نواح میں ہے اور اس کا ذکر فتح مکہ میں آتا ہے۔

طَلَال (ذو): نجد کے بالائی حصے میں عفیف سے مدینہ جاتے ہوئے بائیں جانب دیار بنی عامر میں ویران علاقہ۔

طَلح: مدینے اور بدر کے درمیان ایک جگہ۔ مکہ اور یمامہ کے درمیان ایک جگہ کا نام۔

طلحہ (ابو): مشہور صحابی۔ انصاری خزرجی۔ ان کا نام زید بن سہل بن الاسود بن حرام بن عمرو تھا۔ ام انس بن مالک کے شوہر تھے۔ مدینے میں ان کے سب سے زیادہ کھجور کے باغ تھے۔ ان میں سب سے محبوب مال بئر حاء نام کا باغ تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کنوئیں کا پانی پیتے تھے۔ احد کے دن جب آپ ﷺ ابو عامر فاسق کے بنائے ہوئے گڑھے میں گر گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی کمر تھام کر آپ کو سہارا دیا، تب آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص زمین پر چلتے پھرتے زندہ شہید کو دیکھنا چاہے، وہ طلحہ کو دیکھ لے۔ احد کے دن جب سب مسلمان منتشر ہو گئے تو اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ صرف گیارہ آدمی رہ گئے تھے، جن میں حضرت طلحہ بھی تھے۔ احد کے دن تیر چلاتے چلاتے ان کے ہاتھ سے ۲ یا ۳ کمانیں ٹوٹیں۔ جو شخص ترکش لئے ہوئے ادھر سے گزرتا، آپ ﷺ اس سے فرماتے کہ تیر طلحہ کے لئے ڈال جاؤ۔

الطَّلوب: ایک کنواں۔ القاحۃ سے شرف الاثایہ اور سُقیا کے درمیانی راستے پر سُقیا سے ۳۸ کلو میٹر پر ایک کنواں۔ آج کل اس کو الحفاۃ کہتے ہیں۔

طُوٰی: طور سینا کی مقدس وادی کا نام، جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا، قرآن کریم نے اس کو وادیٔ ایمن بھی کہا ہے۔

طُوٰی (ذی): مسجد الحرام سے نصف میل کے فاصلے پر ایک جگہ۔ مکہ کی ایک مشہور وادی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر سَرِف سے روانہ ہو کر آپ ﷺ وادیٔ ذی طویٰ پہنچے۔ یہ آپ ﷺ کی آخری اور آٹھویں منزل تھی۔ پھر شمال کے رخ کَدَاء کے راستے مکہ مکرمہ میں

Marfat.com

داخل ہوئے تھے۔ آج کل یہ مقام آبارِ زاھر کے نام سے معروف ہے۔ ذی طوٰی، جبل قُعَیقِعَان اور کَدٰی سے شمال کی جانب ایک کنواں ہے۔ ظہور اسلام کے وقت یہ جگہ شہر سے باہر تھی۔

طَوَاء: مکے اور طائف کے درمیان ایک وادی۔

طَوَاف: لغت میں کسی چیز کے گرد گھومنے کو طواف کہتے ہیں اور شرعی اصطلاح میں حجر اسود سے شروع کر کے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔

طَوَافِ اِفَاضَہٗ: اس کو طوافِ زیارت، طوافِ فرض، طوافِ رکن اور طوافِ یوم النحر بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کا رکن اعظم ہے۔

طَوَافِ وَدَاع: اس کو طواف صدر بھی کہتے ہیں۔

طُوبیٰ: سِدرَۃُ المُنتَھیٰ ہی کو طوبیٰ کہتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سِدرَۃُ المُنتَھیٰ۔

طُوْر: ایلہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

طُورِ سِینَا: بحر قلزم کے دو شاخے کے درمیانی حصے کو جزیرہ نمائے سینا کہا جاتا ہے، اس جزیرے کے جنوبی کنارے پر طور سینا پھیلا ہوا ہے، اگر جدہ سے سمندر کے راستے مصر جائیں تو پہاڑ داہنے ہاتھ پر پڑتا ہے۔

طَھمَان: رسول اللہ ﷺ کے ایک غلام کا نام۔ ان کو مختلف ناموں، بَاذَام، ذَکوَان، کَیسَان، مِھرَان، ھُرمُز وغیرہ سے بھی پکارا جاتا تھا۔

طَیّ: لپیٹنا۔ چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔

طیّ (جَبَل): دیارِ ثمود میں قبیلہ طئی کے ایک پہاڑ کا نام۔

طیّ (بنو): عرب کا ایک مشہور قبیلہ، جو نجد میں آباد تھا۔ مشہور سخی حاتم طائی کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا۔ اس قبیلے نے ۹ ہجری میں اسلام قبول کیا۔

طیّ (وفد): بنی طی یمن کا ایک مشہور قبیلہ تھا۔ اس کے وفد میں ۱۵ آدمی تھے، جن میں قبیلے کے ۲ سردار زید الخیل اور عدی بن حاتم بھی تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو دعوت اسلام دی تو سب نے اس کو قبول کر لیا پھر آپ ﷺ نے ہر ایک کو پانچ پانچ اوقیہ چاندی عطا فرمائی اور زید الخیل کو ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی اور دو جاگیریں عطا فرمائیں اور ان کا نام

Marfat.com

زیدالخیر رکھ دیا۔

طَيَالِسِی: سلیمان بن داؤد بن الجارود الطیالسی۔ کنیت ابوداؤد۔ ولادت ۱۳۳ھ، وفات ۲۰۳ یا ۲۰۴ھ، عمر ۷۲ سال۔ ان کی مُسند کو تمام مسانید پر شرفِ تقدمِ زمانی حاصل ہے، نیز اس مسند میں ثنائی روایات بھی موجود ہیں اور ثلاثیات تو بہت زیادہ ہیں۔

طَيْبَة: مدینہ منورہ کا ایک نام۔

طِيْبَة: پاکیزہ۔ زم زم کا ایک نام۔

طَيِّء بن أُدَد: قحطانیوں میں کہلان کا ایک عظیم قبیلہ۔

Marfat.com

باب الظاء

ظَاعِنَہ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

الظَّاھِرَۃ: مدینے میں مغربی حرۃ کے قریب النقا کے نواح میں ایک جگہ۔

ظَبَۃ: شام کی طرف ساحل سمندر پر ایک بستی۔

الظَّبِی: بنی سلیم کے پانی کی ایک جگہ۔ تہامہ کی ایک وادی، اس کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔

ظَبیَان: یمن میں ایک پہاڑ۔ یمن کا ایک اہم قبیلہ۔ حجاز کا ایک قبیلہ۔

ظَبیَان بن عباد: قحطانیوں میں ہمدان کے دَوْمان بن بَکیل کا ایک بطن۔

ظَبیَان بن غامد: ازد کا ایک بطن۔

ظَبیَۃ: اس کی جمع ظِبَاء ہے۔ دیار جُھَینَۃ میں ایک جگہ ہے۔ یَنبُع اور غَیقَۃ کے درمیان ساحل سمندر کے ساتھ بھی اس نام کی ایک جگہ ہے۔ السیالہ سے نو میل پر رسول اللہ ﷺ کی ایک مسجد ہے، جس کو مسجد عرق الظبیۃ کہا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک عرق الظبیۃ کو ہی الروحاء کہتے ہیں۔

واقدی کہتے ہیں کہ یہ مدینے کے قریب الرَّوحَاء سے ۳ میل پر واقع ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر کے لئے جاتے ہوئے السَّیالَۃ سے گزرے۔ پھر فَجّ الرَّوحَاء، پھر شَنُوکَہ سے گزرے، یہاں تک کہ عِرقِ الظَّبیَہ پہنچے۔

الظَّرِب: آپ ﷺ کے ایک گھوڑے کا نام، جو فروۃ بن عمر الجذامی نے آپ کو ہدیہ کیا تھا۔

ظَربَان بن اَمِیر: قحطانیوں میں ہمدان کے بکیل کا ایک بطن۔

Marfat.com

الظَّرِیبَۃ یا الظَّرِینَۃ: زمانہ قریب میں اہل عراق کی میقات تھی۔ اس جگہ کو ذات عرق بھی کہتے ہیں۔ طائف کے نواح میں ایک جگہ، جہاں سعید بن العاص کے اموال تھے۔

ظَفَاز: صنعاء کے قریب یمن کا ایک پہاڑ یا شہر۔

ظَفر: مدینے اور شام کے درمیان شَمِیط کے پہلو میں دیار فَزَارَہ میں ایک جگہ۔ یہیں ام قِرفَہ کو قتل کیا گیا، جس کا نام فاطمہ بنت ربیعہ بن بدر تھا۔

ظَفر بن الحارث: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے سُلیم بن منصور کا ایک بطن۔

ظَفر بن الخزرج: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

ظَلَال: الرَّبذۃ کے قریب ایک جگہ۔ کہا جاتا ہے کہ مکے کے قریب ایک جگہ ہے، جس کا ذکر حرب فجار میں آتا ہے۔

ظَلِیم: عدنانیوں میں بنی حنظلہ کا ایک قبیلہ۔

ظَلِم: القَبلِیَۃ کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ ایک بلند سیاہ پہاڑ، جس پر کوئی چیز نہیں اگتی۔ اضم اور جبل جہینہ کے درمیان حجاز کا ایک پہاڑ۔

الظَّوَاھِر: حرب کے بنی سالم کا ایک بطن، جو حجاز میں وادی الصفراء میں رہتے تھے۔

ظِھَار: دورِ جاہلیت میں طلاق کی ایک صورت، اس میں اگر خاوند اپنی بیوی سے کہہ دیتا کہ تو مجھ پر میری ماں کی کمر کی طرح ہے تو بیوی اس پر ہمیشہ کے لئے حرام سمجھی جاتی تھی۔ اسلام نے اس کو ختم کر کے اس کا کفارہ مقرر کیا ہے۔ اگر کسی شخص نے بیوی سے ظہار کیا اور تشبیہ خواہ ماں سے دی ہو، یا کسی بھی ایسی عورت سے جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے تو ایسا شخص غلام یا کنیز آزاد کرے یا لگاتار دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

الظَّھرَان: مکے کے قریب (تقریباً ایک منزل پر) ایک وادی، اور اسی کے قریب مَرّ الظَّھرَان کے نام سے ایک بستی ہے۔

Marfat.com

باب العین

عَائِذہ بن لوی: عدنانیوں میں لوی بن غالب کا ایک بطن۔

عَائِذہ بن مالک: عدنانیوں میں ضبہ کا ایک بطن۔

عَائِذہ بن ہلال: عدنانیوں میں قیس عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عَائِشہ: یہ حضرت ابوبکر صدیق کی صاحبزادی ہیں۔ نبوت کے دسویں سال نکاح ہوا اور ہجرت کے چند ماہ بعد رخصتی ہوئی۔ چار سو درہم مہر مقرر ہوا تھا۔ ۹ سال آپ ﷺ کی زوجیت میں رہیں۔ ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ۴۸ سال آپ ﷺ کے بعد زندہ رہیں۔ ۵۷ھ میں مدینے میں وفات پائی۔ ان کا علم، تفقہ اور تاریخ دانی مسلم تھی۔

عَائِف: قدموں کے نشانات اور دوسرے آثار سے باتوں کی تہہ تک پہنچنے والا۔

عَاتِکۃ بنت خالد الخزاعیۃ: دیکھئے ام معبد۔

عَاتِکہ بنت عبد المطلب: آں حضرت ﷺ کی پھوپھی کا نام۔ یہ مکے میں اسلام لائیں اور مدینے ہجرت کی۔

عَاد: ایک شخص کا نام، جس کی طرف قوم عاد منسوب ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام اسی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ یہ لوگ یمن کے علاقے احقاف میں آباد تھے۔

عَادِیَۃ: عدنانیوں میں ہذیل بن مدرکہ کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں ہوازن کا ایک بطن۔

عَادِیَۃ بن صَعْصَعَہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

عَادِیَۃ بن عامر: قحطانیوں میں کہلان کے بجیلہ کا ایک بطن۔

Marfat.com

عَارِب: قبیلہ غطفان کی ایک شاخ۔

عَارِبَۃ (عرب): عرب بائدہ کے بعد یہی اصل عرب تھے اور یعرب بن یشجب بن قحطان کے نسب سے تھے اور قحطانی کہلاتے تھے۔ عرب عاربہ نے جنوبی یمن میں حکومتیں قائم کیں۔ ان میں آل سبا کی حکومت سب سے طاقتور تھی، جس نے نہ صرف تمام عرب پر حکومت کی، بلکہ بحر احمر کے دوسرے ساحل پر بھی اپنا تسلط قائم کیا اور حبشہ میں اپنی نو آبادی بسائی۔ ان کے بعد یمن میں اسی خاندان کی دوسری سلطنت بنوحمیر کے نام سے قائم ہوئی۔ ان کے حکمرانوں کو تبع کہتے ہیں اور تبع کی جمع تبابعہ ہے۔ ان کے آخری حکمران تبع ذونواس کا خاتمہ کر کے ۵۲۵ء میں اہل حبش نے یمن پر قبضہ کرلیا۔

العَارِض: یمامہ کا ایک پہاڑ۔

عَارِف: دیکھئے عَرّاف۔

عَارِم: مکے میں ایک قید خانہ۔

عَاص: مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی۔

العاص بن ربیعہ (ابو): رسول اللہ ﷺ کے داماد۔ ان کی شادی آپ ﷺ کی بڑی صاحبزادی حضرت زینب سے ہوئی تھی۔ حضرت زینب اسلام لے آئی تھیں اور ابوالعاص اپنے شرک پر قائم رہے۔ غزوۂ بدر میں مشرکین کی طرف سے شریک ہوئے اور جنگی قیدیوں کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ رہائی کے وقت ان سے وعدہ لیا گیا تھا کہ مکے جا کر وہ حضرت زینب کو بھیج دیں گے۔ چناں چہ انہوں نے مکے جا کر حضرت زینب کو مدینے بھیج دیا۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت زینب سے ان کا پہلا نکاح بحال کر دیا۔ ذی الحجہ ۱۲ھ میں وفات پائی۔

عَاص بن وَائِل سَہمِی: قریش کا ایک معزز سردار۔ ۱ھ میں اس کا انتقال ہوا۔

عاصم بن ثابت الانصاری: سابقین انصار میں سے جلیل القدر صحابی، غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ بنی لحیان کے کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ احکام اسلام اور قرآن سکھانے کے لئے کچھ صحابہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا جائے۔ آپ ﷺ نے بعض دوسرے صحابہ اور حضرت عاصم بن ثابت کو ان کے ہمراہ

Marfat.com

بھیج دیا۔ جب وہ ان کے علاقے میں پہنچے تو ان کی بدنیتی کا پتا چلا۔ حضرت عاصم نے قتال کیا، یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

عَاقِب: اس کا نام عبدالمسیح تھا اور یہ نجران میں عیسائیوں کا امیر تھا۔

العاقر: مکے میں ایک پہاڑ کا نام، جہاں حضرت عمر کے قبیلے بنی عدی کے مکانات تھے۔ آج کل اس کا نام جبل عمر ہے۔

عَاقِل بن البکَیر: یہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ دار الارقم میں مسلمان ہوئے۔ ان کا پہلا نام غافل تھا۔ آپ ﷺ نے ان کا نام غافل کی بجائے عاقل رکھ دیا، کیوں کہ مسلمان ہونے سے پہلے آخرت سے غافل اور بے خبر تھے، اسلام لانے سے عاقل اور ہوشیار بنے۔ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۳۴ سال تھی۔

عَالِج: نجد کے شمال میں بلاد عرب کا عظیم ریگستان۔

العَالِیَة: مدینے کا بالائی حصہ، جہاں سے وادی بطحان آتی ہے۔

عامر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عدنانیوں میں غطفان کے حارث بن قطیعہ کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے خَفَاجہ بن عمرو بن عُقَیل کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں بکر بن وائل کے شیبان بن ذہل کا ایک فخذ۔ عدنانیوں میں بنی ضبہ کا ایک قبیلہ۔ بنی عدی کا ایک قبیلہ۔ بنی کلب کا ایک عظیم بطن۔ ہمدان کا ایک بطن جو یمن کی وادیٔ حُرض میں رہتے تھے۔

مکے کا ایک پہاڑ۔

عَامِر بن جذیمہ: عدنانیوں میں عبدالقیس کا ایک بطن۔

عَامِر بن الحارث: عدنانیوں میں عبدالقیس کا ایک بطن۔

عَامِر بن حنیفہ: عدنانیوں میں بکر بن وائل کے بنی حنیفہ کا ایک بطن۔

عَامِر بن الخزرج: قحطانیوں کے ازد میں غسان کا ایک بطن۔

عَامِر بن خَطمَہ: قحطانیوں کے ازد میں اوس کا ایک بطن۔

عَامِر بن ذبیان: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

عَامِر بن ذہل: عدنانیوں کے بکر بن وائل کا ایک بطن۔

Marfat.com

عَامِرْ بن ربیعه: عدنانیوں کے قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

عَامِر بن زغبه: ہلال بن عامر کا بطن۔

عَامِرْ بن زید مناة: عدنانیوں میں تمیم بن مر کا ایک بطن۔

عَامِرْ بن سعد: قحطانیوں میں نخع کا ایک بطن۔

عَامِرْ بن صَعْصَعَه: عدنانیوں کے قیس بن عیلان میں ہوازن کا ایک بطن۔

عَامِرْ بن صَعْصَعَه (وفود): بنی عامر کے دو سردار عامر بن طفیل اور اَرْبَدْ بن ربیعہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لانے کی صورت میں اپنی لئے خلافت اور دیہی حکومت کے مطالبے کئے، جو آپ نے منظور نہیں فرمائے۔ عامر یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ میں اتنی طاقت رکھتا ہوں کہ پیادوں اور سواروں کے ذریعے آپ ﷺ پر عاقیت تنگ کردوں۔ پھر دونوں گستاخوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت جلد سزا مل گئی۔ عامر کی گردن میں طاعون کی گلٹی نکل آئی اور وہ اسی میں ہلاک ہو گیا۔ اربد پر آسمانی بجلی گری اور اس کا خاتمہ ہو گیا۔ بعد میں اس قبیلے کے ایک اور وفد نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

عَامِرْ بن طُفَیل: بنی عامر کے سرداروں میں سے ایک سردار۔ بئر معونہ کے حادثے میں اس کا ذکر آتا ہے۔

عَامِرْ بن عُذْرَہ: قحطانیوں میں عُذرہ بن زید کا ایک بطن۔

عَامِرْ بن عُقَیل: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عقیل بن کعب کا ایک بطن، یہ لوگ نجد میں رہتے تھے۔

عَامِرْ بن عَلَة: قحطانیوں میں مذحج کا ایک بطن۔

عَامِرْ بن عوف: عدنانیوں میں عوف بن حرب کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں ہوازن کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عامر بن فُهَیْرَةْ: یہ غلام تھے۔ ابتدائی زمانے میں اسلام لائے، اللہ کے راستے میں ان کو بہت تکلیفیں دی گئیں، تاکہ وہ اسلام چھوڑ کر اپنے سابقہ دین پر آجائیں، لیکن وہ اپنے اسلام پر قائم رہے۔ آخر حضرت ابوبکر صدیق نے خرید کر ان کو آزاد کیا۔ اہل مکہ کے

Marfat.com

چرواہوں کے ساتھ حضرت ابوبکر کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ ہجرت کے لئے مکہ سے نکلے اور غار ثور میں ٹھہرے تو دودھ کے لئے عامر رات کے وقت بکریاں لے کر غار پر آ جاتا اور صبح ہونے سے پہلے بکریوں کو واپس لے جاتا اور ان کے پیروں کے نشانات مٹا دیتا۔ پھر جب آپ ﷺ غار سے روانہ ہوئے تو عامر نے بھی آپ کے ہمراہ ہجرت کی۔ سفر کے دوران سراقہ بن مالک کو آپ ﷺ نے جو امن کی تحریر دی تھی، وہ عامر بن فُہیرہ ہی نے لکھی تھی۔ بدر اور احد کے معرکوں میں شریک ہوئے اور بئر معونہ کے دن شہید ہوئے۔

عَامِرْ بن لوی: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

عَامِرْ بن لَیث: عدنانیوں میں کنانہ کا ایک بطن۔

عَامِرْ بن مالک: قحطانیوں کے ہمدان کا ایک بطن۔

عَامِرْ بن نَہْد: قحطانیوں کے نہد کا ایک بطن۔

عَامِرْ بن ہِلال: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عامر راھب (ابو): زمانۂ جاہلیت میں یہ شخص قبیلۂ اوس کا سردار تھا۔ زہد اور پارسائی کی وجہ سے تمام مدینہ اس کی عزت کرتا تھا اور راہب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جب مدینے میں اسلام کی شعائیں پہنچیں تو یہ مکہ چلا گیا۔ غزوۂ احد کے موقع پر یہ قریش کے ہمراہ آیا اور ان کو یقین دلایا کہ قبیلۂ اوس کے لوگ مجھے دیکھ کر محمد (ﷺ) کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ چناں چہ معرکے کے وقت سب سے پہلے اس نے میدان میں آ کر کہا: اے اوس کے لوگو! میں ابو عامر ہوں، مجھے پہچانتے ہو؟۔ انصار نے فوراً جواب دیا کہ اے فاسق و نافرمان! ہم تجھے پہچانتے ہیں۔ خدا کبھی تیری آنکھیں ٹھنڈی نہ کرے۔

عَامِلَۃ بن الحَارِث: عرب کا ایک قبیلہ جو یمن سے نکل کر شام کے علاقے میں وادی القریٰ سے آگے آباد تھا۔

عَامُ الوفود: فتح مکہ کے بعد جب قریش نے اسلام کی اطاعت قبول کر لی اور اہل عرب کو یقین ہو گیا کہ اسلام ہی دین حق ہے تو ۹ ہجری میں ہر طرف سے قبائل نے کثرت سے اپنے وفود آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجے اور اسلام قبول کیا۔ اس لئے ۹ ھ کو عام الوفود کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

عَائِذ: مکے اور مدینے کے درمیان سقیا سے ایک میل پہلے ایک وادی۔

عَائِذ بن مَالِک: قحطانیوں میں ازد کے شنوءۃ کا ایک بطن۔

عَائِذہ بن زید: قحطانیوں میں بجیلہ کا ایک بطن۔

عَائِذہ بن نہد: قحطانیوں میں نہد کا ایک بطن۔

عَایِز: طریق الہجرۃ پر مدینے سے پہلے ایک پہاڑ۔

العَبَابِیب: دیکھئے عَبَابِید۔

العَبَابِید: طریق ہجرت میں تِعْہِنَ کے قریب ایک مقام کا نام۔ مدینے ہجرت کے وقت آں حضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مُدْلَجَۃ تِعْہِنَ سے گزرے، پھر عَبَابِید سے۔ بعض نے اس کو عَبَابِیب کہا ہے اور بعض نے العِثْیانَہ کہا ہے۔ ہجرت کے حوالے سے اس مقام کے مختلف نام آئے ہیں۔

عَبَاد بن بَشِیر: عمرۂ حدیبیہ کے سفر کے دوران آپ ﷺ نے ان کو ۲۰ سواروں کے ہمراہ ہراول کے طور پر آگے روانہ فرمایا تھا۔

عُبَادَۃ بن الصَامِت: ان کی کنیت ابوالولید تھی، انصاری تھے، نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور ۱۲ نقیبوں میں سے ایک تھے۔ بدر، احد اور کچھ دوسرے غزوات میں شریک رہے۔ شام کی فتح کے بعد حضرت عمرؓ نے ان کو اور معاذ بن جبل اور ابوالدرداء کو وہاں بھیجا، تاکہ وہ وہاں کے لوگوں کو قرآن اور دین کی تعلیم دیں۔ چناں چہ عبادہ بن صامت نے حمص میں قیام کیا۔ ابوالدرداء نے دمشق میں اور معاذ نے فلسطین میں قیام کیا۔ بعد میں عبادہ بھی فلسطین منتقل ہو گئے۔ ۳۴ ہجری میں ۷۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔

عُبَادَۃ بن عُقَیل: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عُقیل بن کعب کا ایک بطن۔

عَبَاد: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

العباس بن عبادہ بن نضلۃ: نبوت کے بارہویں سال ایام حج میں مدینے کے جن ۱۲ آدمیوں نے عقبہ کے قریب رات کے وقت منیٰ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی تھی، یہ ان میں شامل تھے۔ اس بیعت کو بیعت عقبہ اولیٰ کہتے ہیں۔ غزوۂ احد میں

Marfat.com

شہید ہوئے۔

العباس بن عبد المطلب: عدنانیوں میں قریش کے بنی عبد المطلب بن ہاشم کا ایک عظیم بطن۔

عباس بن عبد المطلب: رسول اللہ ﷺ کے چچا اور قریش کے سرداروں میں سے ایک سردار۔ بعض کہتے ہیں کہ ہجرت سے پہلے اسلام لائے اور بعض کے نزدیک غزوۂ بدر سے پہلے اسلام لائے۔ غزوۂ حنین کے موقع پر جب مسلمان منتشر ہو گئے تو یہ آپ ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ یہ بلند آواز تھے، اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو آواز دو۔ اے مہاجرین کے گروہ۔ اے انصار کے گروہ۔ اے بیعت رضوان والو۔ حضرت عباس کی آواز سن کر لوگ آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے اور کفار پر حملہ کر دیا۔ مشرکین شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں کو فتح ہوگئی۔ حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے۔ ۳۲ ہجری میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۸۷ یا ۸۸ سال تھی۔ بقیع میں دفن ہوئے۔

العَبَاس بن علی: عدنانیوں میں قریش کے علی بن ابی طالب کا ایک بطن۔

عَبد: عمان کے حاکم کا نام، جو ۸ ہجری میں آپ ﷺ کا نامۂ مبارک پڑھ کر اپنے بھائی جیفر کے ساتھ مسلمان ہوا۔ آپ ﷺ کا نامۂ مبارک حضرت عمرو بن العاص نے پہنچایا تھا۔ یہ نامۂ مبارک دستیاب ہو چکا ہے اور اس کی عکسی نقول بعض کتب میں شائع ہو چکی ہیں۔

العَبْد: دیار طَیِّئ میں ایک چھوٹا سیاہ پہاڑ۔ جبال طَیِّئ میں ایک وادی۔

عبد البَرّ (ابن): محمد یوسف بن عبد البر۔ کنیت ابو عمر۔ ولادت جمعہ ۲۵ ربیع الآخر ۳۶۸ ہجری، وفات شاطبہ جمعہ ۲۹ ربیع الآخر ۴۶۲ ہجری، عمر ۹۴ سال۔ سیرت پر ان کی کتاب ٭ الدرر فی اختصار المغازی و السیر معروف ہے۔ اس کے علاوہ ان کی کتاب التمهید نادرِ روزگار ہے۔ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب صحابہ کرام کے بارے میں گراں قدر تصنیف ہے۔

عَبد بن ابی بکر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن ربیعہ کا ایک بطن۔

عَبد بن عدی (وفد): اس وفد میں حارث بن وَهبان اور عُوَیمز بن اَخرَم بھی تھے۔ سب نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

Marfat.com

عبد الدّاز (بنو): عدنانیوں میں قصی بن کلاب کا بطن۔

عبد الدّازْ بن قصَی: قصی بن کلاب کے لڑکے کا نام۔

عبد الرحمن بن عوف: ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ قریش میں بنی زہرہ بن کلاب سے ہیں۔ ان کا نام عبد عمرو یا عبد الکعبہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے عبد الرحمن کر دیا۔ ہجرت سے ۴۴ سال پہلے پیدا ہوئے۔ عشرہ مبشرہ (جن کو جنت کی بشارت دی گئی) میں سے ایک ہیں۔ دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لائے۔ دو ہجرتیں کیں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ بہت مالدار تھے۔ ایک موقع پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو چار ہزار درہم دیئے تھے، جو اس دن ان کے کل مال کا نصف تھے۔ کثرت سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے، حتیٰ کہ ایک دن میں انہوں نے تیس غلام آزاد کئے۔ ۳۲ ہجری میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔

عبد الرحمٰن بن عوف (سریہ): شعبان ۶ ہجری میں ۷۰۰ صحابہ پر مشتمل یہ سریہ دومۃ الجندل بھیجا گیا۔ بیشتر لوگ اسلام لے آئے اور باقی لوگوں نے جزیہ دینا قبول کیا۔

عَبدرَدَاج: قحطانیوں کے ازد میں غسان کے اوس کا ایک بطن۔

عَبد سعد بن جشم: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

عبد شمس: عبد مناف بن قصی کے لڑکے کا نام۔

عَبد شمس بن سعد: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

عَبد شمس بن عبد مناف: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

عَبد العزّیٰ: عدنانیوں میں قریش کے عبد مناف کا ایک بطن۔ قصی بن کلاب کے لڑکے کا نام۔

عَبد العزّیٰ بن قصی: عدنانیوں میں قریش کے بنی قصی بن کلاب کا ایک بطن۔

عبد القیس (وفود): یہ بحرین کا بہت بڑا قبیلہ تھا۔ جب یہ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو خوش آمدید کہا۔ ان کے ساتھ جارود بن العلاء اور کچھ عیسائی بھی آئے تھے۔ جارود نے عرض کیا کہ ہم اس وقت بھی ایک مذہب پر ہیں۔ اگر ہم اسے چھوڑ کر آپ ﷺ کے مذہب میں داخل ہو جائیں تو کیا آپ ﷺ ضامن بن سکتے ہیں۔ آپ ﷺ کی ضمانت پر جارود اور ان کے تمام ساتھی مسلمان ہو گئے۔

Marfat.com

بیس آدمیوں پر مشتمل ان کا ایک اور وفد فتح مکہ کے سال آیا، دس دن قیام کیا اور سب لوگ اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے اور احکام دین کی تعلیم حاصل کر کے واپس چلے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کو زادراہ کے ساتھ رخصت کیا۔

عبداللہ: آپ ﷺ کے صاحب زادے۔ ان کی ولادت نبوت ملنے کے بعد ہوئی۔ ان کو طیب وطاہر بھی کہا جاتا تھا۔ یہ بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔

عبداللہ: حلیمہ سعدیہ کے لڑکے کا نام، جس نے آپ ﷺ کے ساتھ دودھ پیا تھا۔

عبداللہ: قحطانیوں کے کہلان میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں کہلان کے خولان کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصہ کے عقیل کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عبداللہ بن ابو بکر: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے۔ یہ بہت عقلمند، ہوشیار، بات کو جلد سمجھنے والے اور نوجوان تھے۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر آں حضرت ﷺ کے غارِ ثور کے قیام کے دنوں میں یہ دن کے وقت قریش کے ساتھ رہتے، ان کے منصوبے اور خبریں معلوم کرتے اور رات کو غار میں پہنچ کر دن بھر کی خبریں آپ ﷺ کو بتادیتے۔ پھر صبح منہ اندھیرے ہی وہاں سے روانہ ہو کر مکے واپس آجاتے۔

عبداللہ بن ابی بکر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصہ کا ایک بطن۔

عبداللہ بن اُبَی بن سلول: رئیس المنافقین۔ مدینے کا ایک سردار جو منافق تھا۔

عبداللہ بن اَرقَم: مشہور صحابی ہیں۔ ان کا مکان دار ارقم کہلاتا تھا اور اسلام کے ابتدائی دنوں میں اسلام کا مرکز تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان ہی کے مکان میں آکر اسلام قبول کیا تھا۔

عبداللہ بن اَرَیقطُ: ایک غیر مسلم، جس نے ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک نئے اور غیر معروف راستے سے مدینے پہنچایا تھا۔

عبداللہ بن انیس: ان کا تعلق قبیلہ قضاعہ کے بنی البُرک بن وَبَرَۃ سے اور انصار میں بنی سلمہ کے حلیف تھے۔ ابورافع سلام بن ابی الحُقَیق کے قتل میں عبداللہ بن عتیک کے شریک کار تھے۔ ابورافع بڑا مالدار یہودی تاجر اور آپ ﷺ کا سخت دشمن تھا۔ خیبر کے قریب

Marfat.com

اپنے قلعے میں کعب بن اشرف کے بعد قتل ہوا۔ عبد اللہ بن انیس کو رات کے وقت بہت کم دکھائی دیتا تھا۔ اسلام میں بہت سخت تھے۔ اس سریے کے قائد تھے، جو سفیان الہذلی کی سرکوبی کے لئے بطن عُرَنہ بھیجا گیا تھا۔

عبد اللہ بن اُنَیس اسلمی (سریہ): محرم ۶ ہجری میں یہ سریہ خالد بن سفیان ھُذَلِی اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں بطن عُرَنہ بھیجا گیا، جو عرفات کے قریب ہے۔ عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ نے بطن عرنہ پہنچ کر حیلے سے اپنے آپ کو سفیان بن خالد ہذلی کے لشکر میں شامل کر لیا اور موقع پا کر اسے قتل کر دیا اور اس کا سر کاٹ کر راتوں کو سفر کرتے ہوئے مدینہ منورہ آ گئے۔ آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ چہرہ کامیاب ہو گیا۔ ان کا یہ سفر ۱۸ روز میں مکمل ہوا۔

عبد اللہ بن جَحش بن رئاب الاسدی: صحابی رسول ﷺ اور آپ کی زوجہ زینب بنت جحش کے بھائی تھے۔ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں بت پرستی سے انکار کر دیا تھا۔ دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لائے۔ حبشہ ہجرت کی اور احد کے دن شہادت کی دعا کی، جو قبول ہوئی۔ شہادت کے بعد مشرکین نے ان کے جسم کا مثلہ کیا۔

عبد اللہ بن جَحش الاسدی (سریہ): اس کو سریۂ نخلہ بھی کہتے ہیں۔ یہ جمادی الآخر کے آخر یا رجب ۲ ہجری کے شروع میں غزوۂ سفوان اور غزوۂ بدر کبریٰ کے مابین، قریش کے ایک قافلے کی تلاش میں بطن نخلہ کی طرف بھیجا گیا، جو مکے سے ایک دن کی مسافت پر مکے اور طائف کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ اس میں ۸ یا ۱۲ مہاجرین تھے۔ مقابلے میں عمرو بن الحضرمی مارا گیا اور اس کے باقی ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ مسلمانوں کے ہاتھوں مشرکین کا سب سے پہلا قتل تھا اور جو مال غنیمت ہاتھ آیا، وہ اسلام میں سب سے پہلا مالِ غنیمت تھا۔

عبد اللہ بن جُدعَان: یہ نہایت مہمان نواز اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی تھے۔ ان ہی کے مکان پر معاہدۂ حلف الفضول طے ہوا تھا۔

عبد اللہ بن حاجب: قحطانیوں میں ہمدان کے بکیل کا ایک بطن۔

عبد اللہ بن حذافہ السہمی: یہ آپ ﷺ کے قاصد تھے اور آپ کا نامہ مبارک لے کر ایران

Marfat.com

کے بادشاہ کسریٰ کے پاس گئے تھے، کسریٰ کا نام پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں تھا۔ حضرت عبداللہ جب ایران پہنچے تو خسرو پرویز نینویٰ میں مقیم تھا اور قیصر روم سے جنگ کی تیاری کر رہا تھا، کسریٰ نے حضرت عبداللہ کو دربار میں طلب کیا تو انہوں نے نہایت سادگی اور بے باکی سے دربار میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کا نامۂ مبارک اس کو پیش کر دیا، پھر اس نے ترجمان کو بلا کر اس کو پڑھنے کا حکم دیا۔ اہل دربار نے یہ منظر بڑی حیرت و تعجب سے دیکھا، کیوں کہ اتنے معمولی لباس اور اس قدر سادگی اور بے باکی سے آج تک خسرو کے دربار میں کوئی نہیں آیا تھا۔ خسرو نے طیش میں آکر آپ ﷺ کا والا نامہ چاک کر دیا اور غضب ناک ہو کر کہنے لگا کہ ہمارے غلام کو یہ جرأت کہ ہمارے نام اس طرح خط لکھے، یمن کے گورنر کو حکم دیا جائے کہ وہ اس کو پکڑ کر ہمارے دربار میں بھیج دے، حضرت عبداللہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسریٰ کا ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

عبداللہ بن حرام: انصار میں بنی سلمہ سے تھے۔ ابو جابر کہہ کر پکارے جاتے تھے۔ معرکۂ اُحد میں شریک ہوئے۔ اس دن انہوں نے سات مشرکوں کو قتل کیا، پھر انہوں نے ان کو شہید کر دیا۔ تدفین کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب تک تم نے ان کا جنازہ نہیں اٹھایا تھا، فرشتے ان پر اپنے پروں سے سایہ کئے رہے۔

عبداللہ بن رواحہ (سریہ): ۳۰ افراد پر مشتمل یہ سریہ شوال ۶ ہجری میں اُسَیر بن رِزَام یہودی کی طرف بھیجا گیا۔ اس میں اُسَیر سمیت ۳ یہودی کام آئے، جب کہ تمام مسلمان محفوظ رہے۔

عبداللہ بن رواحۃ بن حارثہ: ان کا تعلق قبیلۂ خزرج کے انصار سے تھا۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ اسلام کے ان تین شاعروں میں سے ایک تھے، جنہوں نے اپنی شاعری سے مشرکین کا رد کیا اور دین حنیف اور رسول اللہ ﷺ کی اپنے اشعار سے مدد کی۔ دوسرے دو شعرا میں کعب بن مالک اور حسان بن ثابت ہیں۔ بیعت عقبہ دوم میں آپ ﷺ نے جو ۱۲ نقیب مقرر فرمائے تھے، یہ ان میں سے ایک ہیں۔ معرکۂ بدر، احد، خندق، صلح الحدیبیہ، عمرۃ القضا میں شریک رہے۔ البتہ فتح مکہ میں شریک نہ تھے،

Marfat.com

کیوں کہ اس سے پہلے ۸ ھ میں غزوۂ موتہ میں حضرت زید کی شہادت کے بعد امیر مقرر ہوئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

عبد اللہ بن زبیر: ان کی ولادت ہجرت کے پہلے سال ہوئی۔ان کے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آں حضرت ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

عبد اللہ بن زید: عدنانیوں کے تمیم میں عبد اللہ بن دارم بن مالک کے بنی زید کا ایک بطن۔

عبد اللہ بن سائِب: یہ صحابی ہیں۔زمانۂ جاہلیت میں آپ ﷺ کے شریک تجارت تھے اور آپ کے حسن معاملہ کے معترف تھے۔

عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح: حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے اور اسلام لے آئے تھے۔لکھنا جانتے تھے،اس لئے آپ ﷺ نے وحی کی کتابت کے لئے مقرر فرما دیا۔ کچھ عرصے بعد مرتد ہو گئے اور مشرکوں سے جا ملے۔فتح مکہ کے دن بھاگ کر حضرت عثمان کے پاس چلے گئے۔حضرت عثمان نے ان کو چھپا کر رکھا۔جب مکہ میں امن و سکون ہو گیا تو حضرت عثمان ان کو لے کر آپ ﷺ کے پاس آئے اور ان کے لئے امن کی درخواست کی،آپ ﷺ نے دیر تک سکوت فرمایا،پھر ان کا اسلام قبول فرما لیا۔حضرت عمر اور ان کے بعد حضرت عثمان نے ان کو والی اور حاکم مقرر فرمایا۔اسلام پر نہایت احسن طریقے سے قائم رہے۔۲۷ھ میں افریقا کی فتح کا سہرا ان ہی کے سر رہا۔۳۷ھ میں رملہ میں وفات پائی۔

عبد اللہ بن سَلاَمْ: یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور توریت کے بڑے عالم تھے۔ان کا اصل نام حُصَین بن سَلاَمْ بن الحارث تھا۔آں حضرت ﷺ نے اسلام لانے کے بعد ان کا نام عبد اللہ بن سَلاَم رکھا۔یہ یہود کے قبیلے بنی قینقاع سے تھے، جو قبیلہ خزرج کا حلیف تھا۔۴۳ھ میں عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں وفات پائی۔

عبد اللہ بن عباس: بنو عباس کے جد اعلیٰ، جو مقاطعۂ بنی ہاشم کے دوران شعب ابی طالب میں پیدا ہوئے۔عدنانیوں میں قریش کے بنی ہاشم کا ایک بطن۔

عبد اللہ بن عبد اللہ: قحطانیوں میں کلب کے بنی ہُبَل کا ایک بطن۔

عبد اللہ بن عبد المطلب: عبد المطلب کے سب سے چھوٹے اور لاڈلے فرزند، آپ ﷺ کے

Marfat.com

والد ماجد، قریش کے لوگوں میں سب سے زیادہ حسین وجمیل ۔ حارث، زبیر، حمزہ اور ابوطالب کے بھائی۔ زمزم کے کنوئیں کی کھدائی کے وقت عبدالمطلب نے کہا: اگر اللہ نے انہیں دس لڑکے عطا کئے تو ان میں سے ایک کو اللہ کے نام پر ذبح کریں گے۔ جب دس لڑکے پیدا ہو چکے تو انہوں نے منت پوری کرنے کے لئے قرعہ ڈالا، جو عبداللہ کے نام نکلا۔ عبداللہ بہ رضا ورغبت قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔ بعد میں کاہن کے مشورے سے عبداللہ اور اونٹوں میں قرعہ ڈالا گیا اور اونٹوں کی تعداد میں دس دس کا اضافہ کرتے گئے۔ جب اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا، چناں چہ انہوں نے سو اونٹ قربان کر کے اپنی منت پوری کی۔ عبداللہ کا نکاح سیدہ آمنہ سے ہوا تھا۔ نکاح کے بعد تجارت کے لئے شام گئے۔ واپسی میں کھجوروں کا سودا کرنے کے لئے مدینے میں ٹھہرے رہے، وہیں بیمار ہوئے اور وفات پا گئے اور نابغہ کے مکان میں دفن ہوئے۔

عبداللہ بن عتیک: کعب بن اشرف کا کام تمام کرنے والے محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں کا تعلق اوس سے تھا، اس لئے خزرج کے لوگوں نے چاہا کہ وہ آپ ﷺ کے ایک اور دشمن ابورافع کو قتل کر کے سعادت دارین حاصل کریں۔ ابورافع کا نام عبداللہ بن ابی الحقیق تھا اور یہ بڑا مالدار یہودی تاجر اور آپ کا سخت دشمن تھا۔ آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو ابورافع کے پاس بھیجا۔ ان میں سے عبداللہ بن عتیک نے رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہو کر اس کو قتل کر دیا۔ پھر جب وہ واپس آنے لگے تو سیڑھی اترتے ہوئے گر پڑے اور پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اسی حالت میں وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ، پھر آپ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیرا تو وہ ایسا ہو گیا، جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

عبداللہ بن عمر: قحطانیوں میں ازد کے شنوءۃ کا ایک بطن۔

عبداللہ بن غطفان: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے سعد کا ایک بطن۔

عبداللہ بن کعب: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ربیعہ بن عامر کا ایک بطن۔

عبداللہ بن مسعود: یہ قبیلہ ہذیل سے تھے۔ سابقون اولون میں سے معروف فقیہ، صحابی رضی

Marfat.com

اللہ عنہ اور اسلام میں داخل ہونے والے چھٹے تھے۔ آپ ﷺ کے جوتے سنبھالنے والے۔ جب آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو آپ کو پہناتے اور جب آپ بیٹھ جاتے تو اپنی بغل میں رکھتے۔ حبشہ اور مدینے ہجرت کی اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ بیعت رضوان، غزوۂ بدر، احد، خندق، اور دیگر تمام معرکوں میں شریک ہوئے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد معرکۂ یرموک میں شریک ہوئے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ۳۰ یا ۳۲ھ میں مدینے میں وفات ہوئی اور بقیع میں دفن ہوئے۔

عبداللہ بن ھُبَل: کنانہ کا ایک بطن۔

عبداللہ بن ھلال: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

عبدالمَدان: قبیلہ بنو حارث کی ایک شاخ، جو یمن میں آباد تھے۔

عبدالمطلب بن ھاشم: جمہور کے نزدیک ان کا نام شیبۃ الحمد ہے۔ پیدائش کے وقت سر میں ایک بال سفید تھا، اس لئے شیبہ لقب پڑ گیا۔ ان کی کنیت ابوالحرث تھی۔ ان کی سخاوت اپنے باپ ہاشم سے بھی زیادہ تھی اور مہمان نوازی چرند و پرند تک پہنچ گئی تھی۔ اسی لئے عرب کے لوگ ان کو فیاض اور مُطعِمِ طَیرِ السَّمَاء (آسمان کے پرندوں کو کھلانے والا) کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آں حضرت ﷺ کا اسم مبارک "محمد" انہوں نے ہی تجویز کیا تھا۔

عبدالمطلب بن ھاشم: عدنانیوں میں قریش کے بنی ہاشم کا ایک بطن۔

عبدمناۃ بن اُدَ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

عبدمناۃ بن کنانہ: عدنانیوں میں کنانہ بن خزیمہ کا ایک بطن۔

عبدمناۃ بن ھلال: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

عبد مَناف بن قُصَیّ: ان کا نام مغیرہ تھا۔ ان کی ماں نے سب سے پہلے ان کو مَناۃ بت پر بھیجا تھا، جس کو مُناف بھی کہتے ہیں۔ اس لئے عبد مناف مشہور ہو گئے۔ بہت حسین و جمیل تھے، اس لئے ان کا لقب قَمرُ البَطحَاء پڑ گیا۔

عبدمَناف بن قُصَیّ: عدنانیوں میں قصی بن کلاب کا ایک بطن۔

عبدیَالَیل: بنی ثقیف کے سردار کا نام۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے مسعود۔

Marfat.com

العَبرُ: حضرموت کے شمال مغرب کی طرف ایک جگہ، جہاں حضرموت کے حاجی جمع ہوتے تھے۔ حضرموت کے لوگ اس کو عُبُر کہتے تھے یعنی با کے سکون کے ساتھ۔

عَبس (وفد): اس وفد میں ۹ افراد تھے۔ یہ سب لوگ اسلام لائے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

عَبس بن بَغِیض: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے غطفان کا ایک عظیم بطن۔

عَبسَة بن کعب: قحطانیوں میں وداعہ کا ایک بطن۔

عَبلَاء: اصمعی کے بقول اعبل اور عبلاء سفید کنکریوں کو کہتے ہیں، ابو عمر کہتے ہیں کہ عبلاء قیس کے علاقے میں تانبے کی کان ہے، یہ تَرِبَہ کے قریب مکے سے صنعاء کے راستے پر چار رات کے فاصلے پر ہے۔

العَبَلَاء یا العَبَلاَت: ذوالخلصہ نامی بت کے مکان کا دوسرا نام۔

عُبَید: وادئ بطحان کے ایک جانب ایک چھوٹا پہاڑ۔ عدنانیوں میں تمیم کا ایک قبیلہ۔ قحطانیوں کے کہلان میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ربیعہ بن کلاب بن عامر بن صعصعہ کا ایک فخذ۔

عُبَیدُ بن ثعلبه: عدنانیوں میں بنی حنیفہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ یمامہ میں رہتے تھے۔

عُبَیدُ بن زید: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

عُبَیدُ بن عدی: قحطانیوں میں خزرج کے سلمہ بن سعد کا ایک بطن۔

عُبَیدُ بن عوف: قحطانیوں میں اوس کا ایک بطن۔

عُبَیدُ بن کعب: قحطانیوں میں وداعہ کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔

عُبَیدہ بن جَرَّاح (سریہ ۱): ربیع الآخر ۶ ہجری کے آخری دنوں میں ذات القَصَّہ کی طرف بھیجا گیا۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ۴۰ سوار تھے، اس میں دشمن مغلوب ہوا اور بہت سے مویشی غنیمت میں ملے۔

عُبَیدہ بن جَرَّاح (سریہ ۲): یہ رجب ۸ ہجری میں ہوا اور اس میں ۳۰۰ افراد تھے۔ یہ لشکر قریش کے قافلے سے تعرض اور بنو جہینہ کے مقابلے کے لئے بھیجا گیا، جو مدینے سے ۵ دن کی مسافت پر آباد تھے۔ اس کو سریۂ سیف البحر (ساحلِ سمندر) اور سریۃ الخبط

Marfat.com

بھی کہتے ہیں۔اس سریے میں جنگ کی نوبت نہیں آئی۔

عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب: ان کی کنیت ابو معاویہ تھی۔ابتدائی دنوں میں اسلام لائے۔عمر میں آپ ﷺ سے دس سال بڑے تھے۔غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، عتبہ کے وار سے زخمی ہوئے اور پیر کٹ گیا۔بدر سے واپسی میں مقام صفراء میں پہنچ کر وفات پائی اور ان کو وہیں دفن فرمایا گیا۔وفات کے وقت ان کی عمر ۶۳ سال تھی۔

عُبَیدہ بن حارث (سریہ): یہ سریہ شوال ۱ ہجری میں رابغ کی طرف بھیجا گیا۔اس میں ۶۰ مہاجرین تھے۔بطن رابغ میں ابوسفیان سے ان کا آمنا سامنا ہوا۔ابوسفیان کے ساتھ ۲۰۰ مشرکین کی جماعت تھی۔یہاں لڑائی کی نوبت نہیں آئی۔

عبیدہ بن عامر بن عبد اللہ بن الجراح بن ھلال الفھری القرشی (ابو): جلیل القدر صحابی اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔فاتح شام ہیں۔ہجرت سے چالیس سال پہلے مکے میں پیدا ہوئے۔اسلام کے ابتدائی ایام میں آپ ﷺ کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لائے۔ہجرت ثانیہ میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ان کا لقب امین الامہ ہے۔تمام غزوات میں شریک ہوئے۔حضرت عمران سے ملنے جاتے تو معانقہ کرتے اور ان کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے۔حضرت عمر نے ان کے گھر میں کوئی اثاثہ نہیں پایا، سوائے ان کی تلوار، ان کی ڈھال اور سواری کے۔ ۱۸ ہجری میں طاعون کی بیماری میں انتقال ہوا۔غور بیان اردن میں دفن ہوئے۔

عبیس (ام): قریش کی ایک کنیز، جسے اسلام لانے کی پاداش میں طرح طرح کی اذیتیں دی جاتی تھیں۔حضرت ابوبکر صدیق نے خرید کر ان کو اللہ کی راہ میں آزاد کیا۔

عُتبہ: ابولہب کا ایک لڑکا، جو فتح مکہ کے وقت اسلام لایا اور آپ ﷺ نے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعا فرمائی۔

عُتبہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عُتبہ: عدنانیوں میں بنی رباح بن ہلال بن عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عُتبہ بن ابی لہب: عدنانیوں میں قریش کے ہاشم میں ابی لہب کا ایک بطن۔

عُتبہ بن رَبیعہ: طائف کے سفر میں جب بنوثقیف کے سرداروں عبد یالیل، مسعود اور حبیب کے

Marfat.com

اکسانے پر اوباش لڑکوں نے آپ ﷺ پر بے انتہا پتھر برسائے اور آپ زخمی ہو گئے اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کو بچانے کی کوشش میں زخمی ہو گئے تو آپ ﷺ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شَیبَہ کے باغ میں پناہ لی اور کچھ دیر ایک درخت کے سائے میں بیٹھے۔

عَتوَذیا عَتوَذ: مدینے سے ایک مرحلے کی مسافت پر السیالۃ اور ملل کے درمیان ایک پہاڑ کا نام۔

العِتر: مدینے میں قبلے کی طرف ایک پہاڑ کا نام۔

عِتوَذ: حجاز میں ایک جگہ۔ بنی کنانہ کے پانی کی ایک جگہ۔

عُتَیبَہ: عرب کا ایک عظیم قبیلہ۔

العَتِیق: بیت الحرام کا ایک نام، جو قرآن میں مذکور ہے۔ (ولیطوّفوا بالبیت العتیق)

عَثَر: العقیق کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ یمن کا ایک شہر، جو مکے سے دس دن کی مسافت پر ہے۔ یہ ایسا مقام ہے، جہاں شیر کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

عَثر: مدینے میں قبا کے قریب ایک جگہ۔

عَثعَث: دیکھئے سُلَیع۔

عَثمَان: مدینے سے شام کے راستے میں مدینہ اور ذی المَرْوَة کے درمیان ایک پہاڑ۔

عثمان بن الحُوَیرث: انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں بت پرستی سے انکار کر دیا تھا۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: تیسرے خلیفۂ راشد اور عشرہ مبشرہ میں ہیں۔ ہجرت سے ۵۱ سال پہلے پیدا ہوئے۔ کنیت ابوعمر اور ابوعبداللہ۔ حضرت ابوبکر کی ترغیب سے ابتدائی دنوں میں اسلام لائے۔ مسلمان ان کے اسلام سے خوش ہوئے۔ آپ ﷺ نے اپنی صاحب زادی حضرت رقیہ کو ان کی زوجیت میں دیا۔ انہوں نے اپنی زوجہ کے ہمراہ حبشہ ہجرت کی اور ہجرت مدینہ کے بعد حبشہ سے لوٹے۔ حضرت رقیہ بدر کے بعد اس دن فوت ہوئیں، جس دن بدر میں مسلمانوں کی فتح کی خبر مدینے پہنچی۔ حضرت رقیہ کی وفات کے بعد آپ ﷺ نے اپنی دوسری صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا، اسی لئے ان کو ذی النورین کہا جاتا ہے۔ بہت سخی تھے۔ مسلمان فقراء و مساکین پر بے حساب خرچ کرتے تھے۔ بہت سے غلاموں کو خرید کر آزاد کیا۔ بئر

Marfat.com

رومہ ایک یہودی کی ملکیت تھا، وہ اس کا پانی مسلمانوں کو بیچا کرتا تھا۔ حضرت عثمان نے اس کو خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ نے بات چیت کے لئے ان کو مشرکین کے پاس بھیجا۔ مشرکین نے ان کو روک لیا اور مسلمانوں کو خدشہ ہوا کہ کہیں وہ ان کو قتل نہ کر دیں۔ آپ ﷺ نے صحابہ سے اس پر بیعت لی کہ اگر عثمان کو نقصان پہنچا تو مشرکین سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ ۲۳ ہجری میں خلیفۂ ثالث بنے اور فتوحات کا سلسلہ دراز ہوا۔ ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں شہید ہوئے۔ ۱۲ سال خلیفہ رہے۔

عثمان بن عفان: عدنانیوں میں قریش کے امیہ کا ایک بطن۔

العِثیانَة: دیکھئے عَبَابِید۔

العَجلَانُ: ارض خزاعہ میں ایک جگہ، جہاں زمانہ جاہلیت میں خزاعہ اور ہذیل کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔

العَجلَان بن حارثه: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

العَجلَان بن زید: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

العَجلَان بن عبد الله: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عِجل بن لُجَیم: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔ یہ لوگ یمامہ سے بصرہ تک آباد تھے۔

عِجل بن معاویه: قحطانیوں میں کہلان کے عاملہ کا ایک بطن۔

عَجلز: ضریہ کے نواح میں ایک جگہ۔

عَجَم: یہ عرب کی ضد ہے۔ اس سے مراد وہ تمام لوگ ہیں، جو عرب نہیں ہیں۔

العَجُول: سب سے پہلا کنواں، جو مکے میں کھودا گیا۔ اس کو قصیّ نے کھودا تھا۔ اس کی جگہ ام ہانی بنت ابی طالب کے گھر میں تھی۔

عَدَّاس: عُتبَة بن رَبِیعَه اور شَیبَة بن ربیعہ کے عیسائی غلام کا نام، جس کے ذریعے عُتبَة اور شَیبَة نے رسول اللہ ﷺ کے پاس انگوروں کا ایک طبق بھیجا تھا، جبکہ آپ ﷺ نے سفر طائف کے دوران زخمی ہونے کے بعد ان کے باغ میں کچھ دیر قیام فرمایا تھا۔ آپ ﷺ کے معلوم کرنے پر عداس نے بتایا کہ میں عیسائی ہوں اور نینوا کا رہنے والا

Marfat.com

ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: نینوا حضرت یونس کی بستی کا نام ہے، وہ میرے بھائی تھے اور میری طرح نبی تھے۔ یہ سن کر عداس نے آپ ﷺ کے سر مبارک اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔ جب عداس واپس آیا تو عتبہ اور شیبہ نے اس سے کہا کہ تم نے اس کے سر اور ہاتھ کو بوسہ کیوں دیا۔ اس نے کہا کہ میرے آقا، روئے زمین پر ان سے بہتر کوئی آدمی نہیں۔ انہوں نے مجھے وہ بات بتائی، جو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

العَدَانُ: سمندر یا نہر کا کنارہ۔

عَدَنْ: بحر ہند کے ساحل پر یمن کے نواح میں ایک مشہور تجارتی شہر۔

عَدْنَانْ: عرب کا ایک قبیلہ۔ عدنان آپ ﷺ کے اجداد میں اکیسویں نمبر پر اور ملت ابراہیمی پر تھے۔

غَدْنَۃ: ملل کے قریب ایک پہاڑی راستہ، اس کا ذکر مغازی میں آتا ہے۔

العُدْوَۃُ الدُّنیا: وادیٔ یَلَیْل کی طرف مدینے کی جانب والا اونچا ٹیلا۔

العدوۃ القُصْوٰی: وادی یلیل کی طرف مکے کی جانب والا اونچا ٹیلا۔

عدی: عدنانیوں میں عبداللہ بن غطفان کا ایک فخذ۔ بنی عامر بن صعصعہ کا ایک بطن، جو دیار مصر میں رہتے تھے۔ قحطانیوں کا ایک بطن، جو نجد میں رہتے تھے۔

عَدِی (بنو): عرب کا ایک مشہور قبیلہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی قبیلہ سے ہیں۔ حضرت عمر کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت میں آں حضرت ﷺ سے مل جاتا ہے۔

عدی بن اَخْزَمْ: قحطانیوں کے طیّٔ کا ایک بطن۔

عدی بن جشم: عدنانیوں میں ہوازن کا ایک بطن۔

عدی بن حاتم بن عبد اللہ بن سعد الطائی: نصرانی تھا اور اپنے باپ کے بعد قبیلہ طیّٔ کا سردار بنا۔ عدی کا باپ حاتم طائی سخاوت کے لئے مشہور تھا۔ نجد میں فید کے قریب فلس نام کا ایک بت تھا، جسے قبیلہ طیّٔ کے لوگ پوجتے تھے۔ اس کے انہدام کے لئے حضرت علی کی سربراہی میں ایک سریہ بھیجا گیا۔ حضرت علی نے حملہ کیا تو حاتم طائی کی لڑکی اور عدی کی بہن گرفتار ہوکر مدینے آگئی اور عدی فرار ہوکر شام چلا گیا۔ عدی کی بہن مسجد نبوی کے احاطے میں کھڑی ہوگئی، جب آپ ﷺ وہاں سے گزرے تو کہنے لگی کہ میرا باپ

Marfat.com

فوت ہوگیا اور نگران بھاگ گیا۔ آپ مجھ پر احسان کیجئے، اللہ آپ پر احسان کرے گا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تیرا نگران کون تھا۔ اس نے کہا: عدی بن حاتم۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہی عدی بن حاتم، جو اللہ اور اس کے رسول سے بھاگا۔ پھر آپ ﷺ نے سواری، لباس اور زادراہ کا انتظام کر کے شام سے آنے والے وفد کے ہمراہ بھیج دیا۔ بھائی کے پاس جا کر انھوں نے اس کو اسلام کی ترغیب دی اور عدی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور کچھ گفتگو کے بعد اسلام لے آیا اور آپ ﷺ نے ان کو اپنی قوم کے صدقات وصول کرنے پر مقرر فرما دیا۔ عدی عراق کی فتح میں شریک رہے اور ٦۴ھ میں وفات پائی۔

عدی بن حارث: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

عدی بن حارثہ: قحطانیوں میں ازد کے مُزَیقِیَاء کا ایک بطن۔

عدی بن حنیفہ: عدنانیوں میں بنی حنیفہ بن غنم کا ایک بطن، یہ لوگ یمامہ میں رہتے تھے۔

عدی بن سَلُول: قحطانیوں میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔

عدی بن عبد مناۃ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

عدی بن کَعْب: قریش کا ایک بطن۔

عدی بن مالک: قحطانیوں کے ازد میں خزرج کے بنی نجار کا ایک بطن۔

عَدِیْنَۃ: مکے کے قریب ایک جگہ۔

عَذْرَاء: دمشق کے شمال میں غوطہ کی طرف ایک شہر۔ شام کے لوگ آج کل اس کو عَذرَاء کہتے ہیں۔

عُذْرَۃ (بنی): شمالی حجاز میں مدائن صالح کے شمال میں آباد تھے۔

عُذْرَہ (وفد): صفر ۹ ہجری میں بنی عذرہ کے ۱۲ آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر کے واپس چلے گئے۔

عُذْرَہ بن سعد: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

العُذَیب: کہا جاتا ہے کہ یہ بنی تمیم کی وادی ہے۔ یہ کوفہ کے حاجیوں کی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔ القَادِسِیَۃ اور المُغِیثَۃ کے درمیان پانی کی ایک جگہ۔ قادسیہ اور العذیب کے درمیان ۴ میل کا فاصلہ اور المغیثۃ اور العذیب کے درمیان ۳۲ میل کی مسافت

Marfat.com

ہے۔ ارض مصر میں بھی ریگستان کے درمیان الفرَ مَا کے قریب اسی نام کی پانی کی ایک جگہ ہے۔

العُذَیبَۃُ: طریق مکہ میں ینبع اور الجار کے درمیان ایک بستی اور بعض کے نزدیک پانی کی ایک جگہ۔ مدینے کے قریب ساحل سمندر پر ایک شہر۔

عَرَب: وہ لوگ جو بحر احمر کی مشرقی جانب آباد تھے۔ اہل جغرافیہ کے مطابق لفظ عرب اصل میں عربہ تھا، جس کے معنی صحرا اور بادیہ (جنگل) کے ہیں۔ چناں چہ عربی میں اہل بادیہ کو اعراب کہتے ہیں۔

عرب بائیدہ: وہ عرب، جن کی نسلیں ظہور اسلام کے وقت ختم ہو چکی تھیں یا اپنی انفرادیت کھو بیٹھی تھیں، ان میں عاد وثمود، طسم، جدیس، جرہم اولیٰ اور عمالقہ شامل تھے۔

عَرَبَۃ: دشت، صحرا۔

العَرج: طائف کے نواح میں وادی میں ایک بستی۔ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے درمیانی راستے کی ایک گھاٹی، جہاں قافلے منزل کرتے تھے۔ آں حضرت ﷺ سفر ہجرت اور حجۃ الوداع میں یہاں سے گزرے تھے۔ یہ رُوَیثَۃ سے ۱۴ میل کے فاصلے پر ہے۔

العَرجاء: ارض مزینہ میں ایک جگہ۔

عَرَّاف: ماضی کی غیبی خبریں بتانے والا۔ اس کو عارف بھی کہتے ہیں۔

العَرش: مکے کا ایک نام۔

العَرصَۃُ: مدینے سے ۳ میل پر ایک جگہ۔ گھر کا صحن۔ مدینے میں وادی العقیق کے دو عرصے ہیں، ان دونوں میں آج کل جامعۃ الاسلامیہ، امیر مدینہ کا قصر اور بئر رومہ ہیں۔

العِرض: مدینے کی ایک وادی، جس میں کھیتی باڑی ہوتی ہے اور بہت سی بستیاں ہیں۔ ہر وہ وادی جس میں بستیاں اور پانی ہو۔

العُرف: ہر اونچی اور بلند جگہ۔ اس کی جمع اعراف ہے۔ بلاد عرب میں اعراف کی کثرت ہے۔

عَرَفات: مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل مشرق کی طرف ایک پہاڑ کا نام، جہاں اسی نام سے ایک میدان ہے۔ ۹ ذی الحجہ کو حاجی حج کے لئے اسی میدان میں جمع ہوتے ہیں۔

عِزق: البَصرَۃ کے قریب ایک جگہ۔ زَبید کے ایک موضع کا نام۔ بنی حنظلہ بن مالک بن زید

Marfat.com

مناۃ بن تمیم کی وادی کا نام۔

عِرق (ذات): مکہ مکرمہ سے تقریباً تین روز کی مسافت پر نَجد و تِہامَہ کی سرحد پر واقع ایک مقام کا نام ہے، جو عراق، ایران، خرَسان سے آنے والے حاجیوں کی میقات ہے۔ آج کل یہ ویران ہے۔

عِرق الظُبیۃ: مقام صفراء اور مدینے کے درمیان ایک مقام، جہاں جنگ بدر سے واپسی میں آپ ﷺ نے عُقبۃ بن ابی مُعیط کے قتل کا حکم دیا اور عاصم بن ثابت نے اس کی گردن ماری۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ السیالہ سے گزرے، پھر فج الروحاء سے، پھر شنوکہ سے، جو درمیانی راستہ ہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ عرق الظبیہ پہنچے۔ مکے اور مدینے کے درمیان الروحاء کے قریب ایک جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ الروحاء ہی کا دوسرا نام ہے۔ واقدی کہتے ہیں کہ یہ الروحاء سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔

العَرِمْ: ایک وادی کا نام۔

العَرَمَۃ: نجد میں یمامہ کے نواح میں ایک جگہ۔

عُرَنَہ: دیکھئے بطنِ عُرَنہ۔

عُزوی: نجد کا ایک سیاہ پہاڑ۔

عُزوَۃ: حجاز کے قبائل میں سے جہینہ کے بنی مالک کا ایک بطن۔

عُروَۃ بن زبیر: ولادت مدینہ ۱۹ یا ۲۲ ہجری میں ہوئی۔ وفات ۹۳ یا ۹۴ ہجری۔ ان کے والد حضرت زبیر بن عوام اور والدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ان کے بڑے بھائی تھے۔ مدینہ منورہ کے قدیم ترین محدثین اور فقہائے سبعہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ حضرت عُروہ پہلے شخص ہیں، جنہوں نے سیرت طیبہ اور مغازی پر کتاب لکھی۔

عُروَۃ بن زبیر: عدنانیوں میں قریش کے اسد بن عبدالعزّیٰ الزبیریین کا ایک بطن۔

عُروَۃ بن زُغبہ: ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

عروۃ بن مسعود ثقفی: ذی قعدہ ۶ھ میں آپ ﷺ عمرے کے ارادے سے نکلے تو قریش نے

Marfat.com

آپ کو روک دیا اور آپ ﷺ حدیبیہ میں ٹھہر گئے۔ قریش کی طرف سے باری باری کئی لوگوں نے آپ سے گفتگو کی۔ ان میں عروہ بن مسعود بھی تھے۔ آپ ﷺ سے گفتگو کے بعد انہوں نے قریش سے کہا کہ خدا کی قسم میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں گیا ہوں۔ خدا کی قسم عقیدت و محبت اور تعظیم و اخلاص کا یہ منظر میں نے کہیں نہیں دیکھا۔ فتح مکہ کے بعد جب آپ ﷺ مدینے واپس جا رہے تھے تو مدینے پہنچنے سے پہلے راستے ہی میں عروہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہو گئے۔ عروہ بڑے معزز اور اپنی قوم کے سردار تھے۔ اسلام لانے کے بعد جب وہ اپنے قبیلے میں واپس گئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی تو اہل قبیلہ مشورہ کرنے لگے۔ پھر صبح کو حضرت عروہ نے اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر اذان کہی تو ثقیف کے لوگوں نے ان پر تیروں کی بارش کر دی۔ عروہ شہید ہو گئے۔ ثقیف کے لوگ ایک ماہ تک اپنی حالت پر غور کرتے رہے، پھر انہوں نے ایک وفد آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور آخر کار مسلمان ہو گئے۔

العَرُوض: مکے اور مدینے کا نام۔ نجد کے شمال میں ایک علاقہ، جو یمامہ، بحرین اور عمان پر مشتمل ہے۔ یہ علاقہ چوں کہ نجد اور عراق کے مابین پھیلا ہوا ہے، اس لئے اسے عروض کہا جاتا ہے۔

عَرِیب بن جشم: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

عَرِیب بن حَیدَان: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

عَرِیب بن زُہَیر: قحطانیوں میں حمیر کا ایک بطن۔

عَرِیب بن زید: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

عَرِیش رسول اللہ ﷺ: وہ چھپر، جو غزوۂ بدر کے موقع پر بدر میں رسول اللہ ﷺ کے لئے بنایا گیا تھا۔

عُرَیض: مدینہ منورہ کے مشرق میں ایک چراگاہ۔ غزوۂ احد کے موقع پر قریش کے گھوڑوں نے اس کا صفایا کر دیا تھا۔

العُرَیض (وادی): قناۃ کے قریب مدینے کی ایک وادی۔ اس کا ذکر غزوۃ السویق میں آتا ہے۔

Marfat.com

عَرِیف: قوم کا رئیس۔

عُرَیفِطَان: یہ عرفطان کی تصغیر ہے۔ مکے اور مدینے کے درمیان ایک بے آب و گیاہ وادی ہے، جو مدینے سے مکے کی طرف جاتے ہوئے چڑھائی پر آتی ہے۔

عُرَیْنَة: شام کے راستے پر مدینے کے نواح میں ایک جگہ، جہاں بہت سی بستیاں ہیں۔

عُزّٰی: عرب کا ایک مشہور بت۔ سورۂ نجم میں اس کا ذکر آتا ہے۔ وادیٔ نخلہ میں ببول کا ایک درخت تھا، جس کے نیچے عُزّٰی دیوی نصب تھی۔ بنو کنانہ اور قریش اس کو پوجتے تھے اور فتح مکہ کے وقت اس کو توڑنے کے لئے حضرت خالد بن ولید کو بھیجا گیا تھا۔ حرم کعبہ میں بھی عُزّٰی بت رکھا ہوا تھا، جسے فتح مکہ میں توڑا گیا۔

العَزَّاف: مدینے کے نواح میں ایک جگہ، جس کے بارے میں عربوں کا دعویٰ ہے کہ وہ اس میں جنوں کی آواز سنتے ہیں۔

عِزَّة (ابو) عمرو بن عبد اللہ الجُمَحِی: یہ عرب کا بڑا شاعر تھا۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہو گیا تھا۔ یہ حاجت مند اور بڑے کنبے والا تھا، آپ ﷺ نے اس کی حالت زار پر رحم کھاتے ہوئے اس کو رہا کر دیا تھا۔ احد کے موقع پر صفوان بن امیہ نے اس سے کہا کہ تو اپنی زبان سے ہماری مدد کر اور ہمارے ساتھ چل۔ اس نے کہا کہ محمد (ﷺ) نے مجھ پر بڑا احسان فرمایا ہے، اس لئے میں ان کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔ صفوان نے کہا کہ تو ذاتی طور پر ہماری مدد کر۔ اگر تو صحیح و سلامت واپس آ گیا تو میں تجھے مال دار کر دوں گا اور اگر تجھے کچھ ہو گیا تو میں تیری لڑکیوں کو اپنی لڑکیوں کی طرح رکھوں گا۔ سو وہ اس پر راضی ہو گیا اور اس نے تہامہ میں بنی کنانہ کے قبیلوں میں جا کر اپنی شاعری سے خوب آتش انتقام بھڑکائی۔

عُزْوٰی: دیکھئے عَزْوٰی۔

عَزْوَر: جحفہ کی گھاٹی، جہاں سے مکے اور مدینے کی طرف راستہ جاتا ہے۔ ایک پہاڑ کا نام، جو معدن بنی سلیم کی طرف سے گزرنے والے حاجیوں کے راستے کے دائیں جانب واقع ہے۔ رضویٰ کے مقابل بھی اسی نام کا ایک پہاڑ ہے۔

عَزْوَزَا: مکے سے مدینے کے راستے پر ایک جگہ۔ اس کا ذکر حدیث میں آتا ہے کہ ہم رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کے ہم راہ مدینے جانے کے لئے مکے سے نکلے، یہاں تک کہ ہم عزوزا کے قریب اتر گئے۔

عِسَاب: مکے کے قریب ایک جگہ۔

عَسَاکِر (ابن): علی بن حسن بن ہبۃ اللہ ابوالقاسم ثقۃ الدین۔ ولادت دمشق محرم ۴۹۹ ہجری، وفات دمشق ۱۱ رجب ۵۷۱ ہجری، عمر ۷۲ سال۔ ابن عساکر کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ ''تاریخ مدینہ دمشق'' ہے، جو ۸۰ جلدوں میں تھی۔ اپنے زمانے کے مشہور فقیہ اور محدث تھے۔ مؤرخ کی حیثیت سے شہرت ہوئی۔

عَسْجَد (عَسْجَز): مدینے کے نواح میں شمالی یا جنوبی راستے پر ایک جگہ۔ آج کل غیر معروف ہے۔

عَسْجَز: مکہ کے قریب ایک جگہ۔

العُسْرَۃُ: غزوۂ تبوک کو غزوۃ العسرت بھی کہتے ہیں۔

العَسُ: دیار بنی عامر بن صعصعہ میں ایک پہاڑ کا نام۔

عَس: وادی القریٰ میں ایک جگہ، جو آپ ﷺ نے قضاعہ کے ایک شخص کو عطا فرمائی تھی۔ مدائن صالح کے شمال میں مدائن اور قلعۃ المعظم کے درمیان ایک جگہ، جہاں چٹان سے پانی نکلتا ہے۔

عَسْفَان: جحفہ اور مکہ کے درمیان مکے سے ۳ مرحلوں پر ایک بستی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر مدینے سے روانگی کے بعد وادیٔ عَسْفَان، آپ ﷺ کی چھٹی منزل تھی۔ یہ رابغ اور مکے کے درمیانی راستے پر تقریباً وسط میں ایک چشمہ ہے، جو رابغ سے ۸۴ کلومیٹر اور مکے سے ۱۰۳ کلومیٹر پر ہے۔ آج کل اس کو مَدرَج عثمان کہتے ہیں۔

عَسْقَلَان: فلسطین کے قریب سمندر کے کنارے شام کا ایک شہر، جو غزّہ اور بیت جِبرِین کے درمیان واقع ہے۔

عَسْقَلَانِی (ابن حَجَر): ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی العَسْقَلَانِی، ولادت ۱۲ شعبان ۷۷۳ھ، وفات ۱۸ ذی الحجہ ۸۵۲ھ، عمر ۷۹ سال۔ یہ ابن حجر عسقلانی کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو حدیث کے لئے وقف کر دیا تھا۔ ۲۱ برس

Marfat.com

تک قاضی، پھر قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز رہے۔ ان کی تصانیف کی تعداد ۵۰ بتائی جاتی ہے۔ بہترین تصنیف فتح الباری فی شرح البخاری ہے۔ دوسری کتاب الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، صحابہ کرام کے بارے میں ہے۔

عَسِیب: نجد کے بالائی علاقے میں ایک مشہور پہاڑ۔

عَسِیبِ نخلَة: کھجور کی ایک شاخ، جسے آپ ﷺ چھڑی کے طور پر استعمال کرتے تھے۔

العَسِیرَ: مدینے میں ابوامیہ مخزومی کا ایک کنواں، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام تبدیل کر کے الیَسِیرَۃ کر دیا تھا۔ تہامہ میں ایک جگہ۔

غشز: مکہ کے قریب نخلۃ الیمانیہ کے ساتھ ہذیل کا ایک شعب۔ بصرہ اور مکہ کے درمیان دیار تمیم کی ایک وادی۔

عشرۃ مبشرۃ: وہ دس صحابہ، جن کو آپ ﷺ نے ان کی زندگی میں جنت کی بشارت دی۔ ابو داؤد اور ترمذی نے سعید بن زبیر کی روایت سے ان کے نام دیئے ہیں۔ ۱۔ حضرت ابوبکر، ۲۔ حضرت عمر، ۳۔ حضرت عثمان، ۴۔ حضرت علی، ۵۔ حضرت طلحہ، ۶۔ حضرت زبیر، ۷۔ حضرت عبدالرحمن، ۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاص، ۹۔ حضرت سعید بن زبیر، ۱۰۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح۔

عَشم: مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔

العُشَیرَۃ (ذو): اس کو غسیرۃ بھی کہتے ہیں۔ مکے اور مدینے کے درمیان ارض بنی مدلج میں ینبع کے نواح میں ایک مقام کا نام۔ ابوزید کہتے ہیں کہ العُشیرۃ، ینبع اور ذی المَرْوَہ کے درمیان ایک چھوٹا سا قلعہ ہے، جہاں کی کھجوریں حجاز کی تمام کھجوروں پر فضیلت رکھتی ہیں، سوائے خیبر کی الصَیحانی اور مدینے کی البرنی اور العجوز کے۔ غزوۂ عشیرۃ جو رسول اللہ ﷺ کا تیسرا غزوہ تھا، یہیں ہوا تھا۔ یہ مدینے سے تقریباً ۱۳۰ کلومیٹر اور رابغ سے ۱۷۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

العُشَیرَۃ (غزوہ): اس کو عُشَیراء اور غسیرۃ بھی کہتے ہیں۔ جمادی الآخری ۲ ہجری میں آپ ﷺ دوسو یا ڈیڑھ سو مہاجرین کے ساتھ قریش کے ایک قافلے کو روکنے کے لئے عشیرہ روانہ ہوئے، جو ینبع کے قریب ہے۔ یہ قافلہ شام کی طرف جا رہا تھا۔ یہاں لڑائی کی

Marfat.com

نوبت نہیں آئی اور آپ ﷺ بنو مدلج اور ان کے حلیفوں سے معاہدہ فرما کر واپس تشریف لے آئے۔

عَصَبَة: قبلے کے قریب سیاہ پتھروں والی زمین کا نام۔

العُصَبَۃ: ھُمَزَہ کے وزن پر۔ اس کو عَصبِیَۃ بھی پڑھا گیا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ ایک قلعے کا نام ہے اور بعض حضرات کے مطابق یہ قبا کے مغرب میں ایک جگہ کا نام ہے، جہاں کھیتی باڑی اور کثیر تعداد میں کنوئیں ہیں۔ یہ قبیلہ اوس کے بنی جَحْجَبَی کی منازل میں سے تھی۔

عِصر یا عَصر یا عَصَر: مدینہ اور وادیٔ فُرع کے درمیان مدینے سے دو مرحلوں پر الصہباء سے پہلے ایک پہاڑ۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینے سے غزوۂ خیبر کے لئے نکلے تو آپ ﷺ عِصر کے پاس سے گزرے، جہاں آپ ﷺ نے ایک مسجد بنائی، پھر الصَّھباء سے گزرے۔

عَصمَاء: ایک یہودی عورت، جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہا کرتی تھی اور آپ ﷺ کو طرح طرح سے اذیتیں پہنچایا کرتی تھی اور لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرتی تھی۔ ابھی آپ ﷺ بدر سے واپس تشریف نہیں لائے تھے کہ اس نے پھر اسی قسم کے اشعار کہے۔ حضرت عُمَیر بن عدی نے یہ اشعار سن کر منت مانی کہ اگر آپ ﷺ بدر سے کامیاب اور صحیح و سالم تشریف لے آئے تو میں اس کو ضرور قتل کر دوں گا۔ چناں چہ جب آپ ﷺ بدر سے کامیاب تشریف لے آئے تو حضرت عُمَیر نے، جو نابینا تھے، رات کے وقت عصماء کے گھر میں داخل ہو کر اس کو قتل کر دیا۔

العَصَوَین (ذو): جاسر کہتے ہیں کہ وادی النخل کے قریب وادی مجاح میں ۲ بڑے ٹیلے، جو وہاں معروف ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو عصا کہتے ہیں۔ دونوں قریب قریب واقع ہیں، اس لئے ان کو عصوین کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو العصا الیمنیٰ (دایاں ٹیلا) اور دوسرے کو العصا الیسریٰ (بایاں ٹیلا) بھی کہتے ہیں۔ اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سفر ہجرت میں آتا ہے۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ راستے کے رہنما نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رہنمائی مرجح کی طرف کی، پھر ذی کشر کی

Marfat.com

طرف اور پھر وہ ان کو لے کر آگے چلا۔

الغُصَیب: بلادِ بنی مزینہ میں ایک جگہ۔

عَصِیَۃ: بنی سلَیم کی ایک شاخ۔

العَضب: آپ ﷺ کی ایک تلوار کا نام۔

العَضباء: آپ ﷺ کی ایک اونٹنی کا نام۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد اس اونٹنی نے کھانا پینا ترک کر دیا تھا، یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہوگئی۔

عَضَل بن الھُون: عدنانیوں میں سے ھُون بن خزَیمۃ کا ایک بطن۔

العَضَوَین: دیکھیے العَصَوَین۔

غطَارَذ بن عوف: عدنانیوں میں بنی تمیم بن مُرّ کا ایک بطن۔

غظَم: خیبر کے گرد کھیتوں میں سے ایک کھیت۔

عَفار: مکے اور طائف کے درمیان ایک جگہ۔

غفارِیَۃ: ملل اور روحاء کے درمیان السّیالَۃ میں ایک سرخ پہاڑ۔

عَفرَاء: جنگ بدر میں ان ہی کے بیٹوں مَعاذ اور مُعَوِّذ رضی اللہ عنہما نے ابوجہل کو واصلِ جہنم کیا تھا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ مَعاذ بن عمرو بن الجموح اور مُعَوِّذ بن عَفرَاء رضی اللہ عنہم نے واصلِ جہنم کیا تھا۔

عَفرَاء یا عِفرَی: فلسطین میں ایک قلعہ یا پانی کی جگہ۔ شام میں ایک جگہ۔

عَفک (ابی): یہ ایک بوڑھا یہودی تھا۔ اس کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ آپ ﷺ کی ہجو میں شعر کہتا تھا اور لوگوں کو آپ ﷺ کی عداوت پر اکساتا تھا۔ شوال دو ہجری میں حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اس کے گھر میں داخل ہو کر اس کو واصل جہنم کیا۔

عَفَیر یا غفَیر: آپ ﷺ کے ایک گدھے کا نام۔ مقوقس نے یہ دلدل نامی خچر کے ساتھ آپ ﷺ کو ہدیہ کیا تھا۔ یہ حضرت معاویہ کے زمانے تک زندہ رہا۔

عُقاب: قومی نشان کی علم برداری۔

العَقَبَۃ: پہاڑی گھاٹی۔ تنگ پہاڑی گزرگاہ۔ مکے سے منیٰ جاتے ہوئے یا منیٰ سے مکے جاتے ہوئے منیٰ کے مغربی کنارے پر ایک تنگ پہاڑی راستے سے گزرنا پڑتا تھا۔ یہی گزر

Marfat.com

گاہ عَقَبَہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۰ ذی الحجہ کو جس ایک جمرہ کو کنکریاں ماری جاتی ہیں، وہ اسی گزرگاہ کے سرے پر واقع ہے، اسی لئے اس کو جمرہ عَقَبَہ کہتے ہیں۔ باقی دو جمرے جمرۂ عَقَبَہ سے مشرق کی جانب واقع ہیں۔ نبوت کے بارہویں سال حج کے دنوں میں مدینہ منورہ کے ۱۲ آدمیوں نے اسی گھاٹی میں آپ ﷺ سے بیعت کی، جس کو بیعت عَقَبَہ اولیٰ کہتے ہیں۔

عَقَبَہ بن ابی مُعِیط: وہ بد بخت، جو اپنا کپڑا رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک میں ڈال کر آپ کا گلا زور سے گھونٹنے لگا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آکر اس کو کندھے سے پکڑا اور آپ ﷺ سے دور کر دیا۔ اسی بد بخت نے ابوجہل کے کہنے پر اونٹ کی اوجھڑی لا کر اس وقت آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دی تھی، جب آپ سجدے میں تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے آکر یہ اوجھ آپ ﷺ کی پیٹھ سے اُتار پھینکا تھا۔

عقبۃ بن عامر الجھنی: سفر کے دوران آپ ﷺ کے خچر کو پکڑ کر چلنے والے۔ فرائض اور کتاب اللہ کے عالم تھے۔ فصیح اور عظیم الشان شاعر تھے۔ ۵۸ ھ میں وفات پائی۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینے تشریف لائے تو یہ مدینے کے باہر اپنی بکریاں چراتے تھے۔ پھر انہوں نے مدینے میں داخل ہو کر آپ ﷺ کے دست مبارک پر ہجرت کی بیعت کی اور اپنی بکریاں چرانے کے لئے بادیہ کی طرف واپس چلے گئے۔ یہ ان چند صحابہ میں سے تھے، جو آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ بہت سے غزوات میں شریک ہوئے۔ معاویہ بن ابی سفیان کے دور خلافت میں وفات ہوئی۔

عَقبۃُ العَزج: دیکھئے المدارج۔

عَقرَباء: ارض یمامہ میں بناج کے راستے پر قَرقَریٰ کے قریب ایک مقام۔

عَقرَبۃ: بنی اسد کا ایک کنواں۔

عقل: مشرکین عرب تیروں سے فال لیتے تھے۔ کسی تیردان میں ۳ تیر رکھتے تھے۔ ایک پر لکھا ہوا ہوتا تھا کہ یہ کام کرو، دوسرے پر لکھا ہوا ہوتا تھا کہ یہ کام نہ کرو اور تیسرا تیر خالی ہوتا تھا، جس کو عقل کہتے تھے۔ پھر تیروں کو اُلٹ دیتے تھے۔ اگر پہلا تیر نکلتا تو اس کام کو کر لیتے تھے اور دوسرا نکلتا تو اس کام کو نہ کرتے تھے۔ اگر تیسرا نکلتا تو دوبارہ

Marfat.com

فال نکالتے تھے۔

العَقَنقَل: بدر میں ریت کے ایک ٹیلے کا نام۔

العَقِیق (وادی): جزیرۃ العرب میں اس نام کی کئی وادیاں ہیں۔ ان میں سب سے اہم مدینے کی وادئ العَقِیق ہے، جو مدینے کے جنوب مغرب سے شمال مشرق تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں مدینہ منورہ کی ساری وادیاں آ کر شامل ہو جاتی ہیں۔ اس کو وادی العقیق الاکبر کہتے ہیں۔ بئر عروہ اسی وادی میں ہے۔ اس کے ساتھ ہی العقیق الاصغر ہے، جس میں بئر رومہ ہے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر قریش اور ان کے حامی اسی وادی العقیق الاصغر میں اترے تھے، جہاں ان کو اپنے گھوڑوں کی خوراک کے لئے کچھ نہ ملا۔ غزوۂ حدیبیہ، عمرۃ القضا، فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے سفروں میں رسول اللہ ﷺ اس وادی سے گزرے تھے۔ بنی کِلاب کی وادی کا نام بھی وادی العَقِیق ہے، جو یمن کی طرف منسوب ہے، کیوں کہ نجد میں جو ہَوَازِن کا علاقہ ہے، وہ یمن سے ملا ہوا ہے اور نجد میں جو غطفان کا علاقہ ہے، وہ شام سے ملا ہوا ہے۔

عقیل بن ابی طالب: آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کے بیٹے۔ غزوۂ بدر میں مشرکین کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے اور مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے۔ ان کا فدیہ، ان کے چچا عباس نے دیا۔ صلح حدیبیہ تک اسلام نہیں لائے۔ اسلام لانے کے بعد غزوۂ موتہ میں شریک ہوئے۔ انساب العرب کے ماہر تھے۔ بڑے ذہین اور حاضر جواب تھے۔ حنین کے دن آپ ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ حضرت معاویہ کے دور خلافت میں وفات ہوئی۔

عُقَیل بن کعب: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ بحرین میں رہتے تھے، پھر عراق کی طرف چلے گئے۔

عُقَیل بن کعب (وفد): بنی عُقَیل کے ربیع بن معاویہ، مُطَرِّف بن عبد اللہ اور انس بن قیس بن المُنتَفِق آں حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے بیعت کی۔ آپ ﷺ نے ان کو اس شرط کے ساتھ مقام عَقِیق عطا فرمایا کہ وہ نماز پڑھتے رہیں، زکوٰۃ دیتے رہیں اور اطاعت و فرماں برداری کرتے رہیں۔

Marfat.com

اس قبیلے کے دیگر افراد بھی وقتاً فوقتاً آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرتے رہے۔

عُقَیل بن مُرَّۃ: قحطانیوں میں حرام بن جذام کے بنی زید کا ایک بطن۔

عُکَاشَۃ بن مِحصن: ان کا پورا نام عکاشہ بن محصن بن حرثان بن قیس بن مُرّۃ بن کثیر اسدی رضی اللہ عنہ ہے۔ ابو محصن ان کی کنیت ہے۔ بدر کے دن لڑتے لڑتے ان کی تلوار ٹوٹ گئی۔ پھر یہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی اور فرمایا کہ اے عُکَاشَہ، اسی سے قتال کرو۔ پھر جب حضرت عُکَاشَۃ نے اس شاخ کو حرکت دی تو وہ ایک لمبی، نفیس اور چمکدار تلوار بن گئی۔ انہوں نے اسی تلوار سے قتال کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار فرمایا۔ اس تلوار کا نام عَوْن رکھا گیا، جو حضرت عُکَاشَۃ کے پاس ہمیشہ رہی۔

عُکَاشَۃ بن مِحصَنْ (سریہ): یہ سریہ ربیع الاول یا ربیع الآخر ۶ ہجری میں غمر کی طرف بھیجا گیا۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ۴۰ آدمی تھے۔ اہل غمر خبر پاتے ہی مختلف سمتوں میں بھاگ گئے اور حضرت عکاشہؓ بغیر لڑائی کے مدینے واپس آ گئے۔ ۲۰۰ اونٹ غنیمت میں ہاتھ آئے۔

عُکَاظ: زمانۂ جاہلیت میں عرب کے بازاروں میں سے ایک بازار، جہاں ہر سال عرب قبائل جمع ہوتے تھے اور ان کے شعرا آ کر مفاخرت کرتے تھے اور اپنا کلام سناتے تھے۔ یہ میلہ شوال میں نخلہ اور طائف کے درمیان مقام عُکَاظ میں لگتا تھا۔ طائف اور عُکَاظ کے درمیان ایک رات کی مسافت اور عُکاظ اور مکہ کے درمیان ۳ رات کی مسافت ہے۔ واقدی کہتے ہیں کہ عُکَاظ، نخلہ اور طائف کے درمیان تھا اور ذو الْمَجَاز عرفات کے پیچھے اور مَجَنَّۃ مَرَّ الظَّھْرَان کے پاس تھا۔ یہ قریش اور عرب کے بازار تھے۔ ان میں سب سے بڑا بازار عُکَاظ کا تھا۔ عکاظ کے بازار میں عرب پورا شوال کا مہینہ قیام کرتے تھے۔ پھر مَجَنَّۃ کے بازار کی طرف منتقل ہو جاتے اور وہاں بیس ذی قعدہ تک قیام کرتے، پھر ذی المجاز کے بازار کی طرف منتقل ہو جاتے اور وہاں ایام حج تک قیام کرتے۔

Marfat.com

عُکبرا: صَرِیفِین کے قریب دُجَیل کے نواح میں ایک چھوٹا شہر، جو بغداد سے دس فرسخ (۳۰ میل) کی مسافت پر ہے۔

عِکرِمہ: قحطانیوں میں اوس کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔ یہ لوگ العقبہ میں رہتے تھے، جو مکے کے راستے میں واقصہ کے بعد ایک منزل ہے۔

عِکرِمہ بن خَصَفَہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

عَکَّۃ: بحر متوسط کے ساحل پر فلسطین کا ایک شہر، جو مسلمانوں نے ۱۵ھ میں معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص کے ہاتھوں فتح کیا۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

عَکل: عدنانیوں میں سے طابخہ کا ایک بطن۔

العُلاء: تبوک اور مدینہ منورہ کے تقریباً وسط میں ایک اہم شہر، اس کے شمال مشرق میں قوم صالح کی بستیوں (مدائن صالح) کے کھنڈرات ہیں، قرآن کریم میں اسے الحِجر کہا گیا ہے۔ تبوک جاتے ہوئے آپ ﷺ یہاں ٹھہرے تھے اور مسجد بنائی تھی۔ یہ مدینے کے شمال میں ۳۲۲ کلومیٹر دور ہے اور یہاں حجاز ریلوے کا اسٹیشن بھی ہے۔ ایک العُلا دیار غطفان میں بھی ہے۔ مدینے میں بھی اس نام کی ایک جگہ ہے، جو ایک قلعہ ہے یا اس کے قریب قلعہ ہے۔

العَلَدات: مکے کے نزدیک ایک پہاڑ۔

عَلَق (ذو): مکے کے مشرق میں ۴۵ کلومیٹر پر طائف کے راستے میں وادیٔ نعمان میں ایک جگہ۔ دیار ہذیل میں سیاہ پہاڑی سلسلے کے بالائی حصے میں ایک مشہور پہاڑ۔

عَلقَمَۃ: حنظلہ بن عبدالمسیح بن علقمہ بن مالک بن منوبیٰ بن نمارہ بن لخم کا ایک بطن۔ یہ لوگ حیرہ میں رہتے تھے۔

عَلقَمَۃ بن مُجَزِّر مُدلِجی (سریہ): ربیع الآخر ۹ ہجری میں ۳۰۰ افراد پر مشتمل یہ سریہ جدہ کے ساحل کی جانب بھیجا گیا، جہاں حبشہ کے کچھ لوگ آکر جمع ہو گئے تھے۔ یہ لوگ اسلامی لشکر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

عُلوُ المدینۃ: مدینے کا بالائی علاقہ۔ اس کا ذکر حدیث ہجرت میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینے پہنچے تو بنو عمرو بن عوف کے قبیلے میں اترے، جو علو المدینہ میں تھا۔

Marfat.com

غلیب: تہامہ میں ہذیل کی ایک وادی۔ مکے اور تبالہ کے درمیان ایک بستی۔

علِی: قحطانیوں میں مذحج کا ایک بطن۔

علی بن ابی طالب: عدنانیوں میں قریش کے ابی طالب کا ایک بطن۔

عَلِی ابن ابی طالب: ہجرت سے ۲۳ سال پہلے مکے میں پیدا ہوئے۔ چوتھے خلیفہ راشد ہیں۔ ان کے والد ابو طالب کثیر العیال تھے۔ اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کفالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ آپ کی بعثت کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف دس سال کے تھے۔ حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے۔ بڑے بہادر اور شہ سوار تھے۔ غزوہ تبوک کے سوا تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ تبوک میں اس لئے شریک نہیں ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں ان کو اپنی جگہ قائم مقام مقرر فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو ان کی زوجیت میں دیا۔ ۴۰ھ میں ابنِ ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔ ہجرت کی رات آپ کے بستر پر سوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکینِ مکہ کی جو امانتیں تھیں وہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیں اور فرمایا کہ امانتیں ان کے مالکان کو دے دینا۔ چناں چہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی ادائیگی کے لئے تین دن مکے میں رکے۔

عَلِی ابن ابی طالب (سریہ ۱): رمضان ۶ ہجری قمری (جمادی الاولی ۶ ہجری قمریہ شمسی / جنوری۔ فروری ۶۲۸ء) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ۱۰۰ افراد کے ساتھ بنو سعد بن بکر کی جانب فدک بھیجا گیا، جو مدینے سے ۶ رات کی مسافت پر خیبر کے قریب واقع ہے۔ یہ لوگ رات کو سفر کرتے تھے اور دن کو چھپے رہتے تھے، یہاں تک کہ ہج پہنچ گئے، جو خیبر اور فدک کے درمیان ایک کنواں ہے۔ پھر انہوں نے حملہ کر کے بنو سعد کے ۵۰۰ اونٹوں اور ۱۰۰۰ بکریوں پر قبضہ کر لیا۔

عَلِی ابن ابی طالب (سریہ ۲): رمضان ۹ ہجری قمری (ربیع الثانی ۹ ھجری قمریہ شمسی / دسمبر ۶۳۰ء) کے آخر میں فَلس نامی بت کو، جو قبیلہ طئ کا بت تھا، مہندم کرنے کے لئے ۱۵۰ یا ۲۰۰ سواروں کی معیت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قبیلہ بنی طئ کی جانب بھیجا گیا۔ بت کو منہدم کرنے کے بعد اونٹ، بکریاں، قیدی اور دیگر سامان غنیمت میں ہاتھ آیا۔

Marfat.com

عَلی ابن ابی طالب (سریہ۳): رمضان ۱۰ ہجری میں ۳۰۰ سواروں کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوبارہ یمن بھیجا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام کی دعوت دی، مگر انہوں نے قبول نہیں کی۔ پھر قتال ہوا، اُن کے ۲۰ آدمی مارے گئے اور باقی شکست کھا کر منتشر ہو گئے۔ بہت سا مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔ حضرت علیؓ نے ان کو دوبارہ اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے فوراً قبول کر لی۔

علی بن بکر: عدنانیوں میں بکر بن وائل بن قاسط کا بطن۔

علی بن ثَوْبَان: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

علی بن عبد اللہ: عدنانیوں میں قریش کے ابی طالب کا ایک بطن۔

عِمَارَة: چھوٹا قبیلہ۔ قبیلے کی ایک شاخ۔ اس میں تمام بطون جمع ہو جاتے ہیں۔ اس کی جمع عمائر آتی ہے۔

عَمَالِقَة: قدیم عرب کی ایک قوم، جس کی طرف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔

عُمَان: یمن میں ایک شہر۔ بحرین کے نزدیک ایک جگہ۔

عِمْرَان: قحطانیوں میں طیٔ کے ثعلبہ کا ایک بطن۔

عِمْرَان بن تَغْلِب: عدنانیوں میں بنی تغلب بن وائل کا ایک بطن۔

عِمْرَان بن خلْوَان: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

عِمْرَان بن ربیعہ: بنو عمران بن ربیعہ بن عبس کا ایک بڑا بطن۔ یہ لوگ یمن میں مقیم تھے۔

عمر بن الخطاب بن نفیل العدوی القرشی: کنیت ابو حفص، آپ ﷺ نے آپ کو الفاروق کا لقب دیا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ہجرت سے ۴۰ سال پہلے پیدا ہوئے۔ دوسرے خلیفہ راشد ہیں۔ یہ پہلے شخص ہیں، جن کو امیر المومنین کا لقب دیا گیا۔ جاہلیت میں قریش کے بڑے بہادر اور نڈر لوگوں میں سے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے اسلام کی دعا کی تھی۔ ۶ نبوی میں اسلام قبول کیا، اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۴۰ سے کم تھی۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے اسلام کے بعد اسلام نے قوت پکڑی، اسلام کی علانیہ دعوت دی جانے لگی اور مسلمان خانہ کعبہ میں حلقہ بنا کر بیٹھنے اور نماز پڑھنے لگے، انفرادی اور اجتماعی طور پر طواف

Marfat.com

کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کے بارے میں فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ ایک موقع پر جب ہرمزان نے حضرت عمر کو تنہا سویا ہوا پایا تو اس نے اپنا مشہور جملہ کہا کہ آپ نے انصاف سے کام کیا، اس لئے مامون ہو گئے اور سو گئے، عدلت فامنت فنمت۔ آپ کے زمانۂ خلافت میں بلاد شام اور مصر وغیرہ فتح ہوئے۔ ۲۳ ہجری میں وفات پائی۔

عُمَر بن خطاب (سریہ): یہ سریہ شعبان ۷ ہجری قمری (ربیع الاول ۷ ہجری قمریہ شمسی/ دسمبر ۶۲۸ء) میں تربہ بھیجا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۳۰ سوار تھے۔ کفار اطلاع پاتے ہی بھاگ نکلے، اس لئے یہاں مقابلہ نہیں ہوا۔

عَمَرَة: بلادِ ھُذَیل میں ایک پہاڑ کا نام۔

عُمرَة: حِل یا مِیقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف کرنے، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے اور اس کے بعد سر منڈوانے کو عُمرَة کہتے ہیں۔

عُمرَة جِعْرَانَہ: غزوۂ حنین سے واپسی پر جعرانہ کے مقام سے عمرے کا احرام باندھ کر آپ ﷺ نے عمرہ ادا کیا۔

عُمرَة الحُدَیبیہ: ہجرت کے بعد یہ آپ ﷺ کا پہلا عمرہ تھا، مگر مشرکین نے عمرہ ادا کرنے نہ دیا، البتہ اس موقع پر آپ ﷺ نے قربانی کی، حلق کرایا اور احرام سے باہر آ گئے۔ چوں کہ یہ سفر عمرے کی ادائیگی کی نیت سے کیا گیا تھا اور عمرے کا احرام بھی باندھا گیا تھا، اس لئے اسے عمروں میں شمار کر لیا جاتا ہے، اگرچہ اس موقع پر حقیقت میں عمرہ ادا نہیں کیا گیا۔

عُمرَة القَضَاء: ۶ ہجری میں قریش نے آپ ﷺ کو عمرہ ادا کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ حُدَیبیہ کے معاہدے کے تحت آئندہ سال یعنی ۷ ہجری میں عمرہ ادا کرنے اور مکے میں ۳ دن قیام کی اجازت تھی۔ چناں چہ آپ ﷺ نے ذی قعدہ ۷ ہجری قمری (جمادی الاخری ۷ ہجری قمریہ شمسی/ مارچ ۶۲۹ء) میں عمرہ حُدَیبیۃ کی قضا کی۔ اسی لئے اس کو عمرۃ القضاء کہتے ہیں۔

عَمرو: قحطانیوں میں قضاعہ کے بَلِیّ کا ایک بطن۔ بنی حرب کا ایک بطن، ان میں سے کچھ لوگ نجد میں آباد تھے اور کچھ حجاز میں۔ عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے خَفَاجَہ بن

Marfat.com

عمرو بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں جذام کے بنی صخر کا ایک بطن، یہ لوگ بلادِ شام میں رہتے تھے۔ قحطانیوں کے لخم کا ایک بطن، یہ لوگ مصر کے علاقے میں رہتے تھے۔ عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن ربیعہ بن عامر بن عصعصہ کا ایک بطن۔

عَمرو بن اُسد: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

عمرو بن امیہ ضمری: یہ محرم ۷ ہجری میں آپ ﷺ کا نامۂ مبارک لے کر حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس پہنچے۔ اس خط سے پہلے اور بعد میں بھی آپ ﷺ نے نجاشی کو خطوط بھیجے۔ نجاشی نے آپ کے نامۂ مبارک کو آنکھوں سے لگایا اور تخت سے اتر کر زمین پر بیٹھ گیا، اسلام قبول کیا، حق کی شہادت دی اور آپ ﷺ کے والا نامے کا جواب لکھوایا۔

عَمرو بن تمیم: عدنانیوں میں تمیم بن مُرّ کا ایک بطن۔

عَمرو بن ثابِت: دیکھیے اُصَیرَم۔

عَمرو بن جشم: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

عَمرو بن حارِث: عدنانیوں میں ہذیل کا ایک بطن۔

عَمرو بن حنظلہ: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

عَمرو بن خزرج: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

عَمرو بن ربیعہ: قحطانیوں میں ازد کے غسان کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عمرو بن العاص (سریہ ۱): ذی قعدہ ۸ھ قمری (جمادی الاخریٰ ۸ ہجری قمریہ شمسی/ فروری۔ مارچ ۶۳۰ء) میں ۳۰۰ مہاجرین و انصار پر مشتمل یہ لشکر ذات السلاسل بھیجا گیا۔ جہاں قبائلِ قُضاعہ، عاملہ، لخم اور جذام سے مقابلہ ہوا۔ معرکے کے بعد مسلمان سالم و غانم مدینے واپس آئے۔

عمرو بن العاص (سریہ ۲): فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے صفر ۹ھ قمری (رمضان ۸ھ قمریہ شمسی/ جون ۶۳۰ء) ہی میں سُواع نامی بت توڑنے کے لئے روانہ فرمایا۔ بنو ہذیل کا یہ بت قصبہ رہاط میں تھا، جو ساحلِ سمندر پر مکے سے تین رات کی مسافت پر تھا۔

Marfat.com

عَمرو بن عامر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

عَمرو بن عبد اللہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن عامر کا ایک بطن۔

عَمرو بن عبد مناف: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

عَمرو بن عدی: قحطانیوں میں بنی مزیقیاء کا ایک بطن۔

عَمرو بن العلاء: عدنانیوں میں بنی تمیم بن مُر کا ایک بطن۔

عَمرو بن عوف: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

عَمرو بن کعب: قحطانیوں میں وداعہ کا ایک بطن۔

عَمرو بن کلاب: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن ربیعہ کا ایک بطن۔

عَمرو بن کنانہ: عدنانیوں میں کنان بن خزیمہ کا ایک بطن۔

عَمرو بن لُحَی: سب سے پہلا شخص، جس نے شام کے علاقے سے بت پرستی کی بدعات عرب منتقل کیں۔

عَمرو بن مازن: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

عَمرو بن مالک: قحطانیوں میں خزرج کے بنی نجار کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں ازد کے شنوءۃ کا ایک بطن۔

عَمرو بن مَرثَد: عدنانیوں کے شیبان بن ثعلبہ بن عُکابہ کا ایک بطن۔

عَمرو بن مُرّۃ: عدنانیوں کا ایک فخذ۔

عَمرو بن مَعدِیْ کَرِب کا وفد: بنی زُبَید کے کچھ لوگوں کا وفد لے کر عمرو بن معدی کرب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔

غَمق: معدن بنی سُلَیم اور ذات عرق کے درمیان مکے کے راستے میں ایک پہاڑ۔

الغَمق: طائف کی وادیوں میں سے ایک وادی، جہاں طائف کے محاصرے کے وقت رسول اللہ ﷺ ٹھہرے تھے۔ مدینے کے قریب ارض حجاز میں بلاد مزینہ کی ایک جگہ یا کنواں۔

عَمّار: یہ یمن کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد یاسر مکے آئے تو ابو حذیفہ مَخزُومی نے اپنی کنیز سُمَیَّہ سے ان کی شادی کر دی۔ حضرت عمار ان ہی کے بطن سے تھے۔

Marfat.com

قریش حضرت عمار کو بہت تکلیفیں دیتے تھے۔ تپتی ہوئی زمین پر لٹا کر اتنا مارتے کہ وہ بے ہوش ہو جاتے، کبھی پانی میں غوطے دیتے اور کبھی انگاروں پر لٹاتے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عمار، سر سے پیر تک ایمان سے بھرا ہوا ہے۔

عَمَارَة: بیت اللہ کا عام انتظام، مرمت اور دیکھ بھال، تاکہ کوئی شخص حرم کے اندر لڑائی جھگڑا اور شور و غل نہ کرے۔ بنو ہاشم کا ایک عہدہ۔

عَمَارَۃ بن ولید: بنی جذام کا ایک بطن۔ قریش کا نہایت حسین و جمیل اور سب سے زیادہ عقل مند نوجوان، جس کو قریش کے لوگ ابو طالب کے پاس لے کر گئے اور ان سے کہا کہ اس کو بیٹا بنا لو اور اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالے کر دو۔ ہم (نعوذ باللہ) اس کو قتل کر کے قوم کو مصیبت سے نجات دلا دیں گے۔ ابو طالب نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ تو بدترین سودا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنے پالے ہوئے بیٹے کو قتل کے لئے تمہارے حوالے کر دوں اور تمہارے بیٹے کو لے کر تمہارے لئے اس کی پرورش کروں۔ خدا کی قسم یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

عَمَان: دقیانوس کے شہر کا نام۔ اسی کے قریب اصحاب کہف اور رقیم ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ شام کے نواح میں ارضِ بَلقاء کا ایک قدیم شہر ہے۔ تبوک سے ۴۵۰ کلومیٹر پر یہ پہاڑوں اور وادیوں کا علاقہ ہے۔

عُمیانِس: قضاعہ کی شاخ بنو خولان کے بت کا نام، جو سرزمین خولان میں نصب تھا۔ اپنے خیال کے مطابق لوگ اپنی کھیتیوں اور جانوروں کو اس بت اور اللہ عز وجل کے درمیان تقسیم کرتے تھے، پھر اگر اللہ کے حصے میں عمیانس کے حصے سے کچھ شامل ہو جاتا تو جو زائد حصہ اللہ کے حق میں شامل ہو جاتا تو اس کو عمیانس کے حصے میں واپس ڈال دیتے تھے اور اگر اللہ کے حصے سے عمیانس کے حصے میں کچھ شامل ہو جاتا تو وہ اس کو اللہ کے حصے میں واپس نہیں ڈالتے تھے، اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ (الانعام ۶: ۱۳۶)

Marfat.com

غُمَیر بن وَهب الجُمَحِی: یہ قریش کے سرکش اور شریر لوگوں میں سے تھا۔ آپ ﷺ کو اور صحابہ کرام کو ایذا دیتا تھا۔ بدر کے قیدیوں میں اس کا بیٹا وہب بن عمیر بھی تھا۔ ایک روز اس نے صفوان بن امیہ کے مشورے سے اپنی تلوار تیز کرائی اور اس کو زہر میں بجھا کر مدینے روانہ ہو گیا۔ مسجد نبوی کے دروازے پر اپنے اونٹ کو بٹھا رہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھ لیا اور کہا کہ خدا کی قسم! یہ کسی ناپاک ارادے سے آیا ہے، پھر وہ اس کو آپ ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس سے کچھ گفتگو کی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر مکہ آ کر تبلیغ اسلام میں مشغول ہو گیا۔ اس کے ہاتھ پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔

العَمِیس: مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ملل اور فرش کے درمیان ایک وادی ہے۔ بدر جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ یہاں ٹھہرے تھے۔

العَمِیس الحمام: دیکھئے غُمیس الحُمام۔

الغَنابَة: طریق مکہ میں الحسینیہ سے ۳ میل پر ایک جگہ۔

عِنَبَة: مدینے سے ۲ میل پر ایک کنواں، غزوۂ بدر میں اس کا ذکر ہے۔

العَنَزَة: آپ ﷺ کے ایک نیزے کا نام، جو اس عصا کی مانند ہوتا ہے، جس کے نیچے شام لگی ہوئی ہو۔

عَنس کا وفد: اس قبیلے کا ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تو نے لالچ سے اسلام قبول کیا ہے یا خوف سے؟ اس نے عرض کیا کہ لالچ تو اس لئے نہیں کہ خدا کی قسم آپ کے پاس مال ہی نہیں اور خوف اس لئے نہیں کہ خدا کی قسم جس شہر میں میں رہتا ہوں، وہاں آپ کا لشکر نہیں پہنچ سکتا، بلکہ مجھے آخرت کا خوف دلایا گیا ہے، اس لئے میں ایمان لایا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے زاد راہ دے کر اس کو رخصت کیا اور وہ راستے ہی میں انتقال کر گیا۔

عُنَیزَة: بصرہ اور مکے کے درمیان ایک جگہ۔

عُنَیس (اُمّ): یہ بنی زهرة کی کنیز تھی۔ اسود بن عبد یغوث ان کو تکلیفیں دیا کرتا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر ان کو آزاد کیا۔

Marfat.com

غَوَال (بنو): یہ مدینے سے چالیس میل کے فاصلے پر رَبَذہ کے راستے میں موضع ذُو القَصّہ میں آباد تھے۔

العَوَالِی: مدینے سے ۳، ۴ میل پر ایک بالائی زرخیز جگہ۔ مسجد قبا بھی عوالی میں ہے۔

العَوجَاء السّلَمِی (ابن۔ ابی۔ سریہ): اس کو سریہ اَخرَم بھی کہتے ہیں۔ اس میں ۵۰ افراد تھے۔ ذی الحجہ ۷ ہجری میں آپ ﷺ نے ابن ابی العوجاء کو بنوسُلیم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے پہلے بنوسلیم کو دعوتِ اسلام دی، مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہمیں اسلام کی ضرورت نہیں۔ پھر فریقین میں ایسا شدید مقابلہ ہوا کہ حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کے سوا ان کے تمام رفقا شہید ہو گئے۔ حضرت اخرم رضی اللہ عنہ زخمی حالت میں یکم صفر ۸ ہجری کو مدینے واپس آئے۔

عَوف: مَعَدّ کے لڑکے کا نام (ابن سعد کے مطابق)۔ ثقیف کا ایک بطن، جو طائف کی وادی لِیَّہ میں مقیم تھے۔ عدنانیوں میں قیس بن عیلان بن حارث بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک فخذ۔ عدنانیوں میں عبداللہ بن غطفان کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں ازد کے غسان میں عمرو بن مازن کا ایک بطن۔

عَوف بن اَزدَہ: قحطانیوں کے لخم کا ایک بطن۔

عَوف بن بکر: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں بنی عذرہ کا ایک بطن۔

عَوف بن حارث: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

عَوف بن حارث انصاری: جنگ بدر میں عتبہ، شیبہ اور ولید کی مبارزت کے جواب میں عوف اپنے بھائی مُعَوِّذ اور عبداللہ بن رواحہ کے ساتھ مقابلے کے لئے نکلے، مگر عتبہ نے ان سے مقابلہ نہیں کیا، بلکہ اپنی قوم (قریش) میں سے برابر کے آدمی طلب کئے، جس پر آپ ﷺ نے حضرت عبیدہ بن الحارث، حضرت حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔

عَوف بن سعد: عدنانیوں میں غطفان کے ذبیان کا ایک بطن۔

عَوف بن سُلیم: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے سلیم بن منصور کا ایک بطن۔

عَوف بن عامر: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں عذرہ کا ایک بطن۔

عَوف بن عمرو: قحطانیوں میں مزیقیاء کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔ قحطانیوں

Marfat.com

میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

عَوْف بن کعب: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں سُلیم کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں غطفان کا ایک بطن۔

عَوْف بن کنانه: قحطانیوں میں کنانہ کا ایک بطن۔

عَوْف بن مالک: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

عَوْف بن نخع: قحطانیوں میں نخع کا ایک بطن۔

عَوْف بن نصر: عدنانیوں میں ہوازن کے نصر بن معاویہ کا ایک بطن۔

عَوْف بن وائل: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

عون: حضرت عکاشہ کی تلوار کا نام۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے عکاشہ۔

عُوَیص: دیکھئے غاص۔

العَیال: وادی الفرع میں شجاجۃ چشمے کے قریب ایک بڑی بستی۔ یہ سقیا سے ۶۳ کلومیٹر دور ہے۔

العَیر (جبل): حجاز میں ایک پہاڑ یا وادی۔ بطن العقیق سے مکے کی طرف جانے والے کے دائیں طرف ۲ سرخ پہاڑ، جو مسجد نبوی سے جنوب کی جانب ۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔ جبل ثور اور جبل عیر کے درمیان ۱۶ کلومیٹر کی مسافت ہے۔ عیر کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم اس سے بغض رکھتے ہیں اور یہ ہم سے بغض رکھتا ہے اور یہ دوزخ کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے۔

العَیرَة: مکہ میں ابطح میں ایک جگہ۔

عیسائی: حضرت عیسیٰ اور انجیل پر ایمان رکھنے والے، ان کو نصاریٰ بھی کہتے ہیں۔ روم اور حبشہ کا سرکاری مذہب عیسائیت تھا۔ غسان، لخم، جذام اور مذحج کے قبائل عیسائی تھے، عراق میں تنوخ اور تغلب کے قبائل نے عیسائیت قبول کر لی تھی۔ نجد میں آباد قبیلہ طیئ بھی عیسائی تھا۔ یمن میں نجران ان کا بہت بڑا مرکز تھا۔ خود قریش میں بنو اسد کے بعض افراد عیسائی تھے۔

العِیص: السوارقیہ کے بالائی جانب دیار بنی سلیم میں پانی کی جگہ۔ ساحل بحر کے اطراف میں ینبع اور ذی المروہ کے درمیان ایک وادی، جو ذی المروہ سے ایک رات کی مسافت

Marfat.com

اور مدینے سے چار رات کی مسافت پر تھی۔ یہاں دنا بۃ العیص نامی ایک چشمہ تھا، جس کے اردگرد ببول (کیکر) وغیرہ کے درختوں کی کثرت تھی۔ اسی لئے اسے عیص کہا جاتا ہے۔ شام جانے والے قریش کے تجارتی قافلے یہاں سے گزرتے تھے۔

عِیلَان: مضر کے لڑکے کا نام۔

عَینَان: مدینے میں جبل احد کا زمین پر پھیلا ہوا سلسلہ، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ احد کے قریب دو پہاڑ ہیں۔

عَینِ اَبَاغ: دیکھئے اَبَاغ۔

عَینِ الاَزرَق: دیکھئے عین الزرقاء۔

عَینِ الزرقاء: قبا میں مدینہ منورہ کا ایک اہم ترین چشمہ۔ اس کا اجرا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے ہوا تھا، مدینے کا پانی ہلکا، سرد اور شیریں ہے۔

عَینِ النَّازِیَہ: السوارقیہ سے ۳ میل پر بنی سُلیم کی ایک بستی۔

عَینَین: احد کی ایک پہاڑی کا نام ہے۔ چشموں کی وجہ سے اس کو جبل عینین کہتے ہیں۔ غزوۂ احد کے موقع پر آپ ﷺ نے تیراندازوں کا دستہ اسی پہاڑی پر متعین فرمایا تھا۔ اس کے اور احد کے درمیان وادی حائل ہے۔

عُیَینَہ بن حِصن فَزَارِی: قبیلہ غطفان کے سردار کا نام، جس نے غزوۂ احزاب کے موقع پر یہود کی اس پیش کش پر جنگ میں شرکت منظور کی تھی کہ وہ خیبر کی کھجور کی ایک سال کی کل پیداوار یا اس کا نصف اس کو دے دیں گے۔

عُیَینَہ بن حِصن فَزَارِی (سریہ): عرب کے ۵۰ شہسواروں کا یہ دستہ، جس میں کوئی مہاجر یا انصاری شامل نہیں تھا، محرم ۹ ہجری میں بنوتمیم کی جانب روانہ فرمایا گیا، جو مکے اور مدینے کے درمیان فرع کے مضافات میں سقیا نامی قصبے میں رہائش پذیر تھے۔ مقابلے کے بعد کفار کے ۱۱ مرد، ۱۱ یا ۲۱ عورتیں اور ۳۰ بچے قید ہوئے۔

Marfat.com

باب الغین

الغائِر یا الغَائِر: دیکھئے ثنیۃ العائر۔

الغائر: رکوبہ کے شمال میں ایک جگہ۔ طریق الہجرۃ اور القاحہ کے درمیان پانی بہنے کی ایک جگہ۔ رسول اللہ ﷺ ہجرت کے موقع پر مقام عرج سے نکلنے کے بعد یہاں سے گزرے تھے۔

الغَابَۃ: غَابہ کے معنی جنگل کے ہیں۔ یہ شام کی جانب عوالیٔ مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے، جو مدینہ منورہ سے چار میل کے فاصلے پر احد پہاڑ کی پشت پر ہے۔ ایک قول کے مطابق مدینے سے ۹ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اب بھی یہ ایک جنگل ہے۔ یہاں وہ میدان مراد ہے، جہاں رسول اللہ ﷺ کے اونٹ چرا کرتے تھے۔

غَابِر: یمن کے ایک قلعے کا نام۔

غارِ ثَوْر: ایک غار جو مکے کے ایک پہاڑ کوہ ثوز پر واقع ہے۔ اس کی چڑھائی دشوار گزار ہے۔ یہ پہاڑ مکے سے چار، پانچ میل کے فاصلے پر مکے کی نچلی جانب واقع ہے۔ ہجرت مدینہ کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپ ﷺ نے مکے سے نکل کر تین روز تک اسی غار میں قیام فرمایا تھا۔

غارِ حِرَا: ایک غار جو مکے کے ایک پہاڑ کوہِ حرا پر واقع ہے۔ آج کل اس پہاڑ کو جبل نور کہتے ہیں۔

غاضِرَۃ: ثقیف کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں کندہ کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں ہُون بن خزیمہ کا ایک بطن۔

Marfat.com

غَاضِرَة بن حُبْشِيَہ: قحطانیوں میں ازد کے مُزَیقِیاء کے خزاعہ کا ایک بطن۔

غَاضِرَة بن مُرَة: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

غَافِق کا وفد: جُلَیحَۃ بن شَجَاز بن ضحَاز الغَافِقِي نے اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ مدینے آ کر اسلام قبول کیا۔

غَالِب: فِہر بن مالک کے لڑکے کا نام، ان کی کنیت ابوتیم تھی۔ عرب کا ایک عظیم قبیلہ۔

غَالب بن صعصعہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

غالب بن عبد اللہ: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

غالب بن عبد اللہ اللَّیثِي: مشہور صحابی۔ رسول اللہ ﷺ نے متعدد سرایا کی قیادت ان کو سونپی۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد طویل عرصے تک زندہ رہے۔ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے ہی ہرمز کو قتل کیا تھا۔

غَالِب بن عبد اللہ اللَّیثِي (سریہ ۱): رمضان ۷ ہجری قمری (ربیع الثانی ۷ ھ قمریہ شمسی/جنوری ۶۲۹ ء) میں بنو عُوال اور بنو عبد بن ثعلبہ کی طرف مَیفَعَة بھیجا گیا، جو نجد میں بطن نخل سے کچھ آگے نَقِرَۃ کی طرف ایک وادی کا نام ہے اور مدینے سے ۹۶ میل کی مسافت ہے۔ اس لشکر میں ۱۳۰ افراد تھے۔ یہ لوگ اونٹ اور بکریوں کی غنیمت لے کر مدینے واپس آئے۔ اس میں کوئی شخص قید نہیں ہوا۔

غَالِب بن عبد اللہ اللَّیثِي (سریہ ۲): اس کو سریۂ کدید بھی کہتے ہیں۔ ۱۴ یا اس سے کچھ زیادہ افراد پر مشتمل یہ سریہ صفر ۸ ہجری قمری (رمضان ۷ ھ قمریہ شمسی/جون ۶۲۹ ء) میں بنو مُلَوِّح کی طرف بھیجا گیا جو کدید میں رہتے تھے۔ کدید مکے اور مدینے کے درمیان مکے سے ۴۲ میل پر عسفان اور قدید کے مابین واقع ہے۔ اس سریے میں مسلمان غالب رہے۔

غَالِب بن عبد اللہ اللَّیثِي (سریہ ۳): یہ سریہ بھی صفر ۸ ہجری قمری (رمضان ۷ ھ قمریہ شمسی/ جون ۶۲۹ ء) میں بنو مُصَاب کی طرف بھیجا گیا جو فدک میں آباد تھے۔ رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

نے اس سریے کے لئے پہلے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ اسی دوران غالب بن عبداللہ اللیثی رضی اللہ عنہ سریہ کدید سے کامیاب و کامران واپس پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے حضرت زبیر بن العوامؓ کو روک لیا اور غالب بن عبداللہ کو ان کی جگہ امیر مقرر فرما کر روانہ فرمایا۔ طرفین میں سخت مقابلے کے بعد مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا۔ عورتیں اور بچے قید ہوئے، کثیر تعداد میں اونٹ اور بکریاں غنیمت میں ہاتھ آئیں۔

غامِد: یمن کا ایک قبیلہ۔

غامِد کا وفد: ۱۰ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد ۱۰ ہجری میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ان کو ایک تحریر دی، جس میں احکام شریعت کی تعلیم تھی۔ پھر دوسرے وفود کی طرح آپ ﷺ نے ان کو زادِ راہ دے کر رخصت فرمایا۔

غبز: مدینہ اور شام کے درمیان حجر ثمود کے قریب ایک وادی۔

الغبراء: سرخ زمین۔ یمامہ کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

الغبیب: وادی رانوناء میں وہ جگہ، جہاں مسجد جمعہ ہے۔ یہی وہ مسجد ہے جہاں ہجرت کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے قبا سے روانہ ہو کر مدینے میں پہلا جمعہ ادا فرمایا۔

غَدَر یا غدذ: غدار، ندا، پکارنا، ندا کے وقت گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

غَدِرَۃ: حجاز میں ایک جگہ۔ رسول اللہ ﷺ جب یہاں سے گزرے تو آپ نے اس نام کو پسند نہیں فرمایا، چناں چہ آپ ﷺ نے اس کو تبدیل فرما کر اس کو خضِرۃ کر دیا۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے خَضِرۃ۔

غَدَق: دیکھئے بئر غدق۔

غَدِیر: تالاب۔ پانی، جو سیلاب گزر جانے کے بعد گڑھوں میں رہ جائے۔

غدیر الاثبۃ: بقیع میں ایک تالاب کا نام۔

غَدِیرُ الاَشطَاط: عسفان سے اڑھائی یا تین میل پر ایک جگہ۔ واقعہ حدیبیہ میں اس کا ذکر آتا ہے۔

غَدِیرِ خُم: یہ رابغ کے قریب الجحفۃ سے دو میل جنوب میں مکے اور مدینے کے درمیان ایک مقام ہے۔ یہاں ایک غدیر (تالاب) ہے، جہاں حجۃ الوداع کے موقع پر مکے سے

Marfat.com

واپسی میں آپ ﷺ نے صحابہ کو جمع کر کے ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔

غُرَاب: کوا۔ جمع غِربان۔ شام کے راستے پر مدینے کے نواح میں بائیں جانب ایک سیاہ رنگ کا پہاڑ۔ اس کا ذکر غزوۂ بنی لحیان میں آتا ہے۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ بنی لحیان کے لئے مدینے سے نکلے، پھر مدینے کے نواح میں واقع غراب پر پہنچے۔ یہ ایک پہاڑ ہے اور شام کے راستے میں پڑتا ہے۔

غُراب أغصَم: دیکھئے أغصَم۔

الغَرَابَة: یمامہ میں ایک سیاہ رنگ کا پہاڑ۔ اس کی سیاہی کی وجہ سے اس کو غرابۃ کہتے ہیں۔

غَرَان (وادی): غسفان کے شمال مشرق میں غسفان اور أمج کے درمیان واقع ہے اور یہ بنی لِحیان کی منازل میں سے ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ غزوۃ الرجیع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ جبل غراب پہنچے، جو مدینے کے نواح میں طریق شام پر ہے، پھر مخیض، پھر البتراء، پھر دائیں جانب یین پھر صخیرات الیمام پھر مکہ کی طرف جانے والے سیدھے راستے پر چلتے ہوئے مجہ پہنچے۔ پھر السیالہ پھر بہت تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے غران میں اترے، جو بنی لحیان کی منازل میں سے ہے۔

الغَزَّاء: مدینے میں ذوالحلیفہ سے آگے البیداء کے قریب ایک پہاڑ۔

الغَرَّاء: آپ ﷺ کا لگن، جس میں چار حلقے تھے اور اس کو چار آدمی اٹھاتے تھے۔

غَرَّة: مدینے میں بنی عمرو بن عوف کا ایک قلعہ، جہاں مسجد قبا کا مینارہ تعمیر کیا گیا۔

غَرَز: وادیٔ النقیع میں ایک سبزے والی جگہ، جس میں صاف پانی جاری رہتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو محفوظ چراگاہ قرار دیا تھا۔

غَرَزَة: بلادِ ہذیل میں ایک جگہ۔

الغَرَس: دیکھئے بئر غرس۔

غرس (وادی): معدن النقرہ اور فدک کے درمیان ایک وادی ہے۔

غَرْقَة: یمن میں ایک محل کا نام، مکے کے راستے میں جرش اور صعدہ کے درمیان یمن میں ایک جگہ۔

غَرْقَد: اہل مدینہ کا قبرستان۔

Marfat.com

غزقد: ایک درخت جسے انگریزی میں (Box wood Tree) کہتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق قرب قیامت میں یہودیوں کے لئے یہ واحد پناہ گاہ ہوگا، یہ جھاڑی نما ہوتا ہے۔ یہ خود بھی کریہہ المنظر ہوتا ہے اور اس کا پھل بھی بدمزہ اور بدنما ہے۔ پندرہ برس میں جوان ہوتا ہے، اسے قریب قریب لگایا جائے تو یہ باڑ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

الغِزنِق: حجاز میں ایک جگہ کا نام۔

غُزنق: ابلیٰ میں معدن بنی سلیم اور السَّوَارقیة کے درمیان پانی کی ایک جگہ۔

غَزَالٌ: دیکھئے ثَنِیَّةُ غَزَالٌ۔

غَزَّة: فلسطین کا ایک شہر، جہاں امام شافعی پیدا ہوئے تھے۔ اسی شہر میں ہاشم بن عبد مناف نے وفات پائی تھی۔

غَزْوَانُ: وہ پہاڑی جس پر طائف شہر آباد ہے۔

غَزْوَةٌ: جس جہاد میں رسول اللہ ﷺ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی، اس کو غزوہ کہتے ہیں۔

الغَزِیز: بنی تمیم کے پانی کی ایک جگہ۔

غَزِیَّة: فید سے ایک دن مسافت پر ایک جگہ۔

غَسَان: ایک عظیم شعب۔ جحفہ کے قریب مشلّل میں ایک کنوئیں کا نام۔ ابن کلبی کہتے ہیں کہ یمن میں سدِ مَارِب کے قریب ایک کنوئیں کا نام۔ مکے اور مدینے کے درمیان ایک پہاڑ کا نام۔

غسَان (وفد): ۳ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد رمضان ۱۰ ہجری میں مدینے آکر مشرف با اسلام ہوا۔

غسَان بن جذام: حضرموت کا ایک بطن۔

غسِیلُ الملائکه: اس سے مراد حضرت حنظلہ بن ابی عامر ہیں، جن کو غزوۂ احد میں شَدّاد بن اَسوَدْ نے شہید کیا۔ ان کی شہادت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو آسمان اور زمین کے درمیان سفید ابر کے پانی سے چاندی کے برتنوں میں غسل دے رہے ہیں۔ ابو اُسید ساعِدِیؓ کہتے ہیں کہ ہم نے جا کر حضرت حنظلہ کی لاش کو دیکھا تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ

Marfat.com

نے حال معلوم کرنے کے لئے ان کی بیوی کے پاس آدمی بھیجا۔ بیوی نے بتایا کے جب انہوں نے غیبی پکار سنی تو جنابت کی حالت میں ہی جہاد کے لئے نکل گئے تھے اور اسی حالت میں شہید ہو گئے۔

الغضن: مدینے کے قریب ایک وادی کا نام۔

غضوَز: قبیلہ طَیئ کے پانی کی ایک جگہ۔ مدینے اور بلاد خزاعہ کے درمیان ایک پہاڑی راستہ۔ رَمّان کے دائیں جانب پانی کی ایک جگہ۔

الغضوَین: دیکھئے الغضوَین۔

غَطَفان (بنو): دیار ثمود میں جبال طَیئ کے جنوب میں آباد تھے۔

غَطَفان (غزوہ): اس کو غزوۂ انمار، غزوۂ ذی اَمَرْ اور غزوۂ نجد بھی کہتے ہیں۔ یہ محرم یا ربیع الاول ۳ ہجری میں ہوا۔ آپ ﷺ کو خبر ملی تھی کہ بنی ثعلبہ اور بنی محارب (قبیلہ غطفان کی شاخیں) نجد میں جمع ہو رہے ہیں اور مدینے میں لوٹ مار کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کا سردار دعثور غطفانی تھا۔ آپ ﷺ ۴۵۰ صحابہ کرام کے ساتھ نجد کی طرف نکلے، غطفانی آپ ﷺ کی خبر سنتے ہی پہاڑوں میں منتشر ہو گئے۔

غَطَفان بن سعد: عدنانیوں کا ایک عظیم بطن۔ قحطانیوں میں کہلان کے حرام بن جذام کا ایک بطن۔

غِفَار: ایک عرب قبیلہ، جو مدینے کے قریب آباد تھا۔

غِفَارۃ: جمع غَفَائِر۔ دیکھئے مِغفَر۔

الغِمَاز: بلاد طَیئ میں ایک وادی کا نام۔

غُمْدَان: صنعائے یمن کی مشہور عمارت، جو دراصل ستارۂ زہرہ کا ہیکل تھا۔ اس میں اوپر تلے سات منزلیں تھیں، جو سات منازل فلکی کی نمائندگی کرتی تھیں۔ اس بت کدے میں شیر کا مجسمہ تھا، جسے حضرت عثمان کے دور خلافت میں منہدم کیا گیا۔

غَمَر: چھوٹا پیالہ۔

غَمَر (ذو): نجد کی ایک وادی کا نام۔

الغَمَر: کثیر پانی۔ مکے میں ایک قدیم کنوئیں کا نام۔ نجد میں جبل طَیئ کے جنوب مشرق میں بنو اسد کے علاقے میں واقع ایک کنوئیں کا نام۔ فید سے دو رات کی مسافت پر بنی اسد

Marfat.com

کے پانی کی جگہ۔ اس کا ذکر سریۂ عکاشہ بن محصن الاسدی رضی اللہ عنہ میں آتا ہے۔

غَمرِ بنی جَزِیمَة: شام کے نواح میں تیماء سے دو منزل پر ہے۔

غَمرَة: طریق مکہ کی منزلوں میں سے ایک منزل۔ اہل کوفہ کے حاجیوں کی راستے کی ایک منزل۔ ذات عرق کے نواح میں ایک جگہ۔ ذات عرق اور غمرۃ کے درمیان ۲۰ میل کی مسافت ہے۔ بعض حاجی یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

غَمرِ ذِی کِندَة: مکے سے دو دن کی مسافت پر وجرۃ سے پہلے ایک جگہ۔

غَمرِ غَزِیَة: جبلة کے قریب پانی کی ایک جگہ۔

غَمرِ مَرزُوق: مدینے کے راستے پر فید سے دو رات کی مسافت پر بنی اسد کے پانی کی ایک جگہ۔

الغَموُص: خیبر کے قلعوں میں سے ابی الحقیق کا قلعہ۔

غَمِیس: مدینے اور بدر کے درمیان ایک جگہ۔

غَمِیسُ الحَمَام: بدر کے راستے پر ملل اور صخیرات الیمام کے درمیان ایک مقام۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ تزبان سے گزرے، پھر مَلَل اور پھر غمیس الحمام سے گزرے۔

الغُمَیصَاء: چشمے سے نکلنے والا پانی۔ یہ غمصاء کی تصغیر اور اَغمَص کی تانیث ہے۔ مکہ مکرمہ کے قریب بادیہ میں ایک مقام تھا، جہاں بنو جذیمہ بن عامر بن عبد مناۃ بن کنانہ رہتے تھے۔ فتح مکہ کے موقع اسی جگہ مشرکین سے حضرت خالد کا مقابلہ ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے اللہ میں اس سے بری ہوں، جو خالد نے کیا۔

الغَمِیم: مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی، جو عسفان سے ۸ میل پر ہے۔ مدینے کے قریب رابغ اور جحفہ کے درمیان ایک جگہ۔ آج کل اس کو رقاء الغمیم کہتے ہیں۔

الغَمِیم: بنی تمیم کے علاقے حنظلہ میں ایک وادی۔

غَنم: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عبداللہ بن غطفان کا ایک فخذ۔

غَنم بن اَرَیش: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

غَنم بن تَغلِب: عدنانیوں میں تغلب بن وائل کا ایک بطن۔

غَنم بن ثَعلَبَة: عدنانیوں میں سے کنانہ کا ایک بطن۔

Marfat.com

غَنم بن ثَور: قحطانیوں میں طَیّ کا ایک بطن۔

غَنم بن دوس: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

غنم بن ضَبَہ: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

غَنم بن عوف: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

غَنم بن غالب: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

غَنم بن فِزدَوس: عدنانیوں میں قیس عیلان کے باہلہ کا ایک بطن۔

غَنم بن قتیبہ: عدنانیوں میں قیس عیلان کے باہلہ کا ایک بطن۔

غَنم بن کُلَیب: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

الغَوَارَۃ: الظہران کے ایک جانب ایک بستی، جہاں کھجور کے باغات اور چشمے تھے۔

غَوْر: تِہَامَہ کو غَوْر بھی کہتے ہیں۔غَوْر کے معنی پست زمین کے ہیں۔

غور الازدن: شام میں بیت المقدس اور دمشق کے درمیان کا علاقہ، یہ علاقہ چوں کہ ارض دمشق اور ارض بیت المقدس سے پست یعنی نشیب میں ہے، اسی لئے اس کو غور کہتے ہیں۔اس کا طول ۳ دن کی مسافت ہے اور عرض تقریباً ایک دن کی مسافت، اسی کے اندر نہر اردن بہتی ہے۔

الغَوْرَۃ: یمامہ کے نواح میں ایک جگہ، جو رسول اللہ ﷺ نے مجاعۃ بن مرارۃ کو عطا فرمائی تھی۔

غور تہامہ: ذات عرق سے بحر تک کے علاقے کو کہتے ہیں۔

غَوْرُ العِمَاد: دیار بنی سلیم میں ایک جگہ۔

غور مَلَح: بنی عدویہ کے پانی کی جگہ۔

الغُوطَۃ: اس کی جمع غِیطَان و اَغوَاط ہے۔دمشق کے ایک جانب نہایت سرسبز و شاداب مقام، جو چاروں طرف سے نہایت بلند پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔

غوطۃ دمشق: دیکھئے غوطۃ۔

غویر النبی: خیبر میں الغرب شہر کے قریب جبل القَرَین کے کھلے حصے میں ایک جگہ۔

الغَیلَۃ: مدینے کے نواح میں وہ جگہ جو آپ ﷺ نے بلال مزنی کو عطا فرمائی تھی۔

Marfat.com

باب الفاء

فائدٌ: طریق مکہ میں ایک پہاڑ کا نام۔

فاثور: الحزن میں ایک جگہ۔ دیارِ خزاعہ میں ایک جگہ۔

الفاجۃ: مدینے اور مکے کے درمیان وادی القاحہ کے قریب ایک وادی۔ یہ وادی القاحہ کے معاونین میں سے ایک معاون ہے۔ القاحہ کی مشرقی سمت سے اس میں داخل ہوتی ہے اور جبال قدس سے آتی ہے۔ اس کا ذکر آپ ﷺ کے سفر ہجرت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ سفر ہجرت میں یہاں سے گزرے۔

فاران: عبرانی زبان کا لفظ، معرب ہے۔ مکے کے ایک پہاڑ کا نام۔ اس پہاڑ اور مکے کے درمیان دو دن کی مسافت ہے، توریت میں اس کا ذکر آتا ہے۔ منازل بنی سلیم میں لوہے کی ایک کان۔

فارِغ: مدینے میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قلعہ۔ یہ جگہ اب مسجد نبوی کی توسیع میں آ چکی ہے۔

فاضحٌ: مکے میں جبل ابی قبیس کے قریب ایک جگہ۔ مدینے کی وادیٔ رِئم کے قریب ایک پہاڑ۔

فاضِحۃ: دیار بنی سلیم میں ایک وادی۔ غزوۂ تبوک کو غزوۃ الفاضحہ بھی کہتے ہیں۔

فاطِمہ: حضور اکرم ﷺ کی چوتھی صاحب زادی۔ ان کا نام فاطمہؓ تھا۔ زہراءؓ اور بتول لقب تھے۔ بعثت سے پانچ سال پہلے یا بعثت کے سال پیدا ہوئیں۔ ۲ھ میں حضرت علیؓ سے نکاح ہوا۔ ان کا مہر چار سو مثقال چاندی تھا۔ آں حضرت ﷺ کی وفات کے ۶ یا

Marfat.com

۸ ماہ بعد ۱۱ھ میں انتقال ہوا۔

فاطمہ بنت قیس بن خالد القرشیۃ الفہریہ: حضرت ضحاک بن قیس کی بہن ہیں، جوان سے ۱۰ سال بڑی تھیں۔ ان کی والدہ امیمہ بنت ربیعہ الکنانیہ تھیں۔ ابتدائی مہاجروں میں سے ہیں۔ الجساسہ کا طویل قصہ ان ہی سے روایت ہے۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد اہلِ شوریٰ ان ہی کے مکان میں جمع ہوئے تھے۔ جن لوگوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں، ان میں الشعبی، النخعی اور ابوسلمہ شامل ہیں۔

فال: فال لینا بھی کہانت کی طرح عربوں کی ایک عادت تھی۔ کبھی وہ پرندے اُڑا کر فال لیتے اور کبھی تیروں سے فال لیتے۔ اگر پرندہ دائیں جانب اُڑ کر جاتا تو اسے نیک گمان کیا جاتا اور اگر بائیں طرف مڑ جاتا تو اسے بدشگونی سے تعبیر کرتے۔

فتح مکہ (غزوہ): یہ صفر ۹ھ قمری (رمضان ۸ ہجری قمریہ شمسی/جون ۶۳۰ء) میں ہوا۔ حدیبیہ میں قریش کے ساتھ جو امن کا معاہدہ ہوا تھا، اس کے مطابق بنوخزاعہ آں حضرت ﷺ کے حلیف تھے، مگر قریش نے ۲۲ مہینے کے بعد بنوخزاعہ پر فوج کشی کر کے محرم ۹ھ قمری میں اس معاہدے کو توڑ ڈالا۔ اس لئے آپ ﷺ نے ۱۰ ہزار کے لشکر کے ساتھ مکے کو فتح کرلیا۔ یہ ایسی عظیم الشان فتح تھی کہ اس سے اسلام سر بلند ہوا اور سرزمین حجاز سے کفر کا خاتمہ ہوگیا۔

الفَتق: آپ ﷺ کی ایک ڈھال کا نام۔

فُتق یا فَتق: طائف کے نواح میں ایک بستی کا نام، کتب مغازی میں اس کا ذکر آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجب ۹ھ قمری (صفر ۹ ہجری قمریہ شمسی/اکتوبر۔نومبر ۶۳۰ء) میں قطبہ بن عامر بن حدیدۃ کا سریہ یمن میں تَبالَۃ کی طرف بھیجا تو وہ ایک مقام سے گزرے، جس کو فتق کہا جاتا تھا۔

فُتوحُ البُلدان: دیکھئے بلاذری۔

فِجاز: قریش اور قبیلہ قیس کے درمیان حرمت والے مہینوں میں جولڑائی لڑی گئی تھی، اس کو حرب فجار کہتے ہیں۔

فَج: دیار سُلَیم بن منصور میں ایک جگہ یا پہاڑ۔

Marfat.com

فَجّ الرَّوْحَاء: مکے اور مدینے کے درمیان مدینے سے دو راتوں کی مسافت یعنی تقریباً چالیس میل پر ایک جگہ، جہاں مُزَینہ کے لوگ آباد تھے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ بدر جاتے ہوئے اور فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے سال مکے جاتے ہوئے یہاں سے گزرے۔

فِحل: شام میں ایک جگہ، جہاں حضرت عمر کے دور خلافت میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ ہوئی تھی۔ اسی سے یَوْمِ فِحل ہے یعنی فحل کی جنگ کا دن۔

الفَحلَتان: مدینے اور ذی المروہ کے درمیان ایک جگہ۔ اس میں اولادِ صحابہ کی ایک جماعت کے چشمے اور باغ ہیں۔ اس کا ذکر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سریے میں آتا ہے، جو بنو جذام کی طرف حسمیٰ بھیجا گیا تھا۔

فَحلَین: جبل احد میں ایک جگہ۔

فَخ: مکہ مکرمہ کے شمال مغرب میں چار میل پر اور مسجد عائشہ سے دو میل پر ایک وادی، جہاں قافلے ٹھہرتے تھے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکے میں داخل ہونے سے پہلے یہاں غسل فرمایا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما یہیں مدفون ہیں۔ آج کل اس کا نام الشہداء ہے۔

فَخِذ: کنبے کے افراد۔ فخذ میں تمام فصائل جمع ہو جاتے ہیں۔ جمع اَفخاذ۔

فَدَک: مدینے سے ۶ رات کی مسافت پر خیبر کے قریب ایک بستی ہے۔ ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر یہ علاقہ جنگ کے بغیر فتح ہوا تھا، اب یہ ایک بڑا شہر ہے، جہاں کھجور اور زراعت کی کثرت ہے۔ آج کل اس کو الحائط کہتے ہیں۔

الفَرَاء: مدینے کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

فُرات: ایک نہر کا نام، جو سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلتی ہے۔

فُرات بن حَیَّان عَجَلِی: ان کا تعلق بنی سہل سے تھا۔ جمادی الآخر ۳ ہجری میں مشرکین مکہ نے اپنے تجارتی قافلے کو قدیم شامی راستہ چھوڑ کر عراق کے راستے روانہ کیا۔ راستے کی رہنمائی کے لئے اسی شخص فرات بن حَیَّان عَجَلِی کو اجرت پر ساتھ لیا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ۱۰۰ ساتھیوں کے ہمراہ اس قافلے کو نجد کے ایک چشمے

Marfat.com

پر جا لیا۔ قافلے والے تمام مال چھوڑ کر بھاگ گئے، صرف یہی شخص یعنی فرات بن حیان عجلی گرفتار ہوئے، جو مدینے پہنچ کر مسلمان ہو گئے۔

فَرث: وہ گوبر جو اوجھ میں ہو۔

الفرذ: حجاز میں دیار سلیم کے دو پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔ ان دونوں پہاڑوں کو الفردان کہا جاتا ہے۔

فرذة: بادیہ میں ایک پہاڑ۔ قبیلہ طیٔ کا ایک پہاڑ، جس کو فردۃ الشموس کہتے ہیں۔ دیار طیٔ میں جرم کے پانی کی جگہوں میں سے ایک جگہ، جہاں زید الخیر کی قبر ہے۔ وادی الرمہ کے شمال میں پانی کی ایک جگہ۔ وفد طیٔ کے قصے میں اس کا ذکر آتا ہے۔

الفرس و الفِرس: خیبر کے راستے میں مدینے اور دیار طیء کے درمیان ایک وادی کا نام۔

فرسخ: ہاشمی تین میل، یعنی ۱۲ ہزار ذراع یا سوا پانچ کلومیٹر تقریباً۔

الفرش: غمیس الحمام اور مَلَل کے درمیان سَیالَہ سے پہلے ایک وادی۔ فرش و صخیرات الثمام وغیرہ ایسی منزلیں ہیں، جہاں رسول اللہ ﷺ نے بدر جاتے ہوئے قیام فرمایا تھا۔

فرع: جبال تَمَز میں سے ایک پہاڑ۔

الفرع: دیار جھینہ میں سویقة کے قریب ایک جگہ۔ یہاں کی کانیں رسول اللہ ﷺ نے بنو مزینہ کے کچھ لوگوں کو عطا کی تھیں۔ طَیِّ کے پہاڑی سلسلے اَجاء کا ایک پہاڑ۔

الفُرع یا الفرع: مدینے کے نواح میں سقیا کے بائیں جانب والے راستے پر ایک بستی۔ حجاز کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ فرع اور مدینے کے درمیان شاہراہِ مکہ پر آٹھ برد کا فاصلہ ہے۔ برد، برید کی جمع ہے، برید چار فرسخ (یعنی ۱۲ میل) کا ہوتا ہے اور فرسخ ۳ میل کا، میل چار ہزار ہاتھ کا۔ سریہ عبداللہ بن جحش میں اس کا ذکر آتا ہے۔ جو رجب ۲ ہجری میں نخلہ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

فرغان: مدینے اور ذی خُشُب کے درمیان ایک پہاڑ۔

الفرَما: مصر کی طرف ایک مشہور شہر۔ مصر کے نواح میں ساحل بحر پر ایک شہر۔

فروہ بن عمرو الجذامی کا وفد: فروہ نے ایک سفید خچر بطور ہدیہ اور اپنا قاصد آپ ﷺ کی

Marfat.com

خدمت میں روانہ کیا، تا کہ وہ آپ ﷺ کو اس کے اسلام قبول کرنے کی اطلاع دے۔
فروہ قیصر کی طرف سے اپنے علاقے کا گورنر تھا اور مُعان شہر میں اس کا قیام تھا، جو ارض شام میں تھا۔ جب قیصر کو اس کے اسلام کی خبر ملی تو اس نے اس کو بلوا کر قتل کروا دیا۔

فَرِیقَات: مدینے کی وادیٔ عقیق میں ایک جگہ۔

فَزَارَہ بن ذِبیَان: عدنانیوں سے قبیلے غطفان کا ایک عظیم بطن، یہ لوگ نجد میں وادیٔ القریٰ میں رہتے تھے۔

فَزَارَہ کا وفد: دس یا پندرہ افراد پر مشتمل یہ وفد ۹ ہجری میں تبوک سے واپسی کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ لوگ اسلام قبول کر کے واپس چلے گئے۔

فَصِیلَہ: گروہ۔ رشتے دار۔ کنبے سے چھوٹا گروہ۔ جمع فصائل۔

الفَضَاء: مدینے میں ایک جگہ۔

فُضَالہ بن عمیر بن الملوح اللّیثی: یہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے قتل (نعوذ باللہ) کے ارادے سے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ جب یہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تو اپنے دل میں کیا کہہ رہا تھا۔ اس نے کہا کہ کچھ نہیں، میں تو اللہ کا ذکر کر رہا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا: اللہ سے استغفار کر۔ پھر آپ ﷺ نے دستِ مبارک اس کے سینے پر رکھ دیا۔ جس سے اس کے قلب کو سکون ہو گیا۔ فضالہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! ابھی آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے سے نہیں اٹھایا تھا کہ آپ مجھے اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

فِضَّة: آپ ﷺ کے ایک خچر کا نام، جو فروۃ بن عمرو الجذامی نے آپ کو ہدیہ کیا تھا۔ پھر آپ نے یہ خچر حضرت ابوبکر کو ہبہ کر دیا تھا۔ کسریٰ اور نجاشی نے بھی ایک ایک خچر آپ ﷺ کو ہدیہ کیا تھا اور دومۃ الجندل سے بھی آپ کے لئے ایک خچر آیا تھا۔

فضل بن العباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف: رسول اللہ ﷺ کے چچا کے لڑکے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ اور بعض کے نزدیک ابو محمد ہے۔ حضرت عباس کی پہلی اولاد ہیں۔ فتح مکہ اور حنین میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور آپ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ اور آپ کی سواری پر آپ

Marfat.com

کے ردیف تھے۔ ۱۳ھ میں اردن کے نواح میں انتقال ہوا۔

الفضُول (ذات): رسول اللہ ﷺ کی ایک زرہ کا نام، جو لوہے کی تھی۔ یہ وہی زرہ ہے، جو ابوالشّحم یہودی کے پاس ۳۰ صاع جو کے بدلے رہن رکھی گئی تھی۔ یہ زرہ آپ ﷺ نے احد اور حنین کے دن پہنی تھی۔

الفَغْوَۃ: مکے اور مدینے کے درمیان جبل آرۃ کے دامن میں ایک بستی۔

الفَقْرَۃ: مکے کے قریب ایک جگہ۔

الفَقِیْر: مدینے کے عوالی میں دو جگہوں کا نام۔ ان کو الفقیران کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے الفقیرین، بئر قیس اور الشجرۃ کے مقامات حضرت علی کو عطا فرمائے تھے۔ الفرع کی بستیوں میں بھی الفقیر نام کی ایک بستی ہے۔

فَقِیْر: خیبر کے قریب ایک جگہ۔

فُکَیْھہ (ابو): رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی، جو صفوان بن امیہ کے غلام تھے اور حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ اسلام لانے پر صفوان نے ان پر سختی شروع کی۔ سخت گرمی کے موسم میں عین نصف النہار کے وقت صفوان ان کو بیڑیوں میں جکڑ کر تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیتا اور ان کے پیٹ پر بڑے بڑے پتھر رکھ دیتا، جس سے ان کی زبان باہر نکل آتی تھی۔ ان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کیا۔

فَلْج: ایک شہر کا نام۔ عدی بن جندب کے منازل میں سے بَصرۃ اور حِمیٰ ضَرِیَّہ کے درمیان ایک وادی۔ فَلْج سے مکہ تک ۲۴ مرحلوں کی مسافت ہے۔

فَلَج: چشمے کا بہتا ہوا پانی۔ چھوٹی ندی۔ نالہ۔ ارض یمامہ میں بنی جَعْدَۃ و قُشَیر کے ایک شہر کا نام۔ قَیس بن عیلان بن مضر کے شہر کا نام بھی فَلَجْ ہے۔

فَلْجَۃ: بصرہ کے حاجیوں کی منزل جو الزُّجَیج کے بعد آتی ہے اور یہاں کا پانی نمکین ہے۔ مدینے کی وادیٔ عقیق میں الصُّوَیر کے بعد ایک جگہ۔

فَلَجَۃ: شام میں ایک جگہ۔

الفَلْس یا الفِلْس یا اَلْفُلُس: ابن درید اور ابن حبیب کہتے ہیں کہ یہ ایک بت کا نام ہے، جو نجد

Marfat.com

میں فَید کے قریب تھا۔ قبیلہ طَیِئ کے لوگ اس کو پوجتے تھے۔ ۹ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے اس کو منہدم کرنے کے لئے حضرت علی کو ۱۵۰ انصار کے ساتھ بھیجا۔ انہوں نے اس کو منہدم کر دیا۔

فِلَسطِین: شام کا ایک تعلقہ (ضلع)۔ اردن اور دیارِ مصر کے درمیان ایک مشہور علاقہ۔ بیت المقدس اس کا ایک اہم شہر ہے۔

الفَم: تثلیث کے مشرقی جانب ایک شہر۔

الفَنِیق: مدینے کے قریب ایک جگہ کا نام۔

الفَوَارِس (ذو): الدَّھنا میں ریت کا ایک پہاڑ۔

فِہر: مالک بن نضر کے بیٹے کا نام، قریش ان کا لقب تھا۔

فِہر بن مالک: عدنانیوں میں کنانہ کا ایک بطن۔

فَید: کوفہ سے مکے کے راستے پر (تقریباً نصف فاصلے پر) ایک منزل۔ فَید اور وادیٔ القریٰ کے درمیان ۶ رات کی مسافت ہے۔ وادیٔ القاحۃ کے روافد میں ایک درہ، طریق ہجرت میں اس کا ذکر آتا ہے۔

الفَیف: ایسا جنگل، جہاں پانی نہ ہو۔ اس کی جمع الفیافی ہے۔

فَیفاء: الفیف کا مؤنث، جمع فیافی۔ بغیر پانی کا جنگل۔ فراخ بیابان۔

فَیفَاء الخِبَاز: مدینے کے جنوب مغرب میں جماوات کے درمیان وسیع علاقہ۔ آج کل اس کو العزیزیۃ کہتے ہیں۔

فَیفَاء الفَحلَتَین: مدینے کے شمال میں دیار بنی جذام میں العلا اور تبوک کی طرف ذی المروہ اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔ اس کا ذکر زید بن حارثہ کے سریے میں آتا ہے، جو بنو جذام کی طرف بھیجا گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زیدؓ کے لشکر سے اسی مقام پر ملے تھے۔ آج کل یہ غیر معروف ہے۔

فَیفَاء مَدَان: دیکھئے حرۃ الرَّجلاء اور مَدَان۔

فَیف النَّھَاق: ذی بقر سے جنوب کی طرف کافی دور ایک جگہ۔

Marfat.com

باب القاف

قَائِف: قیافہ شناس۔ یہ انسان کے چہرے اور چال ڈھال سے حالات کا پتا چلاتے تھے۔ عموماً کاہن اور قیافہ شناس ایک ہی شخص ہوتا تھا۔ قیافہ شناسی عربوں میں قدیم زمانے سے رائج تھی۔

قَابَ قَوْسَیْن: مقام صریف الاقلام سے آگے ایک مقام۔ شب معراج میں مقامِ صَرِیف الاَقلَام سے ایک رفرف (مسند) پر سوار ہوکر حجابات طے کرتے ہوئے، آپ ﷺ بارگاہ خداوندی میں مقام قَابَ قَوْسَیْن تک پہنچے۔ یعنی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب ہوئے کہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

القَابِل: مکے میں مسجد الخیف کے بائیں جانب ایک مسجد یا پہاڑ۔

قَاحَة: مدینے سے ۳ مرحلے پر ایک شہر۔ یہ سقیا سے تقریباً ایک میل پہلے ہے۔ نصر کہتے ہیں کہ یہ الجحفة اور قدید کے درمیان ایک جگہ ہے۔ مدینے اور مکے کے درمیان، الفاجہ کے قریب ۹۰ کلومیٹر لمبی ایک وادی۔ اس کا ذکر حدیث ہجرت میں آتا ہے۔

القَادِسِیَة: کوفے سے ۱۵ فرسخ (۴۵ میل) پر اور العذیب سے ۴ میل پر ایک محل یا ایک جگہ۔

قَاز (ذو): کوفے کے قریب بکر بن وائل کے پانی کی جگہ، جہاں آپ ﷺ کی ولادت کے دن بکر بن وائل اور اہل فارس کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔

قَارَة: عرب کا ایک قبیلہ، جو ھُون بن خزیمة کے لڑکوں عَضَل اور دِیش سے مل کر بنا۔ بحرین میں ایک پہاڑ۔

Marfat.com

قَارِنْ: حج قِرَان کرنے والا، یعنی جو شخص میقات یا اس سے پہلے عمرہ و حج دونوں کی نیت سے احرام باندھ کر عمرہ کر کے سر منڈوائے اور احرام نہ کھولے اور پھر اسی احرام سے حج کرے تو ایسے شخص کو قارِن کہتے ہیں۔

قَاسِم: یہ آپ ﷺ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ان ہی کے نام سے ہے۔ ۷ دن یا دو سال کی عمر میں وفات پائی۔

قَاع: مکے کی طرف جاتے ہوئے راستے میں عَقَبَۃ کے بعد ایک منزل۔ مدینے میں بئر غدق کے نزدیک بَلَوِیین کا ایک قلعہ۔ مساجدِ فتح کے مغرب میں بنی حرام کی مسجد کی جگہ۔

قُبا: مدینے سے ۳ میل کے فاصلے پر بالائی آبادی کا نام قُبا ہے۔ اس کو عَالِیَۃ بھی کہتے ہیں۔ یہاں انصار کے کچھ خاندان آباد تھے۔ ان میں سب سے ممتاز عمرو بن عوف کا خاندان تھا۔ اس خاندان کے سردار کلثوم بن الھَدَم تھے۔ قبا پہنچ کر آپ ﷺ نے ان ہی کے مکان پر پیر سے جمعے تک قیام فرمایا اور یہاں مسجد تعمیر فرمائی۔ اس کو مسجد قبا کہتے ہیں۔

القُبَابَۃ: مدینے کے قلعوں میں سے ایک قلعہ۔

قُبَاذ: ایران کا ایک بادشاہ۔

قُبّہ: لشکر گاہ کے لئے خیموں اور متعلقہ ضروریات کا انتظام۔ یہ بنومخزوم کے سپرد تھا۔

قَبر: عسفان کے قریب ایک شہر کا نام، اس کو خَیف سَلام اور خیف ذی القبر بھی کہتے ہیں۔

قِبلَۃ: اس کے لفظی معنی سمتِ توجہ کے ہیں، یعنی جس طرف رخ کیا جائے۔ یہ مُقَابَلَۃ سے مشتق ہے اور فِعْلَۃ کے وزن پر ہے۔ قبلے کو قبلہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نمازی کے سامنے ہوتا ہے۔

القَبَلِیَۃ: مدینے اور القرع کے نواح میں ایک جگہ۔ مدینے اور ینبع کے درمیان پہاڑی سلسلہ، اس کا پست حصہ جو ینبع کی طرف ہے، اس کو الغور کہتے ہیں اور جو مدینے کی وادیوں کی طرف ہے، اس کو قبلیہ کہتے ہیں۔ جہینہ میں سے بنی عَوَرک کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام، ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ قطعہ یعنی معادن القبلیہ اور اس کا نشیبی حصہ وغیرہ بلال بن حارث کو عطا فرمایا تھا۔

القُبَیبَات: طریق مکہ میں وادی السّبَاع کے بعد پانچ میل پر ایک کنواں، یہ بئر المغیثۃ کے علاوہ

Marfat.com

ہے۔ بغداد میں ایک محلہ۔ بنی تمیم کی منازل میں پانی کی ایک جگہ۔ حجاز میں ایک جگہ۔

قَبِیحَة: آپ ﷺ کی چاندی کی تلوار۔

قُبَیس (ابو): مکے کے مشرق میں ایک مشہور پہاڑ کا نام۔ اس کو ابوقبیس اس لئے کہتے ہیں کہ سب سے پہلے قبیلہ مَذحِج کے ایک شخص ابوقبیس نے اس پر مکان بنایا تھا۔ یہ مکے کے مشرقی جانب واقع ہے۔ ہجرت مدینہ سے پہلے جب مشرکین مکہ کے مطالبے پر اور آپ ﷺ کے معجزے کے طور پر آپ ﷺ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا تو اس کا ایک ٹکڑا اسی پہاڑ پر تھا، اور دوسرا ٹکڑا جبل قُعَیقِعَان پر تھا، جو مکے کی مغربی جانب ہے۔

قَبِیلَه: ایک باپ کی اولاد کا گروہ۔ اس میں تمام عمائر جمع ہو جاتے ہیں۔

قتادہ الانصاری (ابو): ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام الحارث بن ربعی بن بلدمہ بن ...... بن سنان بن عبیدہ بن عدی ابن غنم بن کعب بن سلمہ ہے۔ بعض کے نزدیک ان کا نام عمرو ہے۔ غزوۂ احد اور حدیبیہ میں شریک رہے۔ ان سے متعدد حدیثیں مروی ہیں۔

قتادہ (ابو) بن ربعی الانصاری (سریہ ۱): ۱۶ آدمیوں پر مشتمل یہ سریہ محرم ۹ھ قمری (شعبان ۸ ہجری قمریہ شمسی/اپریل۔ مئی ۶۳۰ء) میں بنو محارب کے مقابلے میں غطفان بھیجا گیا۔ یہ لوگ خَضِرَۃ میں آباد تھے جو نجد کے علاقے میں ارضِ محارب کا نام ہے۔ اس میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ کافروں کے بہت سے آدمی قید ہوئے، ۲۰۰ اونٹ اور ۲۰۰۰ بکریاں غنیمت میں ہاتھ آئیں۔

قتادہ (ابو) بن ربعی الانصاری (سریہ ۲): فتح مکہ سے پہلے صفر ۹ھ قمری (رمضان ۸ ہجری قمریہ شمسی/مئی ۶۳۰ء) کے شروع میں یہ سریہ بطن اِضَم بھیجا گیا، جو مدینے کی ایک وادی یا پہاڑی کا نام ہے اور مدینے سے ۳۶ میل کے فاصلے پر ہے۔ ابوقتادہ کے ہمراہ ۸ آدمی تھے، مگر مقابلے کی نوبت نہیں آئی۔

قُتَیبَة: ابن قتیبہ ابوعبداللہ محمد بن مسلم۔ ولادت کوفہ، ۲۱۳ ہجری، وفات بغداد، رجب ۲۷۶ ہجری، عمر ۶۳ سال۔ اپنے زمانے کے تمام علوم پر دسترس تھی۔ ابن قتیبہ کے نام کے دو افراد ہیں۔ ایک عبداللہ بن قتیبہ اور دوسرے ابراہیم بن قتیبہ اور دونوں کی کتاب بھی

Marfat.com

''المعارف'' ہے۔ دوسرا شخص یعنی ابراہیم بن قتیبہ شیعہ مسلک کا تھا۔ ان کی کئی کتابیں مشہور ہیں، مثلاً عیون الاخبار، معانی الشعر، الشعر والشعراء اور المعارف۔

قُتَیبَۃ (ابن): عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری، ابومحمد۔ وفات ۲۷۶ ہجری۔ المعارف، عیون الاخبار، ادب الکاتب وغیرہ کے مصنف۔ بغداد میں پیدا ہوئے، دینور میں قاضی رہے۔ مشہور عالم لغت، نحو، قرآنیات، حدیث، فقہ، سیرت، تاریخ وغیرہ تمام مروج علوم میں کمال رکھتے تھے۔

قَحطَانُ: اہل یمن کے جدّ اول یعرب کا باپ۔ عرب کا ایک قبیلہ۔

قُدسٌ: ارض نجد میں ایک عظیم پہاڑ، قبیلہ مزینہ کے ایک پہاڑ کا نام، جو سُقیا کے مقابل ہے۔ حجاز کا ایک پہاڑی سلسلہ، جو مکے کے شمال میں طریق مکہ اور مدینے کے قریب ملل اور العقیق کے درمیان ہے۔ اس کا طول ۱۵۰ کلومیٹر اور بلندی ۲۰۴۹ میٹر ہے۔

القُدسُ: بیت المقدس کا نام۔

قُدسَانُ: حجاز میں جبَل وَرِقَانُ کے قریب دو پہاڑ ہیں، جن کو قُدسَانُ کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو قُدسُ الاَبیَض اور دوسرے کو قدس الاَسوَدُ کہتے ہیں۔

قُدسُ الاَبیَض: حجاز میں جبَلِ وَرِقَانُ کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

قُدسُ الاَسوَدُ: حجاز میں جبَلِ وَرِقَانُ کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

القَدُوم: مدینے کے قریب ایک پہاڑ۔

قُدَیدُ: مکے کے قریب ایک قصبے کا نام، جو اَبغُ سے چند میل کے فاصلے پر جنوب میں واقع تھا۔ یہیں پر مشہور بت مَنَاۃُ نصب تھا۔ اہل مدینہ اس بت کی پرستش کرتے تھے۔ سفر ہجرت میں آپ ﷺ اس مقام سے گزرے تھے۔ سراقہ بن مالک نے اس وقت آپ کا تعاقب کیا تھا، جب آپ ﷺ قدید سے آگے نکل چکے تھے۔ قدید میں بہت سے کنوئیں اور باغات ہیں۔ اس کے اور الکدید کے درمیان ۱۶ میل کی مسافت ہے اور الکدید، مکہ سے زیادہ قریب ہے۔ بکری کہتے ہیں کہ مشلل سے قدید تک ۳ میل کا فاصلہ ہے اور ان دونوں کے درمیان ام معبد کا خیمہ ہے۔ قدید اور خلیص کے درمیان ۷ میل کی مسافت ہے۔ ہمدانی کہتے ہیں کہ الجحفہ سے قدید کے درمیان ۲۴ میل اور

Marfat.com

قدید سے عسفان تک ۲۳ میل کی مسافت ہے۔ قدید سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی ایک مسجد ہے اور مسجد کے قریب ہی ام معبد کا خیمہ تھا۔

القُدَیمَۃ: مدینے کے ایک پہاڑ کا نام۔

القریٰ (غزوۃ، وادی): جمادی الآخر ۷ ہجری قمری (محرم ۷ ھ قمریہ شمسی/ اکتوبر ۶۲۸ء) میں ہوا۔ غزوۂ خیبر سے واپسی پر ان سے مڈبھیڑ ہوئی۔ دوسرے روز ابھی سورج ایک نیزہ بھی بلند نہیں ہوا تھا کہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگئی۔ بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا، جو لوگوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

القُریٰ (وادی): طریق ذی المروہ پر مدینے اور شام کے درمیان مدینے سے ۵ مرحلوں پر واقع ایک وادی، جس میں بہت سی بستیاں ہیں۔ ان میں سے بعض بستیوں کے آثار اب بھی باقی ہیں اور ہجر ثمود وادی القریٰ سے دو دن کی مسافت پر ہے۔ بوٗاط کے شمال میں خیبر اور مدینے کے درمیان شام سے آنے والے حاجیوں کے راستے پر واقع ایک طویل وادی، جہاں یہودی آباد تھے۔

قَرارٌ: مدینے کے قریب دیار مزینہ میں ایک وادی۔

قَرارِیطُ: تھوڑا سا مال۔ قیراط کی جمع۔

القِرَاصَۃُ: مدینے میں ایک کنواں۔ اس کے ساتھ ہی جابر بن عبداللہ کا باغ تھا۔ یہ کنواں مساجد الفتح کے مغربی جانب تھا۔

قِرانٌ: جب حج کے ساتھ عمرے کی نیت کر کے دونوں کے مناسک ایک ساتھ، ایک ہی احرام میں ادا کئے جائیں، یعنی آفاقی (میقات سے باہر رہنے والا) حج و عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھ کر عمرہ کر کے سر نہ منڈوائے اور نہ احرام کھولے، بل کہ حج تک اسی احرام میں رہے اور پھر اسی احرام سے حج کرے۔

قُرح: وادی القریٰ میں زمانۂ جاہلیت کا ایک بازار، جو وادی کے بالائی حصے میں تھا۔ آج کل اس کا نام مدینۃ العلا ہے۔ یہاں مسجد قرح ہے، جہاں رسول اللہ ﷺ نے تبوک جاتے ہوئے نماز پڑھی تھی۔ آج کل اس مسجد کا نام مسجد العلا ہے۔

قَرد: عدنانیوں میں ہذیل بن مدرکہ کا ایک بطن۔

Marfat.com

قَرَدْ (ذو): مدینے اور خیبر کے درمیان مدینے سے ۲ رات کی مسافت پر غطفان کے قریب ایک کنواں۔ وادی نقمی کے بالائی حصے میں ایک سیاہ پہاڑ، جو مدینے سے تقریباً ۳۵ کلو میٹر کی مسافت پر طریق خیبر پر واقع تھا۔ ۶ ہجری میں غزوۂ ذی قرد یہیں ہوا تھا۔

قَرَدْ (غزوہ): اس کو غزوۂ غابہ بھی کہتے ہیں۔ یہ غزوہ ۳ جمادی الاولیٰ ۷ھ قمری (۳ محرم ۷ قمریہ شمسی/ ۷ ستمبر ۶۲۸ء) بروز بدھ ہوا۔

القَرْدَة: نجد کے پانیوں میں سے ایک پانی کی جگہ۔ نجد کی وادی الرمہ میں بنی نعامہ کا چشمہ۔

قَرْدَدْ: نخلۃ الیمانیہ میں مکے سے ۶۰ کلومیٹر پر ایک جگہ۔

قَرْدَوْس بن الحارث: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

قَرَی: بلاد بنی الحارث میں ایک جگہ۔ تَبالَہ کے قریب پانی کی ایک جگہ۔

قَرَان: اس نام کے کئی شہر ہیں۔ ان میں سے ایک طائف کے قریب ہے اور ایک مکے اور مدینے کے درمیان اُبلیٰ کے قریب ہے۔ یمامہ کے قریب بھی اسی نام کی ایک بستی ہے۔

قُرَة: قحطانیوں میں معاویہ بن حارث بن عدی کا ایک بطن۔

قِرْس: حجاز کا ایک پہاڑ، جو دیار جہینہ میں حرۃ النار کے قریب ہے۔

القَرْصَة: مدینے میں مشرقی حرے کا پانی جمع ہونے کی جگہ کے شمال کی طرف حضرت سعد بن معاذ کی زمین۔ اس کا ذکر مدینے میں رسول اللہ ﷺ کی مساجد کے ضمن میں آتا ہے۔

قُرْطَاء: بنی بکر کی ایک شاخ کا نام، جو مدینہ منورہ سے ۷ دن کی مسافت پر آباد تھے۔

القُرْط بن عبید: عدنانیوں میں بنی کلاب کا ایک بطن۔

القَرْعَاء: کوفے سے مکے کے راستے میں مکے کو جاتے ہوئے مُغِیثَہْ کے بعد اور وَاقِصَہْ سے پہلے ایک منزل۔ قَرْعَاء اور واقصہ کے درمیان آٹھ فرسخ کی مسافت ہے۔

قِرْفَة (اُمّ): یہ وادی القریٰ کے علاقے میں واقع ہے۔

قِرْقِد: مکے کے قریب ایک پہاڑ۔

قَرْقَر: فلج اور نجران کے درمیان ایک بستی۔

قَرْقَرَی: یمامہ میں ایک مقام کا نام، جہاں بہت سی بستیاں ہیں اور کھیتی اور کھجور کی کثرت ہے۔ یہاں چار قلعے ہیں۔ ان میں سے ایک کندہ کا، ایک تمیم کا اور دو ثقیف کے ہیں۔

Marfat.com

قَزقَربن کعب: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

قَزقَرَۃ: مَعْدَن کے قریب ایک جگہ کا نام۔

قَزقَرَۃُ تِبَاز: مدینے کے راستے میں خیبر سے ۶ میل پر ایک جگہ۔

قَزقَرَۃُ الکُدر: معدن کے نواح میں الاَرْحَضِیَۃُ کے قریب ایک جگہ۔ اس کے اور مدینے کے درمیان ۸ برد کی مسافت ہے۔ بزیدہ اور خیبر کے وسط میں جبل قطن کے جنوب میں ایک جگہ۔

قَرقَرَۃُ الکُدر (غزوہ): اس کو غزوۂ بنی سُلَیم بھی کہتے ہیں۔ غزوۂ بدر کے بعد سُلَیم اور غطفان کے اجتماع کی خبر پا کر رسول اللہ ﷺ ۲۰۰ صحابہ کرام کے ہمراہ شوال کے شروع میں نکلے۔ کدر کے چشمے پر پہنچ کر آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ دشمن منتشر ہو چکا ہے، اس لئے آپ ﷺ قتال کے بغیر واپس تشریف لے آئے۔

قَرن: سینگ۔ یہود اس کو بجا کر لوگوں کو عبادت کے لئے جمع کرتے تھے۔

قَرن: زمانہ۔ طائف کے قریب ایک بستی یا پوری وادی کا نام ہے۔ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۲ میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ، جو نجد، حجاز اور تہامہ سے آنے والوں کی میقات ہے۔ بغداد کے نواح میں ایک بستی۔

قَرنان: قحطانیوں میں تجیب کا ایک بطن۔

قَرن بَاعِز: یمن کا ایک قلعہ۔

قَرن بَقل: یمن کا ایک قلعہ۔

قَرن بن رَدْمَان: قحطانیوں میں مراد کا ایک بطن۔

قَرن بن عبد اللہ: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

قَرن بن مالک: قحطانیوں میں بنی زید بن کہلان کے مذحج کا ایک بطن۔

القَرنَتان: فید سے دس میل پر ایک جگہ۔

قَرنُ الثَّعَالِب: منیٰ کا ایک چھوٹا پہاڑ، جو عرفات تک طویل ہے۔

قَرن عِشَاز: یمن کا ایک قلعہ۔

قَرن مَسْقَلَۃ: فتح مکہ کے دن آپ ﷺ قرن مسقلۃ پر بیٹھے اور لوگ آپ سے بیعت کرنے آئے۔

Marfat.com

قَرنُ المَنَازِل: مکے سے ۵۱ میل پر ایک وادی۔ یہ اہل یمن اور طائف کی میقات ہے۔ یہ نخلۃ الیمانیہ میں نجد اور یمن کے راستے میں السراۃ کی طرف واقع ہے۔ آج کل اس کو السیل کہتے ہیں۔ اہل نجد یہیں سے احرام باندھتے ہیں۔ بعض نے قرن المنازل اور قرن ثعالب کو ایک ہی مقام کے دو نام قرار دیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ دونوں علیحدہ علیحدہ مقام ہیں۔

قِرْوَاش: قحطانیوں میں زید بن کہلان کے طیؔ بن اُدَد کا ایک بطن۔

القَرْيَتَانِ: دو بستیاں۔ مکہ اور مدینہ۔

قَرْيَةُ النَّمل: چیونٹی کا بل۔ چاہ زمزم کی کھدائی کے لئے عبدالمطلب کو خواب میں چاہ زمزم کے محل وقوع کے بارے میں جو علامتیں بتائی گئی تھیں، ان میں سے یہ ایک علامت تھی۔

قُرَيح: عدنانیوں میں قریش کے سأمہ بن لویؔ کا ایک بطن۔

قُرَير: عدنانیوں میں ربیعہ بن نزار کا ایک بطن۔

قُرَيس: قَرس کی تصغیر۔ مدینے کے قریب ایک پہاڑ۔

قُرَيش: عدنانیوں کا ایک عظیم قبیلہ۔

قُرَيصَة: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینے کا ایک کنواں۔

قُرَيظَة: یہود کا ایک قبیلہ، جو مدینے میں آباد تھا۔

قُرَيم: ہذیل بن مدرکہ کا ایک بطن۔

قُزَح: مزدلفہ میں مشعر الحرام کے ساتھ ایک جگہ۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزح میں وقوف فرمایا۔

قُزَح (جَبَل): مزدلفہ کے جنوب مشرق میں مسجد مشعر الحرام کے قریب ایک پہاڑ۔ زمانہ جاہلیت میں حج کے موقع پر یہاں آگ روشن کی جاتی تھی اور قریش کے لوگ اسی جگہ وقوف کرتے تھے۔ یہ لوگ عرفات میں وقوف نہیں کرتے تھے۔

قَزوِین: عراق کا مشہور شہر جو ایران کے صوبہ آذربائجان میں واقع ہے۔ یہ عہد عثمانی میں فتح ہوا تھا۔

القَسطَل: حِمص اور دِمشق کے درمیان، مدینے کے راستے میں، البَلقَاء کے قریب ایک جگہ۔

قَسطَلَانِی: احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی۔ ان کی کنیت ابو العاس ہے۔ ولادت قاہرہ،

Marfat.com

۱۲ ذی قعدہ ۸۵۱ ہجری، وفات قاہرہ، جمعہ ۷ محرم ۹۲۳ ہجری، عمر ۷۲۔ جلال الدین سیوطی ان کے ہم عصر تھے اور سخاوی شاگرد۔ ایسے خوش الحان قاری تھے کہ مقتدی رو رو کر بے حال ہو جاتے۔ ۲۲ مئی ۱۴۹۴ء میں اپنی مشہور زمانہ کتاب المواھب اللدنیہ فی المنح المحمدیہ مکمل کی۔ زرقانی نے ۸ جلدوں میں اس کی شرح لکھی، جو متداول و معروف ہے۔

قَسطَلَۃ: اندلس کا ایک شہر۔

قَشر بن تمیم: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

قُشَیر بن کعب: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

قُشَیر کا وفد: غزوۂ حنین کے بعد اور حجۃ الوداع سے پہلے چند افراد پر مشتمل بنی قشیر کا ایک وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد میں ثور بن عزرۃ بن عبد اللہ اور حیدۃ بن معاویہ بن قشیر بھی تھے۔ سب لوگ اسلام کی دولت سے سرفراز ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک قطعۂ زمین عنایت فرمایا۔ ان کے ساتھ ہی قبیلے کے قُرَّۃُ بن ھُبَیرہ بن سَلَمہ بھی اسلام لائے اور آپ ﷺ نے ان کو ایک چادر اُڑھائی۔

قَصر: بال کتروانا۔

قَصرِ خلَ: وادی بطحان کے مغرب میں ایک جگہ۔ بئر رومہ کے راستے میں بھی قصر خلَ ہے، جو امیر معاویہ نے بنوایا تھا، تا کہ وہ اہلِ مدینہ کے لئے قلعے کا کام دے۔ اس کو خلَ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ راستے پر واقع ہے۔ ہر راستہ جو حرۃ یا ریت میں بنا ہو، خلّ کہلاتا ہے۔

قصرِ عُروَۃ: ذوالحلیفہ جاتے ہوئے وادیٔ عقیق میں عروہ بن زبیر کا قصر۔ آج کل اس جگہ کے قریب جسر (پل) عروہ ہے۔

القَصَۃ (ذو): اس نام کے تین مقام ہیں: ۱۔ زبالَہ اور شقوق کے درمیان ایک جگہ، ۲۔ مدینے سے چالیس میل کے فاصلے پر رَبَذۃ کے راستے میں ایک جگہ، ۳۔ بلاد طیء میں بنی طریف کا کنواں۔

القَصوَاء: آپ ﷺ کی ایک اونٹنی کا نام، جس پر آپ نے سفر ہجرت اور سفر حدیبیہ وغیرہ کیا تھا۔

القُصُور (وادی): بلادِ ھُذَیل میں ایک وادی۔

Marfat.com

القَصَیبَۃ: مدینے اور خیبر کے درمیان ایک وادی۔ ارض یمامہ میں تیم، عدی اور عُکل وغیرہ کا ایک شہر۔

القَصِیم: بطن فلج کے راستے پر ایک مشہور جگہ۔ وادی الرمہ کا زیریں حصہ، جو القصیم پر ختم ہوتا ہے اور بنی عبس کا ریگستان ہے۔

قُصَی بن کِلَاب: امام شافعیؒ نے ان کا نام زید لکھا ہے۔ قصی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بچپن میں اپنے وطن سے دور جا کر رہے تھے۔ انہوں نے بڑی عزت و اقتدار حاصل کیا۔ عرب کے لوگ ان کے فرماں بردار تھے۔

قُضَاعَۃ (بنو): عرب کا ایک مشہور قبیلہ، جو مدینہ منورہ سے دس منزل پر وادیٔ القریٰ سے آگے مدائن صالح کے مغرب میں آباد تھا۔

القَضِیب: آپ ﷺ کی ایک تلوار کا نام، جو بنی قینقاع کے ہتھیاروں میں سے آپ کے حصے میں آئی تھی۔

قَضِیمَۃ: رابغ کے جنوب میں ایک ساحلی بستی۔ یہاں عام طور پر بارش کا جمع شدہ پانی استعمال کیا جاتا تھا اور لوگ عام طور پر سمندر سے مچھلیاں پکڑ کر گزراوقات کرتے تھے۔

قُطبہ بن عامر انصاری (سریہ): رجب ۹ ھ قمری (صفر ۹ ہجری قمریہ شمسی /ستمبر۔ اکتوبر ۶۳۰ء) میں ۲۰ افراد پر مشتمل یہ سریہ بنی خثعم کی طرف روانہ فرمایا گیا۔ فریقین میں شدید قتال ہوا۔ آخر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا اور کافی مال غنیمت حاصل ہوا۔

قُطرَبُل: بغداد اور عکبرا کے درمیان ایک بستی۔

قَطَن: عُنیزہ (نجد) اور خیبر (حجاز) کے وسط میں ایک پہاڑی، جس کے شمال میں بنو اسد بن خزیمہ آباد تھے۔ غزوۂ احد کے بعد ۴ ہجری میں ابی سلمہ کا جو سریہ بنی اسد کی طرف بھیجا گیا تھا، اس میں اس کا ذکر آتا ہے۔

قَطَن: بنی تغلب کا ایک بطن۔

قَطَن بن عبد العزّیٰ: مشرکین مکہ میں سے ایک شخص کا نام، جو دجال سے مشابہ تھا۔

قَطَن بن عَبقَر: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

القَطِیف: قبیلہ عبدالقیس کی ایک شاخ۔ جذیمۃ بن عوف کی بستی کا نام، جو بحرین کے قریب تھی۔

Marfat.com

القَعقاع: یمامہ سے مکے کا ایک معروف راستہ۔

قَعقاع: بنی تمیم کے ایک شخص کا نام۔ زمانۂ جاہلیت میں یمامہ اور بحرین کا ایک راستہ۔

قعیقِعان (جَبَل): مکے کے مغربی جانب تقریباً ۱۲ میل کے فاصلے پر ایک مشہور پہاڑ۔ شق القمر کی رات چاند کا دوسرا ٹکڑا اسی پہاڑ پر تھا۔

قَفا آدَم: ایک پہاڑ کا نام۔

القُف: مدینے کی وادیوں میں سے عوالیٔ مدینہ میں ایک وادی، جہاں اہل مدینہ کے اموال رہتے تھے۔

قَفِیل: مکے اور جدہ کے درمیان ایک پہاڑ۔

قَلادَة: مشرکین قربانی کے جانور کے گلے میں جوتا لٹکا دیتے تھے، جو اس بات کی علامت ہوتا تھا کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔

قَلامِسَة: قَلَمَّس کی جمع۔ دیکھئے قَلَمَّس۔

قَلب: دل۔ لشکر کا درمیانی حصہ۔

قُلزُم: دیکھئے بحر احمر۔

قِلعَۂ رَابِغ: دیکھئے رَابِغ۔

قَلعِیَة: آپ ﷺ کی ایک تلوار کا نام، جو بنی قینقاع کے ہتھیاروں میں سے آپ ﷺ کے حصے میں آئی تھی۔

قَلَمَّس: وہ شخص جس نے سب سے پہلے نسی کا مہینہ بڑھایا۔ بعد میں ہر ناسی کو قلمس کہا جانے لگا۔

قَلَهی: مدینے کی وادیٔ ذُو زَوْلانْ کی بستیوں میں سے ایک بڑی بستی۔

قَلَهِیَ: مدینے کے قریب ایک جگہ۔ مدینے کے جنوب میں وادیٔ النقیع میں طریق ہجرت پر مدینے سے ۵۰ میل دور ایک بستی، جس کو بئر الماشی کہتے ہیں، یہی قَلَهِیَ ہے۔ فتنے کے دنوں میں حضرت عثمان کی شہادت کے بعد سعد بن ابی وقاص اسی جگہ ٹھہرے تھے۔

قَلِیب بدر: بدر میں ایک کنواں، جس میں غزوۂ بدر کے دن مشرکین کی لاشیں ڈالی گئی تھیں۔

قُلَّیس: یہ کلیسہ کا معرب ہے۔ اس سے مراد وہ عالیشان کنیسہ ہے، جو اَبرَهَة نے بیت اللہ کی رونق کم کرنے کے لئے تعمیر کرایا۔ عرب اس کنیسہ کو اس کی بلندی کی وجہ سے قُلَّیس

Marfat.com

کہتے تھے کہ جب کوئی شخص اس کے نیچے کھڑا ہو کر اس کی چوٹی پر نظر ڈالتا تھا تو انتہائی بلندی کی وجہ سے اس کے سر سے قیمتی ٹوپی گر جاتی تھی۔ یہ سونے، چاندی اور قیمتی پتھروں سے منقش تھا۔ اس وقت عرب میں اس سے خوبصورت کوئی عمارت نہیں تھی۔

قَمِئَۃ (ابن): یہ قبیلہ ہذیل سے تھا۔ غزوۂ احد میں اسی بد بخت کے پتھر سے رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک خون آلود ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابن قَمِئَۃ پر ایک پہاڑی بکرے کو مسلط کر دیا تھا، جس نے اس کو سینگ مار مار کر واصل جہنم کر دیا۔

قَمْز البَطْحَاء: عبد مناف بن قصی کا لقب۔

القَمَرَۃ: آپ ﷺ کا ایک چھوٹا نیزہ۔

قَمْعَۃ: الیاس کے بیٹے کا نام۔ ان کا اصل نام عمیر تھا۔

قَمْعَۃ بن الیاس: عدنانیوں کا ایک بطن۔

القَمُوص (قلعہ): خیبر کا ایک پہاڑ، جس پر ابی الحقیق کا قلعہ تھا۔ خیبر کے قلعوں میں یہ سب سے مضبوط قلعہ تھا، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح ہوا اور یہیں فیصلہ کن جنگ ہوئی۔ یہاں مالِ غنیمت کے علاوہ بہت سے قیدی ہاتھ آئے، جن میں حُیَی بن اخطب کی بیٹی اور کنانہ بن ربیع کی بیوی صفیہ بھی تھی۔ کنانہ بن ربیع اس لڑائی میں مارا گیا تھا۔

القَنَابَۃ: مدینے کے قلعوں میں سے ایک قلعہ، اُحَیحَۃ بن الجلاخ کا قلعہ۔

قَنَاۃ (وادی): مدینے اور احد کے درمیان مدینے کی تین مشہور وادیوں میں سے ایک وادی، جہاں کھیتی باڑی ہوتی تھی۔ اس وادی کا پانی وَج سے آتا ہے، یعنی وَجّ الطائف سے۔

قَنَاصَۃ: ابن سعد کے مطابق مَعَدّ کے بیٹے کا نام۔

قَنَص: مَعَدّ کے بیٹے کا نام۔

قُنفُذ: کثیر درختوں والی جگہ، گھنے درختوں والی زمین، گھنا جنگل۔

القُنفُذَۃ: بنی نُمَیر کے پانیوں میں سے ایک پانی کی جگہ۔

قنفذ الدَّرَّاج: دیار بنی تمیم میں الدہنا کے جنگلوں میں سے ایک جنگل۔

قَنَونَی: مکے کے قریب ایک جگہ۔

قُنَینَات: حرم مکہ میں ایک جگہ۔

Marfat.com

القَوْبَع: مدینے کی وادیٔ عقیق میں ایک جگہ۔

قَوْزی: مدینے کے پاس ایک جگہ۔

قَوْزان: چھوٹے پہاڑ۔ سَوَارِقِیَہ سے چند فرسخ کے فاصلے پر ایک وادی۔ یہ جگہ بہت زرخیز ہے۔

قَوْس: حجاز کی وادیوں میں سے ایک وادی۔

قَوْص: صعیدِ مصر کے قریب نیل کے مشرقی جانب ایک بڑا شہر، جہاں شدید گرمی پڑتی ہے۔

قِیَال: دومۃ الجندل کے قریب ایک پہاڑ۔

قِیدَار: حضرت اسماعیلؑ کے فرزند کا نام۔ حضرت اسماعیلؑ کے بعد یہی کعبہ کے متولی مقرر ہوئے۔

قِیرَاط: ایک مقام کا نام۔ آں حضرت ﷺ کے زمانے کا ایک سکہ، جو پانچ جو یا تقریباً پونے دو رتی کے برابر ہے۔ دینار کا چوبیسواں حصہ۔

قَیس: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر کا ایک بطن۔ یہ لوگ بحرین میں رہتے تھے۔

قَیس بن ثعلبہ: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک عظیم بطن۔ یہ لوگ یمامہ میں رہتے تھے۔

قَیس بن زَائِدہ: حضرت عبداللہ ابن ام کلثوم کے والد اور ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے حقیقی ماموں۔

قَیس بن سَائِب مَخزُومی: یہ صحابی ہیں اور زمانۂ جاہلیت میں رسول اللہ ﷺ کے شریک تجارت تھے۔ یہ نہایت عمدہ الفاظ میں آں حضرت ﷺ کے حسن معاملہ کی شہادت دیتے تھے۔

قَیس بن سَعد بن عُبَادَۃَ الاَنصَارِیَ الخَزرَجیَ: یہ آپ ﷺ کے لئے امیر کے محافظ کی مانند تھے۔ مدینے میں امیر معاویہ کے اقتدار کے آخری ایام میں وفات پائی۔

قَیس بن طَرِیف: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک عظیم بطن۔

قَیس بن عمرو: عدنانیوں میں ذہل بن شیبان کا ایک عظیم بطن۔

قَیس بن عیلان: عدنانیوں کا ایک عظیم شعب۔

قَیس بن الغوث: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

Marfat.com

قَیس بن مالک: عدنانیوں میں تمیم کے حنظلہ بن مالک کا ایک بطن۔

قَیصَر: روم کے بادشاہ کا لقب۔

قَیظ: مکہ کے قریب سوق نخلہ سے چار میل پر ایک جگہ یا پہاڑ۔

قَینقَاع: یہود کا ایک قبیلہ، جو مدینے کے مضافات میں آباد تھا۔ یہ عبداللہ بن سلاَم کی قوم تھی۔ یہ لوگ تاجر اور صنعتکار تھے۔ یہودیوں میں سب سے پہلے ان ہی لوگوں نے عہد شکنی کی۔

قَینقَاع (غزوہ): یہ غزوہ ۱۵ محرم ۳ھ قمری (۱۵ شوال الثانی بحساب کبیسۂ شوال ۲ھ قمریہ شمسی / ۷ جولائی ۶۲۴ء) بروز ہفتہ ہوا۔ یہودیوں میں سب سے پہلے بنوقینقاع نے ہی عہد شکنی کر کے بدر اور احد کے درمیانی عرصے میں مسلمانوں سے جنگ کی۔ انہوں نے قلعے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا۔ ۱۵ روز تک محاصرہ رہا۔ آخر بنوقینقاع پر رعب طاری ہو گیا اور وہ سولہویں روز قلعے سے اتر آئے اور بلاشرط اس پر راضی ہو گئے کہ رسول اللہ ﷺ جو فیصلہ کریں گے، وہ ان کو منظور ہوگا۔

قَیِّم (ابن): شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد الزرعی۔ ولادت دمشق ۶۹۱ ہجری، وفات ۱۳ رجب ۷۵۱ ہجری، عمر ۶۰ سال۔ ان کے والد مدرسۃ الجوزیہ کے قیم (مہتمم) تھے، اسی وجہ سے ان کو ابن القیم الجوزیہ کہتے ہیں۔ ان کی تصانیف کی تعداد ۴۵ تا ۵۲ ہے۔ ان میں سب سے مشہور زاد المعاد ہے، جو سیرت طیبہ کا بیش بہا خزانہ ہے۔

Marfat.com

باب الکاف

کَامِل: سُوَید بن صَامِتؓ کا لقب جو ان کی قوم نے ان کی شرافت اور اعلیٰ نسبی کی وجہ سے دیا تھا۔

کَاہِل: بنی اُسَید کا ایک بطن۔

کَاہِل بن اسد: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

کَاہِل بن عذرہ: قضاعہ کے عذرہ بن سعد ہذیم کا ایک بطن۔

کَاہِن: وہ شخص، جو آئندہ پیش آنے والے واقعات اور آسمانی خبروں کے بارے میں بتائے۔ عربوں کا عام اعتقاد یہ تھا کہ ہر کاہن کے ساتھ ایک جن رہتا ہے، جو اس کو غیب کی خبریں بتاتا رہتا ہے۔

کُبا: مدینے میں بطحان کے قریب ایک جگہ۔

کَبشَۃُ الاَنمَارِیُ (ابو): آں حضرت ﷺ کے ایک غلام کی کنیت۔ ان کا نام سُلَیم تھا اور ۱۳ ہجری میں حضرت عمر کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔

کَبکَب: ایک سرخ پہاڑ کا نام، جو عرفات کے پیچھے واقع ہے۔ اخفش کہتے ہیں کہ موقف کے نزدیک وہ ایک سفید پہاڑ ہے۔ اصمعی کہتے ہیں کہ یہ بنی ہذیل کا پہاڑ ہے۔ ایک کبکب، الصفراء کے نواح میں بھی ہے۔

کَبِیر (ابی، وادی): ایک معروف وادی۔ وادیٔ ذات الجیش کا سیلابی پانی اس میں آتا ہے۔ یہ وادی ابی کبیر بن وہب بن عبد بن قُصَیّ کی طرف منسوب ہے۔

کَبِیسَۃ: لیپ کا سال، جس میں ایک ماہ کا اضافہ کیا جاتا تھا اور سال تیرہ ماہ کا ہوجاتا تھا، یعنی ہر

Marfat.com

تیسرے اور کبھی دوسرے سال کے بعد سال کے بارہ مہینوں میں ایک مہینے کا اضافہ کر کے تیرہ مہینے کا سال بنایا جاتا تھا۔ اس طرح ۱۹ سالہ میطونی دور کے سات سال تیرہ تیرہ ماہ کے بنائے جاتے اور بقیہ بارہ سال بارہ بارہ ماہ کے ہوتے تھے۔ اسی تیرہویں مہینے کو کبیسہ یا لیپ کا مہینہ کہا جاتا تھا۔

کُتَانَۃ: نجد میں ایک جگہ، جہاں کھجور کثرت سے ہوتی ہے۔

الکَتِیبَۃُ: خیبر میں یہود کی ایک چھاؤنی اور قلعہ۔ خیبر کی ایک وادی۔

الکَتِیفَۃُ (ذو): بدر کے دن حضرت سعد بن ابی وقاص نے سعید بن عاص کو قتل کر کے اس کی تلوار لے لی تھی، اس تلوار کا نام ذُو الکَتِیفَۃ تھا۔

کثیر (ابن): اسماعیل بن عمر عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر الخطیب القرشی الشافعی۔ ولادت دمشق، ۷۰۱ ہجری، وفات ۲۶ شعبان ۷۷۴ ہجری، عمر ۷۳ سال۔ اسماعیل نام، ابو الفداء کنیت، عماد الدین لقب اور ابن کثیر عرف ہے۔ تفسیر، حدیث، سیرت اور تاریخ میں بلند پایہ کتابیں تالیف کیں۔ ان کی تفسیر ابن کثیر سب سے معروف ہے۔ تاریخ میں البدایہ والنہایہ ایک بیش بہا تالیف ہے۔ ان تالیفات کے علاوہ ان کی مزید ۱۷ کتب کا ذکر آتا ہے۔

کُدًا: خیبر کی بستیوں میں سے ایک بستی۔ یہ الشریف نامی بستی کے جنوب مغرب میں ہے۔ اس کے قریب ہی ایک مسجد ہے، جس کے متعلق مشہور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز ادا کی ہے۔

کَدَاءٌ: عرفات کا دوسرا نام ہے۔ محصب کے قریب بطحاء میں ایک پہاڑ۔ مکے کے بالائی طرف مُحَصَّب کے قریب جبل حَجُون سے متصل ایک پہاڑی راستہ (گھاٹی) جو بیرون مکہ سے اندرون مکہ کو اترتا ہے، اس کو کَدَاءٌ کہتے ہیں۔ اس کو ثنیۃ العلیا، ثنیۃ المعلاۃ، ثنیۃ المقبرہ (قبرستان)، جنت المعلیٰ اور اذاخر بھی کہتے ہیں۔ یہاں سے آپ ﷺ مکے میں داخل ہوتے تھے۔ فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی آپ یہیں سے مکے میں داخل ہوئے تھے۔

کُدًی: کداء کے قریب اسفل مکہ میں ذی طوی اور جبل قعیقعان کے قریب ایک پہاڑ یا

Marfat.com

گھاٹی۔ اس کو ثنیۃ السفلیٰ بھی کہتے ہیں۔ یہیں سے رسول اللہ ﷺ مکے سے خروج فرماتے تھے۔ مکے کے اسفلی حصے کی جانب ایک مقام، جو جنت المعلیٰ کی طرف خَیفِ بنی کِنانَہ میں تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر اسی جگہ آپ ﷺ کے لئے خیمہ نصب کیا گیا تھا۔

کُدر: یہ ایک مٹیالے رنگ کی چڑیا ہوتی ہے۔ یہاں بنو سُلَیم کا چشمہ مراد ہے، جو نجد کے راستے میں مکے سے شام جانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔

الکَدِیدیا الکُدَید: مدینے اور فید کے درمیان ایک مقام۔ حجاز میں ایک جگہ۔ السعد سے النخیل تک ۲۵ میل اور النخیل سے الشقر تک ساڑھے اٹھارہ میل اور الکدید ان دونوں یعنی النخیل اور الشقر کے درمیان ہے اور النخیل سے زیادہ قریب ہے۔ السعد حجاز کا ایک پہاڑ ہے اور فید سے مدینے جانے والی شاہراہ پر الکدید اور السعد کے درمیان ۳۰ میل کا فاصلہ ہے۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ یہ عسفان اور اَمَج کے درمیان ہے، یہاں ایک جاری چشمہ اور کثیر تعداد میں کھجور کے باغات ہیں۔ یہ مکہ سے ۴۲ میل پر ہے۔ خلیص سے الکدید تک ۸ میل اور الکدید سے عسفان تک ۷ میل کی مسافت ہے اور خلیص سے عسفان تک ۱۵ میل۔ رسول اللہ ﷺ مکہ جاتے ہوئے ماہ رمضان میں یہاں سے گزرے تو آپ نے اور صحابہ کرام نے روزہ رکھا۔ جب عسفان اور امج کے درمیان الکدید میں پہنچے تو آپ ﷺ نے افطار کرلیا۔

کُدَیٰ: اسفل مکہ میں یمن کے راستہ پر ایک پہاڑ۔ یہ طریق نبوی میں نہیں آتا۔

کَرا یا کَراءٗ یا کِرَاءٗ: ارض بیشہ میں ایک پہاڑی راستہ، جہاں شیروں کی کثرت تھی۔ مکے اور طائف کے درمیان ایک پہاڑی راستہ۔

کُرَاعْ: مکے اور مدینے کے درمیان راستے کے بائیں جانب ایک طویل سیاہ پہاڑ۔

کُرَاعْ رَبَۃ: دیار جذام میں ایک جگہ۔ ابن اسحٰق نے سریۂ زید بن حارثہ میں، جو جذام کی طرف بھیجا گیا تھا، اس کا ذکر کیا ہے۔

کُرَاعْ الغَمِیم: عسفان سے آٹھ میل پر ایک وادی۔ حرّہ کی طرف ایک سیاہ پہاڑ۔ بعض مفسرین کے نزدیک سورۂ فتح یہاں نازل ہوئی، جس میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ صلح حُدَیبِیَہ جس کو وہ شکست سمجھ رہے ہیں، دراصل فتحِ عظیم ہے۔

Marfat.com

کُرز بن جَابِر الفِہرِی: ربیع الاول ۲ ہجری میں یہ شخص مدینے کی چراگاہ پر شب خون مار کر لوگوں کے اونٹ اور بکریاں لے بھاگا تھا۔ یہ قریش کے رؤسا میں سے تھا۔ بعد میں مشرف با اسلام ہوا۔

کُرز بن جَابِر الفِہرِی (سریہ): یہ سریہ شوال ٦ ہجری قمری (جمادی الآخر ٦ ہجری قمریہ شمسی / فروری۔ مارچ ٦٢٨ء) میں ہوا۔ عُکل کے کچھ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کو مدینے کی آب و ہوا راس نہ آئی تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ صدقے کے اونٹوں کے پاس جا کر رہیں۔ وہاں جا کر جب وہ تندرست ہو گئے تو اسلام سے منحرف ہو گئے اور چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ جب آپ ﷺ کو خبر ملی تو آپ نے کُرز بن جَابِر الفِہرِی کو بیس سواروں کے ہمراہ ان کے تعاقب میں بھیجا، جب وہ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور ان کو حرّہ میں پھنکوا دیا۔

کَرِش (ابو): سعید بن العاص کے بیٹے عبیدہ کا لقب۔ غزوۂ بدر کے موقع پر یہ سر سے پاؤں تک لوہے کے خول میں اس طرح لپٹا ہوا تھا کہ صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔ اس حال میں وہ صف سے نکلا اور پکار کر کہنے لگا کہ میں ابو کرش ہوں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے کے لئے نکلے اور تاک کر اُس کی آنکھ میں ایک چھوٹا نیزہ مارا اور وہ اسی وقت واصل جہنم ہو گیا۔

کَرَک: جبل لبنان کی اصل میں ایک بستی۔

کَسَاب یا کُسَاب: مکے کا ایک پہاڑ۔ دیارِ ہذیل میں حزم بنی لحیان کے قریب ایک پہاڑ۔

کِسریٰ: ایران کے بادشاہ کا لقب۔

کَشَر یا کِشَذ (ذو): یہ دو مقام ہیں۔ ایک ہجرت کے راستے میں پڑتا ہے اور دوسرا یمن میں۔ سفر ہجرت میں رسول اللہ ﷺ ذی العَضوَین اور پھر وادیٔ کَشَر سے گزرے۔ یمن میں جَرَش کے قریب ایک پہاڑ کا نام بھی کَشَر ہے۔

کُظَامَہ: ایک نہر کا نام، جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں بنوائی تھی۔ اس نہر کے بہنے کی جگہ میں احد کے شہیدوں کی قبریں تھیں۔ حضرت معاویہ نے اعلان کیا

Marfat.com

کہ جو لوگ احد میں شہید ہوئے تھے، ان کے وارث ان کو نکال کر دوسری جگہ دفن کر دیں۔ چناں چہ لوگوں نے آکر دیکھا کہ سب شہدا تر و تازہ ہیں اور ان کے بال بڑھے ہوئے ہیں۔ اتفاقاً کھدائی کے دوران ایک شہید کے پاؤں پر پھاوڑا لگ گیا تو اس سے خون کا فوارہ جاری ہو گیا اور کھدائی کے وقت ایک جگہ سے جو مٹی کھودی تو سب طرف مشک کی خوشبو پھیل گئی۔

کَعب: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

کَعب: قحطانیوں میں مذحج کے نخع کا ایک بطن۔

کعب اَحبار: بنی اسرائیل کے بڑے جلیل القدر عالم۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مشرف با اسلام ہوئے۔ مسلّم اور ثقہ ہیں۔

کعب الاصفر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے خفاجہ بن عمرو بن عقیل بن کعب بن ربیعہ کا ایک فخذ۔

کعب بن اسد القرظی: بنی قریظہ کا سردار، جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ امن و مصالحت کا معاہدہ کیا ہوا تھا۔ اس لئے آپ اس کی طرف سے بے فکر تھے۔ حیی بن اخطب جو بنو نضیر کا سردار تھا، غزوۂ احزاب کے موقع پر کعب بن اسد کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اس کے پاس پہنچا تو کعب نے اپنے قلعے کا دروازہ بند کر لیا اور کھولنے سے انکار کر دیا۔ حیی دروازہ کھولنے کے لئے برابر اصرار کرتا رہا۔ کعب نے اندر ہی سے جواب دیا کہ محمد (ﷺ) کے ساتھ معاہدہ کر چکے ہیں اور یہ بڑی بدبختی ہوگی کہ ہم اپنا معاہدہ توڑ دیں۔ ہم نے آج تک ان کی طرف سے معاہدے کی پابندی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ اس لئے ہم معاہدے کے پابند ہیں اور تمہارے ساتھ شامل نہیں ہو سکتے، مگر بالآخر کعب حیی کی باتوں میں آ گیا اور اس نے آپ ﷺ سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا۔ معاہدہ توڑنے کے بعد غزوۂ احزاب کے دوران بنو قریظہ نے قریش کی مدد سے مدینے پر شب خون مارنا چاہا تھا۔ اطلاع ملتے ہی آپ ﷺ نے سلمہ بن اسلم کی قیادت میں دو سو

Marfat.com

آدمیوں کو اور زید بن حارثہ کی قیادت میں تین سو آدمیوں کو مقرر فرمادیا کہ وہ مدینے کے مختلف مقامات اور قلعوں کی حفاظت کریں۔ احزاب سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا، جو ۲۵ روز جاری رہا۔ پھر اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور وہ اپنے قلعوں سے نیچے اتر آئے۔

کعب بن اشرف: یہ یہودی تھا۔ نہایت حسین وجمیل اور بڑا شاعر تھا۔ آپ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا تھا اور مشرکین مکہ کو آپ ﷺ سے مقابلے کے لئے بھڑکاتا تھا۔ ۱۴ ربیع الاول ۳ ہجری کو محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس کا کام تمام کیا۔

کعب بن جَفْنَہ: قحطانیوں میں ازد کے غسان کا ایک بطن۔

کعب بن خزرج: قحطانیوں میں خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو مزیقیاء کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں ازد کے غسان میں خزرج کا ایک بطن۔

کعب بن ربیعہ: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

کَعب بن زُھَیر: یہ آپ ﷺ کی ہجو میں شعر کہتا تھا۔ فتح مکہ کے دن کعب بن زہیر اور ان کا بھائی بُجَیر بن زہیر جان بچا کر مکے سے فرار ہو گئے تھے۔ پھر کعب بن زہیر نے آپ ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا اور مدینے روانہ ہو گئے۔ مدینے پہنچ کر فجر کی نماز کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف با اسلام ہو گئے۔ پھر انہوں نے اپنا وہ قصیدہ پڑھا، جو بَانَتْ سُعَادُ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ ﷺ اس سے بہت خوش ہوئے اور اپنی چادر مبارک، جو اس وقت آپ ﷺ کے بدن پر تھی، ان کو عنایت فرمادی۔

کعب بن عبید: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن ربیعہ کا ایک بطن۔

کعب بن عِجل: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

کعب بن عمرو: قحطانیوں میں ازد کے غسان کا ایک بطن۔

کعب بن عُمَیر الغِفَارِیْ (سریہ): ربیع الاول ۸ ہجری قمری (شوال ۷ھ قمریہ شمسی / جون۔ جولائی ۶۲۹ء) میں ذَاتُ اَطلَاح بھیجا گیا، جو وادی القریٰ سے آگے سرزمین شام میں واقع ہے۔ اس میں کل ۱۵ آدمی تھے۔ اطلاح پہنچ کر انہوں نے بے شمار لوگوں کو مقابلے کے لئے جمع پایا، سو پہلے اِن لوگوں نے اُن کو اسلام کی دعوت دی، جو انہوں

Marfat.com

نے قبول نہیں کی، پھر دونوں میں قتال ہوا اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے۔
صرف ایک صاحب زندہ بچے، جنہوں نے مدینے آ کر آپ ﷺ کو اطلاع دی۔

کعب بن عوف: قحطانیوں کے مراد کا ایک بطن۔ قحطانیوں کے غذرہ کا ایک بطن۔

کعب بن لؤیٰ: ان کی کنیت ابوھُصَیص تھی۔ بڑے جاہ وجلال والے تھے۔ عرب میں ان کا سن پیدائش جاری ہو گیا تھا، جو واقعہ فیل تک تقریباً ۴ صدی جاری رہا۔

کعب بن لؤیٰ: عدنانیوں میں مضر کے غالب بن فہر کا ایک بطن۔

کعب بن مالک: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور یہ انصار میں سے ہیں۔ مکے میں بیعت عقبہ میں رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے ان کے اور طلحہ بن عبید اللہ کے درمیان رشتۂ مواخات قائم فرمایا۔ بدر اور تبوک کے سوا کسی غزوے یا سریے میں پیچھے نہیں رہے۔ غزوۂ بدر میں پیچھے رہ جانے والوں میں سے کسی پر عتاب نہیں ہوا، البتہ غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہونے پر کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن الربیع انصاریؓ پر عتاب ہوا۔ پچاس دن تک ان تینوں کا مقاطعہ رہا، آخر پچاسویں رات کی صبح فجر کی نماز کے بعد آپ ﷺ نے بارگاہِ الٰہی میں ان کی توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا۔ اس سلسلے میں سورۂ توبہ کی آیات ۱۱۷ تا ۱۱۹ نازل ہوئیں۔ کعب بن مالک، حضرت علی کے دور خلافت تک زندہ رہے۔

کعب بن مالک: عدنانیوں میں حنظلہ کا ایک بطن۔

الکَعْبَۃُ: بیت الحرام، بیت اللہ۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ کی عبادت کی غرض سے اس کو تعمیر کیا تھا۔ اس کی تعمیر ثانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی، تاکہ دنیا میں اللہ کا نام لیا جائے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ اپنے وقت کا بہت بڑا بت کدہ بن گیا، اس کے متولی بنو جرہم تھے، ان کے بعد بنوخزاعہ اس کے کلید بردار ہوئے۔ اسی زمانے میں بت رکھے گئے، پھر قریش اس کے متولی ہو گئے اور ظہور اسلام تک یہی حالت رہی۔ اس طرح دنیا کے اس پہلے گھر میں، جو اللہ کی عبادت کے لئے تعمیر کیا گیا تھا، ۳۶۰ بت نصب کر دیئے گئے۔ آں حضرت ﷺ نے رمضان ۸ ہجری میں فتح مکہ کے وقت اس گھر کو ان بتوں سے پاک کیا۔ اس طرح سرزمین حجاز سے کفر کا خاتمہ ہو گیا۔

Marfat.com

کَعِنیت: ایک بت۔ عیسائیت قبول کرنے سے پہلے اہل صنعاء اس کی عبادت کرتے تھے، جو لکڑی کا تھا اور ۶۰ ہاتھ لمبا تھا۔

الکَفَفتَة: بقیع الغرقد کا نام، اہل مدینہ کے قبرستان کا ایک نام۔

الکَفَّینِ (ذو): قبیلہ بنو دوس کا بت، جو لکڑی سے بنا ہوا تھا۔ اس کا ذکر طفیل بن عمرو الدوسی کے سریے میں آتا ہے، جو ربیع الاول ۹ھ قمری (شوال ۸ ہجری قمریہ شمسی/ جون۔ جولائی ۶۳۰ء) میں ذو الکفین کی طرف بھیجا گیا تھا۔

کِلَاب: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کا نام، جس کے بارے میں آتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے لئے منبر بنایا تھا۔

کِلَاب بن ربیعه: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک عظیم بطن۔

کِلَاب بن مُرَّة: مُرَّہ بن کعب کے لڑکے اور قصیؔ کے والد تھے، بڑی تعداد میں شکاری کتے رکھتے تھے، اس لئے کلاب کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، علامہ قسطلانی نے حکیم، مغلطائی نے عروہ اور ابن سعد نے مُہذب بیان کیا ہے۔

کِلَاب بن مُرَّة: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

کِلَاب بن معاویه: عدنانیوں میں معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک فخذ۔

کِلَاب کا وفد: یہ وفد ۹ ہجری میں آیا۔ اس میں ۱۳ آدمی تھے۔ یہ لوگ پہلے ہی حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام لا چکے تھے۔

کُلَافٌ: مدینے کی ایک وادی کا نام۔

کلب: قحطانیوں میں خثعم کا ایک بطن، یہ لوگ حجاز میں رہتے تھے۔ قحطانیوں میں ازد کے بجیلہ کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں عبداللہ بن غطفان کا ایک فخذ۔

کَلب (وفد): پہلے اس قبیلے کے دو آدمی عمرو بن جَبَلَہ بن وائل بن الجلاحْ الکَلبی اور عاصم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا تو انہوں نے اسے قبول کرلیا۔ بعد میں دو آدمی اور مشرف با اسلام ہوئے۔

کلب وَبَرَة: قحطانیوں کے قضاعہ کا ایک بطن، یہ لوگ دومۃ الجندل، تبوک اور اطرافِ شام میں رہتے تھے۔

Marfat.com

کُلثوم: ان کا پہلا نکاح ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے ہوا تھا۔ اس نے باپ کے کہنے پر ان کو طلاق دے دی تھی۔ حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد ربیع الاول ۳ ہجری میں حضرت عثمانؓ سے ان کا نکاح ہوا۔ شعبان ۹ ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

کُلثُوم بن الْهِدم: یہ قبیلۂ اوس اور عمرو بن عوف کے خاندان سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جب ہجرت کر کے قبا میں تشریف لائے تھے تو آپ ﷺ نے ان ہی کے مکان پر قیام فرمایا تھا۔ مسجد قبا بھی ان ہی کی زمین پر تعمیر کی گئی تھی۔ انہوں نے ہجرت کے پہلے سال وفات پائی۔

کُلَیب بن حُبشِیَہ: قحطانیوں میں خزاعہ کا ایک بطن۔

کُلَیب بن ربیعہ: عدنانیوں میں تغلب بن وائل کا ایک بطن۔

کُلَیب بن یَربُوع: عدنانیوں میں یربوع بن حنظلہ کا ایک قبیلہ۔

کُلَیَۃ: مکے اور مدینے کے درمیان ٹھہرنے کی ایک جگہ۔ جحفہ کے قریب ایک وادی۔

کَملَی: بَرذروان کا دوسرا نام، مزید تفصیل کے لئے دیکھئے بَر ذَرْوَان۔

کِنَانَۃ: خُزَیمَہ بن مُدرِکَہ کے لڑکے کا نام ہے۔ ان کی کنیت ابونضر تھی۔ ان کے علم و فضل کی وجہ سے عرب کے لوگ ان کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔

کِنَانَۃ: قحطانیوں میں قضاعہ کے کلب میں عذرۃ کا ایک بطن۔ نیز دیکھئے خیف بنی کنانہ۔

کِنَانَۃ (وفد): بنی کنانہ کی طرف سے واثلہ بن الاسقع اللیثی بطور وفد اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب آپ تبوک کے لئے تیاری فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کس لئے آئے ہو؟ انہوں نے اپنا حسب نسب بتانے کے بعد عرض کیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کے لئے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے بیعت لی اور وہ واپس اپنے قبیلے میں چلے گئے۔ پھر جلد ہی واپس آ کر غزوۂ تبوک میں شامل ہو گئے۔

کِنَانَۃ بن خزیمہ: عدنانیوں کا ایک عظیم قبیلہ، یہ لوگ بِیض، المطھر اور ودان میں رہتے تھے۔

کِنَانَۃ بن یَشکُر: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

کِندَۃ: یمن کا ایک قبیلہ۔

Marfat.com

کِنْدَۃ (وفد): ۸۰ آدمیوں پر مشتمل یہ وفد دس ہجری میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سب اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے۔

کِنْدَۃ بن عُفَیر: کندہ کا ایک عظیم قبیلہ، یہ لوگ جبال یمن میں حضر موت سے متصل آباد تھے۔

کُنَّۃ: عدنانیوں میں ہوازن کے ثقیف کا ایک بطن۔

کَنِیْسَۃ: وہ عالیشان عبادت خانہ، جو ابرہہ نے بیت اللہ کی رونق کم کرنے کے لئے تعمیر کرایا تھا۔

کَوَاکِب: مدینے اور تبوک کے درمیان ایک معروف پہاڑ۔

کَوْثَر: خیر کثیر۔ عطائے کثیر۔ ساتویں آسمان کی بالائی سطح پر واقع ایک نہر کا نام، جس کے پیالے، یاقوت، موتی اور زبرجد کے ہیں اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ یہ آں حضرت ﷺ کے لئے مخصوص ہے۔ ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوثر جنت کی نہر ہے، جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے، اور فرمایا کہ جس نے آب کوثر پی لیا، اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

کُوْثٰی: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے پیدائش، یہ بابل کے شمال مشرق میں، بابل سے تقریباً ۴۰ کلومیٹر پر تھا۔ معجم البلدان میں ہے کہ یہ نہر کُوْثٰی کے کنارے واقع تھا، جو فرات سے نکلی ہوئی نہروں میں سے پہلی نہر تھی۔

کوہ سَلْع: دیکھئے سَلْع۔

کَھَانَت: آئندہ پیش آنے والے واقعات اور آسمانی خبروں کے بارے میں بتانے والا علم۔

الکَہف: اس وسیع غار کو کہتے ہیں، جو پہاڑ کے اندر ہو۔ اصحاب کہف کا غار۔

کَہف بنی حَرَام: دیکھئے کَہف سَلْع۔

کَہف سَلْع (غارِ سلع): یہ غار مسجد بنی حرام کے قریب واقع ہے۔ غزوۂ خندق کے دنوں میں آپ ﷺ رات کو اس غار میں آرام فرمایا کرتے تھے۔ یہاں آپ ﷺ پر وحی بھی نازل ہوئی تھی۔

کَیدَمَۃ: مدینے میں اموال کی معروف جگہ، جہاں احاطے والے کھجور کے باغات ہیں۔ عبد الرحمن بن عوف نے ازواج مطہرات کے لئے ان کی وصیت کی تھی۔

Marfat.com

باب اللام

اللّابَتَانِ: اس سے مدینے کے مشرقی اور مغربی حرے مراد ہیں، یعنی حرۃ واقم جو مدینے کے مشرق میں طریق مطار کی طرف ہے اور حرۃ الوبرۃ جو مدینے کے مغرب میں واقع ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینے کی دونوں لابتوں کے درمیان جو کچھ ہے، وہ حرام (قابل احترام) ہے۔ مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے مکے کو محترم بنایا اور مدینے کی دونوں لابتوں کے درمیان جو کچھ ہے، میں اس کو محترم بناتا ہوں۔

لَابِیَة: دیار ھذَیل اور دیار بنی سلَیم میں شَابَة کے قریب ایک جگہ۔

لَات: عرب کا ایک مشہور بت۔ طائف میں بنو ثقیف کا عبادت خانہ۔ وہ بیت اللہ کی مانند اس کی تعظیم کرتے تھے۔ لات کے معنی ہیں ستو گھولنے والا۔ یہ ایک شخص تھا، جو حاجیوں کو ستو پلایا کرتا تھا، بعد میں عمرو بن لحی کے ایما پر اس کا بت بنا کر اس کی پوجا کی جانے لگی۔

لَاحِج: مکہ کے نواح میں ایک جگہ۔

لُبَابَہ بنت الحَارِث: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی، جو خواتین میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے مسلمان ہوئیں۔

لِبَن: دیکھیے اضاءۃ لبن۔

لُبنی بن زُرَیق: قحطانیوں میں کہلان کے طیّ کا ایک بطن۔

لُبنی بن سعد: عدنانیوں میں قریش کے بنی سأمہ بن لوئ کا ایک بطن۔

Marfat.com

لُبنَی بن ضَبَیرَۃ: عدنانیوں میں قریش کے بنی سأمہ بن لوئ کا ایک بطن۔

لُبنَانِ: لُبن کا تثنیہ۔ مکے میں عرفات کے قریب دو پہاڑ۔ ان میں سے ایک کو لُبن الاسفل اور دوسرے کو لبن الاعلیٰ کہتے ہیں۔

لَبِیبَۃ: یہ ایک کنیز تھیں اور مسلمان ہو گئی تھیں۔ حضرت عمر اپنے اسلام سے پہلے جب ان کو مارتے مارتے تھک جاتے تو کہتے کہ میں نے تجھے رحم کی بنا پر نہیں چھوڑا، بل کہ اس وجہ سے چھوڑا ہے کہ میں تھک گیا ہوں۔

لَبِید: حرب کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں سلیم کا ایک بطن، یہ لوگ مدینے کے قریب بُرقہ میں رہتے تھے۔

لَجَان: بنی سُلَیم کے پتھریلے علاقے کے قریب ایک وادی۔

لُجَیم بن صعب: عدنانیوں میں ربیعہ بن نزار کا ایک بطن۔

لَحف: لحاف اوڑھنا۔ حجاز کی ایک وادی۔

لِحف: بغداد کے نواح میں ایک مشہور جگہ۔ اس کو لحف اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جبال ہمذان کے دامن میں واقع ہے۔

لِحف الجَبَل: پہاڑ کا دامن۔

لِحیَان: ہذیل کا ایک عشیرہ، یہ لوگ مکے کے مشرقی جانب رہتے تھے۔ قحطانیوں میں جرہم کا ایک بطن۔

لِحیَان (بنو): یہ لوگ اَمَج کے مشرق میں عُسفَان کی جانب آباد تھے، جو مکے اور مدینے کے درمیان مکے سے دو مرحلے پر واقع ہے۔

لِحیَان (غزوہ): یہ غزوہ یکم ربیع الاول ۵ ہجری قمری (یکم ذی قعدہ ۵ ھ قمریہ شمسی/ ۲۱ جولائی ۶۲۷ء) بروز منگل ہوا۔ بنولحیان عسفان کی جانب آباد تھے، جو مکے اور مدینے کے درمیان دو مرحلوں پر واقع ہے۔ شہداءِ رَجیع کا بدلہ لینے کے لئے آپ ﷺ دو سو صحابہ کے ہمراہ بنولحیان کے ارادے سے نکلے۔ بنولحیان آپ ﷺ کی اطلاع پاتے ہی پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے۔

لِحیَان بن ھذیل: عدنانیوں میں ہذیل کا ایک بطن۔

Marfat.com

لَحیِ جَمَل: یہ چار مقامات ہیں، ۱۔ حرمین کے درمیان ایک مقام، جو مدینے سے زیادہ قریب ہے۔ یہ سقیا سے ۶ یا ۷ میل پر جحفہ کی گھاٹی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سقیا اور القاحہ سے پہلے ہے اور العرج کے بعد اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سقیا کے بعد اور الابواء سے پہلے ہے، ۲۔ فید اور مدینے کے درمیان ایک جگہ، ۳۔ نجران اور تثلیث کے درمیان ایک مقام، جو حضرموت سے مکہ جانے والے راستے پر ہے، ۴۔ یمامہ میں ۲ پہاڑ، جن کو لحیا جمل کہتے ہیں۔

اللَّحِیف: آپ ﷺ کے ایک گھوڑے کا نام، جو ربیعہ بن ابی ابراء نے آپ کو ہدیہ کیا تھا۔

الخَلّ: مدینے سے متصل جبل سَلع کے نزدیک ایک جگہ۔

لَخم: عرب کا ایک قبیلہ، جو وادی القرٰی سے آگے آباد تھا۔

لَخم بن عدی: قحطانیوں کے زید بن کہلان میں مالک بن عدی بن حارث بن مُرّ بن اُدَد کا ایک عظیم بطن۔

لُدّ: بیت المقدس کے قریب فلسطین کے نواح میں ایک بستی۔ اسی بستی کے دروازے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو پائیں گے اور اس کو قتل کریں گے۔

لِزاز: ایک گھوڑے کا نام، جو مقوقس نے آپ ﷺ کو ہدیہ کیا تھا۔

لَطِیفَۃ: یہ کنیز تھیں اور ام غنیس کی بیٹی تھیں۔ اسلام لانے کے جرم میں ان کو بھی سخت تکلیفیں دی گئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر ان کو آزاد کیا۔

لَعْلَع: مسجد الحرام کے شمال میں قرارۃ سے متصل ایک پہاڑ کا نام۔ جبل الہندی کے ایک جانب ایک پہاڑ کا نام، اس کو جبل الفِلفِل بھی کہتے ہیں۔ موصل کی طرف دیار نبی بکر میں پانی کی ایک جگہ۔

لِفت یا لَفت یا لَفِت: حرمین کے درمیان جبل قدید اور خلیص کے درمیان پہاڑی راستہ، جو خلیص سے ۳ میل پر ہے۔ مکے اور مدینے کے درمیان وادی ہرشیٰ کے قریب ایک گھاٹی۔ السوارقیہ کے قریب بھی ایک لفت ہے۔

لَقف یا لِقف: قُوْرَان کے بالائی علاقے میں سَوَارْقِیَۃ کے نواح میں ایک فرسخ کے فاصلے پر ایک وادی ہے۔ میٹھے پانی کے کثیر چشموں کا علاقہ، جہاں کسی قسم کی کھیتی باڑی نہیں ہوتی اور

Marfat.com

نہ اس میں کھجور ہوتی ہے، کیوں کہ وہ زمین بہت سخت ہے۔اس کا ذکر طریق ہجرت میں آتا ہے۔

لَقیط بن الحارث: قحطانیوں کے شنوءۃ کا ایک بطن۔

لِوَاء: رایہ سے چھوٹا جھنڈا، جس میں بانس لگا ہوا ہو۔علم برداری۔ جنگ کے لئے علم برداری کا کام بنوعبدالدار کے ذمے تھا۔

لُوَیٰ بن غالب: غالب بن فِہر کے بیٹے کا نام۔ان کی کنیت ابوکعب تھی۔

لہب (ابو): آں حضرت ﷺ کے ایک چچا۔اس کا نام عبدالعزیٰ اور کنیت ابو عتبہ تھی۔سرخ و سفید ہونے کی وجہ سے اس کو ابولہب (شعلے والا) کہا جاتا تھا۔یہ اور اس کی بیوی اسلام کے سخت دشمن تھے۔اسی نے صفا پہاڑی پر آپ ﷺ کا وعظ سن کر آپ کے لئے کہا تھا کہ (نعوذ باللہ) ہلاکت ہو آپ کے لئے، کیا آپ (ﷺ) نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا۔اسی پر سورۂ لہب نازل ہوئی، جس میں دونوں میاں بیوی کا ذکر ہے۔

اللِّیث: اسفل مکہ میں ایک جگہ۔ابن اسحاق کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے دستے کے ساتھ جس میں، اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے لوگ تھے، اسی جگہ سے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

اللِّیث: السراۃ کے زیریں علاقے میں ایک وادی۔حجاز میں ایک جگہ۔دیار ہذیل میں ایک جگہ۔

اللَّیث: حضرموت کا ایک قبیلہ۔یہ لوگ وادیٔ رقیہ میں رہتے تھے۔

لَیث بن بکر: عدنانیوں میں کنانہ بن خزیمہ کا ایک بطن۔

لَیث بن سَود: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

لَیلَۃُ التَّعرِیس: وہ رات جس میں غزوۂ خیبر سے واپسی میں آپ ﷺ کی فجر کی نماز قضا ہوئی تھی۔

لِیَۃ یا لِیَۃ: طائف کے مشرق میں ۸ میل پر ایک وادی۔اس کے بالائی حصے میں بنوثقیف رہتے تھے اور زیریں حصے میں ہوازن کے بنونصر۔غزوۂ حنین سے واپسی میں طائف جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ یہاں سے گزرے تھے۔غزوۂ طائف میں اس کا ذکر آتا ہے۔

اللُّیَینِ: کبکب کے قریب ایک چھوٹا پہاڑ۔

Marfat.com

باب المیم

مَآب: شام میں ارض البلقاء کے نواح میں ایک شہر۔

المَأثُور: آپ ﷺ کی ملکیت میں آنے والی پہلی تلوار۔ یہ تلوار آپ کو اپنے والد کے ترکے میں ملی تھی۔ ہجرت کے وقت آپ ﷺ اس کو مدینے لے گئے تھے۔

مُؤتَہ: شام کی حدود میں بلقاء کی بستیوں میں سے ایک بستی، جہاں ۸ ہجری میں غزوۂ مُؤتَہ ہوا۔ یہ دمشق سے ۲ مرحلوں پر اور مدینے سے ۲۸ مرحلوں پر واقع ہے۔ یہاں کی تلواریں مشہور تھیں۔

مُؤتہ (سریہ): جمادی الاولیٰ ۸ ہجری قمری (ذی الحجہ ۷ھ قمریہ شمسی/ستمبر ۶۲۹ء) میں ہوا۔ اس میں ۳ ہزار مسلمانوں نے حصہ لیا۔ آپ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر فرمایا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوں گے اور وہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان جس کو چاہیں، اپنا امیر منتخب کر لیں۔ دوسری طرف شاہِ روم (ہرقل) کی سربراہی میں کفار کا لشکر ڈھائی لاکھ افراد پر مشتمل تھا۔ حق اور باطل کے اس معرکے میں سب سے پہلے حضرت زید شہید ہوئے، پھر حضرت جعفر اور آخر میں عبداللہ بن رواحہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ پھر مسلمانوں نے اتفاق رائے سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر منتخب کر لیا۔ انہوں نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور مسلمانوں کی صفوں کو نئے سرے سے ترتیب دے کر کافروں پر ٹوٹ پڑے۔ اللہ کی

Marfat.com

نصرت سے جنگ کا پانسا پلٹ گیا اور کفار کو عبرت ناک شکست ہوئی۔ اس جنگ میں صرف ۱۲ صحابہ کرام شہید ہوئے، جبکہ کافروں کے اتنے آدمی واصلِ جہنم ہوئے کہ ان کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے اور ان کا اسلحہ اور ساز و سامان مسلمانوں کا مالِ غنیمت بنا۔

مَارِب: یمن کے بڑے شہروں میں سے ایک بڑا اور تاریخی شہر، جو قوم سبا کا دارالحکومت تھا۔ یہ شہر حضرموت اور صنعاء کے درمیان، صنعاء سے چار دن کی مسافت پر ہے۔

اَلْمَاْزِمَان: اَلْمَاْزِنُ کا تثنیہ۔ دو پہاڑوں کے درمیان ایک تنگ راستہ۔ مکے میں مَشْعَرُ الْحَرَام اور عرفات کے درمیان ایک جگہ۔ عرفات حدودِ حرم سے باہر ہے، البتہ حرم کی حدود مأزمان تک ہیں۔

مَاءُ السَّمَاء: عرب کے ایک مشہور قبیلے کا نام۔

ماجہ (ابن): ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ ربعی قزوینی رحمہ اللہ۔ ولادت قزوین، ۲۰۹ ہجری، وفات پیر ۲۲ رمضان ۲۷۳ ہجری، عمر ۶۴ سال۔ ابوعبداللہ ان کی کنیت تھی اور ماجہ ان کی والدہ کے نام کا جز و تھا۔ انہوں نے تفسیر، حدیث اور تاریخ میں کمال پیدا کیا۔ کئی کتابیں لکھیں، جن میں سے تفسیر ابن ماجہ اور التاریخ ناپید ہیں، لیکن سنن ابن ماجہ محفوظ و مقبول ہے اور صحاح ستہ کا حصہ ہے۔ اس میں کل ۴۳۴۱ احادیث ہیں۔ ان میں سے ۳۰۰۲ دیگر کتب خمسہ میں موجود ہیں اور ۱۳۳۹ زائد ہیں۔

مَارِدِین: دُنَیسَر اور نَصِیبِین کے قریب ایک پہاڑ کی چوٹی پر ایک مشہور قلعہ۔

ماریہ بنت شمعون القِبطِیَّۃ: رسول اللہ ﷺ نے اپنا نامۂ مبارک دے کر حاطب بن ابی بلتعہ کو مصر کے بادشاہ مقوقس کے پاس بھیجا۔ اس کا نام جریج بن مینا قبطی تھا۔ اس وقت وہ مصر کے تاریخی شہر اسکندریہ میں تھا، جو اس کا دارالسلطنت تھا۔ حضرت حاطب نے اسکندریہ پہنچ کر دیکھا کہ بادشاہ دریا کے کنارے ایک جھروکے میں بیٹھا ہوا ہے۔ انہوں نے آپ ﷺ کا نامۂ مبارک اشارہ کر کے بادشاہ کو دکھایا تو اس نے آپ کو بلا لیا۔ بادشاہ نے نہایت عزت و احترام سے آپ ﷺ کا نامۂ مبارک لیا اور پڑھا۔ بادشاہ نے جو چیزیں ہدیے کے طور پر آپ ﷺ کو بھیجیں، ان میں دو لڑکیاں ماریہ بنت شمعون اور ان کی بہن سیرین بھی تھیں۔ یہ دونوں مدینے پہنچنے سے پہلے ہی مسلمان ہو

Marfat.com

گئیں۔ ماریہ سے آپ نے نکاح فرمالیا اور سیرین حضرت حسان بن ثابت کو ہبہ کر دی۔ آپ ﷺ کے صاحب زادے حضرت ابراہیم ان ہی کے بطن سے پیدا ہوئے۔ ۱۶ھ حضرت عمر کے دورِ خلافت میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

مَازِنْ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں مُرّ بن مالک بن اوس کا ایک فخذ۔

مَازِنْ بن الازد: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

مَازِنْ بن شَیبان: عدنانیوں میں بکر بن وائل کے شیبان کا ایک بطن، یہ لوگ عُمان میں رہتے تھے۔

مَازِنْ بن فَزارَہ: عدنانیوں کا ایک بطن، یہ لوگ دیارِ مصر میں رہتے تھے۔

مَازِنْ بن کعب: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

مَازِنْ بن مالک: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

مَازِنْ بن منصور: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

مَازِنْ بن نجار: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

مالک (امام): ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالک بن عامر اصبحی حمیری رحمہ اللہ۔ ولادت مدینہ منورہ، ۹۳ ہجری، وفات مدینہ منورہ، اتوار ۱۰ ربیع الاول ۱۷۹ ہجری، عمر ۸۶ سال۔ آپ کے دادا ابو عامر صحابی تھے اور بدر کے سوا تمام غزوات میں شریک رہے۔ امام مالک نے ۱۷ برس کی عمر میں حدیث کا درس دینا شروع کیا۔ ایک لاکھ احادیث اپنے ہاتھ سے لکھیں، ہمیشہ مدینہ منورہ میں رہے، صرف ایک مرتبہ حج کے لئے مکے گئے۔ خلیفہ منصور کے اصرار پر مؤطا لکھی، جو چالیس سال میں مکمل ہوئی۔ اس میں ۱۰۲۷ احادیث ہیں۔ آپ امام دار الہجرۃ کے لقب سے مشہور ہیں اور آئمہ اربعہ میں سے ہیں۔

مالک: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن، جو عُمان میں رہتے تھے۔ عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے جعفر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔ حجاز کے ایک قبیلے جہینہ کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے خفاجہ بن عمرو بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک فخذ۔ عدنانیوں میں تمیم کے بنی زید کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں غسان کے عمرو بن مازن کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں قیس

Marfat.com

بن عیلان کے معاویہ بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ کا ایک بطن۔

مالک بن اَبان: قحطانیوں میں طیئ کا ایک بطن۔

مالک بن امرئ القیس: عدنانیوں میں تمیم بن مُرّ کا ایک بطن، یہ لوگ یمامہ کے قریب رہتے تھے۔

مالک بن حارث: قحطانیوں میں کہلان کے مُرّہ بن اُدَد کا ایک بطن۔

مالک بن حنظلہ: عدنانیوں میں تمیم بن مُرّ بن اُدّ کا ایک بطن۔

مالک بن زُغبہ: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

مالک بن زَهران: مُفَرِج کا ایک بطن۔

مالک بن زید: قحطانیوں کے ہمدان کا ایک بطن۔ قحطانیوں کے کہلان کا ایک بطن۔

مالک بن زید مناۃ: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔ قحطانیوں کے ازد میں خزرج کا ایک بطن۔

مالک بن سَلَمہ: عدنانیوں کے قشیر کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں زبید کا ایک بطن۔

مالک بن سِنان: یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ غزوۂ احد میں جب رسول اللہ ﷺ زخمی ہو گئے اور چہرۂ انور پر خون بہنے لگا تو حضرت مالک بن سنان نے تمام خون چوس کر چہرۂ انور کو صاف کر دیا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس شخص کے منہ کو میرے خون نے مس کیا، اس کو جہنم کی آگ نہیں پہنچے گی۔

مالک بن شہاب: قحطانیوں کے ہمدان میں دَوْمان بن بَکِیل بن جشم کا ایک بطن۔

مالک بن شَیبان: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

مالک بن صَعب: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

مالک بن عمرو: عدنانیوں میں تمیم بن مُرّہ کا ایک بطن۔ ثُمامہ کا ایک بطن۔ قحطانیوں کے شنوءۃ کا ایک بطن، یہ لوگ عُمان میں رہتے تھے۔

مالک بن عَنَس: قحطانیوں میں مذحج کے نخع کا ایک بطن۔

مالک بن غیلان: قحطانیوں میں ہمدان کے دَومان بن بَکیل کا ایک بطن۔

مالک بن کعب: قحطانیوں میں قضاعہ کے اسد کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں ازد کے غسان کا ایک بطن۔

Marfat.com

مالک بن کِنَانَہ: کنانہ بن خزیمہ کے لڑکے کا نام۔ عدنانیوں میں کنانہ کا ایک بطن۔

مالک بن مازن: عدنانیوں میں تمیم کا ایک بطن۔

مالک بن معشر: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

مالک بن نجار: قحطانیوں میں خزرج کے بنی نجار کا ایک بطن۔

مالک بن نخع: قحطانیوں میں مذحج کا ایک بطن۔

مالک بن نَضر: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

مالک بن نَضر: یہ عرب کے بادشاہ تھے، اسی لئے ان کا نام مالک مشہور ہوا۔ ان کی کنیت ابو الحرث تھی۔

مالک بن نمَارہ: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

مَاوَان: یمامہ کے علاقے میں ایک بستی کا نام۔ بنی ھِزّان وہاں آباد تھے۔ بصرہ کے حاجیوں کے راستے پر معدن بنی سلیم کے شمال مشرق میں ایک جگہ۔

مَاوِیَہ بن کعب: کعب بن لُوی، سامَہ بن لُوی اور عوْف بن لُوی کی ماں کا نام۔

مَبَابِدَہ: آج کل ثنیۃ الغلیاء کو مَبَابِدَہ کہتے ہیں۔ یہ مکے کے اوپر کی جانب سے شہر میں داخل ہونے کا مقام ہے۔

مُبَارِزَہ: دو افراد کا ایک دوسرے کو مقابلے کی دعوت دینا۔

مَبذُول بن عامر: عدنانیوں میں عامر بن ربیعہ کا ایک بطن۔

مَبذُول بن مالک: قحطانیوں میں ازد کے خزرج کا ایک بطن۔

مُبرِق: اوس بن عمرو کا ایک بطن، جو حیرہ میں رہتے تھے۔

المَبرَک: مدینے کے اندر مسجد نبوی کے پیچھے مشرقی جانب آپ ﷺ کے قدموں کی طرف ایک جگہ۔ آپ ﷺ کی مدینے آمد کے موقع پر آپ کی اونٹنی اسی مقام پر بیٹھی تھی۔

مَبرَک: مکے میں عرفات کے قریب ایک پہاڑ، جہاں وادی عرنہ میں ابرہہ کا ہاتھی اس وقت بیٹھ گیا تھا، جب اس نے بیت اللہ کے انہدام کے لئے پیش قدمی کا ارادہ کیا تھا۔

مُتالِع: مدینے کے شمال مشرق میں نجد کے علاقے قصیم میں ایک پہاڑ۔

المُتَکَأ: وہ جگہ جہاں انسان تکیہ لگاتا ہے۔ مکے میں اجیاد میں ایک مسجد۔ کہا جاتا ہے کہ رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ یہاں ٹیک لگا کر بیٹھے تھے اور نماز بھی پڑھی تھی۔

مُتَمَتِّع: حج تمتع کرنے والا۔

مِثْقَال: وزن کا ایک پیمانہ، جو سو جو یا چار ماشے چار رتی کے برابر ہے۔ جمع مَثَاقِیل۔

مِثْقَب: مکے اور مدینے کے درمیان ایک راستے کا نام۔

مَثْنَاۃ: موجودہ طائف شہر سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر جنوب مغرب کی طرف ایک چھوٹی سی بستی، جو طائف ہی کا حصہ سمجھی جاتی ہے۔ یہ بستی اس جگہ بتائی جاتی ہے، جہاں آپ ﷺ کے زمانے میں اصل طائف شہر آباد تھا۔

مُثَنّٰی بن حارثہ: صحابی ہیں۔ قبیلہ بنی ذہل بن شیبان کے ایک ماہر حرب، اور عہد صدیقی اور عہد فاروقی کے مشہور جرنیل۔

مُجَاخ یا مَجَاخ یا مِجَاج: مکے کے نواح میں ایک جگہ۔ حدیث ہجرت میں اس کا ذکر آتا ہے۔ اس علاقے میں ۴ مدلج ہیں، ۱۔ مُدْلَجَة لِقف، ۲۔ مُدْلَجَة مَجَاج، ۳۔ مُدْلَجَة ثَقِیب، ۴۔ مُدْلَجَة تِعْهِن، ان میں سے ۳ کا ذکر حدیث ہجرت میں آتا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ راستے کا رہنما آں حضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کو لے کر مدلجہ لقف سے گزرا، پھر مدلجہ مجاج سے۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ اس کو مجاح کہا جاتا ہے، لیکن صحیح مجاج ہے۔

المَجَاز (ذو): عرفات سے ۳ میل کے فاصلے پر کبکب کے نواح میں عرب کا ایک مشہور بازار اور میلہ۔ مَجَنَّہ میں بیس روز قیام کرنے کے بعد لوگ اس میلے میں آتے اور ایام حج تک مقیم رہتے تھے۔ اصمعی کہتے ہیں کہ عرفات کے پیچھے کبکب میں ہذیل کا پانی۔ ینبع اور القصیبہ کے قریب بھی اسی نام کی ایک جگہ تھی۔

مُجَاشِع بن دَارِم: عدنانیوں میں حنظلہ کا ایک بطن۔

مُجَاعَة بن مالک: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

مُجْتَمِعُ الأَسْیَال: وہ مقام جہاں وادی بطحان، وادی العقیق، الزغابہ اور النقمی کا سیلابی پانی جمع ہو کر ایک ریلے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ غزوۂ احزاب میں اس کا ذکر آتا ہے۔

المُجْتَهَز: مدینے میں ایک جگہ کا نام۔

Marfat.com

مِجْدَلْ: اس کی جمع مجادل ہے۔ بلادِ عرب میں ایک موضع کا نام۔

مَجْدِی بن عمرو الجھنی: یہ شخص مسلمانوں اور قریش دونوں کا حلیف تھا۔ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا سریہ سیف البحر پہنچا تھا اور کفار سے جنگ کے لئے صفیں قائم ہوگئی تھیں تو اسی شخص نے معاملہ رفع دفع کرایا تھا۔

مَجْزُ الکبش: مکے میں منیٰ کی وادیٔ محصب میں ایک جگہ۔

مَجْمَعُ الأَسْیَالْ: دیکھئے مجتمع الاسیال۔

المَجْمَعَۃ: وادی نخلہ میں بلادِ ہذیل کی ایک جگہ۔

مِجَنّ: پرتلائے ڈھال۔ جمع مَجَانّ۔ آپ ﷺ کے پاس ایک ڈھال تھی، جس کا نام ذقن تھا۔

مُجَنِّبَۃُ الْجَیش: لشکر کا وہ حصہ، جو مَیْمَنَہ اور مَیْسَرَہ کے درمیان ہوتا ہے۔

المُجَنِّبَتَیْن: لشکر کے دائیں اور بائیں حصے۔

مَجَنَّۃ (ذو): اسفلِ مکہ سے چند میل پر مرّ الظہران میں جبل الاصفر کے قریب ایک شہر۔ زمانۂ جاہلیت میں عرب کا ایک مشہور میلہ، جو مَرّ الظَّھران میں عُکَاظ کے بعد لگتا تھا۔ عرب کے لوگ عُکَاظ کے بعد مَجَنَّۃ منتقل ہوجاتے اور بیس روز قیام کرتے۔

مجنون: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے بنی کلاب کا ایک بطن۔

مَجُوس: آتش پرست۔ مجوسیت ایران کا سرکاری مذہب تھا۔ عربوں پر ایران کے مذہبی اثرات نہ ہونے کے برابر تھے، صرف قبیلہ بنی تمیم کے کچھ لوگ مجوسی ہوگئے تھے۔

مَجُوسِیت: آتش پرستی۔

مُحَارِب: فِہر بن مالک کے لڑکے کا نام۔ قبیلہ غطفان کی ایک شاخ کا نام۔

مُحَارِب (غزوہ): دیکھئے غزوۂ ذات الرقاع۔

مُحَارِب (وفد): یہ وفد سَوَاء بن الحارث کی سربراہی میں حجۃ الوداع کے سال آیا۔ اس میں ۱۰ آدمی تھے، جو اپنی قوم کی طرف سے وکیل بن کر آئے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور چند روز آپ ﷺ کی خدمت میں رہ کر واپس چلے گئے۔

مُحَارِب بن خَصَفَہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے محارب بن خصفہ کا ایک بطن۔

مُحَارِب بن سَعد: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

Marfat.com

مُحَارِب بن عمرو: عدنانیوں میں عبدالقیس کا ایک بطن، یہ لوگ بحرین کے قریب رہتے تھے۔

مُحَارِب بن فِہر: عدنانیوں میں فہر بن مالک کا ایک بطن۔

مُحَارِب بن مُرّہ: عدنانیوں میں محارب بن اُدّ بن طابخہ بن الیاس کا ایک بطن۔

مَحْبَلَۃ: مکہ کے قریب صَفِینَۃ میں میٹھے پانی کی ایک جگہ۔

المَحجَۃ: حوران کی بستیوں میں سے ایک بستی۔ جُحفَۃ سے مکے کی طرف جاتے ہوئے خَزّاز کے دائیں جانب غَدِیر خُم کے قریب ایک مقام۔

مَحجَرَۃ (اموال): بتوں پر چڑھاوے کے اموال اور نذرانوں کا انتظام۔ یہ کام بنوسہم کے سپرد تھا۔

مِحجَن: ہر وہ لکڑی، جس کا سرا ٹیڑھا ہو۔ ہاتھ کی چھڑی، اسٹک وغیرہ۔ دَھنا میں بنی ضَبّہ کی ایک جگہ۔

المَحدَث: تہامہ میں بنی ذئِل کی پانی کی جگہ کا نام۔ طریق مکہ میں نقرہ کے بعد چھ میل پر ام جعفر کی ایک منزل۔ المَہد کی جانب ایک بستی، جو آپ ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر کو عطا فرمائی تھی۔

مَحذُورَہ (ابو): ان کا نام سلمہ بن معیر تھا۔ یہ نہایت خوش الحان اور بلند آواز تھے۔ فتح مکہ کے دن انہوں نے تمسخر کے طور پر اذان کہی۔ آپ ﷺ نے آواز سن کر ان کو اپنے پاس بلوایا اور حکم دیا کہ اذان دو۔ آپ ﷺ نے ان کو ایک تھیلی عنایت فرمائی، جس میں کچھ درہم تھے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے سینے اور پیشانی پر اپنا دست مبارک پھیرا تو فوراً ان کا دل ایمان سے بھر گیا۔ ابومحذورہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے مکہ کا مؤذن مقرر فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے ان کی درخواست قبول فرمالی اور ان کو مکے کا مؤذن مقرر فرما دیا۔ اس وقت ان کی عمر ۱۶ سال تھی۔ ابومحذورہ اپنی وفات تک اہل مکہ کے مؤذن رہے، پھر ان کے خاندان میں ان کی اولاد در اولاد اذان کی وراثت منتقل ہوتی رہی۔

محرابِ تہجد: یہ محراب روضۂ مبارک کی شمالی جانب والی جالی سے ملے ہوئے چبوترے پر بنی ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ یہاں تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

محرابِ سلیمانی: یہ محراب، منبر اور محراب نبوی ﷺ کے غربی جانب واقع ہے۔ اس کو محراب حنفی بھی کہتے ہیں، کیوں کہ جس زمانے میں حنفی و شافعی اماموں کے پیچھے یکے بعد دیگرے دو جماعتیں ہونے لگی تھیں، اس زمانے میں حنفی امام اس محراب میں کھڑا ہوتا تھا۔ ترکی کے سلطان سلیمان عثمانی نے ۹۳۸ھ میں اس کو سنگ مرمر و سنگ موسیٰ سے تعمیر کرایا تھا، اس لئے اس کا نام محراب سلیمانی پڑ گیا۔

محرابِ عثمانی: مسجد نبوی میں توسیع فرمانے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس محراب میں کھڑے ہو کر امامت فرمایا کرتے تھے، اسی لئے اس محراب کو محراب عثمانی کہتے ہیں۔ یہ محراب مسجد نبوی کی قبلے والی دیوار کے وسط میں ہے۔

محرابِ فاطمہ: یہ محراب روضۂ مبارک کے اندر محراب تہجد کے جنوب میں بنی ہوئی ہے۔ یہ زائرین کو نظر نہیں آتی۔

محرابِ مشائخ حرم: یہ محراب اغواۃ کے چبوترے کے شمالی جانب واقع ہے۔ یہ شیخ الحرم کے بیٹھنے اور نماز پڑھنے کی جگہ تھی۔ آخری تعمیر میں یہاں محراب بنا دی گئی۔

محرابِ نبوی: یہ محراب روضۂ جنت (ریاض الجنہ) میں منبر کے مشرقی جانب ہے۔ اس کی پیشانی پر اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لکھا ہوا ہے۔ محراب کی غربی جانب هٰذَا مُصَلّٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے۔

مُحْرِمْ: احرام باندھنے والا۔

مُحَسِّرْ: منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ایک وادی، لیکن یہ نہ منیٰ کا حصہ ہے اور نہ مزدلفہ کا، بل کہ دونوں کے درمیان شمال سے جنوب کی طرف جاتی ہے۔ یہ دونوں کے درمیان حد فاصل ہے، اس لئے اس میں نہ وقوف مزدلفہ جائز ہے اور نہ وقوف منیٰ۔ یہاں سے جلدی گزرنا چاہئے، کیوں کہ یہاں اصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔

مُحْسِن: قحطانیوں میں زبید کا ایک بطن، یہ لوگ بلادِ شام میں رہتے تھے۔

مُحَصَّبْ: مکہ مکرمہ سے متصل منیٰ کی جانب ایک وادی۔ آج کل اس کو مَعَابِدَة کہتے ہیں۔ یہ منیٰ سے زیادہ قریب ہے۔ اس کو خَیفِ بنی کِنانَہ بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

المَخضَةُ: مکے اور مدینے کے درمیان جبل آرۃ کے دامن میں ایک بستی۔

محمد بن ابراھیم: عدنانیوں میں قریش کے عباس بن المطلب کا ایک بطن۔

محمد بن حنفیہ: عدنانیوں میں علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب کا ایک فخذ۔

محمد بن مسلمہ: ابوعبدالرحمن المدنی محمد بن مسلمہ الانصاری الاوسی۔ انصاری صحابی، غزوۂ تبوک کے علاوہ بدر سمیت تمام اہم غزوات میں شریک رہے۔ تبوک میں شریک نہ ہو سکے، بعد میں حضور ﷺ نے آپ کی معذرت قبول فرما لی۔ ۷۷ سال کی عمر میں ۴۶ھ میں وفات پائی۔

مُحَمَّد بن مَسلَمَہ (سریہ ۱): اس کو سریۂ نجد بھی کہتے ہیں۔ ۱۰ محرم ۶ ہجری قمری (۱۰ رمضان ۵ھ قمریہ شمسی/ ۳۱ مئی ۶۲۷ء) بروز اتوار ۳۰ سواروں کے ہمراہ محمد بن مسلمہ انصاری کو قرطاء کی جانب بھیجا گیا۔ قرطاء ایک قبیلے کا نام ہے، جو قیس عیلان کی ایک شاخ بنوعبد بن بکر کہلاتے ہیں۔ یہ قبیلہ مدینہ منورہ سے ۷ دن کی مسافت پر ہے۔ محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ان پر چھاپا مارا، ان کے ۱۰ آدمی مارے گئے اور باقی بھاگ گئے۔ ۱۵۰ اونٹ اور ۳۰۰۰ بکریاں غنیمت میں ہاتھ آئیں۔

مُحَمَّد بن مَسلَمَہ (سریہ ۲): ربیع الاول ۶ھ قمری (ذی قعدہ ۵ ہجری قمریہ شمسی/ جولائی۔ اگست ۶۲۷ء) میں بنوثعلبہ و بنوعُوَال کی جانب بھیجا گیا، جو مدینے سے ۴۰ میل کے فاصلے پر ربذہ کے راستے میں موضع ذو القَصّة میں آباد تھے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ۱۰ آدمی تھے، جن میں سے بیشتر شہید ہو گئے اور کفار کو غلبہ ہوا۔

محمد العتقی: محمد بن عبدالرحمن بن القاسم بن خالد بن جنادہ المصری۔ مؤرخ اور کئی کتب کے مصنف۔ جن میں التاریخ الکبیر، الوسیلة الی درک الفضیلة، سیرة العزیز، ادب الشہادة شامل ہیں۔ ۳۸۴ ہجری میں وفات پائی۔

مَحمُود: ابرہہ کے ہاتھیوں میں سے سب سے بڑے ہاتھی کا نام۔

مَحِیص: مدینے کے پاس ایک جگہ، یہ مخیض کے علاوہ ہے۔

مُحَیِّصَہ: یہ اپنے بھائی حُوَیِّصَہ سے چھوٹے تھے اور ان سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ کعب بن اشرف کے قتل کے بعد جب آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اس قسم کے گستاخ

Marfat.com

یہودیوں کو جہاں کہیں پاؤ، قتل کر ڈالو تو مُحَیِّصَہ نے ابن سُنَینہ یہودی کو قتل کر ڈالا، جو بڑا تاجر تھا۔

المَخا: یمن میں ساحلِ بحر پر زبید اور عدن کے درمیان ایک جگہ۔

مُخابَرۃ: خیبر کی فتح کے بعد یہودیوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ ہمیں یہیں رہنے دیں، تاکہ ہم یہاں رہ کر اس زمین کی خدمت اور اصلاح کریں۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر کہ صحابہ کو اتنی مہلت نہیں کہ زمین خود آباد کر سکیں اور نہ غلاموں کی اتنی تعداد ہے کہ ان سے زمین آباد کرالیں۔ آپ ﷺ نے اس شرط پر ان کی درخواست منظور فرمائی کہ اناج اور کھجور کی پیداوار میں سے ان کو نصف دیا جائے گا۔ یہ معاملہ چوں کہ سب سے پہلے خیبر میں ہوا، اس لئے اس کا نام مُخابَرۃ ہو گیا۔

المُختَبا: مکے میں صفا کے قریب دار ارقم بن ارقم مخزومی میں ایک مسجد۔ اس کو دار الخَیزُران بھی کہتے ہیں۔ علانیہ تبلیغ سے پہلے رسول اللہ ﷺ اسی جگہ پوشیدہ طور پر تبلیغ اسلام فرمایا کرتے تھے۔ اسی مکان میں حضرت عمر اسلام لائے۔ مزید دیکھئے دار ارقم۔

المِخذَم: آپ ﷺ کی ایک تلوار کا نام، یہ تلوار قبیلہ طَیّ کے بت الفلس کے ہتھیاروں میں سے آپ کے حصے میں آئی تھی۔

مُخرِئ: وادی الصفراء کے دو پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر جب آپ ﷺ الصفراء سے آگے بڑھے تو آپ نے دونوں پہاڑوں کے نام دریافت فرمائے۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ ان میں سے ایک کا نام مُسلِخ ہے اور دوسرے کا نام مُخرِئ ہے۔ آپ ﷺ نے دونوں کے درمیان سے گزرنا پسند نہیں فرمایا، بل کہ اس (وادی الصفراء) کو بائیں طرف چھوڑ کر دائیں طرف وادیٔ ذفران کی طرف چلے۔

مَخزُوم: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے بنی عبس کا ایک بطن۔

مَخزُوم بن یَقظَہ: عدنانیوں میں قریش کے لوی بن غالب کا ایک بطن۔

مَخشِیہ بنت شَیبان: عامر بن لؤی کی ماں کا نام۔

المِخضَب: پانی پینے کا ایک چھوٹا پیالہ، جو پتھر سے بنا ہوا تھا۔

Marfat.com

المَخلَفَة: اسفل مکہ میں ایک جگہ۔

مِخمَز (ذو): آپ ﷺ کے ایک خادم کا نام۔ یہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا بھتیجا یا بھانجا تھا۔ اس کو نجاشی نے اپنی طرف سے آپ ﷺ کی خدمت کے لئے بھیجا تھا۔

مَخِیض: طریق شام پر مدینے کے قریب ایک وادی یا پہاڑ۔ غزوہَ بنی لِحیانَ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ اس مقام سے گزرے۔ عبدالملک بن ہشام کہتے ہیں کہ رسول اللہ غرَاب سے گزرے، جو شام کے راستے اور مدینے کے نواح میں ایک پہاڑ ہے، پھر مَخِیض سے بھر بَترَاء سے۔

مَخِیل: ایک وادی کا نام۔ بَرقَة کے قریب مغربی جانب ایک قلعہ۔ ایک وادی، جس کو الشُّعُو کہتے ہیں۔ اس وادی اور اَجدَابِیَة کے درمیان پانچ منزل کی مسافت ہے۔ اسی طرح بَرقَة کے شہر اَنطَابلُس اور مَخِیل کے درمیان بھی پانچ مرحلے کی مسافت ہے۔

المَدَارِج: اس کو عَقَبَۃ العرج بھی کہتے ہیں۔ العرج سے تین میل پہلے دار الرَّوِیثَة سے ۱۱ میل دور ہے۔

مُدَان یا مَدَان: دیار جذام میں ایک وادی۔ اس کا ذکر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سریے میں آتا ہے، جو حسمیٰ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

مَدَان: ایک بت، یمن کا ایک قبیلہ عبدالمدان اس کی پرستش کرتا تھا اور اسی نسبت سے ”مدان کے بندے“ کہلاتا تھا۔

مَدَاین: کسریٰ کی تخت گاہ۔

الُمَدِجَج یا المَدَ جَج: مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہجرت مدینہ کے وقت رسول اللہ ﷺ یہاں سے گزرے تھے۔

مُدّ: وزن کا ایک پیمانہ، جو ۶۸ تولے ۳ ماشے کے برابر ہوتا ہے۔

مُدَّعیٰ: دعا مانگنے کی جگہ۔ اس سے مراد مسجد حرام اور مکہ مکرمہ کے قبرستان کے درمیان ایک جگہ ہے، جہاں مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے۔

المَدرَاغ: نعمان میں ہذیل کے ایک پہاڑ کا نام۔

مِدرَان: مدینے سے تبوک کے راستے میں ایک جگہ، جہاں رسول اللہ ﷺ نے ایک مسجد بنائی

Marfat.com

تھی۔ اس کو ثنیۃ مدران بھی کہتے ہیں۔

مُدرِکَہ: الیاس کے لڑکے کا نام۔ ان کا اصل نام عامر اور بعض کے نزدیک عمرو تھا۔

مُدرِکَہ بن الیاس: عدنانیوں میں مضر بن نزار کا ایک بطن۔

مُدلَج (بنو): سراقہ بن مالک بن جعشم کنانی کے قبیلے کا نام، جو رابغ کے علاقے میں آباد تھا۔ آپ ﷺ نے جمادی الثانی ۲ ہجری میں ان سے امن کا معاہدہ کیا تھا۔

مَدلَجَۃ: وادی الفرع اور القاحۃ کے درمیان چار مدالج ہیں: ۱۔ مدلجۃ لِقف، ۲۔ مدلجۃ مجاج، ۳۔ مدلجۃ ثَقِیب، ۴۔ مدلجہ تِغہن۔ یہ سب طریق ہجرت پر واقع ہیں۔

مَدیَن: حضرت شعیب علیہ السلام کی بستی کا نام۔ یہ بحر قُلزُم کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ بستی تبوک سے بڑی اور تبوک سے ۶ مرحلوں پر ہے۔ یہیں وہ کنواں ہے، جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پانی پیا تھا۔

مَدِینَۃ: وہ شہر جہاں رسول اللہ ﷺ نے مکے سے ہجرت فرمائی تھی۔ آپ ﷺ کی ہجرت سے پہلے اس کو یثرب کہتے تھے۔ ہجرت کے بعد اس کا نام مدینۃ النبی اور مدینۃ الرسول ہو گیا۔ مدینے سے مکے تک ۱۰ مرحلوں کی مسافت ہے۔ کوفے سے مدینے تک ۲۰ مرحلوں کی مسافت، بصرہ کے راستے سے مدینے تک ۱۸ مرحلوں کی مسافت، دمشق سے مدینے تک ۲۰ مرحلوں کی مسافت، فلسطین سے مدینے تک ساحل کے راستے ۲۰ مرحلوں کی مسافت اور بحرین سے مدینے تک ۱۵ مرحلوں کی مسافت ہے۔

مَدِینَۃ (ھجرت): اس سفر کے لئے آپ ﷺ یکم ربیع الاول جمعہ کی رات کو مکے سے غار ثور کی طرف روانہ ہوئے۔ تین دن غار میں قیام فرمایا اور پانچ ربیع الاول بروز پیر علی الصبح غار سے مدینے کی طرف روانہ ہوئے۔ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر قبا پہنچے۔ ۱۶ ربیع الاول بروز جمعہ قبا سے روانہ ہو کر مدینے آئے۔

مدینۃ الاسلام: بغداد۔

المَذاذ: مدینے میں کوہ سلع کے قریب وہ مقام جہاں رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر حضرت سلمان فارسی کے مشورے سے خندق کھودی تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کوہ سلع اور خندق المدینہ کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔ بنی حرام کا قلعہ، جو

Marfat.com

مساجد الفتح کے مغرب میں تھا۔

مَذْحِج (رَھَاوِیِین کا وفد): دیکھئے رہاوبین کا وفد۔

مَذْحِج بن أدَد: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن، یہ لوگ حیرہ میں رہتے تھے۔

مَذْھَب: عدنان کے لڑکے کا نام۔

مَذْیِنب: مدینے کی ایک وادی کا نام۔

المَرَابِذ (ذات): مدینے کی وادیٔ العقیق میں ایک جگہ۔

مُراخ: مزدلفہ کے قریب ایک جگہ، جو جبل کُسَاب کے دامن میں ہے۔

مُراد: اندلس میں قرطبہ کے قریب ایک قلعہ۔

مُراد (وفد): یہ وفد اپنے سردار فَرْوَہ بن مُسَیک کی سربراہی میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا۔ فروہ اس سے پہلے کندہ کے شاہی دربار سے وابستہ تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو ۱۲ اوقیہ چاندی، ایک اعلیٰ درجے کا اونٹ اور ایک عمانی جوڑا عنایت فرمایا، زبید و مذحج کا والی مقرر فرمایا اور خالد بن سعید بن العاص کو صدقات کے لئے اس کے ساتھ بھیجا۔ وہ آپ ﷺ کی وفات تک اس کے ساتھ رہے۔

مُراد بن ربیعہ: قحطانیوں میں طیّ کا ایک بطن۔

مُراد بن مذحج: قحطانیوں میں کہلان کے مذحج کا ایک بطن۔

المُرَار: حدیبیہ میں وہ پہاڑی راستہ، جس پر چڑھ کر مکے کی طرف اترتے تھے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ ثنیۃ المرار پہنچے تو آپ ﷺ کی اونٹنی بیٹھ گئی، لوگوں نے کہا کہ اونٹنی بگڑ گئی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹنی بگڑی نہیں اور نہ اس کی عادت ہے، بل کہ اس کو اس (خدا) نے روکا ہے، جس نے ابرہہ کے ہاتھی کو روکا تھا۔

المِرَاض: طریق حجاز میں کوفے کے نواح میں ایک جگہ۔ الربذہ کے راستے پر الطرف کے نواح میں مدینے سے ۳۶ میل اور تغلمین سے ۲ میل پر ایک جگہ یا وادی۔

المِرَاض کَسْحَاب: مدینے سے ۳۶ میل پر ایک جگہ یا وادی۔

مُرْبِخ: مکہ اور بصرہ کے درمیان مستطیل ریگستان۔ قبلے کی سمت میں جبل ثور کے قریب ایک پہاڑ۔

Marfat.com

المِربَد: محبس، روکنے کی جگہ، وہ مقام جہاں اونٹ، بکریاں وغیرہ رات کو رہتی ہیں۔ وہ جگہ جہاں پھل سکھایا جاتا ہے، اس کا ذکر مسجد نبوی کی تعمیر کے ذیل میں آتا ہے کہ مدینہ منورہ میں قیام کے بعد سب سے پہلے آپ ﷺ نے مسجد نبوی تعمیر فرمائی، حضرت ابو ایوب کے گھر کے قریب بنونجار کی کچھ زمین تھی، جہاں کھجوریں خشک کی جاتی تھیں، (مِربَد) یہ زمین دو یتیم لڑکوں سہل اور سہیل کی ملک تھی، جو اپنے چچا کے زیر تربیت تھے، آپ ﷺ نے ان کے چچا کے ذریعے ان سے خرید و فروخت کی گفتگو فرمائی۔ دونوں لڑکے اپنی زمین بلا معاوضہ دینا چاہتے تھے، مگر آپ ﷺ نے قبول نہیں فرمائی اور قیمت ادا کر کے زمین خریدی، حضرت ابو بکر نے ان کو قیمت ادا کی، پھر وہاں مسجد تعمیر فرمائی۔

مِربَدالنَّعَم: مدینے سے دو میل پر جانوروں کو رکھنے کی جگہ۔

المُرتَجِز: آپ ﷺ کے ایک گھوڑے کا نام، جو سفید رنگ کا تھا۔

مرثد: حضرموت کا ایک بطن۔

مَرثَد بن ابی مرثد الغنوی: مشرف با اسلام ہونے کے بعد جب انہوں نے مدینے ہجرت کی تو آپ ﷺ نے ان کے اور اوس بن الصامت کے درمیان رشتۂ مواخات قائم فرمایا۔ غزوۂ بدر، احد اور معرکۂ رجیع میں شریک ہوئے۔ سریہ رجیع ان ہی کی سربراہی میں ہوا۔

مرثد بن جشم: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

مرثد بن شہاب: قحطانیوں میں ہمدان کے دومان بن بکیل کا ایک بطن۔

مَرج: دمشق میں ایک جگہ۔

مَرج الصَفَّر: دمشق کے جنوب میں ۳۷ کلومیٹر کے فاصلے پر وسیع و نرم زمین۔

مَرجَح ذی العَضوَین یا ذی العَضوَین: طریق مدینہ میں وادی مجاح کے قریب ایک جگہ، جہاں قبائل اسلم و ہذیل و غاضرہ کے لوگ رہتے تھے۔ سفر ہجرت میں اس کا ذکر آتا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ سفر کا رہنما آں حضرت ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لے کر مَجَاح سے مَرجَح مَجَاح کی طرف چلا، پھر وہاں سے ذی العَضوَین آئے۔

Marfat.com

مَرْحَب: ایک بت کا نام، جو حضر موت میں تھا۔ مدینہ اور خیبر کے درمیان ایک راستہ، جس کا ذکر غزوۂ خیبر میں آتا ہے کہ راستے کا رہنما رسول اللہ ﷺ کو لے کر ایسے مقام پر پہنچا، جہاں سے خیبر کی طرف کئی راستے جاتے تھے، آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ تم ان تمام راستوں کے نام بتاؤ، آپ اچھے ناموں کو پسند فرماتے تھے اور برے ناموں کو ناپسند، پس رہنما نے کہا کہ ایک راستے کا نام حَزْن ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم اس راستے سے نہیں جائیں گے، اس نے کہا کہ ایک راستے کا نام شَاش ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم اس راستے سے بھی نہیں جائیں گے، اس نے کہا کہ ایک راستہ اور ہے، جس کو حاطب کہا جاتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم اس راستے سے نہیں جائیں گے، راہ نما نے کہا کہ اب کوئی راستہ نہیں بچا، سوائے ایک راستے کے، جس کو مَرْحَب کہا جاتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، ہم اس راستے سے جائیں گے۔

مَرَخ و مَرْخ: فدک اور وَابِشِیَۃ کے درمیان ایک سرسبز وادی، جس میں درختوں کی کثرت ہے۔

مَرْدَان: مدینے اور تبوک کے درمیان ایک جگہ، جہاں مسجد ثنیۃ المردان کے نام سے ایک مسجد ہے، جو رسول اللہ ﷺ نے تبوک کے سفر میں بنائی تھی۔

مَرّ: مکہ سے چند میل پر مدینے کی طرف ایک وادی۔ یہاں چشموں اور کھجور کی کثرت ہے۔ واقدی کہتے ہیں کہ مَرّ اور مکے کے درمیان ۵ میل کا فاصلہ ہے۔ یہ قبائل اسلم و ہذیل اور غاضرۃ کا علاقہ ہے۔ مقام العرج کے بعد ایک جگہ۔ یہ وادی رابغ میں واقع ہے اور رابغ ساحل سمندر پر جدہ کے شمال میں جدہ سے ۱۵۵ کلومیٹر دور طریق مدینہ پر ایک شہر ہے۔

مَرّ: بطن اضم میں ایک وادی۔

مَرّان: السکری کہتے ہیں کہ یہ مکے سے بصرہ کی طرف چار مراحل پر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے اور مکے کے درمیان اٹھارہ میل کا فاصلہ ہے۔ اسی میں تمیم بن مُرّ بن اُدّ بن طابخہ کی قبر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بصرہ کے راستے پر بنی ہلال کے علاقے میں بھی ایک مَرّان ہے، جہاں بے شمار چشمے، کنوئیں اور کھجور کے باغات ہیں۔

مَرّان: دمشق کے قریب شام کا ایک موضع۔ غطفانیوں کے کڑوے پانی کے دو چشمے، جو ان

Marfat.com

کے سیاہ پہاڑ کے قریب تھے۔

مُرّ بن اُدّ: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

مُرّ بن جَابِر: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

مُرّ بن حارث: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

مُرّ بن حِزام: قحطانیوں میں طیّ کا ایک بطن۔

مُرَّة: عرب کا بہت قدیم قبیلہ۔عدنانیوں میں تمیم کے بنی زید کا ایک بطن۔

المُرَّة: دیکھیے ثنیۃالمُرَّۃ۔

مُرَّة (ذِی) (وفد): اس وفد کا سردار حارث بن عوف تھا اور اس میں تیرہ آدمی تھے۔آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہم آپ ﷺ کی قوم و قبیلہ ہیں۔ ہم لوی بن غالب کی اولاد ہیں۔آپ ﷺ یہ سن کر مسکرائے۔جاتے وقت آپ ﷺ نے ہر ایک کو دس اُوقِیَۃ چاندی دی اور حارث بن عوف کو بارہ اوقیہ چاندی دی۔

مُرَّة بن اُدّ: قحطانیوں کا ایک بطن۔

مُرَّة بن ذھل: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

مُرَّة بن صعصعه: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

مُرَّة بن ظَفَر: قحطانیوں کے ازد میں اوس کے خزرج کا ایک بطن۔

مُرَّة بن عبد مناة: عدنانیوں میں کنانہ بن خزیمہ کا ایک بطن۔

مُرَّة بن کعب: کعب کے لڑکے کا نام۔ان کی کنیت ابو یَقْظَہ تھی۔

مُرَّة بن مالک: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

مَرّ الظَّهران: مکے اور عسفان کے درمیان ایک مقام۔ مکے سے شمال کی جانب ایک مرحلے پر ایک مقام۔

المَرُّوت: ایسی زمین، جس میں کوئی چیز نہ اگتی ہو۔ایک نہر کا نام۔ایک وادی، جو تمیم اور قشیر کے درمیان واقع تھی۔

المَرُّوذ: دیار بنی حمزہ میں رابغ کے قریب جحفہ اور ودان کے درمیان ایک جگہ۔

مَرَیْنِین یا مَرَیْنِین: بدر کی طرف سے مکے جانے والے کے راستے میں دائیں طرف جنوب میں

Marfat.com

ایک جگہ، جو مدینے سے ۵۴ میل دور ہے۔ ۲ھ میں جب آپ ﷺ غزوۂ بدر کے لئے نکلے تو آپ ﷺ تربان، ملل اور مریین سے گزرے۔

مَرَس: مدینے میں ایک جگہ۔

مَرْغَۃ: بدر کے راستے میں بدر اور مکہ کے درمیان ایک جگہ۔

مَرَق: مَوْصِل سے نَصِیبِین کے راستے پر ایک بڑی بستی، جہاں قافلے اترتے تھے۔ مَوْصِل اور مَرَق کے درمیان دو دن کی مسافت ہے۔

المِرْوَاح: آپ ﷺ کے ایک گھوڑے کا نام، جو رُہاوِیین کے وفد نے دیگر ہدایا کے ساتھ آپ کو ہدیہ کیا تھا۔

مَرْوَان بن الحکَم: عدنانیوں میں قریش کے بنی امیہ کا ایک بطن۔

المَرْوَۃ: بیت اللہ کے شمال مشرقی گوشے کے قریب جبل قعیقعان کی طرف ایک پہاڑی، جہاں سعی کا پہلا چکر پورا ہوتا ہے اور وہاں سے دوسرا چکر شروع ہوتا ہے۔

المَرْوَۃ (ذو): مکے اور مدینے کے درمیان مدینے سے ۸ برد (۹۶ میل) کے فاصلے پر ارضِ جُھَینَہ میں سِیف البَحر سے متصل ایک جگہ۔ کہا جاتا ہے کہ ذی خشب اور وادیٔ القرٰی کے درمیان ایک بستی۔ اس میں چشمے اور زرعی زمینیں اور باغات تھے۔ آج کل بھی ان کے آثار باقی ہیں۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے واقعے میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔

المَرْوَزَاۃ: مدینہ منورہ کے مشرق میں زَخرحَان کے قریب زمین کا ایک حصہ۔

مُرَیح: مدینے میں بطحان کے قریب بنی قینقاع کے یہود کے ایک قلعے کا نام۔

مُرِید: قحطانیوں میں قضاعہ کے بلیٰ کا ایک بطن۔

المُرَیسِیع: فُرع سے ذرا آگے قُدَید کے اطراف میں ساحل سمندر کے قریب بنو مُصطَلِق کے ایک چشمے کا نام، جہاں ۵ یا ۶ ہجری میں غزوۂ بنی مصطلق ہوا۔ اسی غزوے میں واقعہ افک پیش آیا اور تیمم کا حکم نازل ہوا۔

مُزَاحِم: مدینے میں عبداللہ بن اُبَی منافق کا قلعہ۔

مُزَج: مدینے سے تین فرسخ (۹ میل) پر وادیٔ العقیق میں ایک جگہ، جہاں ہمیشہ پانی رہتا ہے۔

Marfat.com

مَزْدَک: وہ شخص جس نے یہ فلسفہ پیش کیا کہ زن، زر، زمین کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں، ان کو سب کے لئے مشترک ہونا چاہئے۔ یہ فلسفہ عیش پرست امرا اور عوام دونوں میں مقبول ہوا۔

المَزْدِلِف: عدنانیوں کا ایک بطن۔

المَزْدَلِفَة: یہ منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے۔ بطن مُحَسِّر اور المَأزِمَان کے درمیان ایک جگہ۔ وقوفِ عرفات کے بعد حاجی عرفات سے روانہ ہو کر مزدلفہ میں قیام کرتے ہیں اور مغرب وعشاء کی نمازیں مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں پڑھتے ہیں۔

المَزْرَفَة: بغداد سے اوپر دجلہ پر ایک بڑی بستی۔ اس کے اور بغداد کے درمیان ۳ فرسخ کا فاصلہ ہے۔ یہ قطربل کی ایک بستی ہے۔

مَزْزوعه بن عمرو: قحطانیوں میں کہلان کے طی کا ایک بطن۔

مَزَفَت: لاکھ یا رال سے بنے ہوئے برتن میں نبیذ (شربت) بنانا، آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا، کیوں کہ ایسے برتنوں میں نبیذ میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ نیز ان برتنوں میں شراب رکھی جاتی تھی، اس لئے آپ ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال ہی سے منع فرما دیا، تاکہ شراب کا خیال ہی نہ آئے۔

مُزَینَة: ایک عرب قبیلہ، جو مدینے کے قریب بئر معونہ کے جنوب میں رہتا تھا۔

مُزَینَة (وفد): یہ عرب کا بہت بڑا قبیلہ تھا، سب سے پہلے اسی کا وفد رجب ۵ ہجری میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جس میں ۴۰۰ آدمی تھے اور سب اسلام کی دولت سے مشرف ہو کر وطن واپس گئے۔ جاتے وقت رسول اللہ ﷺ نے ان کو زادِ راہ دیا اور فرمایا کہ تم جہاں کہیں بھی ہو، مہاجر ہو، سو تم اپنے اموال کی طرف لوٹ جاؤ۔

مُسَافِع بن عبد مَنَاف بن وَهَب: قریش کا مشہور شاعر تھا۔ غزوۂ احد سے پہلے اس نے بنی مالک بن کنانہ کے قبیلوں اور دیگر عرب قبائل میں جا کر اپنی شاعری سے خوب آتش انتقام بھڑکائی۔

مُستَعْرِبَة: باہر سے آئے ہوئے عرب۔ اس سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی اولاد ہے۔

مُستَورَہ: بدر اور رابغ کے درمیان ساحل سمندر کے قریب ایک بستی۔

مَسجِد ابو بکر صدیق: یہ مسجد المصلیٰ کے قریب شمال کی جانب واقع ہے۔ یہ جگہ بھی مناخہ کی

Marfat.com

ان جگہوں میں سے ہے، جہاں کبھی رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز ادا فرمائی تھی۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں یہاں نماز عید ادا فرمائی تھی۔

مسجد اُبَیؓ یا مسجد البقیع: غالباً اس جگہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا، یا مکان کے متصل ان کی مسجد تھی۔ یہ مسجد بقیع کے دروازے سے باہر نکلنے والے کے دائیں جانب امہات المؤمنین اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہم کے مزارت سے غربی جانب پڑتی ہے، اس لئے اس کو مسجد البقیع کہتے ہیں۔

مسجد الاِجَابَہ یا مسجد بنی معاویہ: یہ مسجد بقیع کے شمال میں شہداء کے احاطے کے سامنے سے عریض کی طرف جانے والے کے بائیں جانب بستان سمان کے سامنے واقع ہے۔ یہ مسجد اپنے اردگرد کی آبادی سے اونچائی پر واقع ہے اور ان ٹیلوں کے درمیان میں ہے، جو بنو معاویہ بن مالک کی بستی کے آثار ہیں۔ حدیث میں اس مسجد کا نام مسجد بنی معاویہ آتا ہے، کیوں کہ یہ قبیلہ اوس کے بنو معاویہ بن مالک بن عوف کی بستی میں واقع تھی۔ آج کل یہ مسجد الاجابہ کے نام سے مشہور ہے، کیوں کہ ایک دن آپ ﷺ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ اس مسجد میں نماز پڑھی اور نماز کے بعد کھڑے ہو کر دیر تک دعا مانگی۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین درخواستیں کیں۔ ایک یہ کہ میری امت کو قحط سالی کے عذاب سے تباہ نہ کیجئے، دوسری یہ کہ میری امت کو غرقِ عام سے ہلاک نہ کیجئے، میری یہ دونوں درخواستیں منظور ہو گئیں۔ تیسری درخواست منظور نہیں فرمائی گئی، وہ یہ تھی کہ میری امت میں باہم اختلاف، خانہ جنگی اور خونریزی نہ ہو۔ ان دعاؤں کی قبولیت کی بنا پر اس مسجد کا نام مسجد الاجابہ ہو گیا۔ اب یہ مسجد بقیع کے شمال میں شارع ستین (شارع فیصل) پر واقع ہے۔

مسجد الاَخضَر: یہ مسجد تبوک کے جنوب میں واقع وادیٔ الاخضر میں ہے۔

المسجد الاَقصیٰ: فلسطین کا مشہور شہر بیت مقدس یا القدس پہاڑوں پر آباد ہے۔ ان پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام کوہِ صِہیُونؔ ہے، جس پر مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرۃ واقع ہیں۔ کوہِ صہیون کے نام پر ہی یہودیوں کی عالمی تحریک صِہیُونیت قائم کی گئی۔ مسجد

Marfat.com

الحرام اور مسجد الاقصیٰ کے درمیان بُعدِ مسافت کی بنا پر اس کو اقصیٰ کہا جاتا ہے۔ اہلِ مکہ کے لئے روئے زمین پر یہ مسجد سب سے دور تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے گرد دین و دنیا کی برکتیں رکھی ہیں۔

مسجد البَجَیر یا مسجد سجدة: یہ بجیر نامی نخلستان کے قریب ہے، اس لئے اس کو مسجد البجیر کہتے ہے۔ اس کو مسجد السجدۃ اس لئے کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ دو رکعت نماز پڑھی اور نماز کے بعد بہت طویل سجدہ کیا۔

مسجد بنی حرام: مسجد فتح کی طرف جاتے ہوئے یہ مسجد جبل سلع کی گھاٹی میں داہنی طرف ہے۔ غزوۂ احزاب کے دنوں میں آپ ﷺ نے یہاں بھی نماز پڑھی تھی۔

مسجد بنی دِینَار: مدینے میں مسجد نبوی کی سمت میں ہے۔

مَسْجِد بنی ظَفَرْ یا مَسْجِد البغلة: آج کل اس کو مَسْجِد البغلة کہتے ہیں۔ یہ مسجد بقیع کے مشرق میں حرۂ واقم کے کنارے ایک چٹان پر واقع ہے۔ اوس کا قبیلہ بنوظفر یہاں آباد تھا۔ مسجد کے قریب قبلے کی جانب ایک پتھر میں سُم کا نشان ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کی سواری بغلہ کے سُم کا نشان ہے۔ اسی وجہ سے اس کو مسجد البغلہ کہتے ہیں۔

مسجد بنی قُرَیْظَة: قریظہ یہود کے ایک قبیلے کا نام ہے۔ بنی قریظہ کے محاصرے کے وقت رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ قیام فرمایا تھا۔ یہود نے جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم بنایا تو انہوں نے اسی جگہ فیصلہ سنایا تھا کہ ان کے مردوں کو قتل کیا جائے، بچوں اور عورتوں کو قید کیا جائے۔ یہ مسجد فضیخ (مسجد شمس) سے تھوڑے فاصلے پر مشرق کی طرف واقع ہے۔

مَسْجِد بنی نجار: مسجد جمعہ کے قریب مدینہ منورہ کی جانب ہاشم جلیدان کے مکان کے پیچھے کی جانب مسجد جمعہ کی طرف جانے والے کے بائیں جانب واقع ہے۔ آپ ﷺ کی مدینے آمد کے موقع پر اسی قبیلے کی بچیاں دف بجا کر خوشی کے گیت گاتی تھیں۔

مسجد تَبُوک: یہ مسجد تبوک میں آج کل بھی اسی نام سے معروف ہے۔

مسجد الجمعه: اس کے تین نام ہیں۔ ۱۔ مسجد الجمعہ، ۲۔ مسجد الوادی، ۳۔ مسجد عاتکہ۔ یہ مسجد وادیٔ رانوناء میں مسجد قبا کی طرف جانے والے جدید راستے کے مشرق میں واقع ہے،

Marfat.com

یعنی مدینہ منورہ سے مسجد قبا جانے والے شخص کے بائیں طرف پست اور ہموار زمین پر بستان الجزع سے کچھ پہلے آتی ہے۔ یہاں بنی سلیم بن عوف آباد تھے۔ یہ مدینہ منورہ کی پہلی مسجد ہے، جس میں آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد پہلا جمعہ ادا فرمایا تھا۔

مَسْجِد جُواثی: قدیم بحرین (سعودی عرب) کے شہر جواثی میں ایک مسجد۔ بخاری اور سنن ابی داؤد کی روایت میں ہے کہ مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کی ایک بستی جواثی کی مسجد میں ادا کیا گیا، اس کو مسجد عبد القیس بھی کہتے ہیں۔ سعودی عرب کے مشرقی صوبہ الاحساء میں جواثی کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں، جہاں مسجد کے آثار بھی ہیں۔

مساجد خمسہ: مسجد فتح کی جنوبی سمت میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چار مسجدیں اور ہیں۔ مسجد فتح سمیت یہ مسجدیں بھی مساجدِ فتح کہلاتی ہیں اور ان کو مساجدِ خمسہ بھی کہتے ہیں۔

مَسْجِد ذُبَاب: جبل سَلع کے شمال میں کوہِ ذُبَاب یا ذِبَاب پر واقع وہ مقام، جہاں غزوۂ احزاب کے دوران آپ ﷺ نے نماز پڑھی تھی اور اپنا خیمہ نصب کرایا تھا۔ بعد میں یہاں مسجد بنادی گئی، اسی کو مسجد ذباب کہتے ہیں۔ مسجد الرایہ بھی اسی کا نام ہے۔

مسجد ذی الحُلَیفَة: مدینے سے باہر آبار علی میں وہ مسجد جہاں سے حج اور عمرے کا احرام باندھا جاتا ہے۔

مَسْجِد رَایَة: مکے میں وہ مقام جہاں فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

مسجد سُقیا: یہ مسجد باب عنبریہ کے قریب ریلوے اسٹیشن کی چار دیواری کے اندر اسٹیشن سے جنوب مشرق کی طرف بئر سقیا کے قریب واقع ہے۔ آج کل یہاں مسجد کے بجائے ایک قبہ بنا ہوا ہے، جو قبۃ الرؤس کے نام سے مشہور ہے۔ آں حضرت ﷺ نے غزوۂ بدر کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے اس جگہ نماز پڑھی تھی اور دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ تیرے بندے اور پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور میں تیرا بندہ اور پیغمبر اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ان کے مُد اور صاع میں مکہ مکرمہ سے دو چند برکت عطا فرما۔ آپ ﷺ نے یہاں یہ بھی فرمایا کہ مدینہ منورہ بھی حرم مکہ کی طرح حرم ہے۔

مسجد الشَّجَرَة: مکے کے بالائی علاقے میں ایک مسجد۔ یہ اس مسجد الشجرہ کے علاوہ ہے جو

Marfat.com

مدینے میں ذوالحلیفہ کے پاس ہے۔

مسجد الشِقَاق: دیکھئے مسجد ضرار۔

مَسْجِد شمس یا مسجد الفضیخ: یہ مسجد قبا کے مشرق میں چند فرلانگ کے فاصلے پر بستانِ حاجزہ کے قریب بلندی پر واقع ہے۔ بنو نضیر کے محاصرے کے دوران آپ ﷺ نے اپنا خیمہ اسی جگہ نصب فرمایا تھا اور ۶ روز تک یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔

مسجد الشَیخَین: اس کو مسجد البدائع بھی کہتے ہیں۔ مدینے اور احد کے درمیان ایک جگہ کو شیخان کہتے ہیں۔ غزوۂ احد کے لئے جاتے ہوئے آپ ﷺ یہاں ٹھہرے تھے۔

مَسْجِد ضِرَار: ایک مسجد، جو مدینے کے یہودیوں نے مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کے لئے تعمیر کی تھی۔ اس کو مسجد الشِقَاق بھی کہتے ہیں۔

مسجد عبد القیس: دیکھئے مسجد جواثی۔

مَسْجِد علی: یہ بھی مسجد الغمامہ کے قریب شمال مغرب کی جانب واقع ہے۔ رسول اللہ ﷺ جن مختلف مقامات پر نماز عید ادا فرماتے تھے، یہ بھی ان ہی میں سے ایک مقام ہے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے، اس زمانے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس جگہ لوگوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھی تھی۔

مَسْجِد عمر: یہ وادئ بطحان کے مشرقی کنارے پر مسجد المصلیٰ سے قبلے کی طرف واقع ہے۔ اس کی تعمیر مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہے۔ یہ مسجد اگرچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، لیکن تواریخ میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔

مَسْجِد الغمامہ یا مسجد المصلیٰ: یہ مسجد مناخہ کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ آپ ﷺ کے زمانے میں یہ کھلا میدان تھا۔ آپ ﷺ نے اس میدان کے مختلف حصوں میں عید کی نماز ادا فرمائی۔ آخری برسوں میں اسی جگہ عید کی نماز ادا فرماتے تھے، جہاں اب مسجد الغمامہ بنی ہوئی ہے۔ نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ بھی آپ ﷺ نے اسی جگہ پڑھائی۔ کہا جاتا ہے کہ نماز استسقا کے دوران ایک بادل نے آپ ﷺ پر سایہ کیا تھا، اسی لئے اس کو مسجد غمامہ کہتے ہیں۔

مسجد فاطمۃ الزہراء: یہ مسجد بقیع کے اندر ہے اور بیت الاحزان کے نام سے مشہور ہے۔ یہ

Marfat.com

بھی کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر اسی میں ہے۔

مسجد فتح: یہ مسجد جبلِ سلع کے غربی کنارے کی بلندی پر واقع ہے۔ اس کو مسجد اعلیٰ اور مسجد احزاب بھی کہتے ہیں۔ غزوۂ خندق کے دوران اس مقام پر جہاں مسجد فتح بنی ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تھی اور متواتر تین دن (پیر، منگل، بدھ) فتح و نصرت کی دعا فرمائی تھی۔ بدھ کے روز دعا قبول ہوئی اور تائید غیبی سے طوفان اور آندھی کے باعث کفار کے لشکر میں افراتفری مچ گئی اور وہ بے نیل و مرام پسپا ہو گئے۔

مسجد قُبا: یہ مسجد مدینے کے جنوب میں مسجد نبوی سے تقریباً ۵ کلومیٹر دور واقع ہے۔

مسجد قِبلَتَین: جس مسجد میں ظہر کی نماز کے دوران تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا، اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں، کیوں کہ اس مسجد میں ظہر کی پہلی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا کی گئیں اور آخری دو رکعتیں بیت اللہ کی طرف منہ کر کے ادا کی گئیں۔ یہ مسجد مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادیٔ عقیق کے کنارے حرۃ الوبرہ کے پہاڑی سلسلے پر منازل بنی سلمہ میں واقع ہے۔ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنی سلمہ میں براء بن معرور کی وفات کے بعد ام بشیر بن براء کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے آپ ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا۔ وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا تو آپ ﷺ نے مسجد بنی سلمہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ ظہر کی نماز ادا فرمائی، جب آپ ﷺ دو رکعت ادا فرما چکے تو جبرئیل علیہ السلام نے آ کر آپ ﷺ کو بیت اللہ کی طرف نماز پڑھنے کا اشارہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے نماز ہی میں گھوم کر کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔ آپ کے ساتھ مقتدی بھی گھوم گئے۔ یہ مسجد بئر رومہ کے قریب ہے۔

مسجد القَرَصَۃ: یہ مدینے میں مشرقی حرے کے شمال میں ہے، جہاں سعد بن معاذ کے پانی کی جگہ ہے۔

مسجد کَوثَر: منیٰ میں ایک مسجد۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ پر سورۃ الکوثر اسی جگہ نازل ہوئی تھی۔

مسجد مشربۃ ام ابراھیم: یہ مسجد مدینہ منورہ سے باہر عوالی میں مسجد بنی قریظہ سے شمال کی جانب واقع ہے، اور آپ ﷺ کے صاحب زادے حضرت ابراہیم کی والدہ ماجدہ

Marfat.com

ماریہ قبطیہ کی طرف منسوب ہے، جو آپ ﷺ کی کنیز تھیں۔ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اس میں نماز پڑھی ہے اور یہ آپ کے صاحب زادے حضرت ابراہیم کی جائے پیدائش ہے۔

مسجد نبوی: مدینہ منورہ میں قیام کے بعد سب سے پہلے آپ ﷺ نے مسجد نبوی تعمیر فرمائی۔ حضرت ابوایوب کے گھر کے قریب بنونجار کی کچھ زمین تھی، جس میں کچھ قبریں اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ یہ زمین دو یتیم لڑکوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی، جو اپنے چچا کے زیرِ تربیت تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے چچا کے ذریعے خرید وفروخت کی گفتگو فرمائی۔ دونوں لڑکوں نے زمین بلا معاوضہ آپ ﷺ کی نذر کرنا چاہی، لیکن آپ نے قبول نہیں فرمائی اور قیمت ادا کر کے زمین خرید لی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے کھجور کے درخت کاٹنے اور مشرکین کی قبریں ہموار کرنے کا حکم دیا اور تعمیر کے لئے کچی اینٹیں بنوائی گئیں۔ تعمیر کے دوران صحابہ کرام کے ساتھ آپ بھی اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے۔ یہ مسجد ہر قسم کے تکلفات سے بری اور سادگی میں بے مثل تھی۔ اس کی دیواریں کچی اینٹوں سے اور ستون کھجور کے تنوں سے بنائے گئے تھے، اور کھجور ہی کے تنوں اور پتوں سے چھت بنائی گئی تھی، جس کو گارے سے لیپ دیا گیا تھا، تاکہ بارش کا پانی اندر نہ ٹپکے۔ فرش بالکل کچا تھا اور اس پر کنکریاں بچھائی گئی تھیں۔ قبلہ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا اور اس میں تین دروازے بنائے گئے، ایک دروازہ قبلے کی دیوار کی طرف بنایا گیا اور دوسرا مغرب کی جانب، جسے اب باب الرحمہ کہتے ہیں اور تیسرا دروازہ وہ تھا، جس سے آپ ﷺ آتے جاتے تھے۔ اب اسے باب جبرائیل کہتے ہیں۔ سولہ یا تیرہ ماہ کے بعد جب قبلہ تبدیل ہو کر بیت اللہ کی طرف ہو گیا تو وہ دروازہ جو مسجد کے عقب میں تھا، بند کر دیا گیا اور اس کے مقابل دوسرا دروازہ قائم کر دیا گیا۔

مسجد وادی القریٰ: اس وادی کو وادی العلا بھی کہتے ہیں۔ اہل العُلاء آج بھی اس مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔

مسجد وَاقِم: یہ مدینے کے مشرقی حصے میں ہے۔ اس کو مسجد بنی عبد الاشہل بھی کہتے ہیں۔

مَسْرُوح: ثُوَیْبَہ کے بیٹے کا نام۔ یہ ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو چند

Marfat.com

روز دودھ پلایا تھا۔

مَسْرُوْق: ایکسوم کا بھائی اور ابرہہ کا بیٹا۔ عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلیب بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک فخذ۔

مِسْطَح بن اُثَاثَہْ: یہ سریۂ عبیدہ بن حارث کے علم بردار تھے، جو ذی الحجہ ۱ھ قمری (شوال ۱ ہجری قمریہ شمسی/ جون ۶۲۳ء) میں رابغ کی طرف بھیجا گیا تھا۔

مَسْعٰی: صَفا اور مَرْوَہْ پہاڑیوں کے درمیان سعی کرنے کی جگہ۔

مَسْعَطْ یا مَشْعَطْ: مسجد ابی بن کعب کے مغرب میں انصار کے بنی خدیلہ کا ایک قلعہ۔

مَسْعُوْد: بنو ثقیف کے ایک سردار کا نام، جو عمیر کا بیٹا، عبد یالیل اور حبیب کا سگا بھائی تھا۔ طائف میں آپ ﷺ نے اس کو دعوت اسلام دی تو یہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح نہایت بے رخی اور بد اخلاقی سے پیش آیا۔ پھر اس نے اور اس کے بھائیوں نے کچھ اوباش لڑکوں کو آپ ﷺ پر پتھر برسانے اور آپ کا تمسخر اڑانے کے لئے اکسایا۔ ان اوباش اور بد بخت لڑکوں نے آپ ﷺ پر اس قدر پتھر برسائے کہ آپ زخمی ہو گئے اور آپ ﷺ کی پنڈلیوں سے خون بہنے لگا۔

مسعود بن ذُلجہ: عدنانیوں میں مضر کا ایک بطن۔

مسعود بن ربیعہ: قحطانیوں میں ہمدان کے دومان بن بکیل کا ایک بطن۔

مسعود بن کعب: قحطانیوں میں وداعہ کا ایک بطن۔

مسعود بن مُظفر: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے زغبہ کا ایک بطن۔

المِسفَلَة: اَسفَلِ مکہ میں ایک جگہ۔

مِسقَلَة: مکے میں معلاۃ میں قرن کے قریب ایک جگہ۔

مُسلِح: دیکھئے مُخرِئ۔

المَسلَخ: مدینے کے علاقے میں ایک جگہ کا نام۔

مُسلِمْ (امام): مسلم بن حجاج بن مسلم بن وَرْد بن کوشاذ، قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ۔ ان کی کنیت ابو الحسین تھی۔ ولادت نیشاپور، ۲۰۳ ہجری، وفات نصیر آباد، نیشاپور اتوار ۲۴ رجب ۲۶۱ ہجری، عمر ۵۸ سال۔ ۱۸ سال کی عمر میں حدیث کی تعلیم دینی شروع کی۔

Marfat.com

عظیم محدثین میں شمار ہوتا تھا۔ ۱۵ سال کی محنت سے تین لاکھ حدیثوں میں سے بارہ ہزار سے کچھ زیادہ حدیثوں پر مشتمل صحیح مسلم تالیف کی۔ صحاح ستہ میں بخاری کے بعد صحیح مسلم کا درجہ ہے۔ المسند الکبیر علی الرجال، الجامع علی الابواب اور الکنٰی والاسماء سمیت آپ کی ۲۱ مؤلفات ہیں۔

مُسلم بن ربیعہ: قحطانیوں میں ہمدان کے دومان بن بکیل کا ایک بطن۔

مُسلیہ بن عامر: قحطانیوں میں مذحج کا ایک بطن۔

مِسمَع بن شہاب: عدنانیوں میں بکر بن وائل بن قیس بن ثعلبہ کا ایک بطن۔

مِسوَر بن مَخرَمَہ: ایک مشہور صحابی۔

مَسجِد: ذو الحُلَیفہ سے ایک منزل پر ایک مقام۔ یہاں میٹھا پانی ہوتا ہے اور آب و ہوا مدینے کی آب و ہوا سے مشابہت رکھتی ہے۔

مُسَیلِمَہ کذّاب: جب بنو حنیفہ کا وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس میں مشہور فتنہ پرداز مسیلمہ کذاب بھی تھا، جو مدینے پہنچ کر مسلمانوں سے کہنے لگا کہ اگر رسول اللہ ﷺ اپنے بعد مجھے اپنا قائم مقام مقرر فرمائیں تو میں بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جب آپ ﷺ نے یہ بات سنی تو اس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو اس چھڑی کے دینے کی شرط پر بھی بیعت لینا نہیں چاہتا۔ اگر وہ بیعت نہیں کرے گا تو اللہ اسے تباہ فرما دے گا۔ اللہ نے اس کا انجام مجھے دکھا دیا ہے۔ بعد میں اس نے نبوت کا اعلان کر دیا اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق کے دور خلافت میں حضرت وحشی بن حرب کے ہاتھوں قتل ہوا۔

المَشَارِف: یہ مَشرَف کی جمع ہے۔ حوران کے قریب بہت سی بستیوں پر مشتمل علاقہ۔ ان ہی میں بصریٰ ہے، جو شام میں دمشق کے قریب ہے۔ مشرفی تلواریں اسی کی طرف منسوب ہیں۔ مؤتہ کے قریب ایک بستی۔

المُشتَرَب: مدینے کے اطراف میں ایک جگہ۔ اس کا ذکر غزوۂ ذی العشیرہ میں آتا ہے۔

مشربۂ ام ابراہیم: عوالی مدینہ میں ام ابراہیم ماریہ قبطیہ کا بالاخانہ، جہاں رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔ یہ جگہ آپ ﷺ کے صدقات کی جگہوں

Marfat.com

میں سے ہے۔

المَشرِق: اعراف کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ، جو ارض ضبہ میں ضَرِیف اور قَصِیم کے درمیان ہے۔

مَشعَر: اس کے معنی شِعَار اور علامت کے ہیں۔

مَشعَر الحَرام: یہ ایک مقدس پہاڑ کا نام ہے، جو مزدلفہ میں واقع ہے۔

مُشغَط: دیکھئے مسعط۔

مِشعَل: زَوِیثَة سے مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ کا نام۔

المُشَقَّر: نجران اور بحرین کے درمیان ایک قلعہ، اسی کے مقابل بنی سدوس کا قلعہ ہے۔ مشہور یہ ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعمیر کردہ ہے۔

المُشَقَّق: تبوک کے چشمے کا نام، تبوک کے سفر کے دوران تبوک پہنچنے سے ایک روز پہلے آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ کل چاشت کے وقت تم تبوک کے چشمے پر پہنچو گے، جب تک میں نہ آجاؤں، کوئی شخص اس چشمے سے پانی نہ لے، دو آدمی (منافق) چشمے پر پہلے پہنچ گئے اور انہوں نے اس سے پانی لے لیا، آپ ﷺ جب وہاں پہنچے تو پانی کی ایک پتلی سی دھار بہہ رہی تھی، آپ ﷺ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے پانی میں ہاتھ ڈالنے کا اقرار کرلیا، آپ ﷺ نے اس پر اظہار ناراضی فرمایا، پھر تھوڑا تھوڑا کر کے پانی کو ایک برتن میں جمع کیا گیا، آپ ﷺ نے اس پانی سے ہاتھ منہ دھو کر پانی کو دوبارہ چشمے میں ڈال دیا، پانی کا ڈالنا تھا کہ چشمے سے پانی کا فوارہ جاری ہوگیا، جس سے تمام لشکر سیراب ہوگیا، پھر آپ ﷺ نے حضرت معاذ سے فرمایا کہ اگر تو زندہ رہا تو اس خطے کو باغات سے سرسبز وشاداب دیکھے گا۔

المُشَلَّل: مکے اور مدینے کے درمیان وادیٔ عزور سے آگے ایک پہاڑ، جہاں سے قدید کی طرف اترتے ہیں۔ یہ قدید سے ۳ میل پہلے آتا ہے۔

المُشَیرِب: بطحاء ابن ازہر میں ایک چشمہ، جس سے رسول اللہ ﷺ نے پانی پیا تھا۔ ابن اسحاق نے اپنی مغازی میں اس کو المُشتَرِب لکھا ہے۔ غزوۃ العشیرہ کے سفر میں اس کا ذکر آتا ہے۔

Marfat.com

مصطلق: جذیمہ بن سعد بن عمرو بن ربیعہ بن حارث کا لقب ہے۔ اس کی اولاد کو بنو مصطلق کہتے ہیں، جو بنو خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

مُصْطَلِق (بنو): قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ، جو قُدَید کے قریب آباد تھے۔ مُرَیسیع ان کے کنوئیں کا نام تھا۔

مُصْطَلِق (غزوہ): اس غزوے میں آپ ﷺ نے بنی مصطلق کے کنوئیں مُرَیسیع پر قیام فرمایا تھا، اس لئے اس کو غزوۂ مریسیع بھی کہتے ہیں۔ یہ غزوہ واقدی کے مطابق شعبان ۵ ہجری، محمد بن اسحاق کے مطابق ۶ ہجری اور موسیٰ بن عقبہ کے مطابق ۴ ہجری میں ہوا۔ آپ ﷺ کو خبر ملی تھی کہ بنی مصطلق کا سردار حارث بن ابی ضرار اپنی قوم اور دوسرے قبائل کی مدد سے مسلمانوں پر حملے کی تیاری کر رہا ہے، چناں چہ آپ ﷺ ۴ ہجری میں شعبان کی ۲ تاریخ کو پیر کے روز مریسیع کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کی روانگی کی خبر سے کفار پر رعب طاری ہو گیا اور بیشتر قبائل منتشر ہو گئے۔ حارث کے ساتھ صرف اس کے قبیلے کے لوگ رہ گئے۔ آپ ﷺ نے مریسیع پہنچ کر ان پر حملہ کیا تو وہ حملے کی تاب نہ لا کر شکست کھا گئے۔

مُصْطَلِق بن سعد: قحطانیوں میں خزاعہ کا ایک بطن۔

مُصْعَب بن الزُبیر: عدنانیوں میں قریش کے اسد بن عبد العزیٰ کا ایک بطن۔

مُصْعَب بن عُمَیر: یہ ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار کے پوتے اور سابقینِ اسلام میں سے تھے۔ بہت ناز و نعم میں پلے تھے اور نہایت قیمتی پوشاک پہنتے تھے۔ بیعت عقبہ اُولیٰ کے بعد انصار مدینہ کی خواہش پر آپ ﷺ نے ان کو اسلام سکھانے کے لئے انصار مدینہ کے ساتھ مدینے بھیجا تھا۔ غزوۂ بدر میں لشکر اسلام کی علم برداری کا منصب ان ہی کو ملا تھا۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

المُصَلّٰی: نماز پڑھنے کی جگہ۔ مدینے کی عیدگاہ، جہاں اب مسجد غمامہ بنی ہوئی ہے۔

مَصِیْرَۃ: بحر عمان میں ایک عظیم جزیرہ، جس میں بہت سے بستیاں ہیں۔

مُضَر: نزار کے لڑکے کی کنیت، جو دین حنیف پر تھے۔ ان کا نام عمرو اور کنیت ابوالیاس تھی۔ یہ بہت دانا اور خوش آواز تھے۔ اونٹوں کی حدی ان ہی کی ایجاد ہے۔

Marfat.com

مُضَر بن نِزَار: عدنانیوں کا ایک عظیم قبیلہ۔

مَضْنُونَہ: نہایت نفیس اور قابل بُخل۔ زمزم کا نام۔

المَضِیق: ہر وادی کا وہ حصہ، جہاں وہ ۲ پہاڑوں کے درمیان تنگ ہو جاتی ہے۔ یہ ۳ جگہ ہے،
۱۔ مضیق وادی الفرع، جو جبل آرۃ کے دامن میں ہے۔ یہ مکے اور مدینے کے درمیان واقع ہے اور مدینے سے زیادہ قریب ہے، ۲۔ مضیق وادی الشقرہ، اس کا ذکر غزوۂ ذات الرقاع میں آتا ہے، ۳۔ مضیق الصفراء، سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں اس کا ذکر زیادہ آتا ہے۔

مُضَبَّب: آپ ﷺ کے پیالے کا نام، جو تین جگہ سے چاندی کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔

المَطَاحِل: بلاد غطفان میں حنین کے قریب ایک جگہ۔

مَطَار: طائف کی بستیوں میں سے ایک بستی، تبالہ اور اس بستی کے درمیان ۲ رات کی مسافت ہے۔

مَطَاف: طواف کرنے کی جگہ، جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے۔

مُطَّلِب: عبد مناف بن قصی کے لڑکے کا نام۔

مُطعِم بن عَدِی: سفر طائف سے واپسی پر آپ ﷺ حرا پہنچے اور عبد اللہ بن اُرَیقط کے ذریعے مطعم بن عدی کو پناہ کے لئے پیغام بھیجا۔ اس نے آپ ﷺ کو پناہ دے دی اور قاصد کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو جا کر کہو کہ تشریف لے آئیں۔ چناں چہ آپ ﷺ شہر میں داخل ہو گئے اور رات مطعم کے پاس گزاری۔ صبح کو مطعم اپنے ۶ یا ۷ بیٹوں کے ساتھ اسلحے سے لیس ہو کر نکلا اور آپ ﷺ کو طواف کرنے کے لئے کہا۔ پھر اس نے اپنے بیٹوں کے ہمراہ آپ کو اپنی تلواروں کے سائے میں لے لیا، اسی اثنا میں ابوسفیان ادھر آ نکلا۔ اس نے مطعم سے پوچھا کہ کیا تم نے پناہ دی ہے یا ان کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے صرف پناہ دی ہے۔ ابوسفیان نے جواب میں کہا کہ ٹھیک ہے، جس کو تم نے پناہ دی، اسے ہم نے بھی پناہ دی۔ مطعم بن عدی کے اسی احسان کی بنا پر آپ ﷺ نے بدر کے دن ارشاد فرمایا کہ اگر آج مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور مجھ سے ان گندے لوگوں کے بارے میں بات کرتا تو میں انہیں چھوڑ دیتا۔ مطعم نے کفر کی حالت میں ہجرت سے کچھ عرصے بعد وفات پائی۔

Marfat.com

مُطعِمِ طَیرِ السَّمَاء: (آسمان کے پرندوں کو کھلانے والا) آں حضرت ﷺ کے دادا عبد المطلب کا لقب۔

مَظَّة: یمن میں آل ذی مرحب، ربیع بن معاویہ بن معدی بن کَرِب کا ایک شہر۔

مُظَعِن: سقیا اور ابواء کے درمیان ایک وادی۔

مَظَلَّلَة: نجد میں غنیٰ بن اعصر کے پانی کی جگہ۔

مُظلِم: مدائن کے قریب ایک جگہ۔

مَعَابِذَة: دیکھئے مُحَصَّب۔

معاذ بن عَفرَاء: یہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

مَعَاذ بن عَمرو بن جَمُوح: انہوں نے مُعَوِّذ بن حارث انصاری کے ساتھ مل کر معرکۂ بدر میں ابوجہل کو واصل جہنم کیا تھا۔ ابوجہل کے قتل کے بعد اس کے بیٹے عکرمہ نے، جو فتح مکہ میں مشرف با اسلام ہوا، باپ کی حمایت میں پیچھے سے آکر مَعَاذ کے شانے پر تلوار ماری، جس سے ان کا بازو کٹ کر لٹک گیا۔ انہوں نے اسی حالت میں عکرمہ کا پیچھا کیا، مگر وہ بچ کر نکل گیا۔ معاذ شام تک اسی طرح لڑتے رہے۔ ہاتھ کے لٹکنے سے تکلیف ہو رہی تھی اور لڑنے میں رکاوٹ بھی پیدا ہو رہی تھی، اس لئے انہوں نے ہاتھ کو پاؤں کے نیچے دبا کر کھینچا اور تسمہ الگ ہو گیا۔ یہ حضرت عثمان کے دور خلافت تک زندہ رہے۔ ان ہی کو ابوجہل کا سامان (اسلحہ وغیرہ) دیا گیا تھا۔

مَعَافِر: یمن کا ایک قبیلہ۔

مَعَافِر بن یَعفُر: قحطانیوں میں زید بن کہلان کا ایک بطن۔

مَعَان: یہ مُؤتَہ سے پہلے واقع ہے، اسی جگہ پہنچ کر مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ کافروں کا دو لاکھ سے زائد کا لشکر جرار ان کے مقابلے کے لئے بَلقَاء میں جمع ہے۔ صحابہ کرام دو روز تک یہاں ٹھہرے رہے اور آپس میں مشورہ کرتے رہے۔ آخر مسلمانوں کا یہ مختصر سا گروہ کفار کے لشکر جرار کے مقابلے کے لئے موتہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

مَعَان بن مَزهبة: قحطانیوں میں ہمدان کے دومان بن بکیل کا ایک بطن۔

مُعَانَة: معاذ کی بیوی کا نام، جو جَوشَن کی لڑکی تھی۔

Marfat.com

مُعَاوِیَہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے نُہَیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

معاویہ بن ابی سفیان: حضرت ابوسفیان بن حرب بن امیہ کے لڑکے اور آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے بھائی اور قریش کے مشہور سرداروں میں سے ایک تھے۔ حدیبیہ کے سال اسلام لائے۔ والدین کے ساتھ اختلاف سے بچنے کے لئے فتح مکہ تک اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا۔ فتح مکہ کے دن اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ اور غزوہ حنین اور طائف میں شریک ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کو کاتب مقرر فرمایا۔ حضرت عمر نے ان کو دمشق کا والی مقرر فرمایا۔ حضرت عمر کی وفات کے بعد حضرت عثمان نے ان کو شام کا حاکم مقرر فرمایا۔ تقریباً ۱۹ سال امیر المؤمنین رہے۔ ۷۸ سال کی عمر میں ۶۰ ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

معاویہ بن اسلم: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

معاویہ بن بکر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہوازن کا ایک بطن۔

معاویہ بن بُہثَہ: عدنانیوں میں سُلیم بن منصور کا ایک بطن۔

معاویہ بن حارث: قحطانیوں کے کہلان کا ایک بطن۔

معاویہ بن دَوْمان: قحطانیوں کے ہمدان کا ایک بطن۔

معاویہ بن زَوَیبَہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

معاویہ بن عامر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن ربیعہ کا ایک بطن۔

معاویہ بن عُقَیل: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عقیل بن کعب کا ایک بطن، یہ لوگ نجد کے چشموں پر رہتے تھے۔

معاویہ بن عمرو: قحطانیوں کے ازد میں خزرج کے بنی نجار کا ایک بطن۔ قحطانیوں کے وداعہ کا ایک بطن۔

معاویہ بن عوف: عدنانیوں میں عوف بن حرب کا ایک بطن۔

معاویہ بن کندہ: قحطانیوں میں کہلان کے کندہ کا بطن عظیم۔

معاویہ بن مُرَۃ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک

Marfat.com

بطن۔

مَعْبَدْ (اُمّ): ان کا نام عاتکہ بنت خالد الخزاعیہ ہے اور خنیس بن خالد الخزاعی کی بہن ہیں۔ مکے کے قریب وادیٔ قُدَیْد میں ان کا مشہور خیمہ تھا۔ نہایت شریف، بڑی عقل مند اور مسافروں کی خدمت کے لئے مشہور تھیں۔

معبد بن العباس: عدنانیوں میں قریش کے عباس بن عبد المطلب کا ایک بطن۔

مُعَتِّب: ابولہب کا ایک لڑکا، جو فتح مکہ کے دن اسلام لایا اور آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں خصوصی دعا فرمائی۔

مُعَتِّب بن ابی لہب: عدنانیوں میں قریش کے ہاشم کا ایک بطن۔

مُعَتِّب بن ابی مالک: عدنانیوں میں ہوازن کے ثقیف کا ایک بطن۔

مُعْتَمِرْ: عمرہ کرنے والا۔

مَعَدّ: عدنان کے لڑکے کا نام، جو ملت ابراہیمی پر تھے۔ ان کی کنیت ابونزار تھی۔ یہ بڑے بہادر اور جنگ جو تھے۔

مَعَدّ بن عدنان: ایک عظیم بطن، جس کے کثرت سے بطون اور شعوب ہوئے۔

مَعْدِنْ: حجاز کے علاقے میں فُرع سے اوپر ایک مقام ہے۔

مَعْدِنُ الْحِجَازْ: یہ مدینہ منورہ سے مشرقی جانب کچھ فاصلے پر واقع ہے۔

مِعْرَاج: معراج کی رات میں مسجد اقصیٰ سے آسمانوں اور سدرۃ المنتہیٰ تک جانے کو معراج کہتے ہیں۔ معراج کے معنی سیڑھی کے ہیں۔ مسجد اقصیٰ سے سیڑھی کے ذریعہ آپ ﷺ پہلے آسمان پر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد باقی آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ اس کا ایک قدمچہ چاندی کا اور ایک سونے کا تھا اور یہ موتیوں سے مرصع تھی۔

الْمُعَرَّس: لغت میں تعریس کی جگہ کو معرس کہتے ہیں اور تعریس کہتے ہیں مسافروں کے رات کے آخری حصے میں ہلکی نیند سونے اور آرام کی غرض سے ٹھہرنے کو۔ ذوالحلیفہ میں رسول اللہ ﷺ کی دو مسجدیں ہیں۔ ایک بڑی مسجد، جہاں سے لوگ احرام باندھتے ہیں۔ اسی کو مسجد الشجرہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ یہاں آرام فرمایا کرتے تھے، پھر آگے سفر پر روانہ ہوتے تھے۔ دوسری مسجد المعرس ہے، جو مسجد الشجرہ کے نواح میں ہے۔ یہاں

Marfat.com

آپ ﷺ مکے سے واپسی میں رات کو آرام فرمایا کرتے تھے۔

مُعرِض: مدینے کا ایک قلعہ، جسے خزرج کے بنو عمرو و بنو ثعلبہ نے تعمیر کیا تھا۔ یہ آخری قلعہ تھا، جو مدینے میں تعمیر کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ جب ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے تو یہ لوگ اس قلعے کو بنا رہے تھے۔ انہوں نے اس کو مکمل کرنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔

المُعرِقَۃ: وہ راستہ، جو ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ جاتا ہے اور غزوۂ بدر کے موقع پر ابو سفیان کی سربراہی میں قریش کا تجارتی قافلہ اسی راستے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوا تھا۔

المُعصَب: مدینے میں قبا کے پاس ایک جگہ۔ بخاری کہتے ہیں کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں المہاجرون الاولون ٹھہرے تھے۔

مُعقِل: قحطانیوں میں قضاعہ کے کنانہ بن بکر بن عوف. بن عذرہ بن زید کے بنی علیم کا ایک بطن۔

مُعقِل بن حارث: قحطانیوں میں مذحج کا ایک بطن۔

المَعلاۃ: مکے اور بدر کے درمیان ایک جگہ۔ یمامہ میں الخرج کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

مُعلَا: حجاز میں ایک جگہ۔

المَعلَات: اہل مکہ کا قبرستان۔

مَعن: عدنانیوں میں اَکلب بن ربیعہ کا ایک بطن۔

مَعن بن حاجب: قحطانیوں میں ہمدان کے بکیل کا ایک بطن۔

مَعن بن مالک: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

مُعَوِذ: ان کے والد کا نام حارث انصاری تھا اور ماں کا نام عَفراء تھا۔ انہوں نے معاذ بن عمرو بن جموح کے ساتھ مل کر معرکۂ بدر میں ابو جہل کو واصل جہنم کیا تھا۔ ابو جہل کے قتل کے بعد لڑتے لڑتے خود بھی شہید ہو گئے۔

مَعِین: صاف اور جاری پانی۔ یمن میں ایک قلعے کا نام۔ ازہری کہتے ہیں کہ یمن میں ایک شہر کا نام ہے۔

مُعِین: یمن میں سنحان کے پیچھے ایک بستی۔

المَعِینَۃ: یمن میں سِنحان کے پیچھے کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

Marfat.com

مِغفَر: خود کی زرہ، جسے ٹوپی کے نیچے پہنتے ہیں۔ زرہ کا ٹکڑا، جسے ہتھیار بند آدمی جنگ کے وقت اپنے چہرے پر ڈال لیتا ہے۔ جمع مَغَافِر۔ صحیحین میں ہے کہ فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کے سر پر مغفر تھا۔

مغلطائی: علاؤ الدین بن قلیج بن عبد اللہ الحنفی، مغلطائی ترکی کے ایک علاقے کی طرف نسبت ہے۔ ترکی الاصل تھے، ۶۹۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۶۲ھ میں وفات پائی۔ متعدد کتب تحریر کیں، جن میں سیرت مغلطائی نسبتاً زیادہ معروف ہے۔

المُغَمَّس: مکے سے طائف جانے والے راستے میں ایک جگہ کا نام، جو مکہ سے ۳ فرسخ (۹ میل) پر ہے۔ یہ جگہ پتھروں اور کانٹے دار درختوں سے چھپی ہوئی ہے۔ جب ابرہہ بیت اللہ کو منہدم کرنے کے لئے مکے کی طرف روانہ ہوا تو وہ طائف کے پاس سے گزرا۔ اہل طائف نے ابورغال نامی ایک شخص کو ابرہہ کے ساتھ بھیجا، تا کہ وہ مکہ تک اس کو راستہ بتائے۔ مغمس پہنچ کر ابورغال مر گیا اور یہیں دفن ہوا۔ اس کی غداری کے باعث لوگ اس کی قبر پر پتھر مارتے ہیں۔

مَغفُونَۃ: مدینے کے قریب ایک جگہ۔

المُغِیث: ایک وادی کا نام، جس میں قوم عاد ہلاک ہوئی۔

مُغیثا: رسول اکرم ﷺ کے ایک پیالے کا نام۔

المُغِیثَۃ: مکے کے راستے میں العذیب سے مکہ کی طرف مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ۔ اس کے اور القرعاء کے درمیان ۳۲ میل کی مسافت اور اس کے اور القادسیۃ کے درمیان ۲۴ میل کی مسافت ہے۔ یہاں کے لوگ بارش کا پانی پیتے تھے۔ نیشاپور میں بھی اسی نام کی ایک بستی ہے۔

مُغِیرَۃ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود ابن معتب الثقفی: مشہور صحابی۔ ہجرت سے ۲۰ سال پہلے طائف میں پیدا ہوئے ۵ھ میں مشرف با اسلام ہوئے۔ یہ اسلحہ لے کر آپ ﷺ کے آگے آگے چلتے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے ۱۳۶ حدیثیں روایت کی ہیں۔ سن ۵۰ھ میں وفات پائی۔

مُغِیرَۃ بن عبد اللہ: عدنانیوں میں مخزوم کا ایک بطن۔

Marfat.com

المَفجز: ثنیة الخضراء اور دار زید بن منصور کے پیچھے تک کا علاقہ۔

مفحِل: مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔

مُفرِد: صرف حج کرنے والا، یعنی جو شخص میقات یا اس سے پہلے صرف حج کی نیت سے صرف حج کا احرام باندھ کر حج کرے اور حج کے ساتھ عمرے کو شامل نہ کرے۔

المَفرَدُوْنَ: کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔

مَفروق بن عَمرو: قبیلہ بنی ذُہل بن شَیبان کا ایک سردار۔

مَقارِیب: مدینے کے نواح میں ایک جگہ کا نام۔

المَقاعِد: مدینے میں دار عثمان بن عفان کے قریب دکانوں کی جگہ۔

مقام ابراھیم: وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر کے دوران کھڑے ہوتے تھے۔

مقام حِجر: حَطیم کو کہتے ہیں۔ مدینے اور شام کے درمیان وادی القریٰ کے قریب قوم ثمود کے علاقے کو بھی حجر کہتے ہیں۔

مَقامِ حَرَۃ: دیکھئے حرۃ۔

مقامِ سَرِف: دیکھئے سرِف۔

مقام شَیخَین: دیکھئے شَیخَین۔

مقام الھَدَئة: دیکھئے الھَدئة۔

مقام ھَدَة: مَرّ الظَّھران کا بالائی علاقہ، جہاں سے اہل مکہ سفید مٹی اٹھا کر لاتے تھے اور اس کو عورتیں کھاتی تھیں۔

مِقداد بن عمرو بن الاسود الکندی: ہجرت سے پہلے اسلام لائے، لیکن مکے ہی میں ٹھہرے رہے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر اسلامی لشکر کے تین گھڑسواروں میں سے ایک تھے۔ بدر کے لئے روانہ ہونے کے بعد جب آپ ﷺ نے وادئ ذفران میں پڑاؤ ڈالا تو آپ کو مکے سے قریش کے روانہ ہونے کی اطلاع ملی۔ آپ ﷺ نے مہاجرین و انصار کو مشورے کے لئے جمع فرمایا اور ان کو قریش کی روانگی کی اطلاع دی۔ خبر سن کر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے باری باری کھڑے ہو کر نہایت عمدگی سے اظہار جاں

Marfat.com

نثاری کیا۔ اس موقع پر حضرت مقداد نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم موسیٰ کی قوم کی طرح ہرگز یہ نہیں کہیں گے کہ اے موسیٰ! تم اور تمہارا رب دونوں جا کر لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں، بل کہ ہم آپ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے لڑیں گے۔ یہ سن کر آپ ﷺ کا چہرہ انور فرطِ مسرت سے دمک اٹھا۔ کتاب اللہ کی قرأت میں ممتاز تھے۔ اہلِ حمص حضرت مقداد کی قرأت کو دوسروں سے بہتر سمجھتے تھے، اس لئے وہ ان سے قرآن سیکھتے تھے۔ ۳۳ھ میں وفات پائی اور وفات سے پہلے وصیت فرمائی کہ ان کی نماز حضرت زبیر پڑھائیں۔

مُقَدَّمَۃُ الجَیش: لشکر کا آگے والا حصہ۔

مُقَطَّع: قحطانیوں میں کندہ کا ایک بطن۔

مُقَمِّل: حمی نقیع (نقیع کی چراگاہ) میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مسجد کا نام۔

مَقنَا: شام کے شہر اَیلَہ کے قریب ایک بستی، جہاں یہود رہتے تھے۔ غزوۂ تبوک میں اس کا ذکر آتا ہے۔

مُقَوقِس: مصر میں دو قومیں آباد تھیں۔ ایک قبطی، جو وہاں کے اصل باشندے تھے۔ دوسرے رومی (بیزنطینی) جنہوں نے مصر کو اپنی نو آبادی بنا رکھا تھا۔ مقوقس بیزنطینی سلطنت کی جانب سے مصر کا نائب السلطنت تھا اور اپنے مذہب عیسائیت کا بہت بڑا عالم تھا۔ مصر کا مشہور اور تاریخی شہر اسکندریہ اس کا دار الحکومت تھا۔ اس کا نام جریج بن مینا قبطی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا نامۂ مبارک دے کر حضرت حاطب کو اس کے پاس بھیجا۔ مقوقس نے آپ ﷺ کے قاصد کا اکرام و احترام کیا اور آپ کے نامۂ مبارک کی نہایت تعظیم کی۔ اس نے اقرار کیا کہ بلاشبہ آپ وہی نبی ہیں، جن کی بشارت پہلے انبیاء نے دی ہے، مگر وہ ایمان نہیں لایا، نصرانیت پر قائم رہا۔

مُقَوِّم بن عبد المطلب: عبد المطلب کے لڑکے کا نام۔

مُکَاتَب: اس غلام یا کنیز کو کہتے ہیں، جو اپنے مالک سے یہ طے کر لے کہ وہ ایک مقررہ رقم مالک کو ادا کر کے آزاد ہو جائے گا۔

مَکتُوم (ابن۔ اُمِّ): یہ نابینا اور سابقون الاولون میں سے تھے اور ان کا پورا نام عبد اللہ ابن اُم

Marfat.com

مکتوم تھا۔ انہوں نے رؤسائے قریش کی موجودگی میں آپ ﷺ سے دین کے بارے میں کچھ پوچھا تو آپ نے ناگواری ظاہر کی، جس پر سورۂ عبس کی ابتدائی ۱۲ آیات نازل ہوئیں۔

مَکْتُوْمَۃ: زمزم کے ناموں میں سے ایک نام۔

مَکْحُوْل: آپ ﷺ کے ایک غلام کا نام۔

مِکْرَز بن حفص: حدیبیہ کے موقع پر یہ شخص قریش سے اجازت لے کر مسلمانوں کی طرف آیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ مکرز ہے اور یہ بدکار اور غدار آدمی ہے۔

مَکَّہ: ایک شہر کا نام، جہاں اللہ تعالیٰ کا مقدس گھر خانۂ کعبہ ہے۔ بیت اللہ کا نام۔ بعض کے نزدیک بیت اللہ کی جگہ کو بکہ کہتے ہیں اور اس کے اردگرد جو آبادی ہے، اس کو مکہ کہتے ہیں۔ زید بن اسلم کہتے ہیں کہ کعبہ اور مسجد کا نام بکہ ہے، ذی طویٰ اور بطن الوادی کا نام مکہ ہے۔ قرآن کریم میں اس کے مختلف نام آئے ہیں مثلاً، بلد الامین (سورۃ التین)، بیت العتیق (سورۃ الحج)، بیت الحرام (سورۃ المائدہ)۔ اس کو مکہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جابروں کو ہلاک کر دیتا ہے اور ان کا غرور خاک میں ملا دیتا ہے۔ اس کو مکہ اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس میں لوگوں کا ازدحام رہتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس میں ہر طرف سے آ کر لوگ عبادت کرتے ہیں، اس لئے اس کو مکہ کہتے ہیں۔

مَکِّی: حدودِ حرم کے اندر رہنے والا۔

المَکِیْمِنُ الجَمَّاء: مدینے کی وادیٔ العقیق میں جماء سے متصل ایک پہاڑ۔ واقدی کے مطابق غزوۂ بدر کے لئے جاتے ہوئے آپ ﷺ یہاں سے گزرے تھے۔

مَلادِس: عدنانیوں میں تمیم کے بنی سعد کا ایک بطن۔

مَلادِس بن عمرو: قحطانیوں میں ازد کے خزاعہ کا ایک بطن۔

مُلْتَزَم: حَجَرِ اَسْوَد اور بابِ کعبہ کے درمیان بیت اللہ کی دیوار کا حصہ، جس سے لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے اور یہ دعا کی قبولیت کا خاص مقام ہے۔

المَلْحَاء: جبل شیبان اور البدیعہ کے درمیان تبوک کے جنوب میں قدیم راستے پر ایک پہاڑ۔ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے لئے اسی راستے سے تشریف لے گئے تھے۔

Marfat.com

مَلْحَانْ بن اَخزَم: قحطانیوں میں ہمدان کے بکیل کا ایک بطن۔

مَلْحَانْ بن عدی: قحطانیوں کے ازد میں خزرج کے بنی نجار کا ایک بطن۔

مَلْحُوب: واضح اور آسان۔ دیار بنی اسد میں ایک جگہ۔

مَلْکَان: طائف کا ایک پہاڑ۔ مکے سے ایک رات کی مسافت پر ہذیل کی ایک وادی، جس کے زیریں حصے میں بنی کنانہ آباد تھے۔

مَلْکَان: کنانہ بن خزیمہ کے لڑکے کا نام۔

مَلْکَان بن جزم: قحطانیوں میں قضاعہ کے جرم کا ایک بطن۔

مَلْکَان بن عدی: عدنانیوں میں طابخہ کا ایک بطن۔

مَلْکَان بن کنانہ: عدنانیوں میں کنانہ بن خزیمہ کا ایک بطن۔

مَلِکُ الجِبَال: پہاڑوں کا فرشتہ، جس نے طائف سے واپسی پر قرن المنازل میں آپ ﷺ خدمت میں حاضر ہو کر کہا تھا کہ اگر آپ حکم دیں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو، جن کے درمیان اہل مکہ اور اہل طائف رہتے ہیں، ملا دوں، جس سے یہ تمام لوگ کچل کر ہلاک ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ یہ لوگ صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں، بل کہ مجھے امید ہے کہ ان کی نسل سے لوگ پیدا ہوں گے، جو اللہ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

مَلَل: طریق مکہ میں مدینے سے ایک رات کی مسافت پر واقع ایک مقام یا ایک وادی۔ ملل سے السیالہ تک ۷ میل کا فاصلہ ہے اور مدینے سے ملل تک ۱۷ میل کی مسافت ہے۔ ملل میں بہت سے کنوئیں ہیں۔

مُلَوَّح: بنو ہوازن کی ایک شاخ، جو بنو عامر بن ملوح کہلاتے تھے اور مدینے سے ۵ میل پر ذات عرق سے پہلے سیئ میں آباد تھے۔ صفر ۸ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے غالب بن عبد اللہ اللیثی کی سربراہی میں یہاں ایک سریہ بھیجا تھا، جس میں مسلمان غالب رہے تھے۔

مُلَوَّح: عدنانیوں میں بنی عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس کے بنی لیث بن یعمر کا ایک بطن۔

Marfat.com

المَلَیخ: طائف میں ایک وادی۔ حنین سے طائف جاتے ہوئے آپ ﷺ یہاں سے گزرے تھے۔

المُلَیح: قحطانیوں میں خزاعہ کا ایک بطن۔

مُلَیحَۃ: دیار طَیِّئ میں ایک پہاڑ کا نام، جہاں کنوؤں کی کثرت تھی۔ آپ ﷺ نے یہ جگہ حضرت زبیر کو عطا فرمائی تھی۔

المَمشُوق: آپ ﷺ کی ایک چھڑی کا نام۔

منیٰ: مکے سے تین میل کے فاصلے پر ایک وادی، جہاں حج کے زمانے میں حاجی قیام کرتے ہیں اور جمَرات (شیطانوں) کو کنکریاں مارتے ہیں۔

مَنَاۃ: قبائل اَوس و خزرَج کا بت۔ یہ قدیم ترین تھا اور بحیرۂ احمر کے ساحل پر قدید کے قریب مشلل میں نصب تھا۔ اس کی پوجا کا آغاز بھی عمرو بن لحی نے کیا تھا۔ لات، منات اور عزیٰ عرب کے سب سے بڑے بت تھے اور تینوں کے نام سورۂ نجم میں آئے ہیں۔ بنواز د اور غسان اس کا حج بھی کرتے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کے حکم سے حضرت علی نے اس کو منہدم کیا تھا۔

مُنَاخَۃ: اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ۔ جمع مُنَاخَات۔ یہاں حجاجِ کرام کے قافلوں کے اونٹ بیٹھا کرتے تھے۔

المَناز (ذات): ارض شام کے شروع میں حجاز کی طرف ایک جگہ۔

مَنَارَۃ: قحطانیوں کے غافق کا ایک بطن۔

مَنَارَۃ بن ربیعہ: قحطانیوں کے جزیلہ کا ایک بطن۔

مَنَارَۃ بن عوف: قحطانیوں کے ازد میں غسانیوں کے جفنہ کا ایک بطن۔

المَنَاصِع: مدینے کے باہر ایک مقام، جہاں مدینے کی خواتین رات کے وقت قضائے حاجت کے لئے جایا کرتی تھیں۔

مَنَاف: عرب کے بتوں میں سے ایک بت کا نام۔

مَنَاف بن دَارِم: عدنانیوں کے دارم میں تمیم بن مُرّ کا ایک بطن۔

المَنَاقِب: ایک پہاڑ کا نام۔

Marfat.com

مُنَبِّہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔ حَجّاج کے بیٹے کا نام جو جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔

مُنَبِّہ بن اُدَ: قحطانیوں میں سعد العشیرہ کا ایک بطن۔

مُنَبِّہ بن امیر: قحطانیوں میں ہمدان کے بکیل کا ایک بطن۔

مُنَبِّہ بن بکر: عدنانیوں میں ہوازن کا ایک بطن۔

مِنبَر: وہ جگہ جہاں خطیب کھڑا ہو کر خطبہ دیتا ہے۔ بقول علامہ انور شاہ کشمیری یہ غزوۂ بدر سے پہلے بن چکا تھا۔ اس سلسلے میں ۹ ہجری، ۸ ہجری اور ۷ ہجری کے اقوال بھی ہیں۔ یہ اثل یا طرفاء کی لکڑی کے تختوں سے بنایا گیا تھا اور تین قدمچوں پر مشتمل تھا۔

المُنتَفِق: ایک وادی جہاں سے رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک جاتے ہوئے گزرے۔

المُنتَفِق بن عامر: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

مِنجَاب بن معاویہ: عدنانیوں میں ہوازن کے معاویہ بن بکر کا ایک فخذ۔

مَنحَرَ: قربان گاہ۔

منذر بن ساویٰ العبدی: بحرین، خلیج عرب کے مغربی ساحل پر واقع ہے۔ اس زمانے میں بحرین اسی ساحلی پٹی کو کہتے تھے، جو عراق کے ڈیلٹا سے موجودہ ریاست قطر تک پھیلی ہوئی تھی۔ بحرین عرب ہی کا حصہ ہے۔ آج کل بحرین پیٹرول کی دولت کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ چھٹی صدی عیسوی میں یہ ایرانی حکومت کے زیرِ اقتدار تھا اور یہاں کے ایرانی گورنر کا نام منذر بن ساویٰ تھا۔ منذر ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں، جنہوں نے پیغامِ رسالت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اہلِ بحرین میں سے اکثر اسلام لائے اور بعض اپنے قدیم مذہب پر قائم رہے۔ منذر کے مشرف با اسلام ہونے کے بعد آپ ﷺ تقریباً چار سال تک حیات رہے۔ اس عرصے میں آپ ﷺ نے ان کو متعدد خطوط لکھے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کہتے ہیں کہ میرے علم کی حد تک آپ ﷺ نے منذر کے نام نصف درجن سے زائد خط لکھے تھے۔

منذر بن عمرو: انہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر مدینے کے دوسرے لوگوں کے ساتھ اسلام کی بیعت کی۔ بیعت کے بعد جن بارہ آدمیوں کو آپ ﷺ نے نقیب مقرر فرمایا،

Marfat.com

یہ ان میں سے ایک ہیں۔ معرکۂ بدر اور احد میں شریک رہے۔ ۴ھ میں ۴۰ تا ۷۰ قُرّاء کی ایک جماعت حضرت منذر بن عمرو سعدی کی امارت میں بئر معونہ بھیجی گئی۔ جب یہ لوگ بئر معونہ کے قریب پہنچے تو بنی سلیم میں سے رِعْل اور ذَکْوان کے لوگوں نے اچانک حملہ کر کے سب کو شہید کر دیا۔ شہید ہونے والوں میں منذر بن عمرو بھی تھے۔

مُنذِر بن نعمان: قحطانیوں کے ازد میں غسان کے جفنہ کا ایک بطن۔

المنزلة: خیبر کے قریب ایک جگہ، جہاں آپ ﷺ نے رات کا کچھ حصہ گزارا تھا اور نماز پڑھی تھی۔ آج کل اس کو الشُرَیف کہتے ہیں۔

المِنْشَب: مدینے میں ایک پہاڑ یا جگہ، جہاں رسول اللہ ﷺ کے صدقات تھے۔ مِیثَم اور مِیشَب بھی اسی کو کہتے ہیں۔

المُنصَرَف: مکے اور مدینے کے درمیان الروحاء کے قریب ایک بڑی بستی۔ زمانۂ قدیم میں یہاں سے دائیں جانب الرویثہ، العرج، السقیا اور مکہ کی طرف ایک راستہ نکلتا تھا۔ الروحاء اور المنصرف کے درمیان ۷ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ آج کل اس کو المَسَیجد کہتے ہیں۔ ابن اسحق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجسج سے روانہ ہو کر روحاء آئے۔ پھر منصرف پہنچ کر، مکہ کا راستہ بائیں جانب چھوڑ کر، دائیں جانب نازیہ کی طرف چلے۔

مَنصور بن سعد: عدنانیوں کے ہلال بن عامر میں زغبہ کے سعد بن مالک کا ایک بطن۔

مَنصور بن عِکرَمہ: اسی بد بخت نے ظالمانہ مقاطعۂ بنی ہاشم کے معاہدے کا مضمون تحریر کیا تھا اور سب نے اس پر دستخط کر کے دستاویز کو خانہ کعبہ میں لٹکا دیا تھا۔ منصور بن عکرمہ کو تو اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا مل گئی کہ اس کے ہاتھ کی انگلیاں شل ہو گئیں اور ہاتھ ہمیشہ کے لئے لکھنے سے بے کار ہو گیا اور کفر ہی کی حالت میں مرا۔

المُنطَبِق: مکہ اور اشعریین کا ایک بت، جو تانبے کا بنا ہوا تھا اور اس کے پیٹ سے ایک خاص آواز نکلتی تھی۔ جب اس بت کو توڑا گیا تو اس میں سے ایک تلوار نکلی، آپ ﷺ نے اس کو اپنے لئے منتخب فرما لیا اور اس کا نام مِخذَم رکھا۔

مَنفوحَة: یمامہ کے نواح میں ایک مشہور بستی۔

Marfat.com

مَنفِیَۃ: بحر الزنج کے ساحل پر ایک مشہور شہر۔

المَنقَی: خالص۔ یہ اسم مفعول ہے۔ کسی پہاڑ یا حرے کے درمیان ہر اس راستے کو جس سے پتھر ہٹا دیئے گئے ہوں، منقی کہتے ہیں۔ سیف البحر کے اس حصے میں ایک مقام، جو مدینے کی طرف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مدینے اور احد کے درمیان ایک جگہ ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ احد کے دن لوگ نکلے، یہاں تک کہ وہ اعوص کے قریب منقی پہنچے۔

مَنوَز: مدینے کے قریب ایک پہاڑ۔

مُنہَب بن دَوس: قحطانیوں کے ازد کے شنوءۃ کا ایک بطن۔

مُنہَب بن مالک: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

مُوَاخاۃ: مہاجرین وانصار میں بھائی بندی کے رشتے کا قیام۔ یہ مُوَاخاۃ ہجرت کے پانچ ماہ بعد ۴۵ مہاجرین اور ۴۵ انصار کے مابین حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مکان میں ہوئی۔

مُوزَغ: یمن میں ایک جگہ، جو عدن کے حاجیوں کی چھٹی منزل ہے۔

موسیٰ: عدنانیوں کے ہلال بن عامر میں زغبہ کے بنی موسیٰ کا ایک بطن۔ قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

موسیٰ الاشعری (ابو): ان کا نام عبداللہ بن قیس بن سلیم بن حضار بن حرب ابو موسیٰ ہے۔ ان کا تعلق قحطان کے قبیلے بنی الاشعر سے ہے۔ ہجرت سے ۲۱ سال پہلے یمن کے شہر زبید میں پیدا ہوئے۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ظہور اسلام کے وقت مکے آئے۔ مشرف با اسلام ہوئے اور حبشہ ہجرت کر گئے۔ آں حضرت ﷺ نے ان کو یمن کے کچھ علاقوں اور عدن میں عامل مقرر کیا۔ پھر ۱۷ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ کا اور حضرت عثمان نے کوفے کا عامل مقرر کیا۔ ان سے ۳۵۵ حدیثیں مروی ہیں۔ قرآن بہت عمدہ پڑھتے تھے۔ مفتی اور قاضی بھی بہت عمدہ تھے۔

موسیٰ بن عامر: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے عامر بن زید بن مرداس بن ریاح کا ایک بطن۔

المَوصِل: ایک مشہور شہر، جو اپنی کثیر آبادی اور وسیع رقبے کے لحاظ سے بلاد اسلامیہ میں بہت اہم تھا۔ تمام شہروں سے لوگ یہاں آتے تھے۔ یہ نینوا کے قریب دجلہ کے کنارے واقع تھا اور بغداد سے ۲۲۲ میل (۷۴ فرسخ) کے فاصلے پر تھا۔ یہاں کے رہنے

Marfat.com

والے موصلی کہلاتے ہیں اور کثیر اہل علم اس عظیم شہر کی طرف منسوب ہیں۔

مَوْصِلُ بن جَمَّان: قحطانیوں میں کندہ کا ایک بطن۔

مَوْقِف: ٹھہرنے کی جگہ۔ حج کے افعال میں اس سے مراد میدان عرفات یا مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

مُوْنِس: غزوۂ احد کے موقع پر قریش کے لشکر کی روانگی کی خبر ملتے ہی آپ ﷺ نے انس اور مونس کو قریش کی خبر لانے کے لئے روانہ فرمایا۔ انہوں نے آکر اطلاع دی کہ قریش کا لشکر مدینے کے قریب پہنچ گیا ہے اور ان کے گھوڑوں نے مدینے کی چراگاہ (عریض) کا صفایا کر دیا ہے۔

مَوْهَبَة: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

مِهْجَع: عمرو بن الحضرمی کے بھائی۔ یہ حضرت عمر بن خطاب کے غلام تھے۔ غزوۂ بدر میں عامر حضرمی نے ان کو شہید کیا۔

مَهْجُوْز: مدینے کے نواح میں پانی کی ایک جگہ۔

المِهْرَاس: پتھر کا مستطیل پیالہ وغیرہ، جس سے وضو کیا جائے۔ جبل احد میں پانی کی ایک جگہ۔ جبل احد میں جن چھوٹے بڑے گڑھوں میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے، ان ہی گڑھوں کا نام مہراس ہے۔ یہ جگہ اس مقام کے قریب ہے، جہاں حضرت حمزہؓ شہید ہوئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی تو حضرت علی مہراس سے اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لائے، تاکہ آپ ﷺ اس میں سے پی لیں۔ آپ ﷺ نے اس میں بو محسوس کی تو اس کو چھوڑ دیا اور اس میں سے نہیں پیا اور اس سے چہرۂ انور سے خون دھویا۔

مَهْرَةُ (وفد): مَهْرِیَ بن الابیض کی سربراہی میں مہرہ کا وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو سب نے اس کو قبول کیا اور اسلام لے آئے۔

مَهْزُوْز: سوق المدینہ میں ایک جگہ، جہاں رسول اللہ ﷺ مسلمانوں میں صدقے کا مال تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

مَهْزُوْر: مدینے کی ایک وادی، جہاں بنو قریظہ آباد تھے۔

Marfat.com

مَهزُورا: مدینے کی ایک وادی، جو پتھریلے علاقے (حرۃ) سے نیچے کی طرف اترتی تھی۔

مَهيَعَة: جحفہ کا دوسرا نام۔ شام کے حاجیوں کی میقات۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے جحفہ۔

مِیثَاقِ مدینہ: ہجرت کے پانچ ماہ بعد آپ ﷺ نے یہودیوں کے حسد و عناد اور فتنہ و فساد کے انسداد کے لئے ایک تحریری معاہدہ کیا تھا، جس میں لوگوں کے حقوق و فرائض پوری تفصیل سے بیان کئے گئے تھے۔ اس کو دستورِ نبوی، میثاق مدینہ یا صحیفہ کہتے ہیں۔ اس کا مکمل متن کتاب الاموال اور ابن ہشام میں موجود ہے۔

مَیدَانِ عَرَفَات: مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل کے فاصلے پر مشرق کی طرف ایک پہاڑ کو عرفات کہتے ہیں۔ اس پہاڑ کے ساتھ ہی ایک میدان ہے، جس میں ۹ ذی الحجہ کو حاجی حج کے لئے جمع ہوتے ہیں، اسی کو میدانِ عرفات کہتے ہیں۔

مِیزَابِ رَحمَت: خانہ کعبہ کی چھت کا پرنالہ، جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ پرنالہ حَطِیم میں گرتا ہے۔

مَیسَرَة: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حبشی غلام کا نام، جو شام کے تجارتی سفر میں آپ ﷺ کے ہمراہ بصرہ گیا تھا۔ اس سفر میں آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر گئے تھے۔ یہ سفر توقع سے زیادہ کامیاب رہا۔

مَیسَرَة: لشکر کا بائیں طرف کا حصہ۔

مَیطَان: مدینے کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ، جو دیار بنی سلیم کی وادیٔ شَوزَان کے مقابل ہے۔ اس میں پانی کا ایک کنواں ہے، جس کو ضَفَّه کہتے ہیں۔ یہ جگہ بنی سلیم اور مزینہ کی ہے۔ یہاں کوئی چیز نہیں اگتی۔ مدینے کے مشرقی پتھریلے علاقے کے سامنے سیاہ پتھریلی زمین۔

المَیفَعَة: اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ مدینے سے ۹۶ میل کی مسافت پر نجد میں بطن نخل سے کچھ آگے نقرہ کی طرف ایک وادی کا نام۔ شام میں ارض بلقاء میں ایک بستی۔ ساحل یمن پر ایک شہر۔ واقدی کہتے ہیں کہ یہ نجد کے نواح میں پانی کی ایک جگہ ہے۔ کتب سیرت و مغازی میں میفعة الیمن کا ذکر نہیں ملتا، البتہ میفعة نجد اور میفعة البلقاء دونوں مذکور ہیں۔

Marfat.com

مِیقَاتْ: وہ مقام، جہاں سے مکہ معظّمہ جانے کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔

مِیقَاتِی: میقات کا رہنے والا۔

مِیلَین اَخضَرَین: صفا اور مروہ کے درمیان ایک خاص حصے میں سبز پتھر کے دو ستون بنے ہوئے ہیں۔ سعی کرنے والے ان ستونوں کے درمیانی حصے میں ذرا دوڑ کر چلتے ہیں۔ ان ہی سبز ستونوں کو میلین اخضرین کہتے ہیں۔

مَیمَنہ: لشکر کا دایاں حصہ۔

مَیمُون: انصار کی ایک عورت کے غلام کا نام، جو بڑھئی تھا اور جس کا نامِ رسول اللہ ﷺ کے لئے منبر بنانے والوں میں آتا ہے۔

مَیمُون بن یامین: یہ یہود کے رؤسا میں سے تھے۔ آں حضرت ﷺ کو دیکھ کر مشرف با اسلام ہوئے۔

مَیمُونَۃ: حارث ہلالیہ کی لڑکی۔ ان کی ماں کا نام ہند ہے۔ ان کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو سے ہوا۔ اس سے جدائی کے بعد دوسرا نکاح ابو رہم بن عبد العزیٰ سے ہوا۔ اس کے انتقال کے بعد ۷ھ میں عمرۃ القضا کے موقع پر آپ ﷺ کی زوجیت میں آئیں اور مقام سَرِف میں نکاح ہوا۔ ۵۱ھ میں سرف ہی میں انتقال ہوا۔

مِینَاء: مصر کے نواح میں ایک جگہ۔ مصر میں جبال ابو میناء۔

باب النون

نَائِلَۃ: ایک بت کا نام، جو حرم کعبہ میں چاہ زم زم اور قربان گاہ کے قریب نصب تھا اور انسانی شکل کا تھا۔

نَاب بن بلی: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

نَابِعْ: مدینے کے قریب ایک جگہ کا نام۔

نَابِغَۃ: عرب کا مشہور شاعر، جسے گھر میں بند کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا۔

النابغۃ الجَعْدِی: ان کا نام قیس بن عبداللہ الجعدی العامری ہے۔ زمانۂ جاہلیت اور اسلام کے قادر الکلام شاعر۔ ان کو نابغہ کہا جاتا تھا، کیوں کہ ۳۰ سال تک کوئی شعر نہ کہہ سکے۔ انہوں نے ظہور اسلام سے پہلے ہی شراب اور بتوں کو چھوڑ دیا تھا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ پھر کوفے میں سکونت اختیار کی۔ حضرت معاویہ ان کو اصفہان لے گئے اور وہیں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۲۰ سال زندہ رہے۔

نَاجِیہ بن جَمَاھِر: قحطانیوں میں اشعریین کا ایک بطن۔

نَاجِیہ بن سامہ: عدنانیوں میں سامہ بن لوی کا ایک بطن۔

النَّازِیَۃ: آخِذ کے راستے میں صَفْرَاءْ کے قریب ایک چشمہ، جو مکے سے مدینے جاتے ہوئے، مدینے سے قریب ہے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ رَوْحَاءْ سے مُنْصَرَف آئے۔ یہاں سے مکے کا عام راستہ بائیں طرف چھوڑ کر النَّازِیَۃ سے ہوتے ہوئے

Marfat.com

زخقانؔ سے ہوکر بدر پہنچے تھے۔

النَّاسَةُ: مکہ مکرمہ کے ناموں میں سے ایک نام۔

نَاسِیْ: نسی والے تیرہویں مہینے کا اضافہ کرنے والا مذہبی رہنما۔ عربوں میں نسی کا فریضہ قبیلہ بنو کنانہ کے سپرد تھا۔

نَاشِرَۃ بن الاَبْیَض: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

نَاشِرَۃ بن نَصر: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

نَاشِرَۃ بن ہِلال: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کا ایک بطن۔

نَاعِم (قلعہ): خیبر کا ایک حصہ نَطَاۃ کہلاتا تھا۔ اس میں چار قلعے تھے۔ ان میں سے ایک قلعے کا نام ناعِم تھا۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے اسی قلعے کا محاصرہ کیا اور سخت مقابلے کے بعد اس کو فتح کیا۔

نَافِرَۃ: قحطانیوں میں زید بن کہلان کے مرہ بن اُدَد کے جذام میں بنی نفاثہ کا ایک بطن۔

نَافِ زمین: مکہ مکرمہ کو کہتے ہیں، جو عرب کا بھی وسط ہے۔

نَافِع بن زید حِمْیَرِیْ (وفد): نافع بن زید حمیری، حمیر کے کچھ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم دین سمجھنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے کچھ سوال کیے اور آپ ﷺ نے ان کے جوابات دیئے۔

نَاقُوس: سنکھ، جو سینگ کے مانند ہوتا ہے۔ ہندو اور نصاریٰ اس کو اپنی عبادت کے وقت بجاتے ہیں۔ ناقوس ایک بڑی لکڑی کو بھی کہتے ہیں، جس پر چھوٹی لکڑی سے مار لگائی جائے تو آواز نکلتی ہے۔ نصاریٰ اس سے لوگوں کو عبادت کے لئے بلاتے تھے۔

النِّبَاج: بصرہ کے حاجیوں کی منزل۔ بصرہ اور یمامہ کے درمیان ایک مقام۔ اور کہا جاتا ہے کہ بصرہ کے صحرا میں بصرہ سے مکہ جاتے ہوئے نصف راستے پر ایک بستی۔ ابومنصور کہتے ہیں کہ بلاد عرب میں دو نباج ہیں، ایک بصرہ کے راستے میں آتا ہے، جو بنی عامر کی نباج ہے اور فید کے مقابل پڑتا ہے۔ دوسرا ابنی سعد کا نباج ہے۔

النَّبَاوَۃُ: زمین کے ہر بلند حصے کو نباوہ کہتے ہیں۔ طائف میں ایک جگہ، حدیث میں آتا ہے کہ

Marfat.com

ایک دن آپ ﷺ نے طائف میں نباوہ کے مقام پر خطبہ ارشاد فرمایا، اسی جگہ کو عبد اللہ بن عباس نے مسجد بنایا تھا۔آج کل اس کو مسجد ابن عباس کہتے ہیں۔

نَبت: حضرت اسماعیل کے بیٹے اور قیدار کے بھائی کا نام۔

النَّبک: حمص اور دمشق کے درمیان ایک بستی، جس میں ایک عجیب وغریب چشمہ ہے، جس کا پانی موسم گرما میں خوب ٹھنڈا، صاف، پاکیزہ اور میٹھا ہوتا ہے۔

نَبہان: قحطانیوں میں لخم کے بنی سماک کا ایک بطن۔

نَبہان بن عمرو: قحطانیوں میں کہلان کے طیٔ کا ایک بطن۔

النَّبِیت: مدینے کے مشرق میں وادیٔ قناۃ میں ایک پہاڑ۔اس کا ذکر غزوۂ سویق میں آتا ہے۔

نَبِیذ: اس شربت کو کہتے ہیں، جو کھجور، انگور، شہد، جو اور گیہوں سے بنایا جائے، خواہ اس میں نشہ ہو یا نہ ہو، یہ عربوں کا پسندیدہ مشروب ہے۔انتباذ یہ ہے کہ کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں، جب پانی میٹھا ہو جائے تو اس کو پی لیں، شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے اس میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے، اس لئے آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔ چمڑے کے برتن، مشک وغیرہ میں نبیذ بنانے سے اس میں نشہ پیدا نہیں ہوتا، اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو چمڑا پھٹ جاتا ہے۔

نُبیہ: حجاج کے بیٹے کا نام۔

نَجّاز (بنو): مدینے کا ایک قبیلہ۔اس میں نامور سپاہی اور شاعر پیدا ہوئے۔ان کے بہت سے افراد مشرف با اسلام ہوئے۔

نَجَاشِی: حبشہ کے بادشاہ کا لقب۔حبشی زبان میں بادشاہ کو نجوسی کہتے ہیں۔نجاشی اسی نجوس کا معرب ہے۔ہجرت حبشہ کے وقت جو بادشاہ تھا، اس کا نام اَصحَمَۃ تھا۔اس نے مہاجرین حبشہ کے ساتھ خوب تعاون کیا۔ہجرت حبشہ کے وقت یہ عیسائی تھا، پھر مسلمان ہو گیا تھا۔

نَجد: یہ ایک نیم صحرائی، لیکن شاداب خطہ ہے۔اس میں متعدد وادیاں اور پہاڑ ہیں۔یہ جنوب میں یمن، شمال میں صحرائے شام، سَمَاوَہ، عراق اور عروض تک جا پہنچتا ہے۔ اس کے مغرب میں صحرائے حجاز واقع ہے۔یہ علاقہ سطح زمین سے ۱۲۰۰ میٹر بلند

Marfat.com

ہے۔ اس بلندی ہی کی بنا پر اس کو نجد کہتے ہیں۔ یہ جزیرہ نمائے عرب کا ایک ممتاز ترین اور خاص عربی خصوصیات رکھنے والا علاقہ سمجھا جاتا ہے۔

نجد (غزوہ): دیکھئے غزوۂ ذات الرقاع۔

نَجرَان: نجران متعدد ہیں۔ ایک نجران یمن میں ہے، دوسرا بحرین میں ہے، تیسرا دمشق کے قریب حوران میں ہے، چوتھا عراق میں کوفہ اور واسط کے درمیان ہے۔ یمن کا نجران مکے سے ۲۰ دن کی مسافت پر ہے۔ یمن کے اساقفہ نے آپ ﷺ کو مباہلے کی دعوت دی تھی۔ پھر انھوں نے آپ ﷺ سے جزیے پر صلح کر لی تھی۔

نَجرَانْ (وفود): نجران کے عیسائیوں کے دو وفود آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ پہلا وفد اس وقت آیا تھا، جب آپ نے ان کو ایک نامۂ مبارک کے ذریعے دعوت اسلام دی تھی۔ آپ ﷺ کا نامۂ مبارک ملنے کے بعد اہل نجران نے باہمی مشورے سے شُرَحبِیل بن وَدَاعَہ ہمدانی، عبداللہ بن شرحبیل اَصبَحِیْ اور جبار بن فیض حارثی کو حالات معلوم کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ یہ لوگ چند روز آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے اور آپ ﷺ سے ایک تحریری معاہدہ کر کے واپس چلے گئے۔ اس کے بعد ۶۰ آدمیوں پر مشتمل ایک اور وفد آیا، جس میں ۳ شخص ایسے تھے، جن کے ہاتھ میں اہل نجران کے سارے اختیار تھے۔ ان میں سے ایک کا نام عبدالمسیح اور لقب عاقب تھا۔ اہل نجران اپنا ہر کام اسی کے حکم اور مشورے سے کرتے تھے۔ دوسرا شخص اَیْہَم اور لقب سید تھا۔ تیسرا شخص اُسقُف ابو حارثہ بن عَلقَمَہ تھا۔ ان لوگوں نے بھی واپس جانے سے پہلے آپ ﷺ سے ایک تحریر حاصل کی۔

نَجرَانْ بن زَیدَان: قحطانیوں کا ایک بطن۔

نَجَف: فرع کے علاقے میں ایک چشمہ، جس سے کھجور کے بہت سے درخت سیراب ہوتے ہیں۔

النُّجَیر: یمن میں حضر موت کے قریب ایک قلعہ۔

النُّجَیل: مدینے کے علاقے میں ینبع کے قریب ایک جگہ۔

نَجِیَة بن علی: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر کا ایک فخذ۔

Marfat.com

نَحبٌ (ذو): معدن بنی سُلیم کے شمال مشرق میں بصرہ کے حاجیوں کے راستے پر مَاوَان کے قریب ایک وادی۔ آج کل اس کو مهد الذهب کہتے ہیں۔

نَحر: ذبح کرنا۔ قربان کرنا۔

نَخِب: طائف کی ایک وادی۔ طائف اور نَخِب کے درمیان ایک گھنٹے کی مسافت ہے۔ غزوہ طائف میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

النِخبَار: یہ دو مقامات ہیں۔ واقدی نے اپنی کتاب میں دو جگہ ان کا ذکر کیا ہے کہ ایک حوراء میں ہے اور دوسرا ذی المروہ میں۔ دونوں ساحلِ بحر پر ہیں اور دونوں کے درمیان دو رات کی مسافت ہے۔ مدینے اور ذی المروہ کے درمیان ۸ برد (۹۶ میل) یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ ہے۔

نَخع: یمن کا ایک قبیلہ۔

نَخع (وفود): ان کا پہلا وفد ۲ آدمیوں پر مشتمل تھا۔ ان میں سے ایک ارطاۃ بن شراحیل تھا اور دوسرا جہیش تھا، دونوں نے اپنی اور اپنی قوم کی طرف سے اسلام پر بیعت کی۔ آپ ﷺ نے ان کے اور ان کی قوم کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ ان کا دوسرا وفد نصف محرم ۱۱ ہجری میں آیا۔ یہ سب سے آخری وفد تھا۔ اس میں دو سو آدمی تھے، جو حضرت معاذ بن جبل کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر آئے تھے۔

نَخع بن عمرو: قحطانیوں میں مذحج کا ایک بطن۔

نَخل: مدینہ سے دو مرحلوں پر القصیم کے راستے میں بنی ثَعلَبَۃ کی منازل میں سے ایک منزل۔ ایک رائے یہ ہے کہ ارض غَطفَان میں نجد کے علاقے میں ایک مقام کا نام، جس کا غزوہ ذات الرقاع میں ذکر ہے۔ دونوں میں کوئی تعارض نہیں، کیوں کہ بنی ثعلبہ و فزارہ و مرہ بن عوف و اشجع، سب قبیلہ غطفان کے بطون ہیں۔

نَخلَة: حجاز میں ایک وادی۔ اس وادی اور مکے کے درمیان دو رات کی مسافت ہے۔ مکہ کی مشرقی جانب طائف کے راستے پر ایک مقام، جہاں عربوں کا مشہور بت عُزّٰی نصب تھا۔ اس کو نَخلَةُ الیَمَانِیَه بھی کہتے ہیں۔ اس کے قریب ایک نَخلَةُ الشَّامِیَة تھا۔ اب اس کا نام الزَّیمَة ہے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں جنات نے آپ ﷺ سے قرآن سنا تھا۔

Marfat.com

نَخلَۃ (وادی): مکے کی مشرقی جانب مکے اور طائف کے درمیان مکے سے ایک دن کی مسافت پر واقع ہے۔ یہ وہی مقام ہے، جہاں جنات نے آپ ﷺ سے قرآن سنا تھا۔

نَخلَتَانِ: نَخلَۃ کا تثنیہ۔ السکری کہتے ہیں کہ بستان ابن عامر کے دائیں اور بائیں کھجور کے دو باغ ہیں، دائیں باغ کو نخلۃ الیمانیہ اور بائیں باغ کو نخلۃ الشامیہ کہتے ہیں۔

نَخلَۃُ الشَّامِیَۃ: مکے سے دو رات کی مسافت پر ھُذَیل کی دو وادیاں، جو بطن مَرّ اور سَبُوحَۃ پر ملتی ہیں۔ یہ نَخلَۃ الیَمَانِیَہ کے قریب ہے۔ اور آج کل الزَّیمَۃ کے نام سے موسوم ہے۔ مزید دیکھئے نخلتانِ۔

نَخلَۃ محمود: حجاز میں مکہ کے قریب ایک جگہ، جہاں کھجور کے درخت اور انگور کے باغات کثرت سے ہیں۔

نَخلَۃُ الیَمَانِیَۃ: غزوۂ حنین کے دن ہوازن کا لشکر اسی جگہ ٹھہرا تھا۔ یہیں بنی سعد بن بکر رہتے تھے، جہاں رسول اللہ ﷺ نے اپنا شیر خوارگی کا زمانہ گزارا تھا۔ یہاں کھجور کے باغات کی کثرت ہے۔ اس کے زیریں حصے میں بستان ابن عامر ہے اور ذات عرق ہے۔

النَّخِیل: مدینے سے ۵ میل پر ایک چشمے کا نام۔

النَّخِیل (ذو): مکہ کے قریب مُغمَس اور الاَثبِرَۃ کے درمیان ایک پانی کی جگہ۔ اس نام کی جگہ شام کے نواح میں بھی ہے۔

النُّخَیلَۃ: کوفہ کے قریب شام کی سمت میں ایک جگہ۔

النَّدوَہ (دَار): دار المشورہ۔ اب یہ مسجد حرام کے اندر شامل ہے۔ اس کی جائے وقوع باب الزِّیَارَۃ کے اندرونی حصے میں ہے۔ اسلام کے غلبے سے پہلے دَارُ النَّدوَۃ قریش کی مجلس شوریٰ تھی۔ اس میں بیٹھ کر قریشی سردار اپنے مسائل پر غور کرتے اور فیصلے کرتے تھے۔ قریش کی یہ مجلس شوریٰ آں حضرت ﷺ کے جدِ اعلیٰ قُصَیّ نے قائم کی تھی۔ آپ کے زمانے میں مشورہ گاہ کی دیکھ بھال کا کام بنو عبد الدار کے ذمے تھا۔ ابن کلبی کہتے ہیں کہ یہ پہلا گھر ہے، جو قریش نے مکے میں بنایا۔

نِزَار: مَعَدّ کے لڑکے کا نام۔ ان کی کنیت ابو ربیعہ تھی۔ بعض کے نزدیک ابو اَیَاذ بھی کنیت تھی۔ بہت حسین و جمیل اور لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند تھے۔

Marfat.com

نِزَار بن اَنمار: قحطانیوں کا ایک بطن۔

نِزَار بن مَعَد: عدنانیوں کا ایک بطن ہے۔

نَسَاۃ: ناسی کی جمع۔

نسائی (امام): ابوعبدالرحمن احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن دینار نسائی رحمہ اللہ۔
ولادت نسا (خراسان) ۲۱۵ ہجری، وفات مکہ مکرمہ، صفر ۳۰۳ ہجری، عمر ۸۸ سال۔ بے حد عبادت گزار تھے۔ صوم داؤدی کو اختیار کیا ہوا تھا، یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔ سنن کے علاوہ ۱۵ کتب کے نام ملتے ہیں۔ صحاح ستہ میں ان کی سنن کا پانچواں مقام ہے، جس میں ۵۷۶۱ احادیث درج ہیں۔ سنن کی تینوں کتابوں سے زیادہ جامع اور مفصل ہے۔

نَسر: یہ یمن میں حِمیَر کی شاخ کا بت تھا، جو ذوالکلاع کی آل میں سے تھے۔ یہ پرندے (گدھ) کی شکل کا تھا اور بَلخع میں نصب تھا۔

نَسطَاس: صفوان بن امیہ کے ایک غلام کا نام۔ صفوان بن امیہ کا باپ، امیہ بن خلف بدر میں مارا گیا تھا۔ چناں چہ صفوان نے حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو خرید کر اپنے باپ کے بدلے میں اپنے غلام نسطاس کے ساتھ حرم سے باہر تنعیم میں بھیج دیا، جہاں نسطاس نے ان کو شہید کر دیا۔

نَسطُور: ایک عیسائی راہب کا نام، جو شام کے شہر بُصریٰ میں رہتا تھا۔

نِسع: مدینے میں وادیٔ العقیق کے درمیانی حصہ میں ایک جگہ، جس کو رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے بعد، آپ کے خلفا نے محفوظ چراگاہ قرار دیا۔

نَسئی: قمری مہینوں کو کبیسہ کر کے شمسی بنانا۔ وہ عمل جس کے ذریعے سال کے بارہ مہینوں میں ایک مہینے کا اضافہ کیا جاتا تھا، نسی کے لغوی معنی بڑھانے اور مؤخر کرنے کے ہیں۔ عرب کے لوگ ہر تیسرے سال ایک تیرہویں مہینے کا اضافہ کر دیتے تھے، جو ذوالحجہ اور محرم کے درمیان ہوتا تھا اور حرام نہ ہوتا تھا، اس کا اعلان حج کے موقع پر کیا جاتا تھا۔ چوں کہ نسی سے تین حرام مہینوں کا تسلسل ٹوٹ جاتا تھا، اس لئے حرام مہینوں کی تعداد پوری کرنے کے لئے صفر کے مہینے کو حرام قرار دیتے تھے، جو عام حالت میں

Marfat.com

حرام مہینہ نہیں ہوتا تھا۔ اس طرح ذوالحجہ، محرم اور صفر حرام مہینے قرار پاتے۔

نَسِیبَۃ: بنت کعب بن عمرو بن عوف۔ ان کی کنیت ام عمارہ ہے اور کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ ان کا تعلق بنی خزرج سے ہے اور بیعت عقبیٰ ثانیہ میں بیعت ہوئیں۔ معرکہ اُحد میں شریک ہوئیں۔ وہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ معرکہ اُحد کے لئے نکلے تو میں بھی پانی کا مشکیزہ اٹھائے ہوئے آپ کے ہم راہ نکلی۔ میں آپ ﷺ کے صحابہ کو پانی پلاتی تھی۔ جب لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو گئے تو میں نے مشکیزہ چھوڑ دیا اور دشمن پر ٹوٹ پڑی۔ میں کبھی تلوار اور کبھی کلہاڑی سے حملہ کرتی تھی۔ یہاں تک کہ میرے بدن پر بہت سے زخم آئے۔

نُشْبَۃ بن رَبیع: عدنانیوں میں تمیم الرَّباب کا ایک بطن۔

نُشْبَۃ بن غَیظ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے مُرّہ بن عوف کا ایک بطن۔

النُّصب (ذات): مدینے سے ۴ میل پر ایک جگہ۔ مالک بن انس کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سوار ہو کر ذات النُّصب گئے اور نماز قصر کی۔ نصب کئے ہوئے بت کو بھی النُّصب کہتے ہیں۔

نَصر: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔ عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن، یہ لوگ مکے کے ارد گرد رہتے تھے۔

نَصرَانِیَّت: عیسائیت۔ مکے کے جنوب میں یمن کا ایک علاقہ نجران تھا، جو عیسائیت کا اصل گڑھ تھا۔

نَصر بن ربیعہ: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔ یہ لوگ دیار مصر میں رہتے تھے۔

نَصر بن زَهرَان: قحطانیوں میں زہران بن کعب کا ایک بطن۔

نَصر بن عبد اللہ: عدنانیوں میں ضبہ کا ایک بطن۔

نَصر بن قُعَین: عدنانیوں میں اسد بن خزیمہ کا ایک بطن۔

نَصر بن مالک: قحطانیوں کے ازد کا ایک بطن۔

نَصر بن معاویہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہوازن کا ایک بطن۔ یہ لوگ طائف کے قریب رہتے تھے۔

نَصِیبِین: ایک بڑا شہر، جو مَوصِل سے شام جانے والے قافلوں کے راستے میں پڑتا تھا۔

Marfat.com

مَوْصِل اور نَصِیبِین کے درمیان ٦ دن کی مسافت ہے۔ اس کے اور سِنجَاز کے درمیان ۹ فرسخ یا ۲۷ میل ہاشمی کی مسافت ہے۔ نَصِیبِین اور دنیسر کے درمیان دو دن یا دس فرسخ (۳۰ میل) کی مسافت ہے۔

نَضر: کنانہ بن خزیمہ کے لڑکے کا لقب۔ نضر کے معنی سرخ ہونے کے ہیں۔ یہ حسین وجمیل اور سرخ وسپید تھے، اس لئے ان کا لقب نضر پڑ گیا۔ ان کا اصل نام قیس اور کنیت ابو یَخلد تھی۔

نَضر بن عروہ: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

نَضر بن کنانہ: عدنانیوں میں کنانہ کا ایک حیّ۔

نَضرۃ: قحطانیوں میں جذام کے غطفان کا ایک بطن۔

نَضلَہ: قحطانوں میں خثعم کا ایک بطن۔

نَضلَہ بن مُرَّۃ: عدنانیوں میں بکر بن وائل کے ذہل بن شیبان کا ایک بطن۔

نَضلَہ بن ہاشم: ہاشم بن عبد مناف کے لڑکے کا نام۔

نَضِیر: یہود کا ایک قبیلہ، جو مدینے میں آباد تھا۔

نَضِیز (بنو، غزوہ): احد کی جزوی شکست کے بعد بنو نضیر کے لوگ علی الاعلان مسلمانوں کی مخالفت کرنے لگے اور انہوں نے آپ ﷺ سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا۔ آپ نے ان کو مدینے سے نکل جانے کا حکم دیا تو پہلے تو انہوں نے انکار کیا۔ جب آپ ﷺ نے ان کا محاصرہ کر لیا تو ۱۵ رات کے محاصرے کے بعد وہ قلعے سے اتر آئے۔ آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ زرہ اور اسلحے کے علاوہ ایک اونٹ پر جتنا سامان لاد سکتے ہو، وہ لے جاؤ اور اپنے گھروں سے نکل جاؤ۔ یہ سب لوگ شام کی طرف چلے گئے، سوائے دو خاندانوں کے۔ ایک آل حقیق اور دوسرا حیی بن اخطب کا خاندان۔ یہ دونوں خاندان شام کے بجائے خیبر چلے گئے۔

نَطَاۃ: خیبر ۸ قلعوں کا مجموعہ تھا۔ اس کے دو حصے تھے۔ ایک حصے کو نطاۃ کہتے تھے۔ اس میں چار قلعے، نَاعِم، صَعْب، زبیر اور سَمْوَان تھے۔ ان میں سے قلعہ صعب بن معاذ کے لوگ بڑے خوش حال تھے۔ ان میں سے کچھ لوگ تاجر تھے اور کچھ زراعت

Marfat.com

کرتے تھے اور بہت سے باغوں کے مالک تھے۔

نِطَاق: کمر بند۔اُس زمانے میں عورتیں اپنی کمر میں ایک کپڑا باندھا کرتی تھیں، جس کو نطاق کہتے تھے۔ایک کپڑا، جسے عورت کمر میں باندھ کر اس کے اوپر کے سرے کو نیچے کے سرے پر ڈال دیتی ہے۔

النَّعَائِم: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن، جو بحرین میں رہتے تھے۔

نَعَامَه: جبالہ کے بنی اسد کا ایک بطن۔قحطانیوں میں کلب کے عذرہ کا ایک بطن۔

نَعْمَان: دیکھئے بَيْسَان۔

النَّعْيَة: آپ ﷺ کے ایک چھوٹے نیزے (حربہ) کا نام۔

نَعْیلَه بن مُلَیک: عدنانیوں میں کنانہ کا ایک بطن۔

نُعَيم بن مسعود بن عامر الغطفانی الاشجعی: غزوۂ خندق کے موقع پر پوشیدہ طور پر آپ ﷺ کے پاس آکر مشرف با اسلام ہوئے اور عرض کیا کہ ابھی میری قوم کو میرے اسلام کے بارے میں علم نہیں، اس لئے آپ ﷺ جو چاہیں، مجھے حکم کریں کہ میں اسلام کی کیا خدمت کروں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہاں اکیلے کوئی کام نہ کرسکو گے۔اپنی قوم میں واپس جا کر کوئی تدبیر کرو، جس سے یہ حصار ختم ہو۔چناں چہ انہوں نے بنو قریظہ اور قریش کے سرداروں سے کچھ گفتگو کی اور وہ ایک دوسرے سے بدظن ہو گئے۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کے ذریعے دشمن میں پھوٹ ڈال دی اور وہ ایک دوسرے کی مدد سے محروم ہو گئے۔حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔

نَفَاثَه: قحطانیوں میں زید بن کہلان کے مُرّة بن اُدَد میں جذام کا ایک بطن۔

نَفَاثَه بن عدی: عدنانیوں میں کنانہ کا ایک بطن۔

نَفَر (ذو): یمن کا ایک سردار۔

نَفِيس: مدینے سے دو میل پر قصر نفیس۔

النَّفِيع: مکہ کا ایک پہاڑ، جہاں حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم اپنی قوم کے نادانوں کو محبوس کیا کرتا تھا۔

نَفِيل: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

Marfat.com

نُفَیل بن عمرو: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن عامر کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد میں رہتے تھے۔

نَقَبْ: یمامہ میں بنی عدی بن حنیفہ کی ایک بستی۔

نَقَبْ بنی دِینار: اس کو نقب المدینہ بھی کہتے ہیں۔ مدینے میں بیوت سقیا کے قریب ایک مقام تھا۔

نَقَبْ عَازِب: نقب اور بیت المقدس کے درمیان ایک جگہ۔

نَقَبْ المُنَقّٰی: مکے اور طائف کے درمیان ایک جگہ۔

نَقِرَہ: أضاخ اور مَاوَان کے درمیان کوفے سے آنے والے حاجیوں کی ایک منزل۔

نَقعَاء: دیار مزینہ میں حمی النقیع کے پیچھے ایک جگہ، جہاں رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا تھا اور یہ العقیق کی وادیوں میں سے ہے۔ غزوۂ بنی المصطلق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ اس راستے سے گزرے تھے، اس کا ذکر غزوۂ بنی مصطلق اور مریسیع میں آتا ہے۔ نجد میں دیار طَیِّء میں ایک جگہ۔

النَّقْع: رونے میں آواز کا بلند ہونا، غبار، قتل اور قربانی کرنا، مکہ کے قریب طائف کے اطراف میں ایک جگہ۔

النَّقِمِی یا نَقَمِی: مدینے میں جبل احد کے قریب ایک وادی۔ اس کے نشیبی حصے میں حضرت زبیر بن العوام کی زمین تھی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ خندق کے روز غطفان کے لوگ اپنے حامی نجدیوں کے ساتھ احد کے ایک جانب نقمی کے پچھلے حصے میں اُترے۔

نَقِیب: سردار۔ عریف سے کم مرتبے کا رئیس۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد آپ ﷺ نے دین کی اشاعت و تبلیغ کے لئے انصار میں سے بارہ نقیب منتخب فرمائے۔ ان میں سے نو قبیلۂ خَزرَج اور تین قبیلۂ اَوس سے تھے۔

نَقِیر: کھجور کی لکڑی کھود کر اس کو پیالے کی طرح بنا لیتے ہیں۔ اس کو نقیر کہتے ہیں، اس میں نبیذ بھگویا جائے تو اس میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے، اسی لئے آپ ﷺ نے اس میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

النَّقِیع: مدینے کے قریب رسول اللہ ﷺ کے گھوڑوں کی چراگاہ، جس کو حمی النقیع کہتے ہیں۔ وادیٔ عقیق کے سامنے کا حصہ، جو لوگوں کے جمع ہونے اور شکار کرنے کی جگہ تھی۔

Marfat.com

نَقِیعُ الخَضِمَات: مدینے کے نواح میں ہزم النبیت میں ایک جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بنی بیاضہ کے پتھریلے (حرۃ) علاقے کے نشیبی حصے میں ایک جگہ تھی، اس کا ذکر مدینے میں پہلے جمعے کے قیام کے ذیل میں آتا ہے۔

نکاح بدل: اسلام سے پہلے عربوں میں رائج نکاح کی ایک شکل۔ اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص اپنی بیوی دوسرے کو دے کر اس کی بیوی اپنے لئے رکھ لیتا تھا۔

نَمَارَہ بن لَخم: قحطانیوں میں زید بن کہلان کے لخم کا ایک بطن۔

نَمِر بن عثمان: قحطانیوں میں ازد کے شنوءۃ میں زہران بن کعب کا ایک بطن، یہ لوگ السراۃ میں رہتے تھے۔

نَمِر بن عذر: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

نَمِر بن قاسط: عدنانیوں میں اسد بن ربیعہ کا ایک بطن۔

نَمِر بن وَبَرۃ: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

نَمِرۃُ: عرفات میں مسجد نمرہ کے مغرب میں ایک مشہور چھوٹا پہاڑ۔ مزدلفہ میں مشعر الحرام کے قریب ایک جگہ، جہاں زمانۂ جاہلیت میں قریش کے لوگ وقوف کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے وہاں قیام نہیں فرمایا تھا، بلکہ آپ ﷺ نے ایک چٹان کے سائے میں نمرہ میں قیام فرمایا تھا۔ آج کل اسی جگہ مسجد نمرہ کے نام سے ایک نہایت خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے۔

نَمَلیٰ: مدینے کے قریب پانی کی ایک جگہ۔

النَملَۃُ (وادی): بیت جِبرین اور عَسقَلان کے درمیان واقع ہے۔

نُمَیر بن عامر: عدنانیوں میں عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد میں رہتے تھے۔

نُمَیر بن عمرو: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

نَوَاس (ذو): قوم حِمیَر کا آخری بادشاہ، جو یہودی تھا اور نصاریٰ پر سخت مظالم ڈھاتا تھا۔

نَوبَۃ: مدینے سے تین دن کی مسافت پر ایک جگہ۔ اس کا ذکر مغازی میں آتا ہے۔

النُور (جبل): دیکھئے حرا۔

نَوفِل: عبد مناف بن قصی کے لڑکے کا نام۔

Marfat.com

نَوْفِل بن حارث: عدنانیوں میں قریش کے ہاشم کا ایک بطن۔

نَوْفِل بن ربیعہ: قحطانیوں میں ہمدان کے دومان بن بکیل کا ایک بطن۔

نَوْفِل بن عبد مناف: عدنانیوں میں قریش کے عبد مناف کا ایک بطن۔

نووی: ابوزکریا یحییٰ بن شرف الدین بن مری بن الحزامی الحورانی الشافعی، محرم ۶۳۱ھ میں پیدا ہوئے، متعدد کتب تحریر کیں۔ جن میں المنہاج، الاذکار، ریاض الصالحین، تہذیب الاسماء واللغات وغیرہ شامل ہیں۔ شارح مسلم کی حیثیت سے معروف ہیں۔ ۶۷۶ھ میں وفات پائی۔

نَہاوَند یا نِہاوَند: ہمدان سے تین دن کی مسافت پر ایک بڑا شہر۔ کہا جاتا ہے کہ اس کو حضرت نوح علیہ السلام نے آباد کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں فتح ہوا۔

نَہد بن زید: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

نَہد بن مَزْھِبَۃ: قحطانیوں میں ہمدان کے دومان بن بکیل کا ایک بطن۔

نَہدِیَہ: قریش کی کنیز تھیں۔ اسلام لانے کی وجہ سے طرح طرح کے عذاب کا شکار تھیں۔ حضرت ابوبکر نے ان کو خرید کر راہِ خدا میں آزاد کیا۔

نَہشَل بن دَارِم: عدنانیوں میں تمیم کے دارم کا ایک بطن۔

نَہم: مزینہ کا ایک بت۔

نَہیک بن ہلال: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

نِیقِ العُقاب: مکے اور مدینے کے درمیان جحفہ کے قریب ایک جگہ۔

نِینَوٰی: الموصل میں حضرت یونس علیہ السلام کی مشہور اور تاریخی بستی۔

Marfat.com

باب الواؤ

وَابِش بن دَهمَه: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

وَابِش بن زید: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

وادیٔ ابراهیم: وہ وادی جس میں کعبہ ہے۔

وادیٔ اَوطَاس: دیکھئے اوطاس۔

وادیٔ بطحان: دیکھئے بطحان۔

وادیٔ الحَمل: دیکھئے الحمل۔

وادیٔ حُنین: دیکھئے حُنین۔

وادیٔ رَانونَاء: دیکھئے رانوناء۔

وادیٔ زخقان: دیکھئے زخقان۔

وادیٔ الرُّمَه: دیکھئے الرمہ۔

وادیٔ السَبَاع: دیکھئے السباع۔

وادیٔ السَّرَز: دیکھئے السَّرَز۔

وادیٔ سَفوَان: دیکھئے سفوان۔

وادیٔ سَلَم: دیکھئے ذی سَلَم۔

وادیٔ الشَرائع: مسجد حرام سے ۲۸ کلومیٹر پر حنین کی ایک وادی، جہاں اسی نام سے ایک چشمہ ہے۔

Marfat.com

وادیٔ الصَّفْرَاء: دیکھئے الصَّفْرَاء۔

وادیٔ العَاقُول: وادیٔ العیون کا بالائی حصہ۔

وادیٔ الغرَیْض: دیکھئے الغرَیْض۔

وادیٔ العَقِیق: دیکھئے العَقِیق۔

وادیٔ غرَان: دیکھئے غرَان۔

وادیٔ غرس: دیکھئے غرس (وادی)۔

وادیٔ فَخ: دیکھئے فَخ۔

وادیٔ فزع: دیکھئے فزع۔

وادیٔ القری: دیکھئے القریٰ۔

وادی القریٰ (غزوہ): دیکھئے القریٰ (غزوہ)۔

وادیٔ القُصُور: دیکھئے القصور۔

وادیٔ قَنَاة: دیکھئے قناۃ۔

وادیٔ کَشر: دیکھئے کشر۔

وادیٔ مُحَسِّر: دیکھئے مُحَسِّر۔

وادیٔ مُحَصَّب: دیکھئے مُحَصَّب۔

وادیٔ مَدَان: خیبر کے شمال مشرق میں ایک وادی۔ آج کل اس کا کوئی نام ونشان نہیں۔

وادیٔ مُذَیْنِیب یا مذینب: مدینے کی ایک وادی، جس میں خاص طور پر بارش کا پانی بہتا تھا۔

وادیٔ مَهْزُور: مدینے کی ایک وادی، جس میں خاص طور پر بارش کا پانی بہتا تھا۔

وادیٔ نَخلَة: دیکھئے نخلہ۔

وادیٔ النَّمل: چیونٹیوں کی وادی، جس کا ذکر سورۃ النمل کی آیت ۱۸ میں ہے، یہ جبرین اور عسقلان کے درمیان واقع ہے۔

وادیٔ النَّملة: دیکھئے النَّملة۔

Marfat.com

وادیٔ وَجّ: دیکھیے وج (وادی)۔

وادیٔ یکالا: دیکھیے یکالا۔

الوَاسِطَۃ: بدر اور مدینے کے درمیان راستے کی ایک چھوٹی منزل۔

وَاقِدی: محمد بن عمر واقدی۔ کنیت ابو محمد۔ ولادت مدینہ منورہ ۱۳۰ ہجری، وفات بغداد، پیر ۱۱ ذی الحجہ ۲۰۷ ھ، عمر ۸۷ سال، اپنے دادا الواقدی الاسلمی کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ مغازی کے امام۔ روایاتِ سیرت کا ایک بہت بڑا حصہ، ان ہی سے مروی ہے۔ بغداد کے قاضی بھی رہے ہیں۔ ان کا ذاتی کتب خانہ بہت بڑا تھا۔ دو کاتب کتابوں کی نقل کرنے کے لئے مقرر تھے۔ کتب کا شمار ۲۵ سے زیادہ ہے۔ مکے اور مدینے کی تاریخ اور مسلمانوں کا ابتدائی عہد ان کے پسندیدہ موضوع ہیں۔ ان کی مشہور زمانہ تصنیف کتاب التاریخ والمغازی والمبعث ہے، جو مارسڈن جونس نے اضافہ کر کے شائع کر دی ہے، اور یہ سیرت کی قدیم ترین کتاب شمار ہوتی ہے۔

وَاقِصَہ: مکے کے راستے میں قَرْعَاء کے بعد، طَیٔ کے بنی شہاب کی عَقَبَہ سے پہلے مکے کی طرف ایک منزل۔ بنی کعب کے پانی کی جگہ کا نام بھی واقصہ ہے۔ ارض یمامہ میں بھی اسی نام کی ایک جگہ ہے۔

واقِم: مدینے کے قلعوں میں سے ایک قلعے کا نام، اسی کے ایک جانب حرۂ واقم ہے۔

وَاھِنْ بن دَوْمان: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

وَائِل بن زید: قحطانیوں میں ازد کے اوس کا ایک بطن۔

وائل بن عوف: قحطانیوں میں طیٔ کا ایک بطن۔

وَائل بن قَاسِط: عدنانیوں میں نزار بن ربیعہ کا ایک بطن۔

وَائِلہ بن حارثہ: قحطانیوں میں قضاعہ کے بلیّ کا ایک بطن۔

وائلہ بن الدَّوْل: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

وائلہ بن ذِبْیَان: عدنانیوں میں ذبیان کا ایک بطن۔

Marfat.com

وائلہ بن مازن: عدنانیوں میں ہوازن کا ایک بطن۔

وَبر بن الاَضبط: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے کلاب بن عامر کا ایک بطن۔

وَبرَۃ: بلاد اسلم کے جبل آرۃ میں ایک بستی۔

الوَبرَۃ: مدینے کا مغربی حرۃ، یعنی پتھریلی زمین۔

الوَتِیرْ یا وَتِین: اسفل مکہ میں ایک پہاڑ یا خزاعہ کے پانی کی جگہ۔ عرفہ اور وادیٔ اَدام کے درمیان ایک جگہ۔ حدیبیہ کے سال جب قریش نے آپ ﷺ سے صلح کی تو بنوخزاعہ آپ کے حلیف بن گئے اور بنوکنانہ قریش کے حلیف بنے۔ بنوکنانہ نے خزاعہ سے بغاوت کی اور قریش نے ان کی مدد کی۔ اس سے صلح حدیبیہ ٹوٹ گئی اور فتح مکہ کا سبب بنی۔

وَتِیرَۃ: مکے کا نشیبی حصہ، جہاں بنی خزاعۃ کے لوگ رہتے تھے۔

وَجّ (وادی): طائف کا شہر ایک ریتیلے میدان میں ہے۔ اسی میدان کو وادیٔ وَج کہتے ہیں۔ اس میدان یا وادی کو چاروں طرف سے پہاڑ کی چوٹیاں گھیرے ہوئے ہیں، اسی لئے اس کو طائف کہتے ہیں۔ اس میں بستیاں بھی ہیں اور زراعت بھی ہوتی ہے۔

وَجّ الطَّائِف: دیکھئے وَج۔

وَجدَۃ: خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ۔

وَجرَۃ: اِصمَعِی کہتے ہیں کہ یہ مکے اور البَصرَۃ کے درمیان ہے۔ مکہ اور وَجرَۃ کے درمیان چالیس میل کا فاصلہ ہے۔ بلاد سلیم میں ذات عرق کے قریب بھی اس نام کی ایک جگہ ہے۔

الوَجہ: یہ شمالی حجاز کی ایک بندرگاہ ہے اور تقریباً خیبر کے مغربی جانب ساحل سمندر پر واقع ہے۔ یَنبع سے پہلے یہ بھی مدینہ منورہ کی بندرگاہ رہ چکی ہے۔ اس کی جائے وقوع بہت خوبصورت ہے۔

وَحشِیّ بن حَرب: یہ جبیر کے غلام تھے اور حربہ اندازی میں کمال رکھتے تھے۔ عتبہ کی بیٹی ہند نے حضرت وحشیؓ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل پر آمادہ کیا تھا۔ چنانچہ آزادی کی

Marfat.com

لالچ میں انہوں نے غزوۂ احد میں حضرت حمزہ کو شہید کر دیا۔ حضرت وحشی نے غزوۂ طائف کے بعد اسلام قبول کیا۔ اپنے اسی نیزے سے دورِ صدیقی میں جنگ یمامہ کے دوران مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اور رومیوں کے خلاف جنگ یرموک میں بھی شرکت کی۔ اسلام لانے کے بعد آپ ﷺ نے ان کی خطا کو معاف فرما دیا اور صرف یہ حکم دیا تھا کہ وہ آپ کے سامنے نہ آیا کریں (کیوں کہ انہیں دیکھ کر آپ ﷺ کو اپنے محبوب چچا کی یاد آجاتی تھی)۔

وَدَاعَه بن عمرو: قحطانیوں میں ہمدان کا ایک بطن۔

وَدّ: ذومۃ الجندل میں بنو کِلاب بن زہرہ کا بت۔ قریش بھی اس بت کو پوجتے تھے۔

وَدَّان: رَابغ کے قریب مَستُورَہ سے متصل ایک بستی۔ مکے اور مدینے کے درمیان الابواء کے قریب ایک بستی، جو الجحفہ سے ۲ مرحلوں پر، الابواء سے ۸ میل اور ہرشی سے ۵ میل پر الفرع کے نواح میں ہے۔ یہاں بنی ضمرہ، غفار اور کنانہ کے لوگ رہتے تھے۔ جحفہ سے اس کا فاصلہ تقریباً ۱۰۰ کلومیٹر ہے۔

وَدْعَان: ینبع کے قریب ایک جگہ۔

الوَرْد: یہ گھوڑا تمیم داری رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہدیہ کیا تھا، پھر آپ ﷺ نے یہ حضرت عمر کو ہدیہ کر دیا۔ اس کا رنگ سیاہی مائل سرخی اور زردی کے درمیان تھا۔

وَرِقَان: مکے اور مدینے کے درمیان مقام عَرج کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

وَرَقه بن عبس: عدنانیوں میں عبس کا ایک بطن۔

وَرَقه بن نَوفِل: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی۔ یہ بہت بوڑھے اور توریت اور انجیل کے بڑے عالم تھے اور سریانی زبان سے عربی زبان میں انجیل کا ترجمہ کرتے تھے۔ سب سے پہلے انہوں نے ہی آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی تھی۔

وَسَق: ۶۰ صاع۔ مثقال کے حساب سے پانچ من اڑھائی سیر اور درہم کے حساب سے پانچ من پونے دو سیر۔

الوَشَاح (ذات): رسول اللہ ﷺ کی ایک زرہ کا نام۔

Marfat.com

وطیح (قلعه): خیبر کے ایک قلعے کا نام، جہاں طویل محاصرے کے بعد آپ ﷺ نے منجنیق نصب کرنے کا ارادہ کیا، تاکہ اس سے سنگ باری کر کے قلعے کی دیواریں توڑ دی جائیں۔ جب یہودیوں کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تو انہوں نے آپ ﷺ سے صلح کی درخواست کی اور شماخ نامی یہودی کو بات چیت کے لئے بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس شرط پر صلح کر لی کہ سب لوگ خیبر کی سرزمین سے نکل جائیں، ہر قسم کا سامان، سونا، چاندی، کپڑے، زمین، گھوڑے اور اسلحہ وغیرہ سب چھوڑ جائیں۔

وَعَیرَۃ: احد کے مقابل شمال مشرق میں ایک ۲ سروں والا پہاڑ۔

الوَقبَاء یا الوَقبِی: بصرہ سے مدینے کے راستے میں ایک جگہ، جہاں سے القیصومہ اور حومانۃ الدراج کی طرف راستہ نکلتا ہے۔

وُقُوف: احکام حج میں اس سے مراد میدان عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا ہے۔

الوَلِید (ابو): قریش کا معزز سردار ابوالولید عتبہ بن ربیعہ۔ یہ شعرگوئی، کہانت، اور سحر میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ قریش نے اسی کے ذریعے آپ ﷺ کو مال و دولت، بادشاہت و سرداری، اور کسی کامل طبیب سے علاج کی پیش کش کی تھی، مگر آپ ﷺ نے یہ سب کچھ ٹھکرا دیا اور فرمایا کہ مجھے اللہ نے تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر ایک کتاب نازل کی ہے۔ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں برائی سے ڈراؤں اور بھلائی کی نصیحت کروں۔ میرا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔ اگر تم اس کو قبول کروں گے تو تمہیں دنیا و آخرت کی فلاح حاصل ہوگی اور اگر انکار کرو گے تو میں صبر کروں گا اور اللہ کے حکم کا انتظار کروں گا۔

وَلِید بن سُوَید: قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔

الولید بن عقبہ بن ابی معیط الاموی القرشی: رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو سخت تکلیفیں دیتے تھے۔ غزوۂ بدر میں جنگی قیدی کی حیثیت سے قید ہوئے۔ یہ اور ان کا بھائی عمارہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔

وَلِید بن مُغِیرَہ: قریش کے ایک سردار کا نام، جس نے کعبہ کی جدید تعمیر کے وقت قدیم عمارت کی چھت پر چڑھ کر یہ کہتے ہوئے اس کو منہدم کرنا شروع کیا تھا کہ میرا ارادہ نیک ہے،

Marfat.com

کسی برائی کا نہیں۔ یہی شخص جدہ کی بندرگاہ سے کعبہ کی چھت کے لئے ایک تباہ شدہ جہاز کے تختے اور ایک رومی معمار باقوم کو لے کر آیا تھا۔

وَھب: عدنانیوں میں عبید بن ثعلبہ بن یربوع کا ایک بطن۔

وَھب الاصغر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے وبر بن الاضبط کا ایک بطن۔

وَھب الاکبر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے وبر بن الاضبط کا ایک بطن۔

وَھبان بن وَبر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے وبر بن الاضبط کا ایک بطن۔

Marfat.com

باب الھاء

هَاتِف: غیبی آواز میں بولنے والا جو نظر نہیں آتا۔

ھاشم بن عبد مناف: عدنانیوں میں قریش کا ایک بطن۔

ھاشم بن عبد مناف: ان کا اصل نام عمرو ہے اور لقب عمرو العلاء ہے۔ قحط کے زمانے میں انہوں نے مکے میں عام لوگوں کی دعوت کی اور ان کو گوشت کے شوربے میں روٹیاں چور کر کھلائیں، اس لئے ان کا لقب ہاشم ہوگیا۔ ہشم کے معنی چورا کرنے کے ہیں اور ہاشم اسی کا اسم فاعل ہے۔ ان کا دسترخوان بہت وسیع تھا۔

هَانِی (اُمّ): آں حضرت ﷺ کی چچازاد بہن اور ابوطالب کی لڑکی۔

الھَبَاءَۃ: وہ گرد و غبار جو ہوا سے اڑ کر لوگوں کے چہروں، جلدوں اور کپڑوں پر بیٹھ جاتا ہے۔ بلادِ غطفان میں ایک جگہ۔ سوَارِقیۃ کے قریب وادئ بیضان میں گڑھوں والی زمین۔

هُبَل یا هُبَل: کنانہ کا ایک بت، جو بیت اللہ کے اندر نصب تھا۔ یہ سب سے بڑا بت تھا، جو انسانی شکل کا تھا اور سرخ عقیق سے بنا ہوا تھا۔ قریش اس کی عبادت کرتے تھے اور کنانہ کے لوگ قریش کے بتوں لات و عزیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ اس کا دایاں ہاتھ ٹوٹا ہوا تھا۔ قریش نے وہ سونے کا بنا کر لگا دیا تھا۔ فال کے پانسے اسی کے آگے ڈالے جاتے تھے۔

هُبَیرہ: بن ابی وہب۔ بنو مخزوم کا ایک شخص، جو اسلام قبول کرنے والوں کو ایذا دیتا تھا۔

هَجَر: مدینے کے قریب ایک بستی کا نام۔ بلاد بحرین کا ایک قصبہ، اس کے اور سِرّین کے درمیان ۷ دن کی مسافت ہے۔ تمام ارض بحرین کو بھی ہجر کہتے ہیں۔ ہجر اور یمامہ کے

Marfat.com

درمیان ۱۰ دن کی مسافت ہے اور ہجر اور البصرۃ کے درمیان ۱۵ یوم کی مسافت ہے۔
یمن کا ایک شہر۔ اس کے اور عثر کے درمیان یمن کی طرف سے ایک دن رات کی مسافت ہے۔

الھَجَز: یہ بحرین کے قریب ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں علا بن الحضرمی کے ہاتھ پر ۸ یا ۱۰ ہجری میں فتح ہوا۔

هِجرَت (حبشه): دیکھئے حبشہ (ہجرت)۔

هجرت (مدينة): دیکھئے مدینہ (ہجرت)۔

الھَدْءَة: عسفان اور مکے کے درمیان ایک جگہ۔ یہ عقبہ عسفان سے ۷ میل پر اور مکہ سے ۳۹ میل پر ہے۔ اس کا ذکر غزوۂ رجیع میں ہے۔

الھَدَی: یمامہ کے مقابل ایک وادی، اس کا یہ نام رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا۔

الھَدَی: عرفات کی طرف سے طائف سے مکہ آنے والے راستے پر عرفات سے پہلے ایک بستی، جو ایک بلند پہاڑ پر آباد ہے۔ سطح سمندر سے اس کی بلندی طائف سے بھی زیادہ ہے، اسی لئے یہاں کی آب و ہوا بہت اچھی ہے۔ طائف کے نواح میں ایک جگہ۔

الھَدَة: مکے اور طائف کے درمیان ایک جگہ۔ مر الظہران کے بالائی حصے میں ایک جگہ، جہاں سے سفید مٹی مکے لائی جاتی تھی اور عورتیں اس کو کھاتی تھیں۔

الھَدَار: یمامہ کے نواح میں ایک جگہ، جو مسیلمہ بن حبیب الکذاب کی جائے پیدائش تھی۔

هَدِیْ: وہ جانور جسے حج و عمرہ کرنے والے مکہ یا منیٰ میں ذبح کرتے ہیں۔ دور جاہلیت میں عرب کا دستور تھا کہ هَدِیْ کے جانور کے گلے میں علامت کے طور پر قَلَادَہ ڈال دیا جاتا تھا اور اونٹ کی کوہان کو چیر کر خون کو اس پر مل دیا جاتا تھا، ایسے جانور سے کوئی تعرض نہیں کرتا تھا۔

هُذْمَة: مزینہ کا ایک بطن۔

هُذْمَہ بن عَنَاب: طیٔ بن اُدَد کا ایک بطن۔

هُذَیل: مُدرِکہ کے لڑکے کا نام۔ حجاز کے قبائل میں سے ایک قبیلہ۔ ان کی دو قسمیں تھیں۔ ایک هُذَیل الشمالی، جو اطراف مکہ میں مشرق سے جنوب تک آباد تھے۔ دوسرے

Marfat.com

هُذَيل الجنوبی، یہ لوگ یمن میں آباد تھے۔اس لئے هُذَيل الیمن کہلاتے تھے۔

هُذَيل بن مدركه: عدنانیوں میں مدرکہ بن الیاس کا ایک بطن۔

هُذَيم: عرب قبائل میں سے قحطانیوں کا ایک بڑا قبیلہ۔

هُذَيم بن ربیعه: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

هُذَيم بن زيد: قحطانیوں میں قضاعہ کا ایک بطن۔

هَرْشَى: بلاد تہامہ میں جحفہ کے قریب ایک پہاڑ۔طریق مدینہ میں الجحفہ کے قریب ایک گھاٹی یا وادی، جہاں کوئی چیز نہیں اُگتی۔طریق شام اور مدینے سے مکے جانے والا راستے جہاں ملتے ہیں، وہاں ایک وادی، جس میں کوئی چیز نہیں اُگتی۔یہ جگہ ہموار ہے اور اس کے نیچے کی جانب ۲ میل پر وَدّان ہے۔

هِرَقْل: روم کا شہنشاہ۔

الهَزمُ یا الهَرِمُ یا الهَرَمُ یا الهَزمُ (ذو): طائف میں عبدالمطلب کا کنواں۔زم زم کی کھدائی کے بعد عبدالمطلب نے طائف جا کر یہ کنواں کھودا تھا۔

هُرمُز: خسرو کے بعد ایران کا ایک بادشاہ۔

الهَزم: پست زمین۔

هَزمُ بنی النَّبِيت: نقیع الخضمات میں بنی بیاضَۃ کی پست زمینوں میں وہ مقام، جہاں اسعد بن زُرارَہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی مدینے آمد سے پہلے جمعہ قائم کیا تھا۔اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۴۰ تھی۔

هِشَام (ابن): ابو محمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیری۔ولادت بصریٰ، تاریخ نا معلوم، وفات فسطاط ۱۳ ربیع الثانی ۲۱۸ ہجری۔ان کا سن وفات ۲۱۳ ہجری بھی بتایا جاتا ہے۔ابن اسحاق نے سیرت طیبہ پر جو کچھ لکھا، اسے ابن ہشام نے اپنی کتاب میں محفوظ کر لیا اور اس میں مزید اضافے کئے۔ابن اسحاق کے بعد سیرت ابن ہشام، سیرت نبوی پر قدیم ترین ماخذ ہے۔علامہ سُہیلی نے روض الانف کے نام سے اس کی شرح لکھی ہے۔اس کی اور بھی بہت سی شروح لکھی گئی ہیں۔

هُصَيص: کعب بن لُوَیٔ کے بیٹے کا نام۔اس کے بیٹے عمرو کی نسل سے قریش کے دو بطون بنو جمح

Marfat.com

اور بنو سہم تھے۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ میں ان بطون کے بہت سے افراد نامور ہوئے۔

هُصَيص بن كعب: عدنانیوں میں کعب بن لوی کا ایک بطن۔

هَضَبَة: زمین پر پھیلا ہوا پہاڑی سلسلہ۔ بڑی بڑی بوندوں کی بارش۔

ھلال بن امیۃ بن قیس الانصاری: صحابیٔ رسول، سابقون الاسلام میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے، سوائے غزوۂ تبوک کے۔ تبوک کے موقع پر پیچھے رہ جانے والے ان تین آدمیوں میں سے ایک ہیں، جن پر عتاب ہوا۔ ان کے علاوہ دو یہ تھے۔ کعب بن مالک اور مرارہ بن الربیع۔ پچاس دن تک ان تینوں کا مقاطعہ رہا اور کوئی ان سے بات تک نہ کرتا تھا۔ آخر اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور سورۂ توبہ کی آیات ۱۱۷۔۱۱۹ نازل ہوئیں۔ فتح مکہ کے موقع پر بنی واقف کا جھنڈا ان ہی کے پاس تھا۔

ھلال بن عامر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

ھلال بن عامر (وفد): اس قبیلے کی ایک جماعت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئی۔ ان ہی میں عبد عوف بن اَصرَمُ بن عمرو بھی تھا۔ آپ ﷺ نے ان کا نام بدل کر عبداللہ رکھ دیا۔

ھلال بن عَفر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔

ھلال بن عمرو: قحطانیوں میں نخع کا ایک بطن۔

الهَمَج: خیبر اور فدک کے درمیان ایک کنوئیں کا نام، جو مدینے سے ۶ رات کی مسافت پر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سریے میں اس کا ذکر آتا ہے۔ جو شعبان ۶ ہجری قمری (ربیع الثانی ۶ ھ قمریہ شمسی/ دسمبر۔ جنوری ۶۲۸ء) میں فدک بھیجا گیا تھا۔

هَمَدان: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن، جو یمن میں رہتے تھے۔

هَمَدانُ (بنو) (وفد): یہ وفد ۹ ھ میں اس وقت آیا کہ جب آپ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے۔ وفد میں مالک بن نمط، مالک بن ایفع، ضمام بن مالک اور عمرو بن مالک بھی تھے، ان لوگوں نے دھاری دار یمنی چادریں اور عدنی پگڑیاں باندھ رکھی تھیں اور ارحبی اور مہری اونٹنیوں پر سوار تھے۔ آپ ﷺ نے ایک تحریری فرمان کے

Marfat.com

ذریعے ان کو وہ جاگیریں عطا فرمائیں، جو انہوں نے مانگی تھیں اور حضرت مالک بن نمط کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔

هَمَذان: ایران کا مشہور شہر۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فلوج بن سام بن نوح کے بیٹے ہمذان کے نام پر ہے۔ مغیرہ بن شعبہ کے ہاتھ پر ۲۴ ہجری میں فتح ہوا۔

الهَمَاءُ: مکہ اور طائف کے درمیان نعمان میں ایک جگہ۔

هَمَام بن مُرَّة: عدنانیوں میں بکر بن وائل کے مُرہ بن ذہل کا ایک بطن۔

هند بن ابی امية: دیکھئے ام سلمہ ام المومنین۔

هند بن حارثة الاسلمی: اپنے سات بھائیوں کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے۔ حضرت انس بن مالک کے ساتھ ہند اور اس کا بھائی اسماء بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے تھے۔ جیسا کہ ابوہریرہ کی روایت میں ہے کہ ہند اور اسماء، دونوں اصحاب صفہ میں سے ہیں۔

هند بنت عتبه بن ربیعه القرشیه: عتبہ کی بیٹی اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی والدہ اور حضرت ابوسفیان کی زوجہ۔ یہ وہی ہند ہے، جس نے احد کے موقع پر حضرت حمزہ کا جگر نکال کر چبایا تھا۔ فتح مکہ کے دن آپ ﷺ نے جن عورتوں کے قتل کا حکم دیا، یہ بھی ان میں شامل تھیں۔ یہ آپ ﷺ کو بہت ایذا دیتی تھیں۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کی اور اسلام قبول کیا اور مقام ابطح میں آپ ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ گھر جا کر تمام بتوں کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کہا کہ خدا کی قسم تمہاری ہی وجہ سے ہم دھوکے میں تھے۔

هِنْدِيَه ام عُنَيْس: یہ کنیز تھی۔ اسلام لانے کے جرم میں ان کو سخت تکلیفیں دی گئیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کیا۔

هَوَازِن: عرب کے ایک مشہور اور بڑے قبیلے کا نام۔ حلیمہ سعدیہ، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو شیر خوارگی میں دودھ پلایا تھا، اسی قبیلے سے تھیں۔ اس کی ایک شاخ بنوسعد ہے، جو فصاحت و بلاغت میں مشہور تھے۔ یہ لوگ طائف اور مکے کے درمیان مکے کے شمال میں آباد تھے۔ حرب کے بنی سالم کی ایک فرع، جو حجاز میں وادیٔ الصفراء میں رہتے تھے۔

هَوَازِن بن مَنْصُوْر: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کا ایک بطن۔ یہ لوگ نجد کے اس حصے میں

Marfat.com

رہتے تھے، جو یمن سے ملا ہوا تھا۔

هَوْد: حضرموت کا ایک قبیلہ۔

هَوْد بن عبد اللّٰہ: قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔

هَوْذَہ: جبالہ کے بنی البکاء بن عامر کا ایک بطن۔

هَوْذَہ بن علی: یمامہ کے گورنر کا نام۔ یمامہ عرب کا ایک اہم خطہ ہے۔ مشرکین مکہ کی غذائی ضرورتوں کے لئے غلہ یہیں سے آتا تھا۔ زمانۂ نبوت میں یہ فارس کے زیر اقتدار تھا۔ حضرت سَلِیط بن عمرو نے ہوذہ کو آپ ﷺ کا والا نامہ پہنچایا، مگر اس نے آپ کی اتباع کے لئے حکومت میں شرکت کی شرط رکھی، جو آپ ﷺ نے منظور نہیں فرمائی۔ بعد میں ہوذہ بھی ہلاک ہوا اور اس کا ملک بھی۔

هَوْن: خُزَیْمَہ بن مُدرِکَہ کے ایک بیٹے کا نام۔

هَوْن بن اسد: قحطانیوں میں جذام کا ایک بطن۔

هَوْن بن خُذَیمَہ: عدنانیوں میں مضر کا ایک بطن۔

الْهَیْثَم (ابو) بن التَّیِّهَان: انصار کے ان تہتر مردوں میں شامل تھے، جنہوں نے نبوت کے تیرہویں سال ایام تشریق میں عقبہ کی اسی گھاٹی میں آپ ﷺ سے بیعت کی، جس میں گزشتہ سال انصار کے بارہ آدمیوں نے بیعت کی تھی۔ بیعت کے وقت انہوں نے یہ کہا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ جب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو فتح و کامرانی نصیب فرمادے تو آپ ﷺ ہمیں چھوڑ کر مکے واپس چلے جائیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ہرگز نہیں، میرا جینا اور مرنا تمہارے ساتھ ہوگا۔ تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں۔ جس سے تمہاری جنگ ہے، اس سے میری بھی جنگ ہے اور جس سے تمہاری صلح ہے، اس سے میری بھی صلح ہے۔

هَیْفَاءُ: مدینے سے ۷ میل پر احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس بئر المطلب سے ۱ میل پر واقع ایک کنواں۔ یہ کنواں مطلب بن عبد اللہ المخزومی کی طرف منسوب ہے۔

هَیْلَاءُ: مکہ کے پہاڑوں میں سے ایک بلند سیاہ پہاڑ، جس سے پتھر کاٹ کر عمارتیں بنائی جاتی ہیں۔

Marfat.com

باب الیاء

یَاجَج: مکے سے ۸ میل پر ایک وادی۔ حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو اسی وادی میں سولی دی گئی تھی۔

یَاسِر: حضرت عمار کے والد، جو کافروں کے ہاتھوں اذیت اٹھاتے ہوئے شہید ہوئے۔

یَاسِر بن اَخطَب: حُیَیّ بن اخطب کا بھائی۔ یہودی علما میں سے سب سے پہلے یاسر بن اخطب ہی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کا کلام سنا اور اپنی قوم سے کہا کہ بلاشبہ یہ وہی نبی ہیں، جن کے ہم منتظر تھے، لہٰذا ان پر ایمان لے آؤ۔ مگر اس کے بھائی حُیی بن اخطب نے اس کی مخالفت کی۔ وہ قوم کا سردار تھا، اس لئے قوم نے اس کی بات مان لی اور یاسر کا کہنا نہ مانا۔

یَاسِر بن عامر: کنانہ بن قیس کا ایک بطن۔

یامین بن عمیر: بنونضیر نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا، لیکن انہوں نے حسب عادت اس معاہدے کو توڑ دیا۔ چناں چہ آپ ﷺ مدینے میں اپنی جگہ ابن ام مکتوم کو مقرر فرما کر بنونضیر کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب آپ ﷺ نے حملے کا ارادہ کیا تو بنی نضیر اپنے قلعوں کی دیواروں پر چڑھ کر پتھر اور تیر برسانے لگے۔ اگلے روز حیی نے پیغام بھیجا کہ جو کچھ آپ چاہتے ہیں، وہ ہم دینے کو تیار ہیں اور ہم آپ کے شہر سے نکل جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج اس کو منظور نہیں کرتا، البتہ زرہ اور اسلحے کے علاوہ جتنا سامان اونٹ پر لاد سکتے ہو، وہ لے جاؤ اور اپنے گھروں سے نکل جاؤ۔ حیی

Marfat.com

نے اس سے انکار کیا۔ یامین اور ابوسعید بن وہب یہ کیفیت دیکھ کر رات کے وقت قلعے سے نیچے اتر آئے اور مسلمان ہو گئے۔

یَتبع بن اَزدَۃ: قحطانیوں میں لخم کا ایک بطن۔

یَتبع بن سلیم: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

یَتبع بن الھُون: عدنانیوں میں خزیمہ بن مدرکہ کا ایک بطن۔

یَتیب: مدینے کے مشرق میں ایک پہاڑ۔ اس کا ذکر غزوۂ سویق میں آتا ہے۔ مزید دیکھئے تیأب۔

یَثرِب: مدینہ منورہ کا قدیم نام۔ سب سے پہلے یہاں یثرب بن قانیہ بن مہلائیل ابن ارم بن عیل بن عوض بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام نے سکونت اختیار کی تھی، اس لئے اس کا نام یثرب ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو آپ نے اس نام کو تبدیل کر کے طیبہ اور طابہ کر دیا۔ بعد میں اس کا نام مدینۃ الرسول ہو گیا۔

یَحمِد: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

یَرَاحِم: النقیع میں ایک تالاب، جس سے رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تھا۔

یَرمُوک: شام کے نواح میں ایک وادی، جو غوَر کی طرف واقع ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان یہاں بہت بڑی جنگ ہوئی تھی۔

یَزدَان: فاعلِ خیر۔ بھلائی کا خدا۔ زردشتیوں کا خالقِ خیر۔

یَزَن (ذِی): حِمیَر کے شاہی خاندان کے ایک فرد سیف کا باپ۔

یَزِید بن حرب: قحطانیوں میں کہلان کا ایک بطن۔

یَزِید بن زَغبَہ: عدنانیوں میں ہلال بن عامر کے زغبہ کا ایک بطن۔

یَزِید بن عبد اللہ: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے خفاجہ بن عمرو بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک بطن۔

یَسَار: یہ آپ ﷺ کے غلام تھے اور عُرَینیوں نے ان کو قتل کر کے ان کا مُثلہ کیا تھا۔

یَسَر (ابو): ایک صحابی، جنہوں نے جنگ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو گرفتار کیا تھا۔ یہ چھوٹے قد اور گٹھیلے بدن کے تھے اور حضرت عباس قد آور تھے۔ آپ ﷺ نے ابو یسر سے دریافت فرمایا کہ تم نے عباس کو کیسے گرفتار کیا۔ ابو یسر نے کہا کہ ایک اور شخص

Marfat.com

نے میری مدد کی تھی، جس کی ہیئت اس طرح کی تھی۔ میں نے اس شخص کو نہ تو پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری مدد ایک بزرگ فرشتے نے کی تھی۔

الیُسریٰ: لِیّة اور بنی نخب کے درمیان ایک ٹیلا۔ اس کا نام الضَیقَةُ تھا۔آپ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا اور اس کا نام الیسریٰ رکھ دیا۔ اس کا ذکر غزوۂ طائف میں آتا ہے۔

یَسر بن ثعلبه: قحطانیوں میں کہلان کے طیّ کا ایک بطن۔

یَسوُمَانِ: نخلة الیمانیه کے دوکونوں پر آمنے سامنے دو پہاڑ۔ ان میں سے ایک کو یَسوُمِ سَمَر اور دوسرے کو یسوم هلال کہتے ہیں، جو یسوم سَمَر کے مقابل جنوبی کونے پر ہے۔

یَسوُمِ سَمَرْ: دیکھئے یَسوُمَانْ۔

یسوم هلال: دیکھئے یَسوُمَانْ۔

الیَسِیرَةُ: دیکھئے العَسِیر۔

یَشکُر بن بکر: عدنانیوں میں بکر بن وائل کا ایک بطن۔

یَشکُر بن جَزِیلَه: قحطانیوں میں لخم کے جزیلہ کا ایک بطن۔

یَشکُر بن مُبَشِّر: قحطانیوں میں ازد کا ایک بطن۔

یَعرُب: تمام اہل یمن کا جداعلیٰ۔

الیَعسُوبُ: آپ ﷺ کا ایک خچر، جو اسکندریہ کے حاکم مقوقس نے ہدیتاً دیا تھا۔ حنین کے دن آپ اس پر سوار تھے۔آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ملکیت میں آیا اور ان کے بعد عبداللہ بن جعفر کے پاس رہا۔

یَعفُور: آپ ﷺ کے ایک گدھے کا نام، جو فروہ بن عمرو الجذامی نے آپ کو ہدیہ کیا تھا۔

یَعقُوبِی: احمد بن یعقوب بن جعفر بن وہاب۔ ابن واضح الاخباری کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی کتاب تاریخ یعقوبی ان کی شہرت کا اصل سبب ہے۔ ۲۸۴ھ میں وفات پائی۔

یَعمُر بن عبد مناف: عدنانیوں میں قیس بن عیلان کے ہلال بن عامر کا ایک بطن۔

یَعمُر بن عوف: عدنانیوں میں خزیمہ کے کنانہ کا ایک بطن۔

الیَعمَلَةُ: الرَبَذَةُ کے جنوب میں ایک جگہ۔ الرَبَذَةُ اور الیعملة کے درمیان سونے کی کان، ایک وادی اور ایک پہاڑ ہے۔

Marfat.com

یَعُوق: یہ بنی ھَمدَان خولان کا بت تھا، جو ہمدان (یمن) میں ارحب کے مقام پر نصب تھا۔ اس کے معنی ہیں مصیبت دور کرنے والا، اور اس کی شکل گھوڑے کی تھی۔

یَغُوث: یہ بت یمن میں جرش کے مقام پر نصب تھا۔ بنو مذحج، ہمدان، قبیلہ طئی کی شاخ انعم، بنی مراد اور بنو غُطیف اس کو پوجتے تھے۔ یغوث کے معنی فریاد کو پہنچنے والے کے ہیں اور اس کی شکل شیر کی تھی۔

یَقظَه: مُرَّہ بن کعب کے لڑکے کا نام۔

یَقظَه بن مُرَّة: عدنانیوں میں قریش کے مُرہ بن کعب کا ایک بطن۔

یَکلا (وادی): یمن میں صَنعَاء کے نواح میں ایک وادی۔

یَلبَن: مدینے کے قریب ایک پہاڑ کا نام۔

یَلَملَم: ° مکہ سے دو مرحلوں پر ایک پہاڑ، جو یمن کے حاجیوں کی میقات ہے۔ مکے سے دو رات کی مسافت پر ایک جگہ۔ یہاں حضرت معاذ بن جبل کی مسجد بھی ہے۔

یَلیَل: وادیٔ الصفراء کے قریب ایک پہاڑ یا وادی یا بستی۔ بدر کے قریب العَقَنقَل کے پیچھے ایک جگہ۔ یہاں ایک بڑا چشمہ ہے، جو ریگستان کے درمیان سے نکلتا ہے، مگر اس کا بیشتر پانی ریت ہی میں جذب ہو جاتا ہے۔ کاشت کار اس کو حاصل نہیں کر سکتے۔

یَمَامَة: یمن کا ایک مشہور شہر۔

یَمَان: حضرت حُذَیفَة کے والد کا نام، جو غزوۂ احد میں مسلمانوں کی غلطی سے انہیں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

یُمن: تَیمَاءٔ اور فید کے درمیان غطفان کے پانی کی جگہ۔

یَمَن: جنوب میں نجد سے لے کر مغرب میں بحر احمر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے جنوب میں بحر عرب، شمال میں حجاز، نجد اور یمامہ کے علاقے ہیں، مشرق میں عمان اور بحرین ہیں۔ خیبر میں وادیٔ القریٰ کے قریب جِناب کے نواح میں ایک مقام۔

یَنبُع: مصر کے حاجیوں کے راستے پر مکے اور مدینے کے درمیان ایک قلعہ، جہاں پانی کے چشمے اور کھجور کے باغات ہیں اور زراعت ہوتی ہے۔ مدینے سے سمندر کی طرف جاتے ہوئے رَضوَی سے دائیں جانب ایک رات کی مسافت پر اور مدینے سے

Marfat.com

سات مرحلوں پر ہے۔

یَنبعُ البحر: یہ یَنبعُ النَّخل سے متصل ساحل سمندر پر واقع ایک بندرگاہ ہے، جو مدینے کی بندرگاہ کہلاتی ہے۔ ایک زمانے میں حجاج اسی بندرگاہ پر اترتے تھے۔

یَنبعُ النَّخل: یہ ساحل سمندر کے قریب واقع ہے۔ یہاں کی اصل خصوصیت یہاں کی کھجور کے باغات ہیں۔ یہاں کھجور خاصی بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہے، اسی لئے اس کو یَنبع النخل کہتے ہیں، یہ یَنبعُ کا ہی ایک حصہ ہے۔ اس کے مشرقی جانب رَضْوَی نامی پہاڑ ہے۔

یُوشَع: ایک پیغمبر کا نام۔ ایک یہودی کا نام، جو خیبر کے قلعے صعب کے محاصرے میں حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لئے قلعے سے باہر نکلا اور حضرت حبابؓ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔

یوم التَّروِیَة: ۸ ذی الحجہ کو کہتے ہیں، یعنی جس روز حج کی عبادت شروع ہوتی ہے۔

یَوْمُ سَلْمَان: دور جاہلیت کی مشہور لڑائی، جو بکر بن وائل اور بنی تمیم کے درمیان لڑی گئی۔ اس میں عمران ابن مُرَّة الشیبانی، اقرع بن حابس اور بنی تمیم کا ایک سردار گرفتار ہوئے تھے۔

یوم عَرَفَه: ۹ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔ اس دن حج ہوتا ہے اور حاجی عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

یوم العَرُوبَه: جمعے کا قدیم نام۔ اسلام سے پہلے جمعے کے دن کو یوم العروبہ کہا جاتا تھا۔

یَوْمُ قَارَۃ: زمانۂ جاہلیت میں ہونے والی عرب لڑائیوں میں سے ایک لڑائی۔

یومُ لِبَن: زمانۂ جاہلیت کی عرب لڑائیوں میں سے ایک لڑائی۔

یوم النَّحر: دس ذی الحجہ کو کہتے ہیں، یعنی جس روز قربانی ادا کی جاتی ہے۔

یوم الهَبَاءَات: عرب کی لڑائیوں میں سے ایک مشہور لڑائی۔

یوم الیَغمَلَة: عرب کی لڑائیوں میں سے ایک لڑائی۔

یہود: ان لوگوں کو کہتے ہیں، جو توریت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کرتے ہیں۔ ان کا اصل وطن کنعان ہے، مگر عرب میں بھی کچھ یہود آباد تھے، یمن کے تبابعہ نے یہودیت اختیار کر لی تھی۔ بنو کنانہ، بنی حارث بن کعب اور کندہ کے قبائل میں بھی یہودی موجود تھے۔ یثرب، حجاز اور تہامہ میں ان کے مضبوط قلعے تھے۔

یَنِین: مدینے کی وادیوں میں سے ایک وادی یا بستی۔

Marfat.com

اردو کتب سیرت کی مفصل فہرست

جدید اردو کتابیات سیرت

۱۴۰۰ھ تا ۱۴۳۰ھ/ ۱۹۸۰ء تا ۲۰۰۹ء

حافظ محمد عارف گھانچی

صفحات: ۲۶۴   قیمت: ۲۲۰ روپے

اہتمام

دارالعلم والتحقیق برائے اعلیٰ تعلیم وٹیکنالوجی

ناشر

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی۔ فون: 021-36684790
E-mail: info@rahet.org
www.rahet.org

Marfat.com

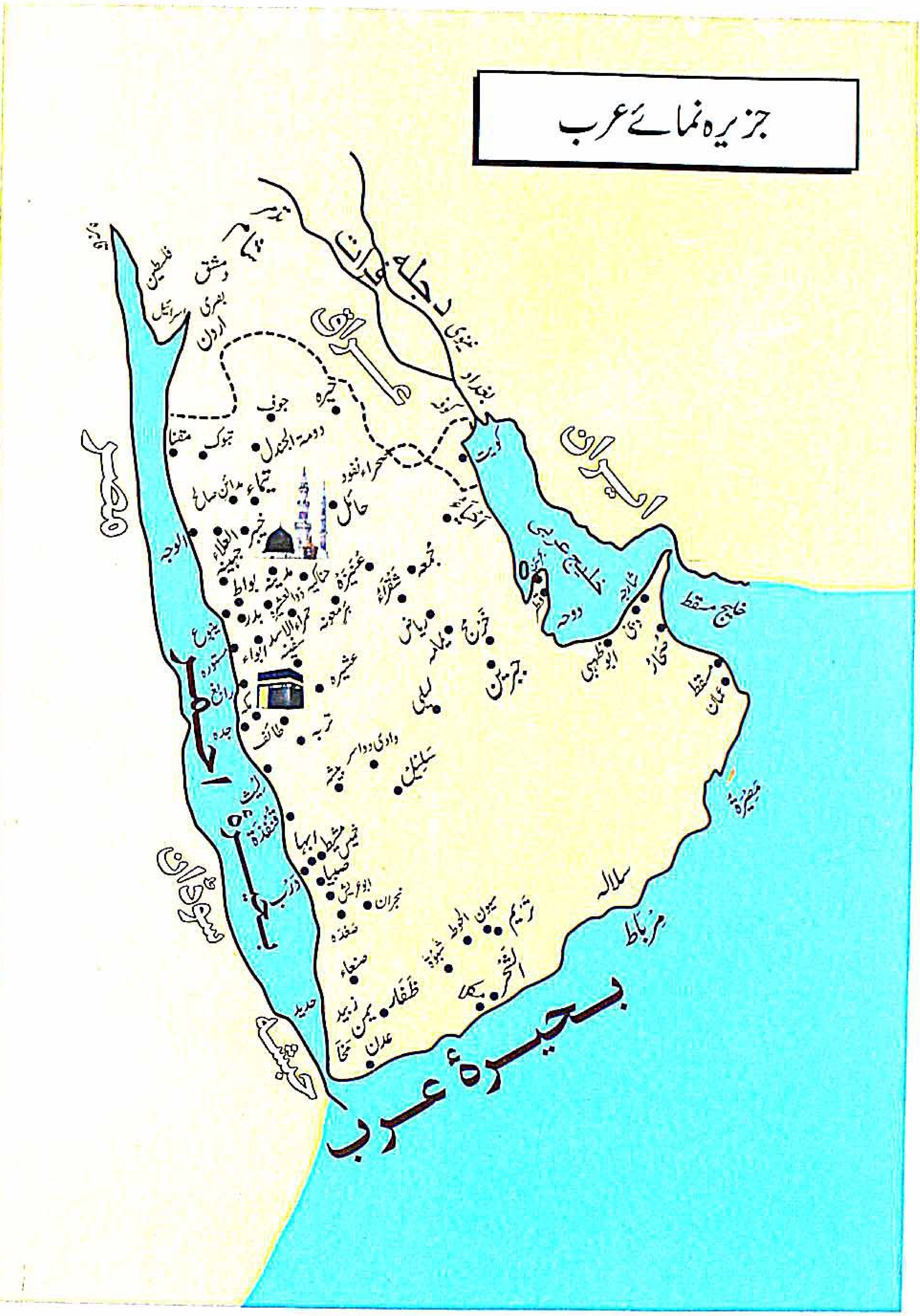
جزیرہ نمائے عرب
ایران
عراق
دجلہ
فرات
شام
دمشق
بصریٰ
اردن
فلسطین
مصر
بحر احمر
سوڈان
حبشہ
بحیرۂ عرب
خلیج عربی
خلیج مسقط
بغداد
کویت
حیرہ
جوف
دومۃ الجندل
تبوک
تیماء
مدائن صالح
خیبر
حائل
الوجہ
العلاء
مدینہ
بواط
بدر
ینبوع
رابغ
جدہ
مکہ
طائف
عشیرہ
تربہ
یمامہ
ریاض
بحرین
دوحہ
ابوظبی
دبی
شارجہ
صحار
مسقط
عمان
سلالہ
مرباط
نجران
صعدہ
صنعاء
زبید
یمن
عدن
مخا
ظفار
الشحر

Marfat.com

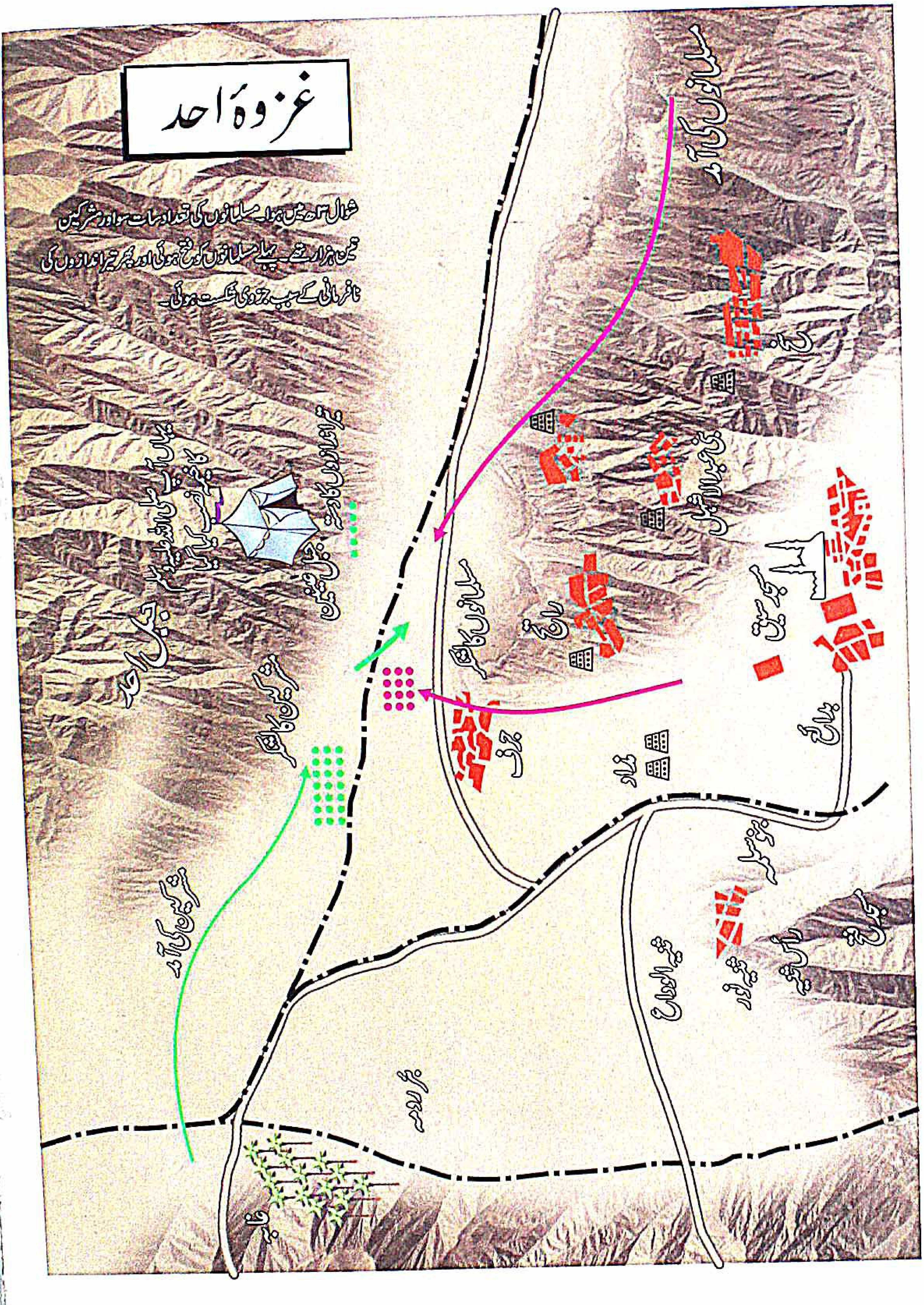
غزوۂ احد
شوال ۳ھ میں ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد سات سو اور مشرکین
تین ہزار تھے۔ پہلے مسلمانوں کو فتح ہوئی اور پھر تیر اندازوں کی
نافرمانی کے سبب جزوی شکست ہوئی۔

Marfat.com

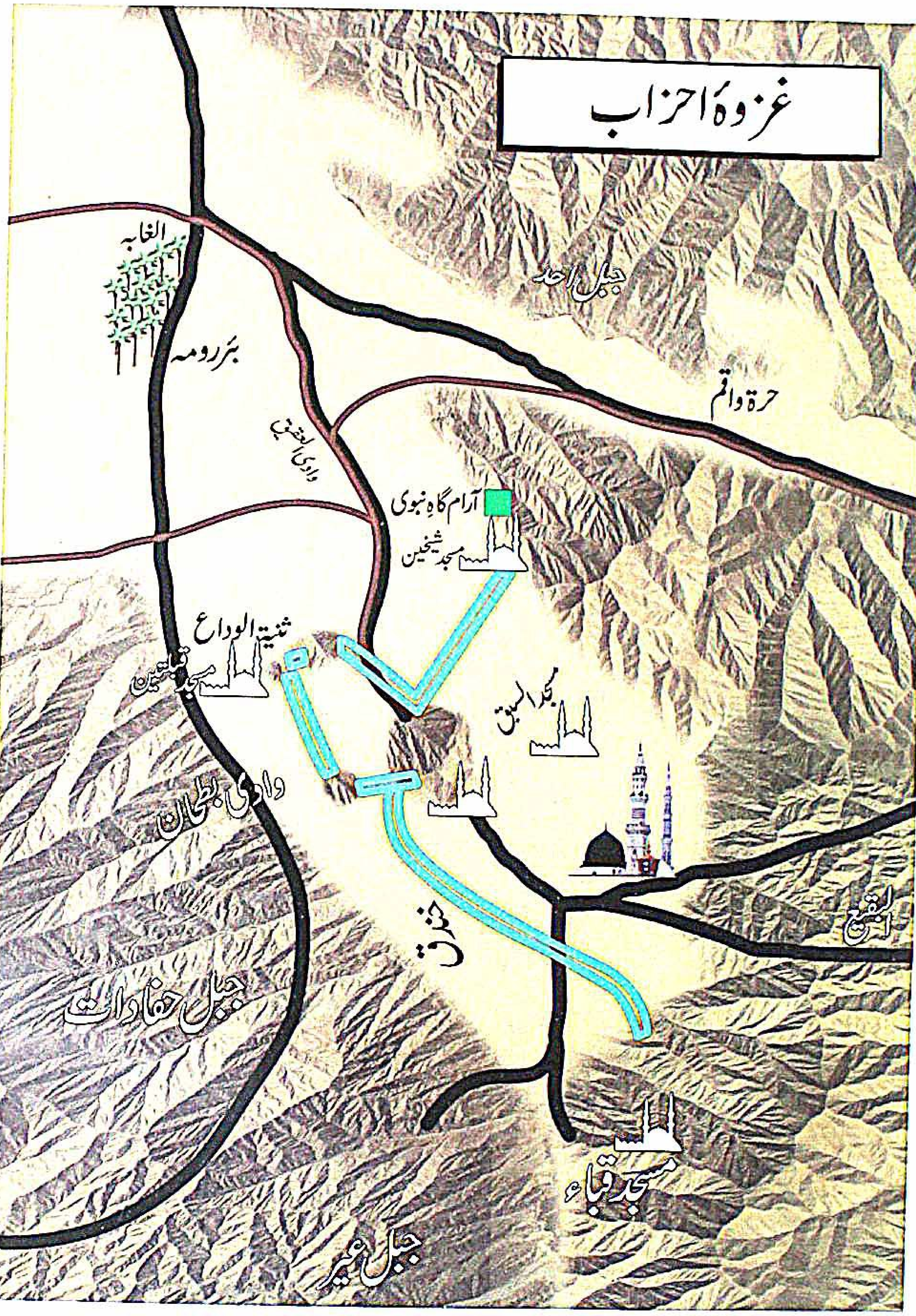
غزوۂ احزاب
الغابہ
جبل احد
بئر رومہ
حرۃ واقم
آرام گاہِ نبوی
مسجد شیخین
ثنیۃ الوداع
مسجد قبلتین
مسجد السبق
وادی بطحان
البقیع
خندق
مسجد قباء
جبل عیر

Marfat.com

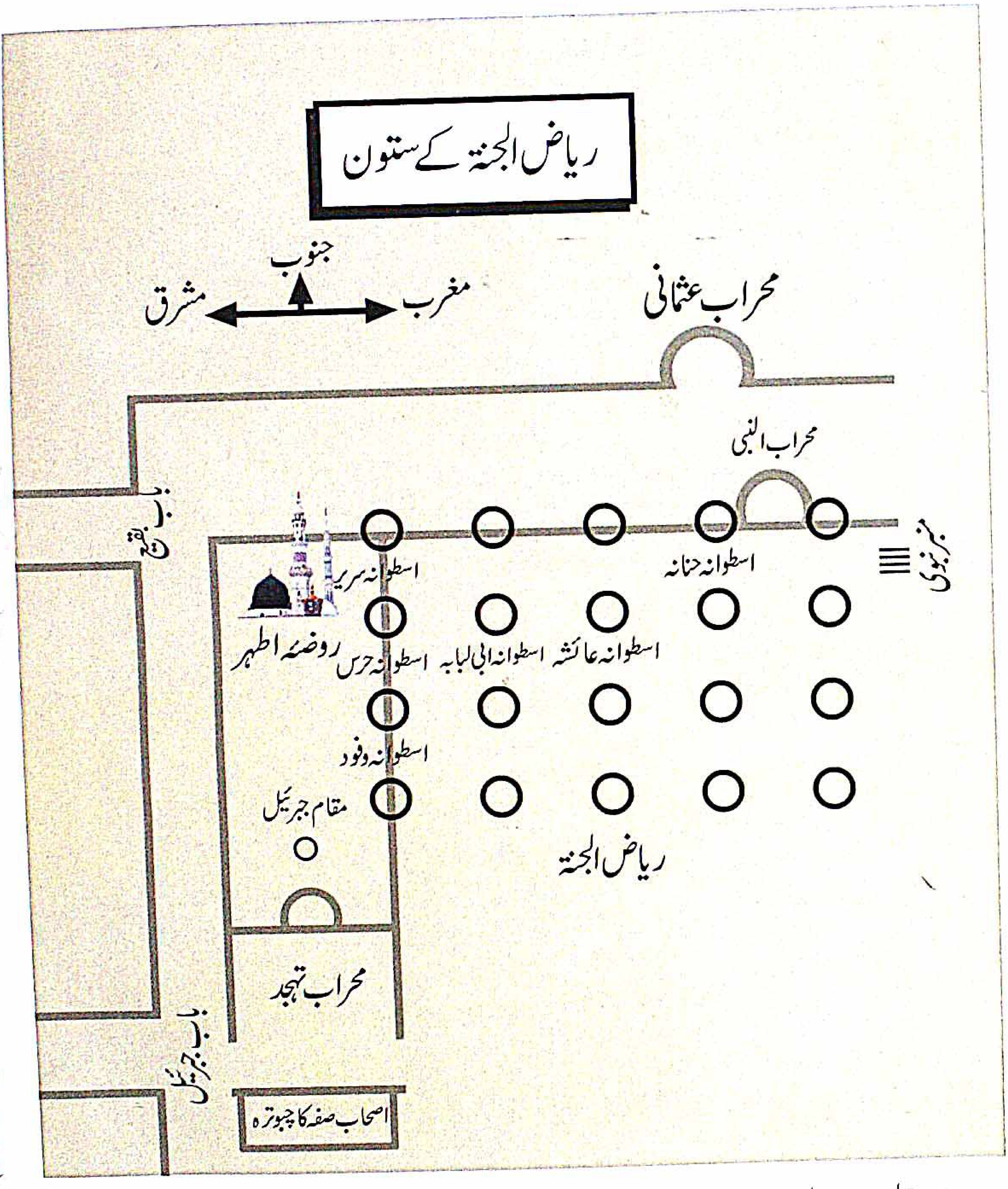

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی مسجد نبوی میں آپ کی قبر مبارک اور منبر کے درمیان کی جگہ کو ریاض الجنۃ کہتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر (یا گھر) اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یہ جگہ مستطیل شکل کی ہے۔ اس کا طول (مشرقی جانب سے مغربی جانب تک) بائیس میٹر اور عرض ۱۵ میٹر ہے۔

Marfat.com

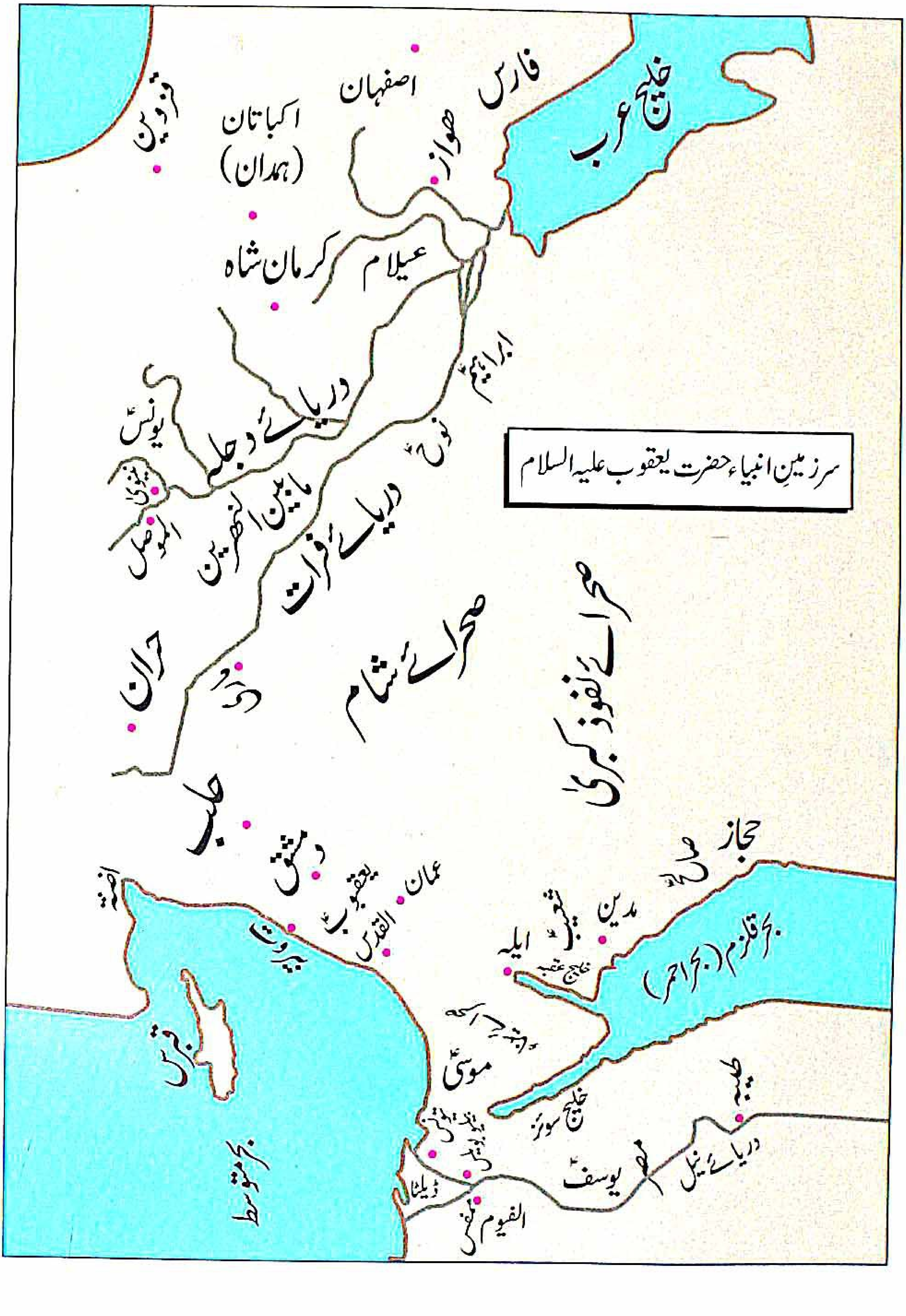
سرزمینِ انبیاء حضرت یعقوب علیہ السلام
فارس
خلیج عرب
اصفہان
اکباتان
(ہمدان)
قزوین
ہواز
کرمان شاہ
عیلام
ابراہیم
دریائے دجلہ
یونس
نینویٰ
الموصل
مابین النہرین
نوح
دریائے فرات
صحرائے شام
صحرائے نفوذ کبریٰ
حران
حلب
دمشق
عمان
یعقوب
القدس
بیروت
قبرص
بحر متوسط
حجاز
مدین
شعیب
ایلہ
خلیج عقبہ
بحر قلزم (بحر احمر)
موسیٰ
خلیج سوئز
مصر
یوسف
دریائے نیل
ڈیلٹا
الفیوم

Marfat.com

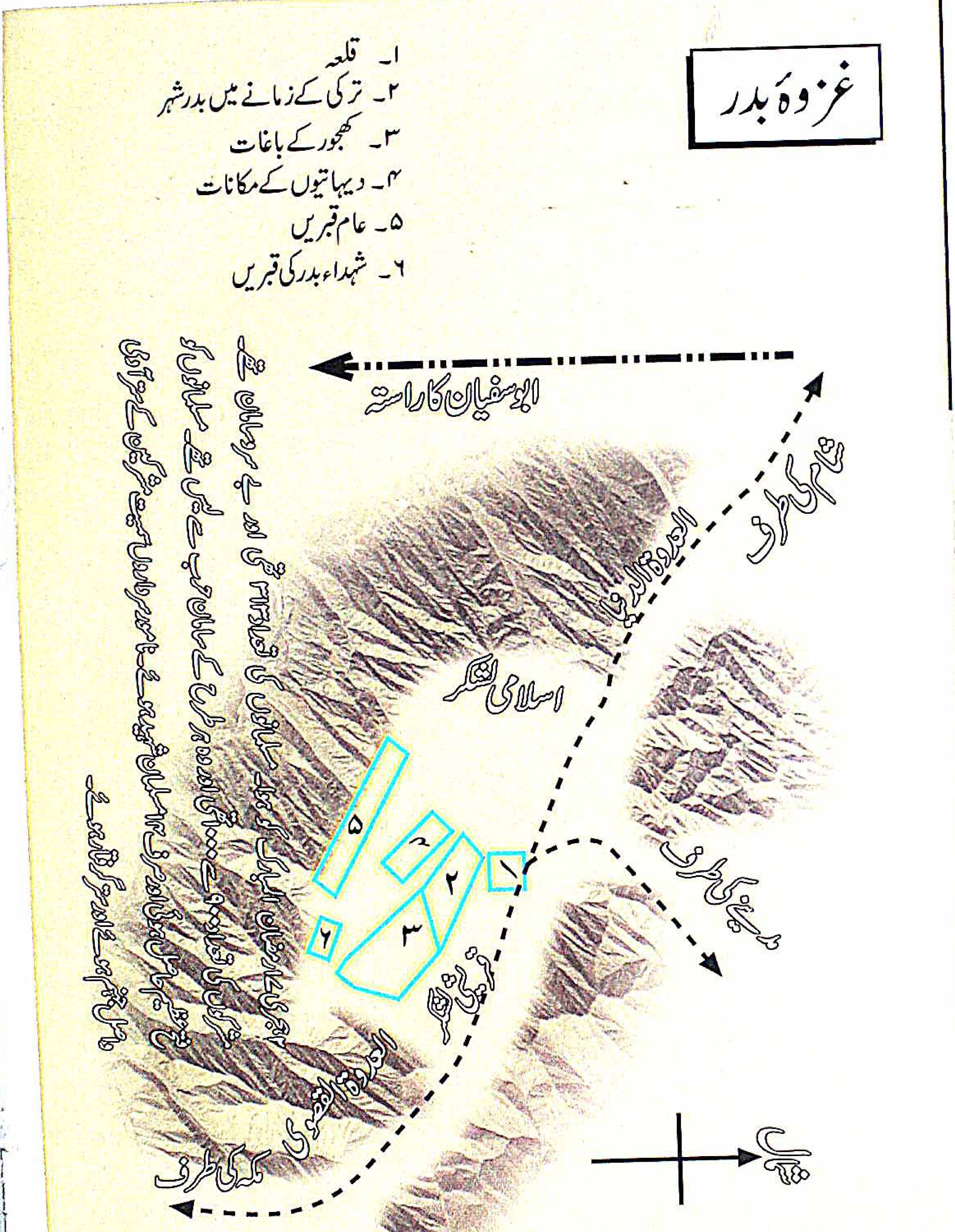
غزوۂ بدر
۱۔ قلعہ
۲۔ ترکی کے زمانے میں بدر شہر
۳۔ کھجور کے باغات
۴۔ دیہاتیوں کے مکانات
۵۔ عام قبریں
۶۔ شہداء بدر کی قبریں
ابو سفیان کا راستہ
شام کی طرف
العدوۃ الدنیا
اسلامی لشکر
مدینے کی طرف
قریش
العدوۃ القصویٰ
مکہ کی طرف
شمال

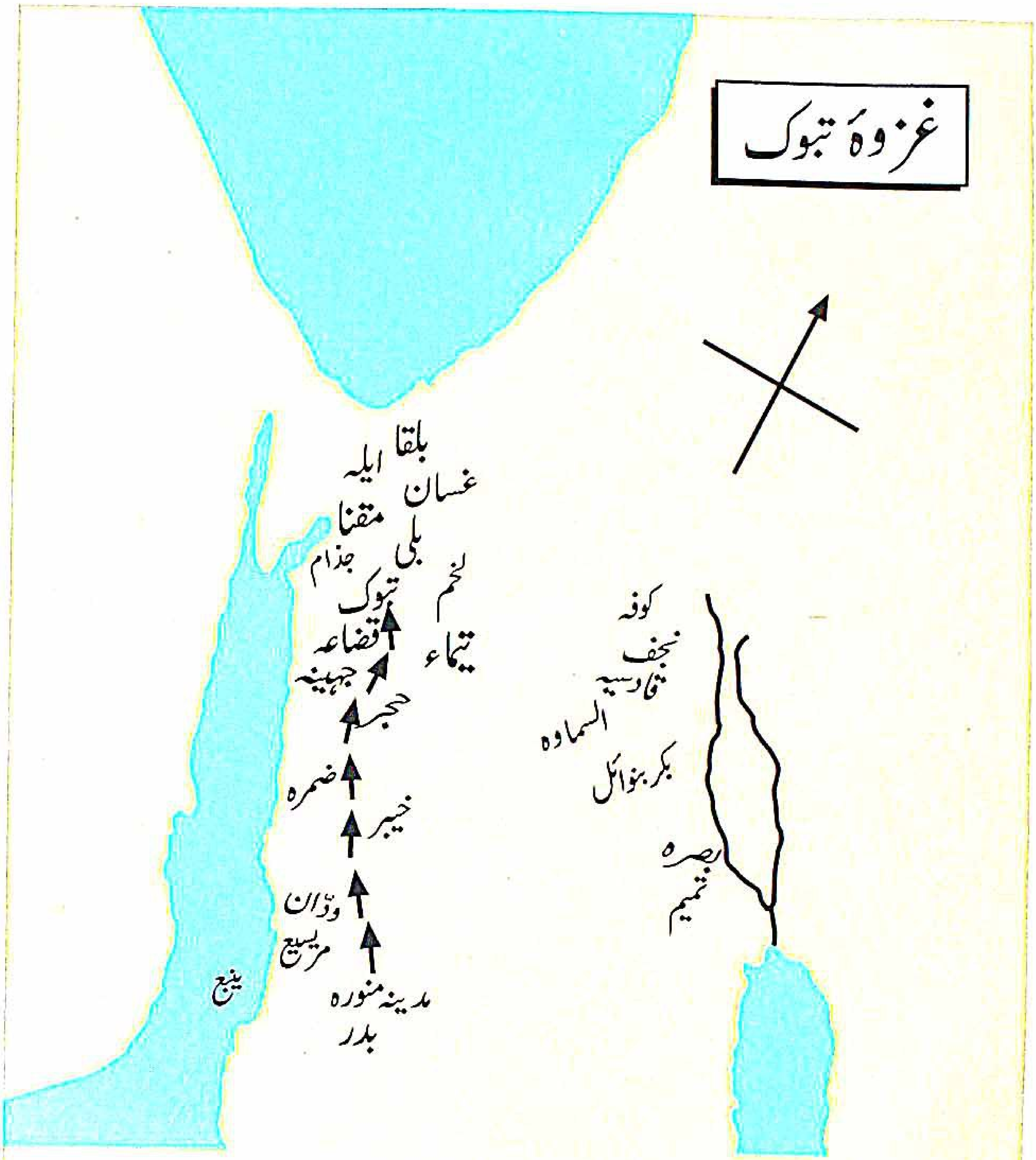

قیصر روم، عرب کے عیسائی قبائل کو ملا کر مدینے پر حملے کی تیاری کر رہا تھا۔ خبر ملتے ہی ذی الحجہ ۹ ہجری قمری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار فوج کے ساتھ مدینے سے روانہ ہوئے۔ تبوک پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۰ روز قیام فرمایا مگر کوئی مقابلے پر نہیں آیا۔ دشمن مرعوب ہو گئے اور آس پاس کے قبائل نے حاضر ہو کر سر تسلیم خم کیا۔

Marfat.com

ہجرت حبشہ

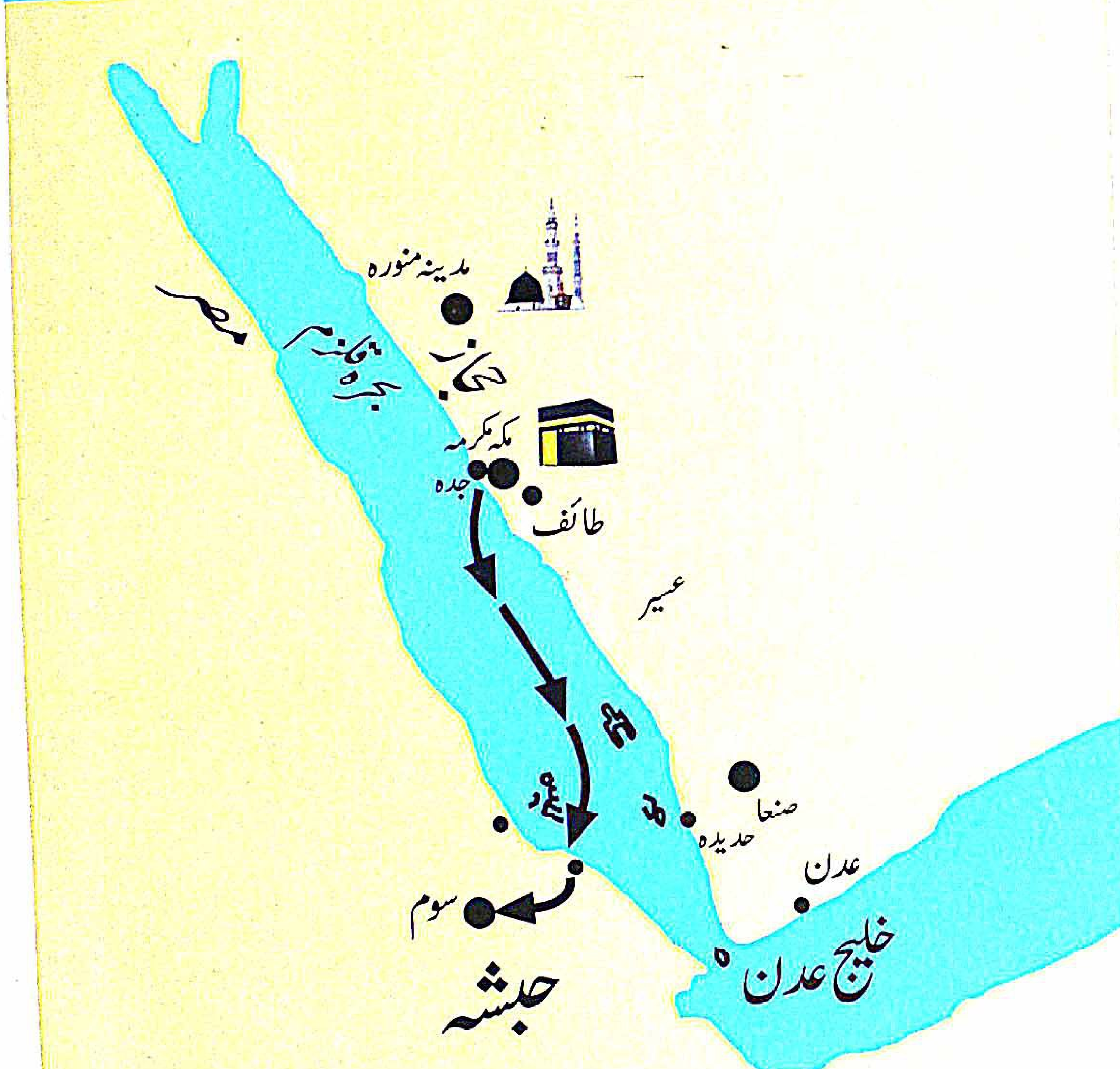

کفار کی ایذا رسانیاں جب حد سے بڑھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان اور ایمان بچانے کے لئے صحابہ کرام کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی ہدایت فرمائی جو بلاد یمن کی غربی جانب طویل مسافت پر واقع ہے۔ چنانچہ نبوت کے پانچویں سال رجب کے مہینے میں بارہ مردوں اور چار عورتوں نے پوشیدہ طور پر رات کی تاریکی میں مکے سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس قافلے کے سردار حضرت عثمان بن عفانؓ تھے جو اپنی اہلیہ حضرت رقیہؓ کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ نبوت کے ساتویں سال دوسری ہجرت حبشہ ہوئی جس میں ۸۳ مرد ۱۸ عورتیں تھیں۔

Marfat.com

حجۃ الوداع

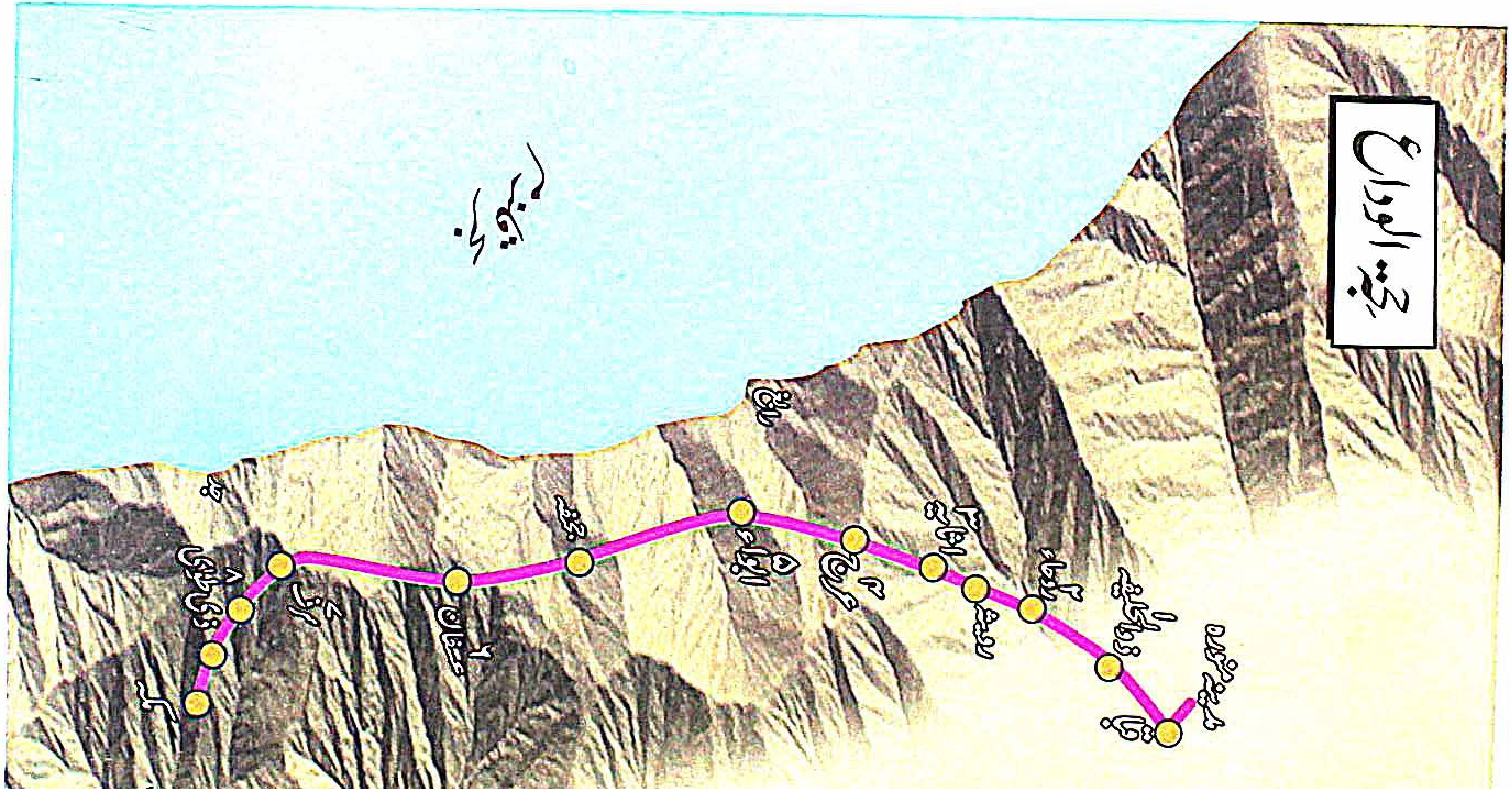

۲۵ ذی القعدہ ۱۰ھ بروز جمعہ یا ہفتہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے روانہ ہوئے اسی حج کے بعد آپ نے دنیا سے پردہ فرمایا اس لئے اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ ذوالحلیفہ پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا فرمائی اور رات کو وہیں آرام فرمایا۔ اگلے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ذوالحلیفہ سے روانہ ہو کر روحاء میں قیام فرمایا۔ پھر آپ اثایہ، عرج، ابواء، عسفان اور سرف میں قیام فرماتے ہوئے ۴ ذی الحجہ کو ذی طوی پہنچے۔ یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا فرمائی اور پھر غسل فرمایا اور مکے کی بالائی جانب سے شہر میں داخل ہوئے اور چاشت کے وقت باب السلام سے حرم میں داخل ہو کر طواف و سعی کی۔

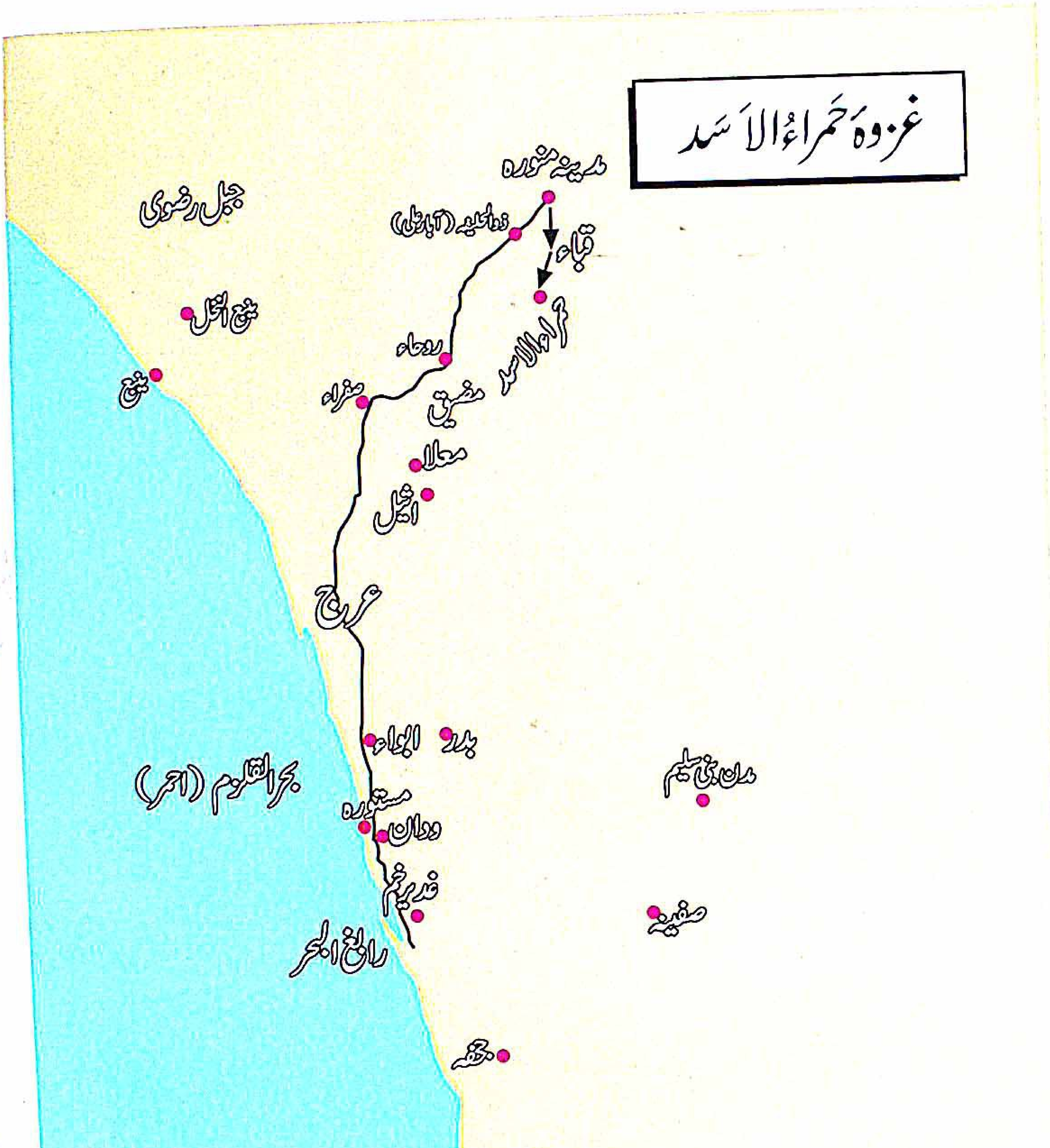

محرم ۴ ہجری/قمری میں غزوۂ احد سے واپسی پر قریش کے لوگ روحاء میں ٹھہرے اور ان کو خیال آیا کہ اب واپس جا کر مدینے پر اچانک حملہ کر دینا چاہیے۔ مسلمان اب مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ ادھر رسول اللہ ﷺ قریش کے تعاقب میں نکلے اور حمراء الاسد تک گئے مگر قریشی لشکر آپ کی خبر ملتے ہی مکے کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔

Marfat.com

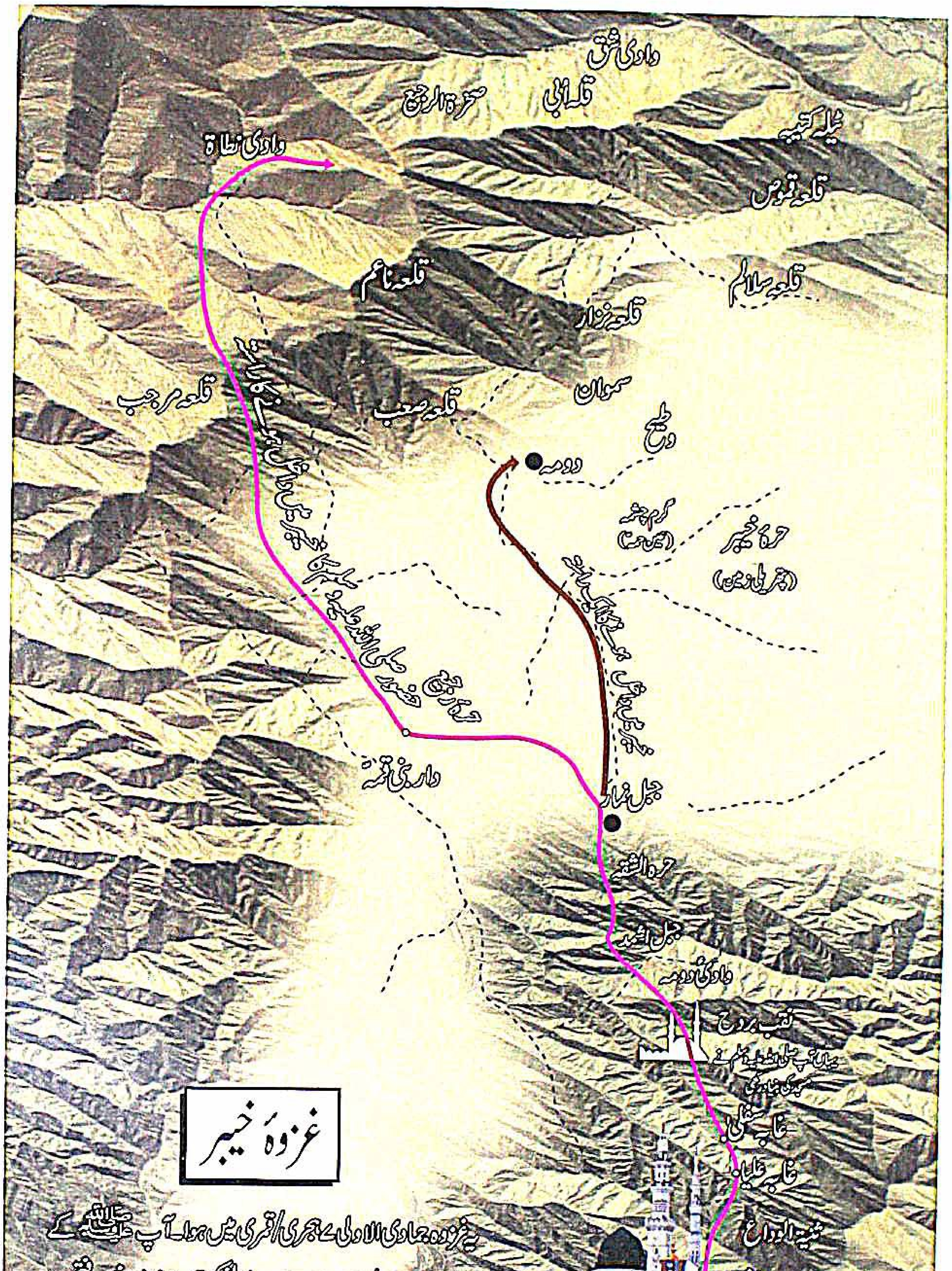
وادی شق
قلہ ابی
صخرۃ الرجیع
ٹیلہ کتیبہ
قلعہ قموص
وادی نطاۃ
قلعہ سلالم
قلعہ ناعم
قلعہ نزار
سموان
قلعہ مرجب
قلعہ صعب
وطیح
دومہ
گرم چشمہ
حرۂ خیبر
دار بنی قمہ
جبل نمار
وادی دومہ
غابہ سفلی
غابہ علیا
ثنیۃ الوداع
مدینہ منورہ
غزوۂ خیبر
یہ غزوہ جمادی الاولیٰ ۷ ہجری/قمری میں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ ۱۴ سو پیدل اور ۲۰۰ سواروں کا لشکر تھا۔ صفر میں خیبر فتح ہوا۔

Marfat.com

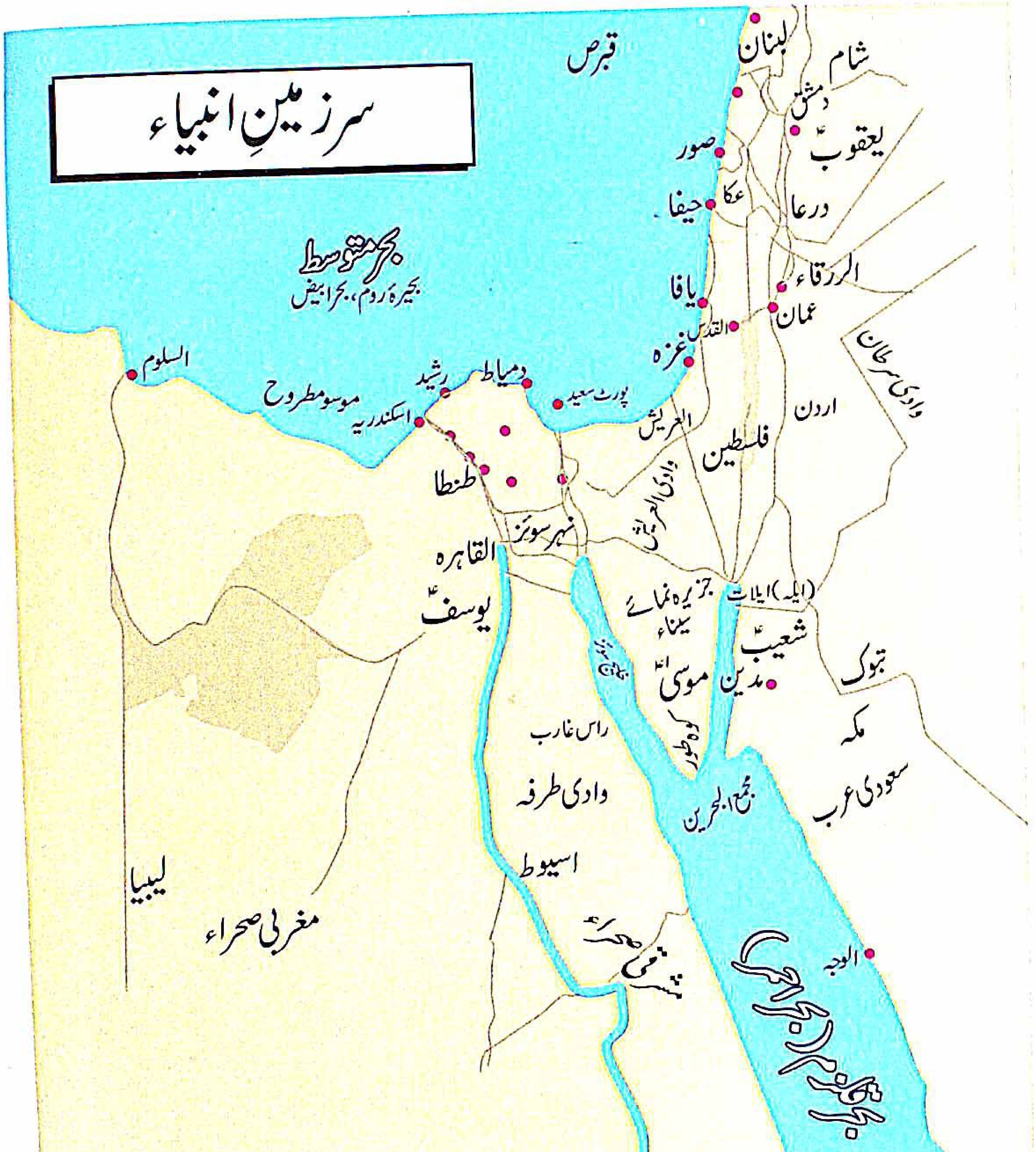
سرزمینِ انبیاء
قبرص
لبنان
شام
دمشق
یعقوبؑ
صور
عکا
حیفا
درعا
الزرقاء
بحر متوسط
بحیرۂ روم، بحر ابیض
یافا
عمان
القدس
غزہ
وادی سرحان
السلوم
موسومطروح
اسکندریہ
رشید
دمیاط
پورٹ سعید
العریش
اردن
فلسطین
طنطا
نہر سویز
القاہرہ
یوسفؑ
جزیرہ نمائے سیناء
(ایلہ) ایلات
شعیبؑ
تبوک
مدین
موسیٰؑ
راس غارب
مکہ
سعودی عرب
وادی طرفہ
مجمع البحرین
اسیوط
لیبیا
مغربی صحراء
شرقی صحراء
الوجہ
ڈیم
خط سرطان

Marfat.com

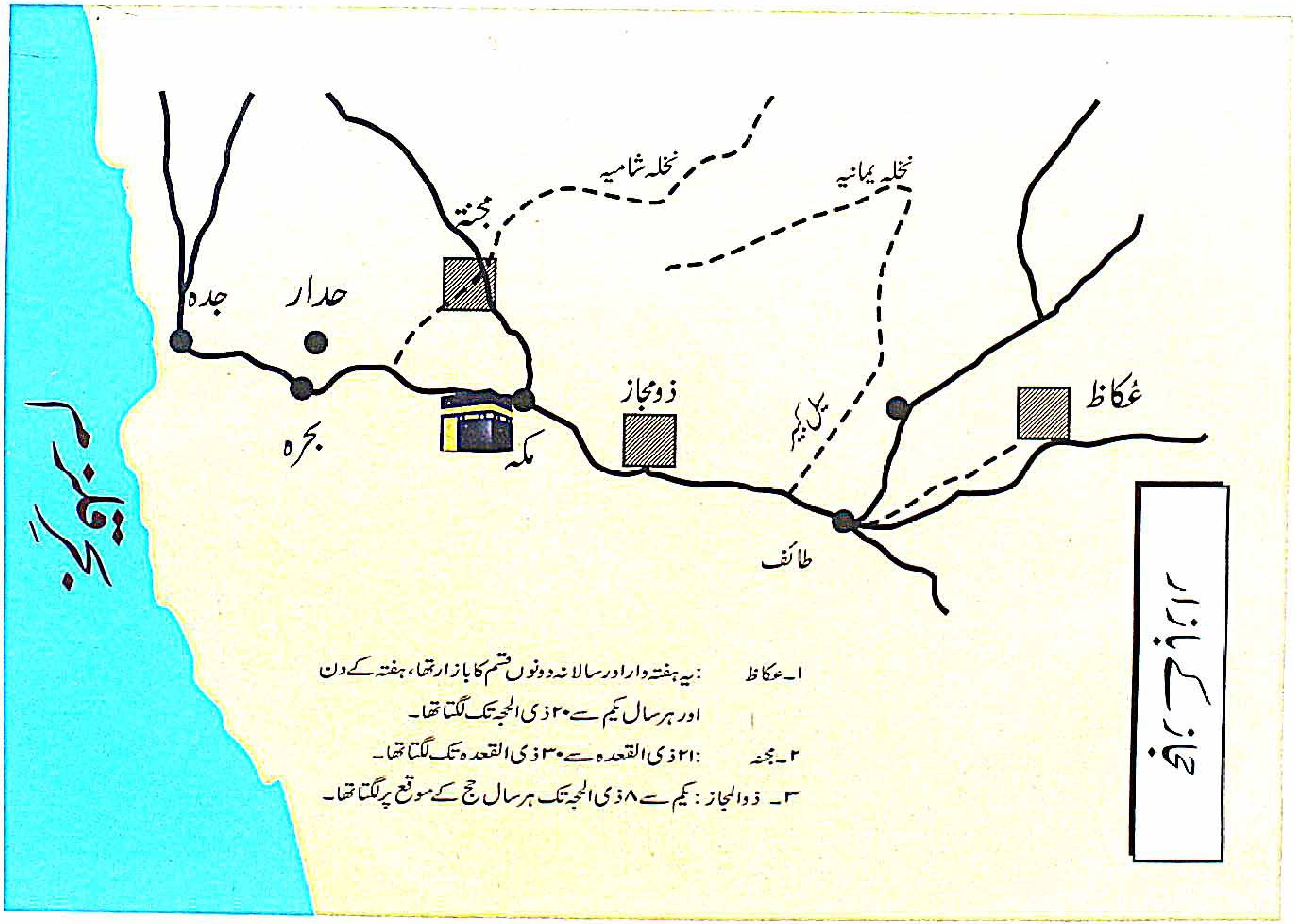
حجاز کے بازار
عکاظ
طائف
ذوالمجاز
مکہ
مجنہ
نخلہ شامیہ
نخلہ یمانیہ
حدار
جدہ
بحرہ
بحرِ قلزم
۱۔ عکاظ : یہ ہفتہ وار اور سالانہ دونوں قسم کا بازار تھا، ہفتہ کے دن
اور ہر سال یکم سے ۲۰ ذی الحجہ تک لگتا تھا۔
۲۔ مجنہ : ۲۱ ذی القعدہ سے ۳۰ ذی القعدہ تک لگتا تھا۔
۳۔ ذوالمجاز : یکم سے ۸ ذی الحجہ تک ہر سال حج کے موقع پر لگتا تھا۔

Marfat.com

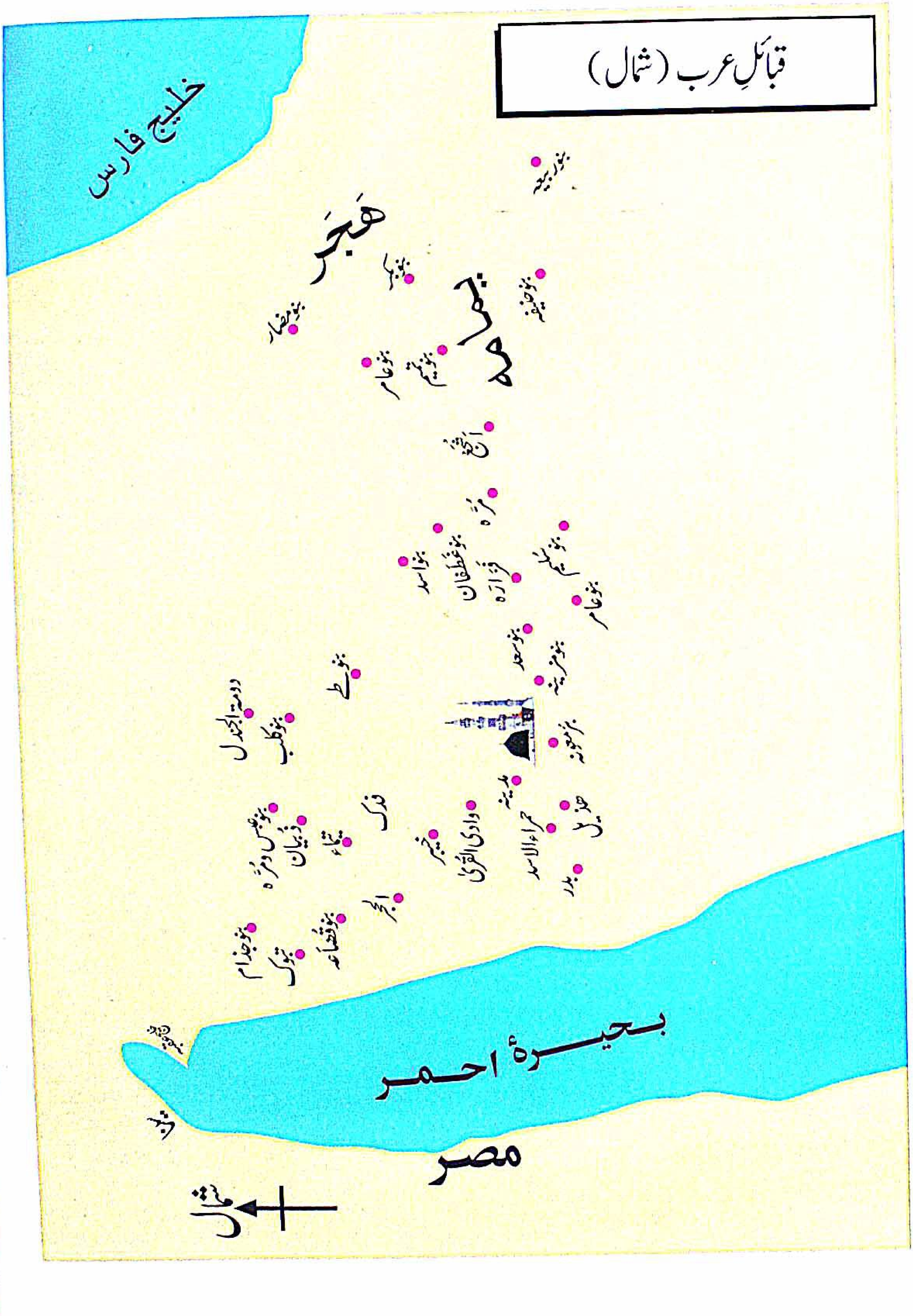
قبائلِ عرب (شمال)
خلیج فارس
ہجر
یمامہ
بحیرۂ احمر
مصر
شمال
مدینہ
خیبر
فدک
تیماء
دومۃ الجندل
وادی القریٰ
بدر
تبوک

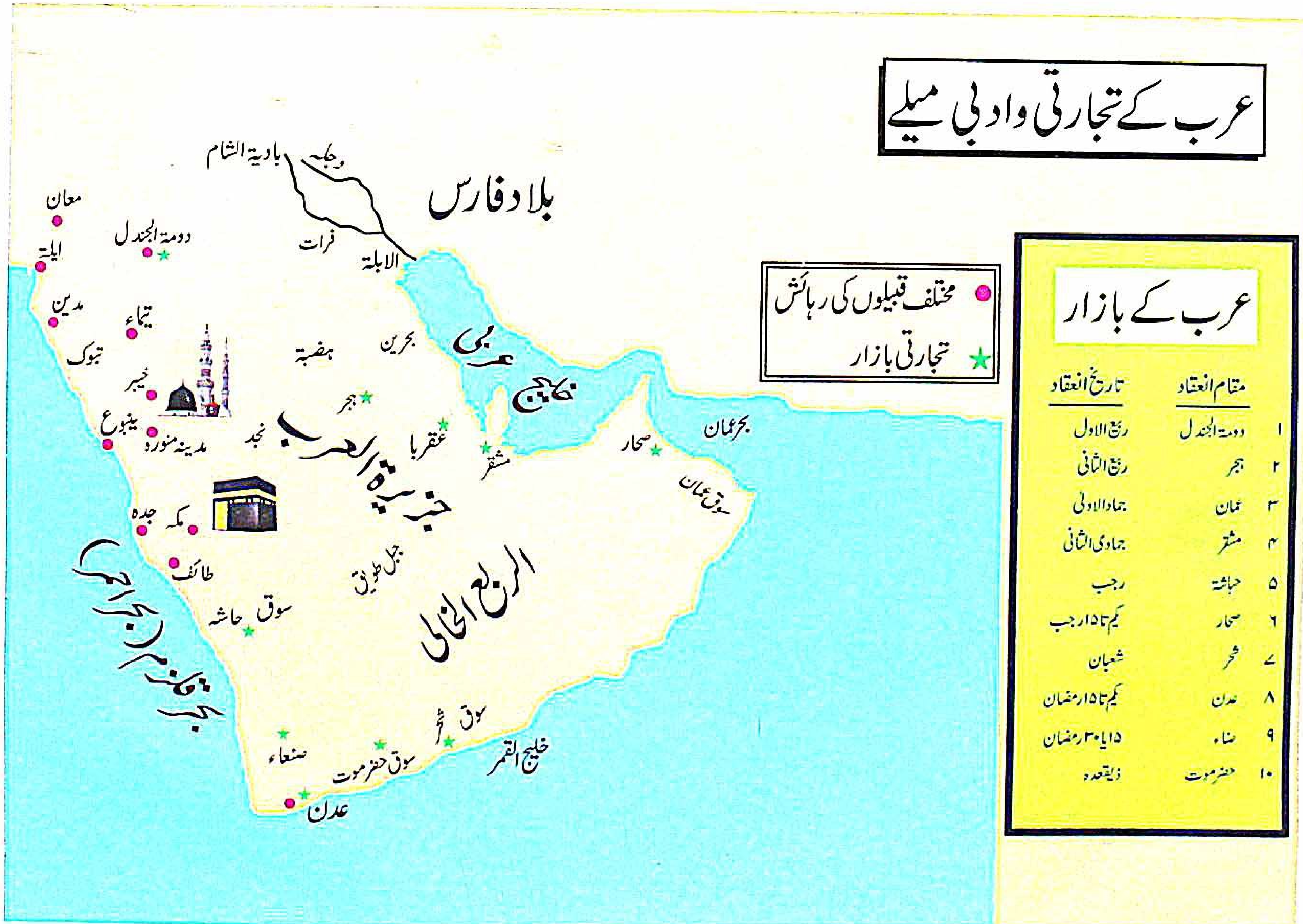

عرب کے بازار

	مقام انعقاد	تاریخ انعقاد
۱	دومۃ الجندل	ربیع الاول
۲	ہجر	ربیع الثانی
۳	عمان	جمادی الاولیٰ
۴	مشقر	جمادی الثانی
۵	حباشۃ	رجب
۶	صحار	یکم تا ۱۵ رجب
۷	شحر	شعبان
۸	عدن	یکم تا ۱۵ رمضان
۹	صنعاء	۱۵ یا ۳۰ رمضان
۱۰	حضرموت	ذیقعدہ

Marfat.com

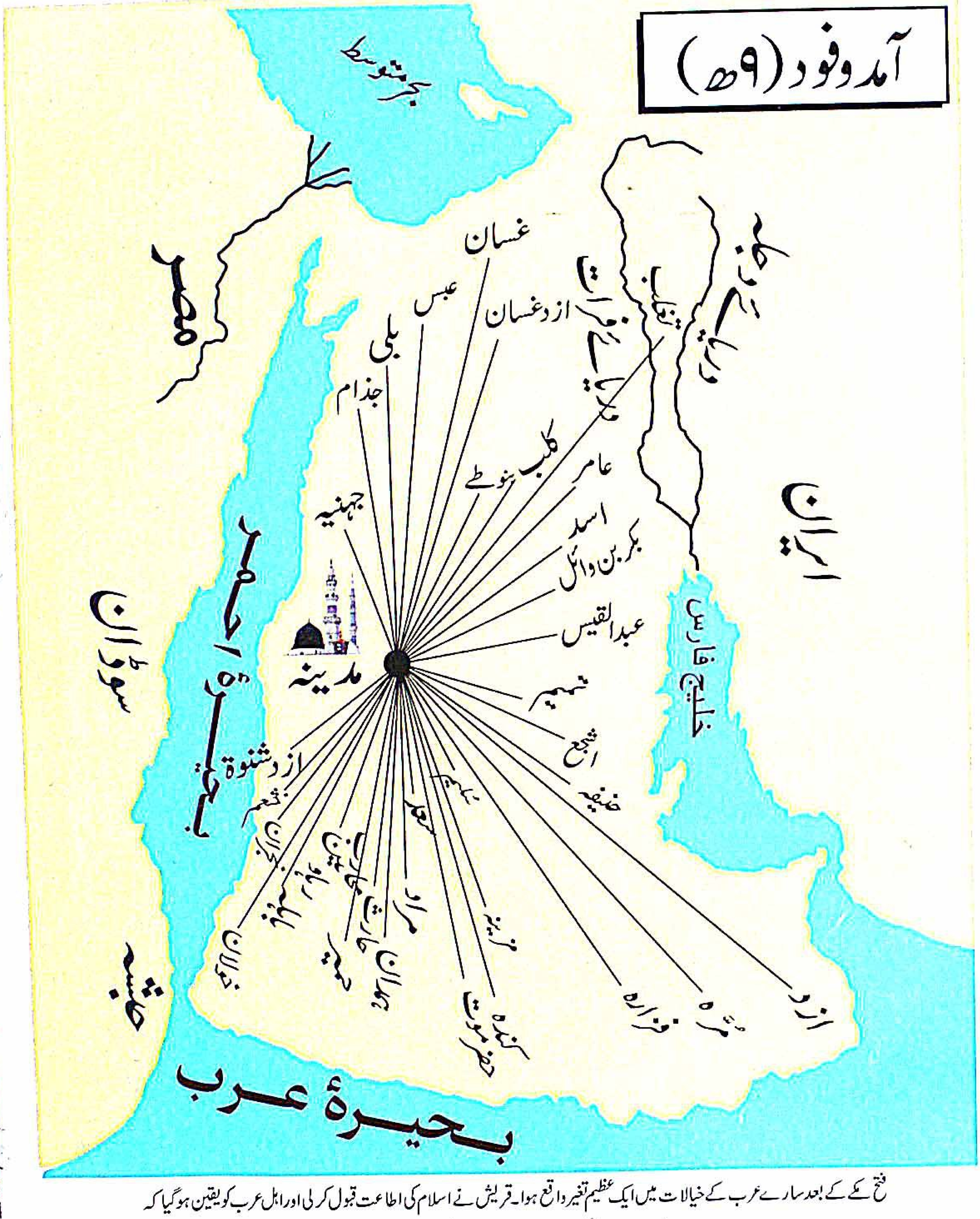

فتح مکے کے بعد سارے عرب کے خیالات میں ایک عظیم تغیر واقع ہوا۔ قریش نے اسلام کی اطاعت قبول کر لی اور اہل عرب کو یقین ہو گیا کہ اسلام ہی دین حق ہے اور یہ ضرور غالب آ کر رہے گا۔ فتح مکہ کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے واپس تشریف لائے تو ہر طرف سے قبائل نے اپنے وفود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجے، اور اسلام قبول کیا۔ اسی لئے ۹ ھ کو عام الوفود کہا جاتا ہے۔ سورۂ نصر میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

Marfat.com

قریش کے تجارتی راستے

- - - سردیوں کا راستہ (یمن کی طرف)

- - - گرمیوں کا راستہ (شام ومصر وغیرہ کی طرف)

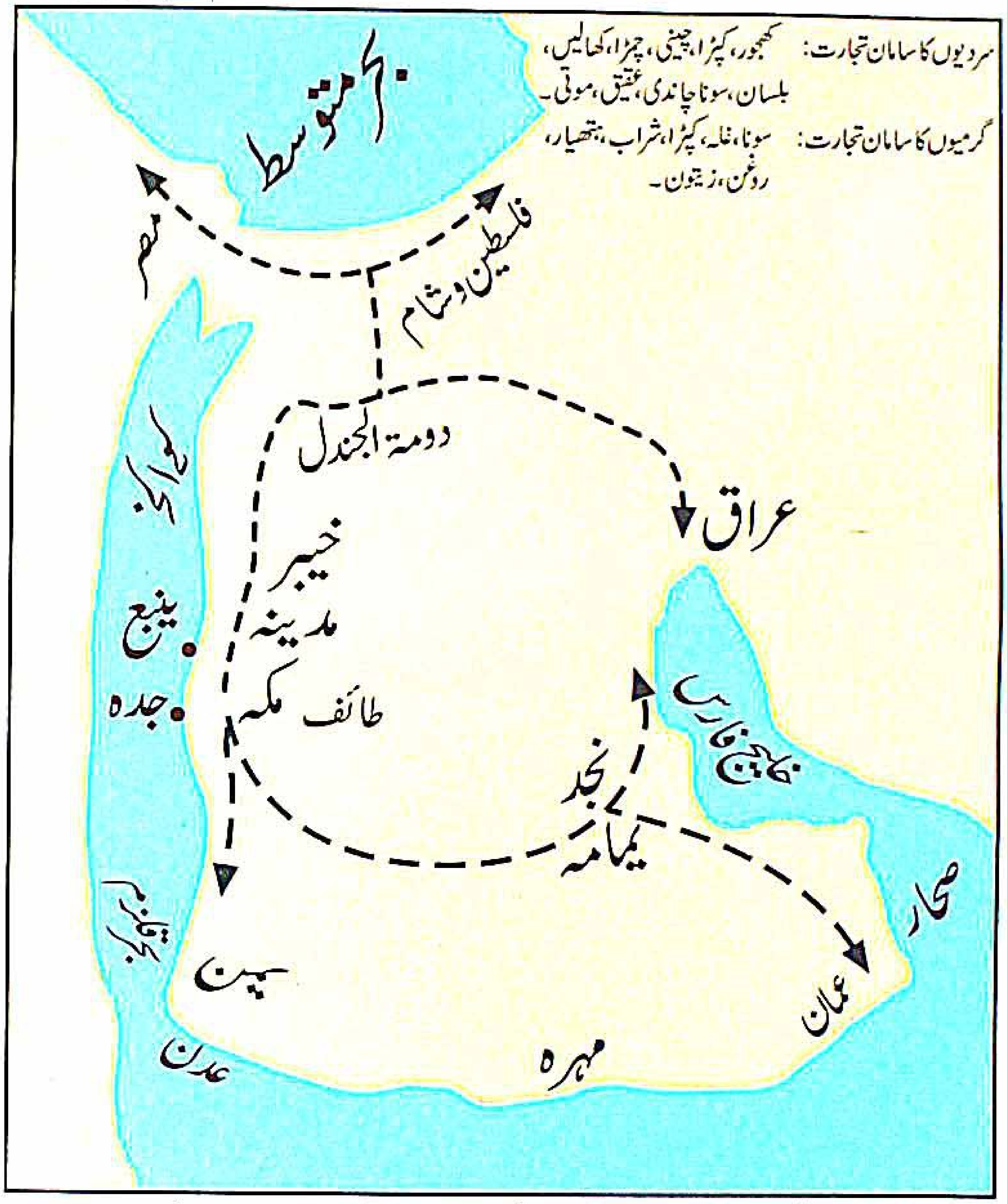

کے میں غلہ وغیرہ پیدا نہیں ہوتا تھا اس لئے قریش کے لوگ تجارت کے لئے سال بھر میں دو سفر کرتے تھے۔ سردیوں میں یمن کی طرف جو گرم ملک ہے اور گرمیوں میں شام کی طرف جاتے تھے جو سرسبز و شاداب ملک ہے۔ بیت اللہ کے خادم سمجھ کر لوگ ان کو نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے تھے اور ان کے مال سے تعرض نہیں کرتے تھے۔ حرم کے چاروں طرف چوری، ڈکیتی اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم رہتا مگر بیت اللہ کے احترام میں کوئی چور ڈاکو قریش پر ہاتھ صاف نہ کرتا اور وہ گرمی سردی میں امن وسکون سے تجارت کرتے۔ قرآن کریم کی سورۂ قریش میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اسی انعام کو یاد دلایا ہے۔

Marfat.com

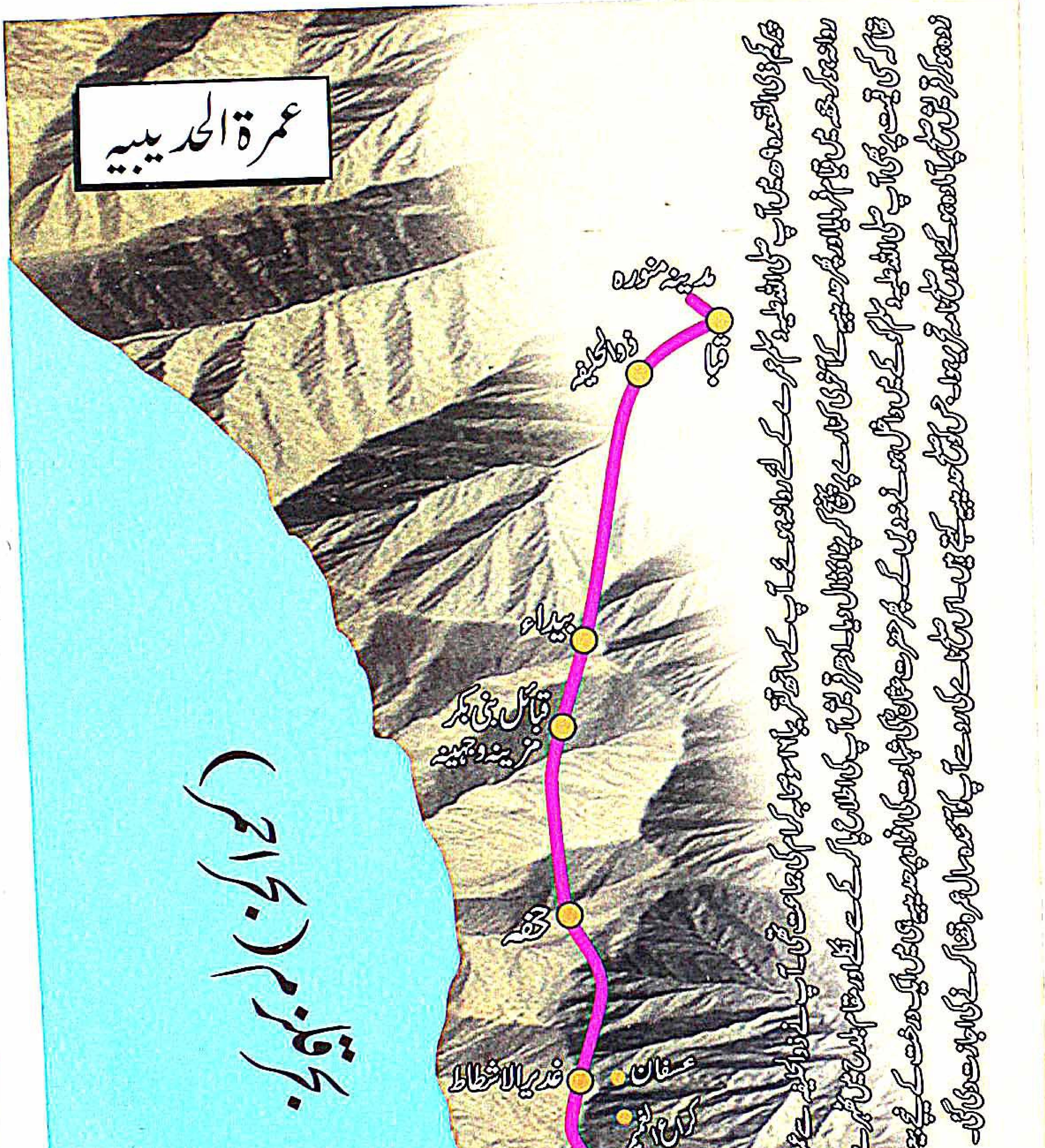
عمرة الحديبية
مدینہ منورہ
ذوالحلیفہ
بیداء
قبائل بنی بکر
مزینہ وجہینہ
جحفہ
غدیر الاشطاط
عسفان
کراع الغمیم
حدیبیہ
ذی طویٰ
بلدح
مکہ
جدہ
بحر قلزم (بحر احمر)

Marfat.com

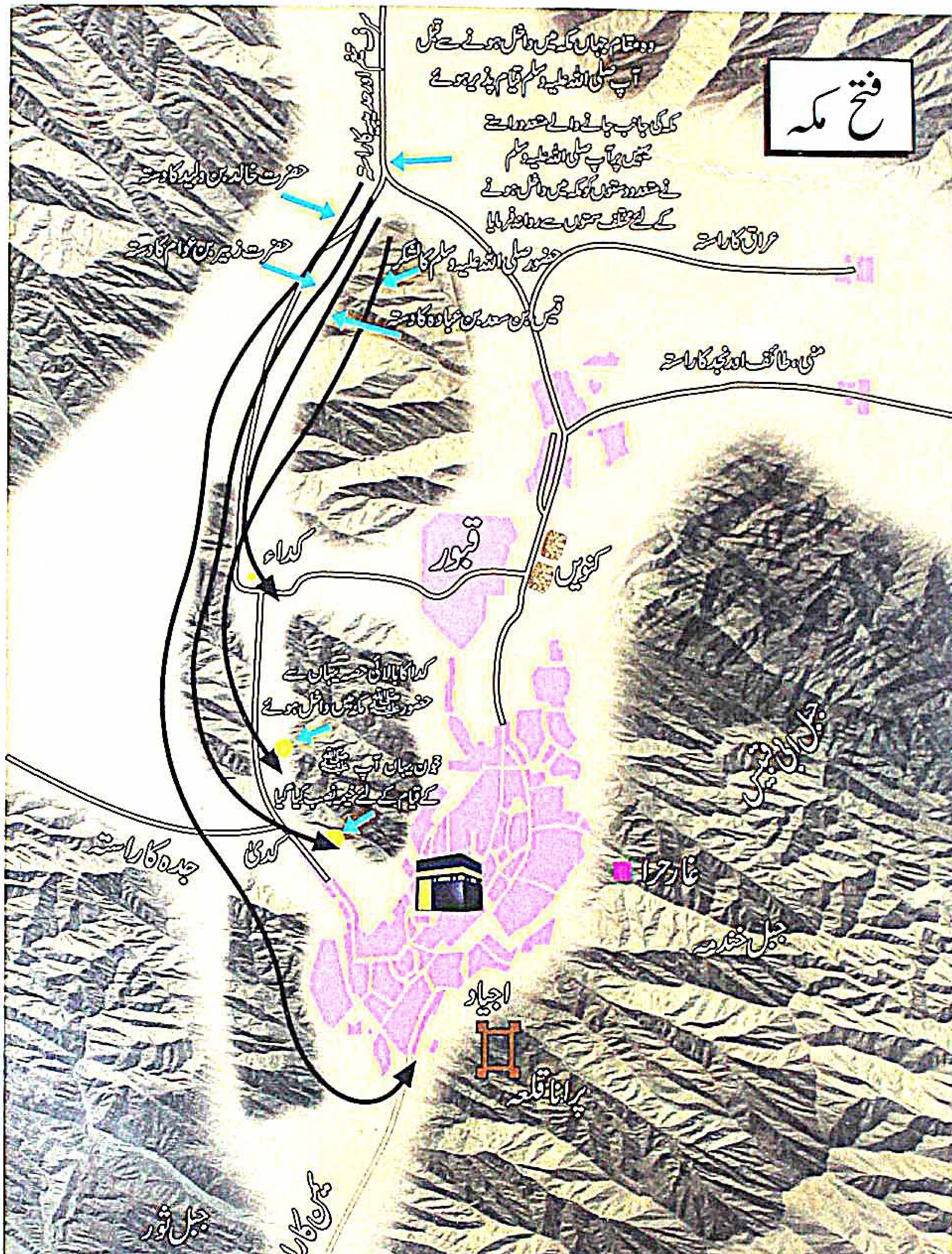
فتح مکہ
وہ مقام جہاں مکہ میں داخل ہونے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام پذیر ہوئے
مکہ کی جانب جانے والے متعدد راستے جن پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد دستوں کو مکہ میں داخل ہونے کے لئے مختلف سمتوں سے روانہ فرمایا
حضرت خالد بن ولید کا دستہ
حضرت زبیر بن عوام کا دستہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر
قیس بن سعد بن عبادہ کا دستہ
عراق کا راستہ
منیٰ، طائف اور نجد کا راستہ
کداء
قبور
کنویں
کداء کا بالائی حصہ جہاں سے حضور ﷺ مکہ میں داخل ہوئے
جہاں آپ ﷺ کے قیام کے لئے خیمہ نصب کیا گیا
کدیٰ
جدہ کا راستہ
غار حرا
جبل ابی قبیس
جبل خندمہ
اجیاد
پرانا قلعہ
یمن کا راستہ
جبل ثور
مکہ کا نشیبی علاقہ

Marfat.com

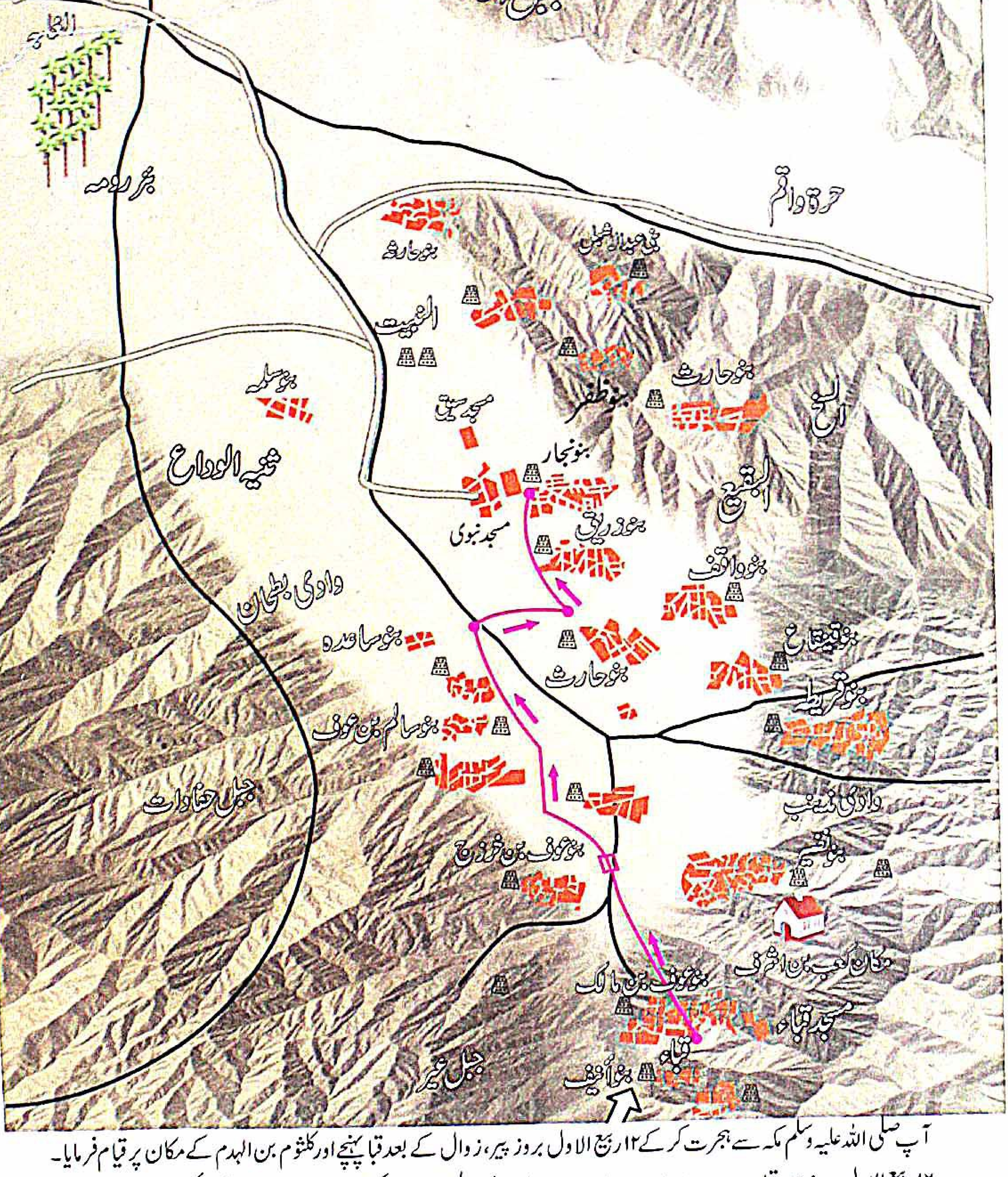

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے ۱۲ ربیع الاول بروز پیر، زوال کے بعد قبا پہنچے اور کلثوم بن الہدم کے مکان پر قیام فرمایا۔ ۱۶ ربیع الاول بروز جمعہ قبا سے مدینے روانہ ہوئے۔ راستے میں بنی سالم بن عوف کی مسجد میں نماز جمعہ ادا فرمائی جو وادی رانوناء میں واقع تھی۔ نماز جمعہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے پہنچے اور حضرت ابوایوب خالد بن زید انصاری کے مکان پر قیام فرمایا۔

Marfat.com

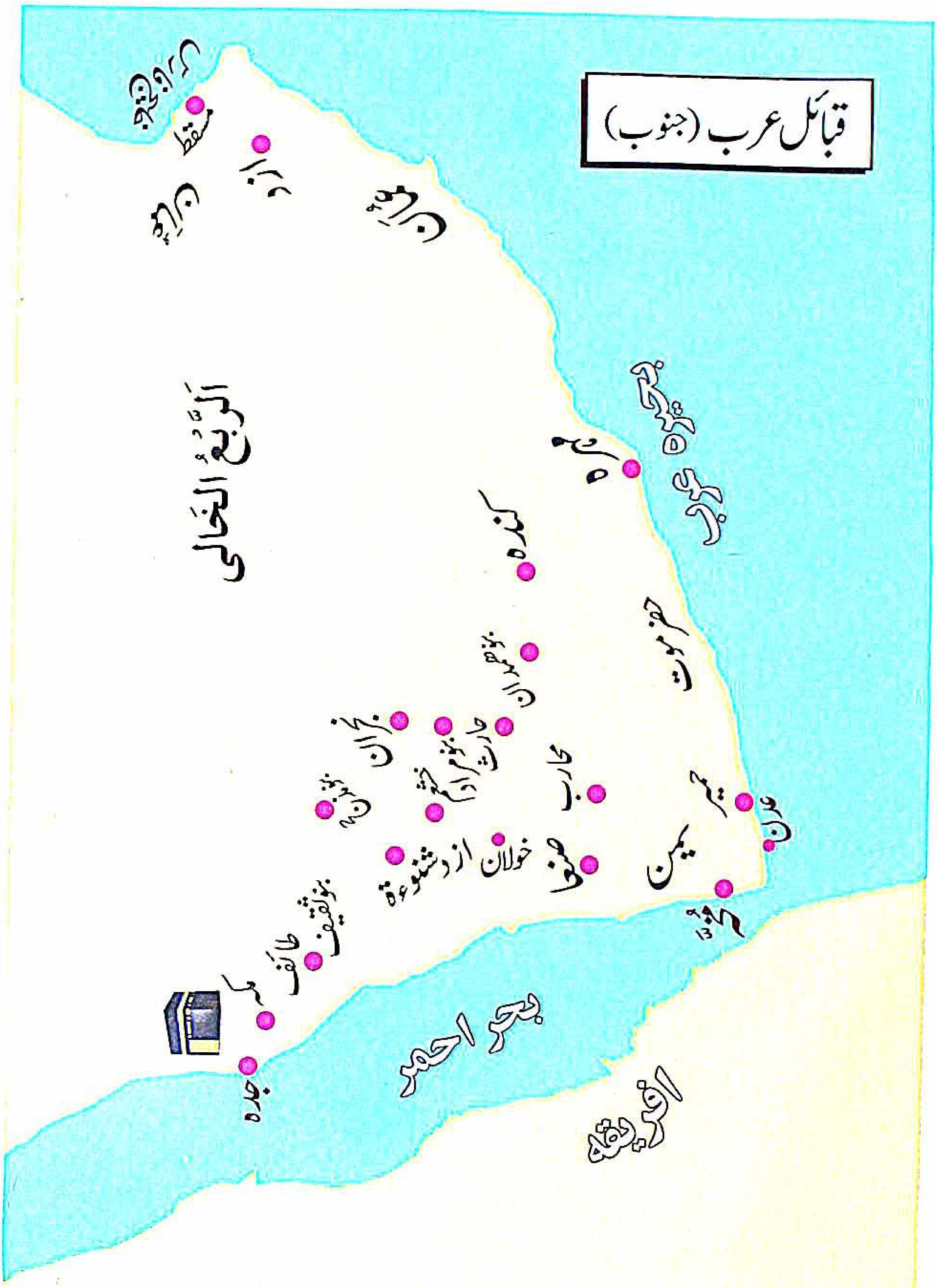
قبائل عرب (جنوب)
الربع الخالی
مسقط
کندہ
حضرموت
نجران
حمیر
عدن
یمن
صنعا
خولان
ازد شنوءۃ
بنو ثقیف
طائف
مکہ
جدہ
بحر احمر
افریقہ

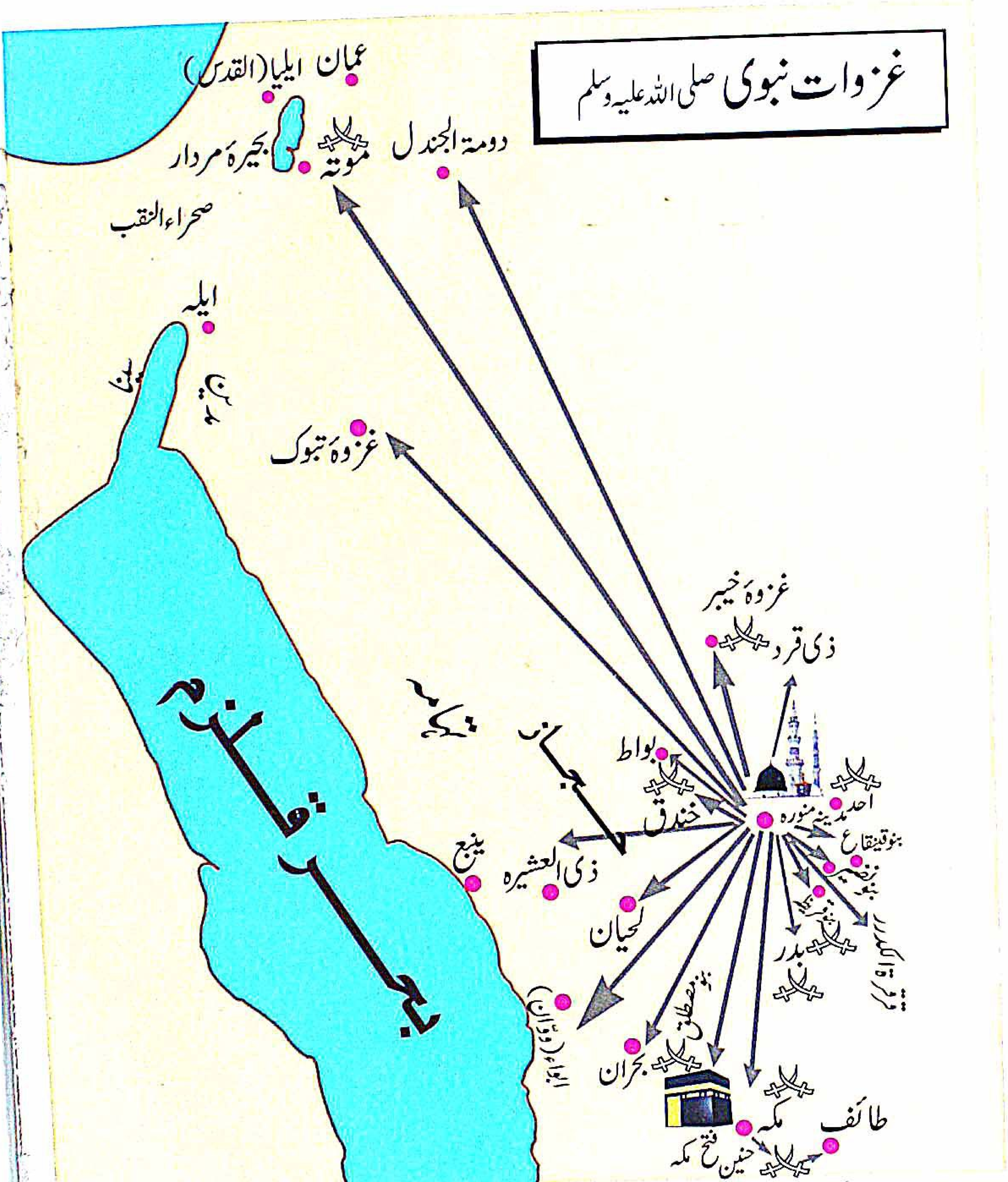

جہاد کا حکم ملنے کے بعد آپ ﷺ نے مدینے کے قرب وجوار میں چھوٹے چھوٹے لشکر روانہ فرمائے۔ جس مہم میں آپ ﷺ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اس کو غزوہ کہتے ہیں اور جس میں آپ ﷺ شریک نہیں ہوئے اس کو سریہ یا بعث کہتے ہیں۔ غزوات کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ۲۷ اور بعض کے نزدیک ۲۴، ۲۱ یا ۱۹ ہے۔ اسی طرح سرایا کی تعداد ۳۵، ۳۸، ۴۷، ۵۶ یا ۷۷ ہے۔

Marfat.com

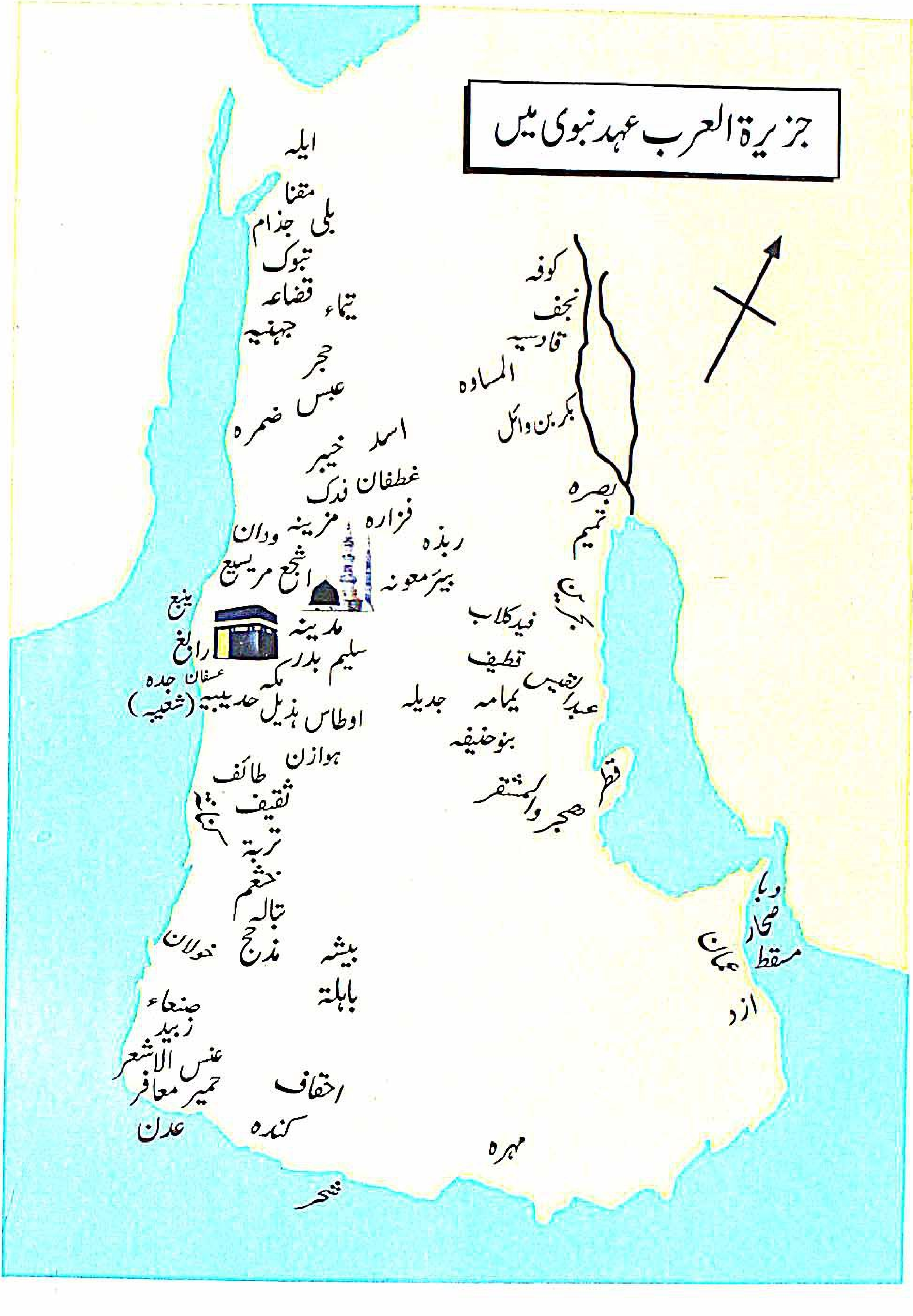
جزیرۃ العرب عہد نبوی میں
ایلہ
مقنا
بلی جذام
تبوک
قضاعہ
تیماء
جہینہ
حجر
عبس
ضمرہ
اسد
خیبر
غطفان
فدک
فزارہ
مزینہ
ودان
ربذہ
اشجع
مریسیع
بیر معونہ
ینبع
مدینہ
رابغ
سلیم
بدر
عسفان
جدہ
مکہ
حدیبیہ
(شعیبہ)
اوطاس
ہذیل
جدیلہ
یمامہ
بنوحنیفہ
ہوازن
طائف
ثقیف
تربۃ
خثعم
تبالہ
مذحج
خولان
بیشہ
باہلۃ
صنعاء
زبید
عنس
الاشعر
حمیر
معافر
عدن
احقاف
کندہ
مہرہ
شحر
کوفہ
نجف
قادسیہ
المساوہ
بکر بن وائل
بصرہ
تمیم
بحرین
فید
کلاب
قطیف
عبد القیس
قطر
ہجر والمشقر
دبا
صحار
مسقط
عمان
ازد

Marfat.com

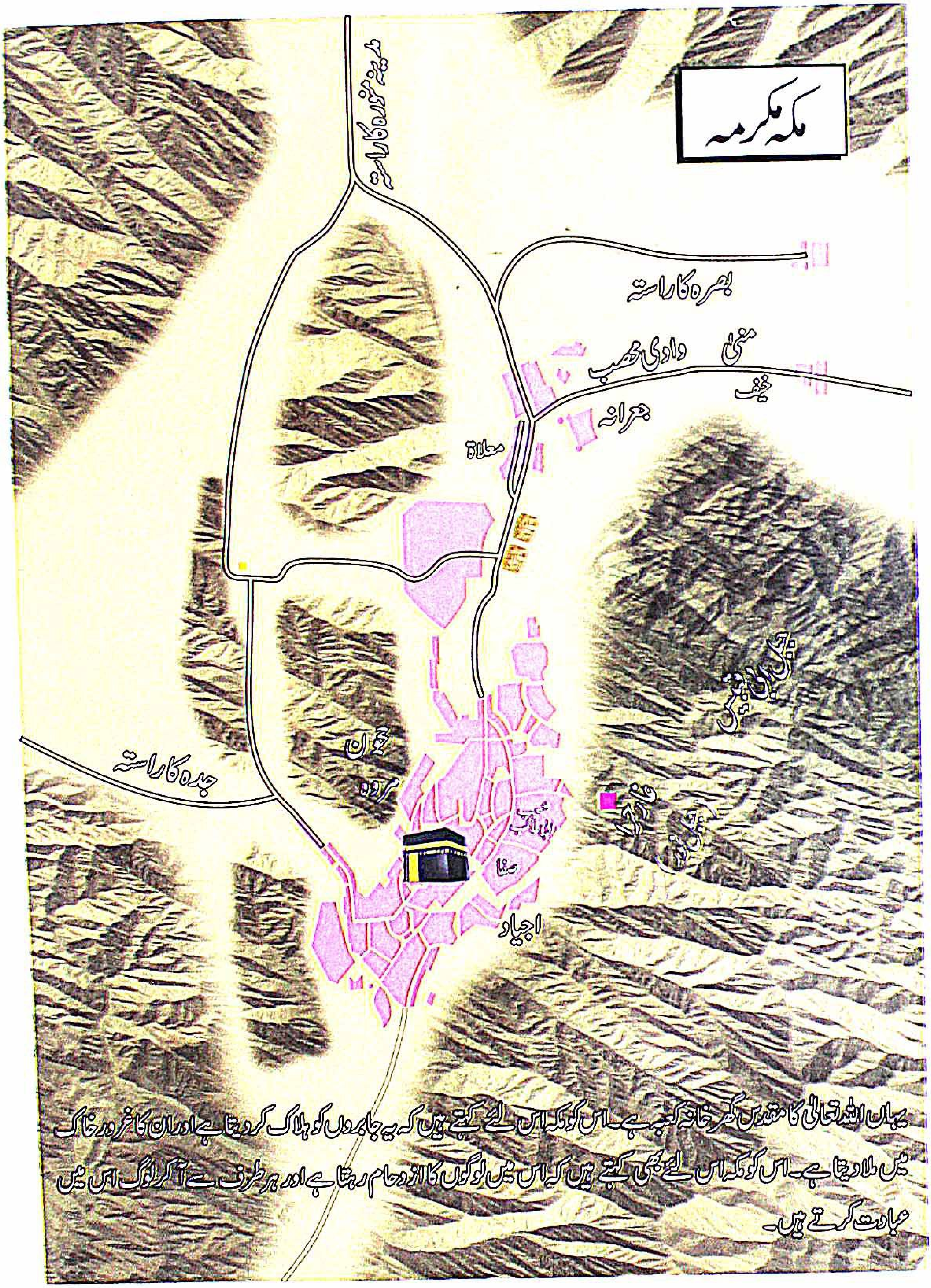

یہاں اللہ تعالیٰ کا مقدس گھر خانہ کعبہ ہے۔ اس کو مکہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جابروں کو ہلاک کردیتا ہے اور ان کا غرور خاک میں ملا دیتا ہے۔ اس کو مکہ اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس میں لوگوں کا ازدحام رہتا ہے اور ہر طرف سے آکر لوگ اس میں عبادت کرتے ہیں۔

Marfat.com

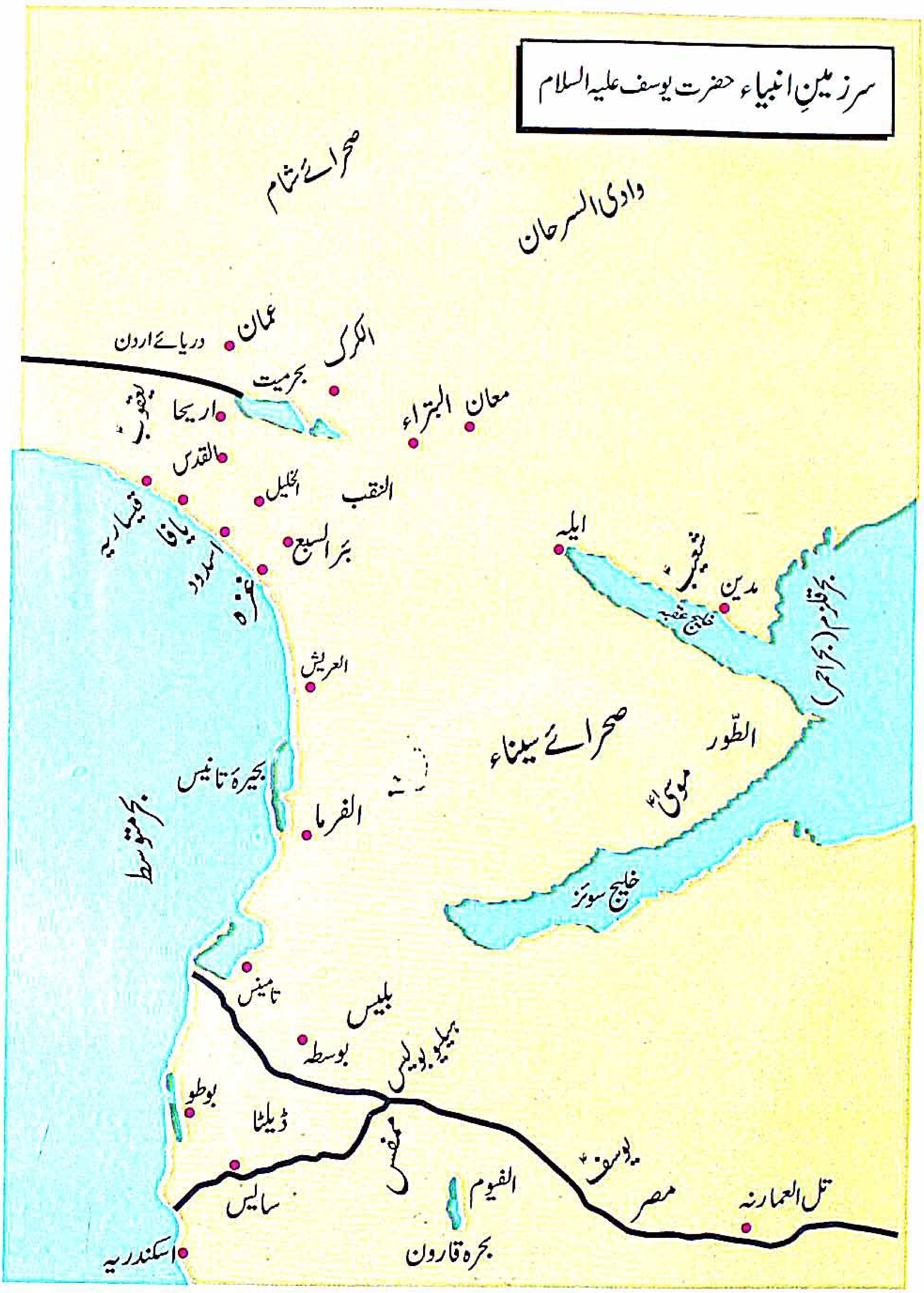
سرزمینِ انبیاء حضرت یوسف علیہ السلام
صحرائے شام
وادی السرحان
عمان
دریائے اردن
الکرک
بحرمیت
اریحا
یعقوبؑ
القدس
معان
البتراء
الخلیل
النقب
قیساریہ
یافا
اسدود
غزہ
بئر السبع
ایلہ
شعیبؑ
مدین
خلیج عقبہ
بحر قلزم (بحر احمر)
العریش
صحرائے سیناء
الطور
موسیٰؑ
بحیرہ تانیس
الفرما
بحر متوسط
خلیج سوئز
تانیس
بلبیس
بوسطہ
ہیلیوپولیس
بوطو
ڈیلٹا
یوسفؑ
منفس
سائیس
الفیوم
مصر
تل العمارنہ
اسکندریہ
بحرہ قارون

Marfat.com

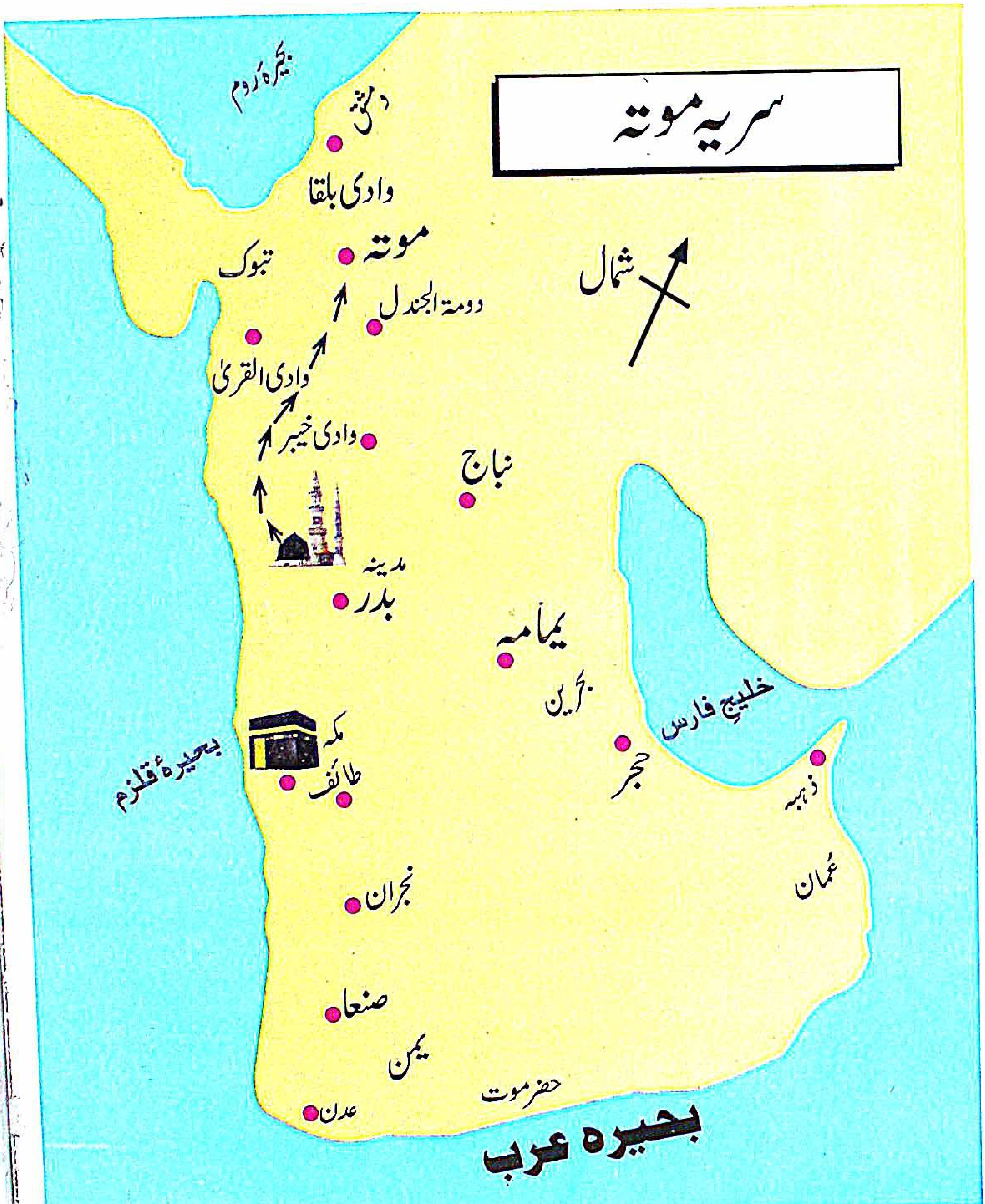

تین ہزار کا یہ لشکر حضرت حارث بن عمیر کے قصاص کے لئے جمادی الاولیٰ ۸ھ میں بھیجا گیا۔ ادھر شرجیل بن عمرو غسانی اور خود قیصر روم ایک ایک لاکھ (کل دو لاکھ) فوج لے کر بلقاء میں پہنچ گئے۔ معان سے آگے موتہ کے میدان میں دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں، کئی روز کی معرکہ آرائی کے بعد رومی شکست فاش کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے موتہ (سریہ)۔

Marfat.com

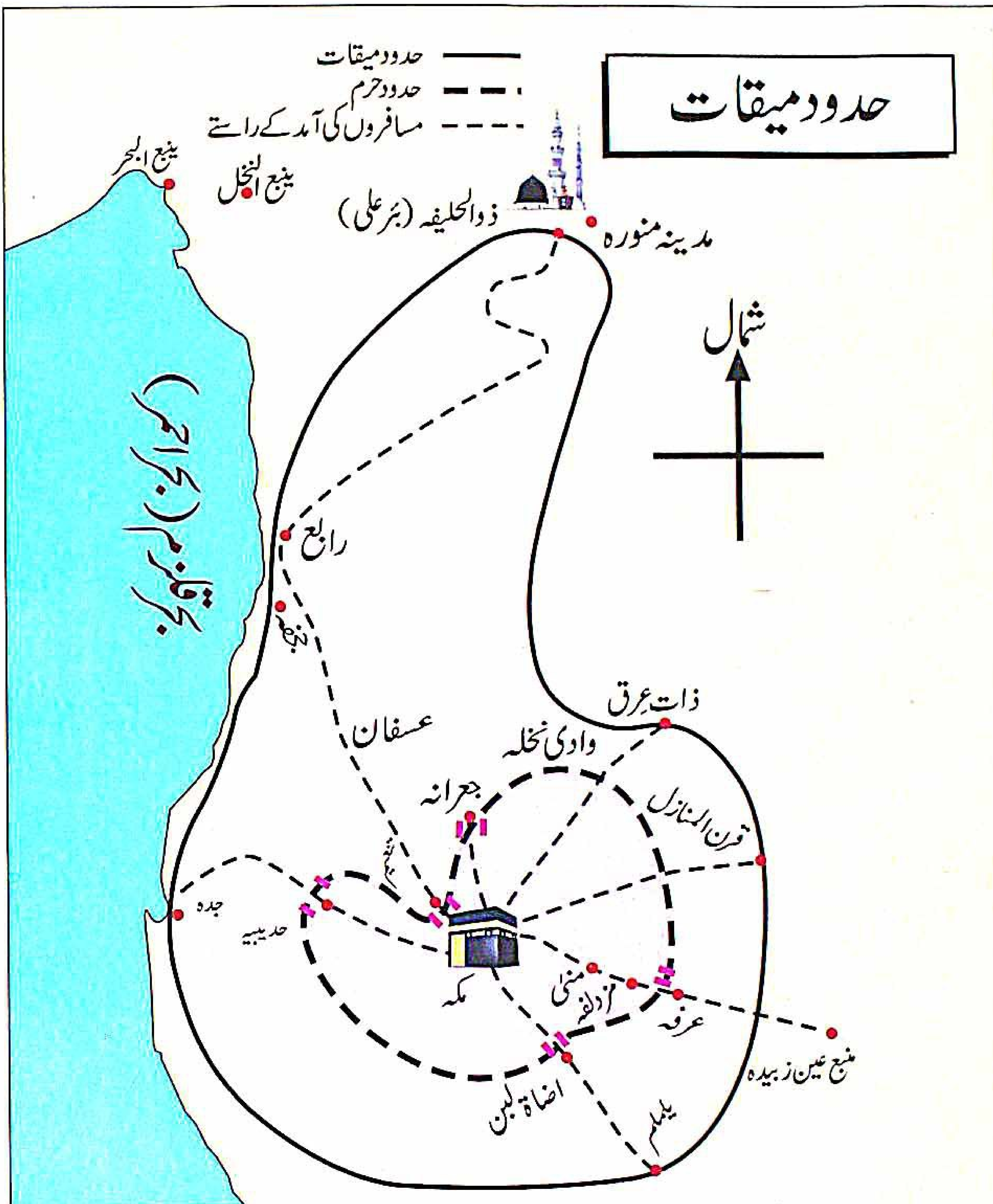

میقات اس مقام یا جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے حج یا عمرے کا احرام باندھنا واجب ہوتا ہے۔ پانچ مقامات ایسے ہیں جہاں سے آفاقی کو احرام کے بغیر حدود میقات میں داخل ہونا جائز نہیں، ۱۔ ذوالحلیفہ۔ یہ اہل مدینہ، مصر، شام اور دیار مغرب کے ان لوگوں کی میقات ہے جو مدینے کے راستے مکے آتے ہیں، ان کو یہاں سے احرام باندھنا واجب ہے، ۲۔ جحفہ۔ یہ ان لوگوں کی میقات ہے جو مصر، شام اور دیار مغرب سے تبوک کے راستے مکے آتے ہیں، ۳۔ قرن المنازل۔ یہ نجد کے راستے آنے والے حاجیوں کی میقات ہے اور مکے سے دو منزل پر ہے، ۴۔ یلملم۔ یہ بھی مکے سے دو منزل پر جنوب میں واقع ہے اور سعدیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ اہل یمن، پاکستان، ہندوستان اور چین وغیرہ کے لوگوں کی میقات ہے، ۵۔ ذات العرق۔ یہ مکے سے دو منزل پر ہے اور اہل عراق، کوفہ، بصرہ، ایران اور خراسان وغیرہ کے لوگوں کی میقات ہے۔

Marfat.com

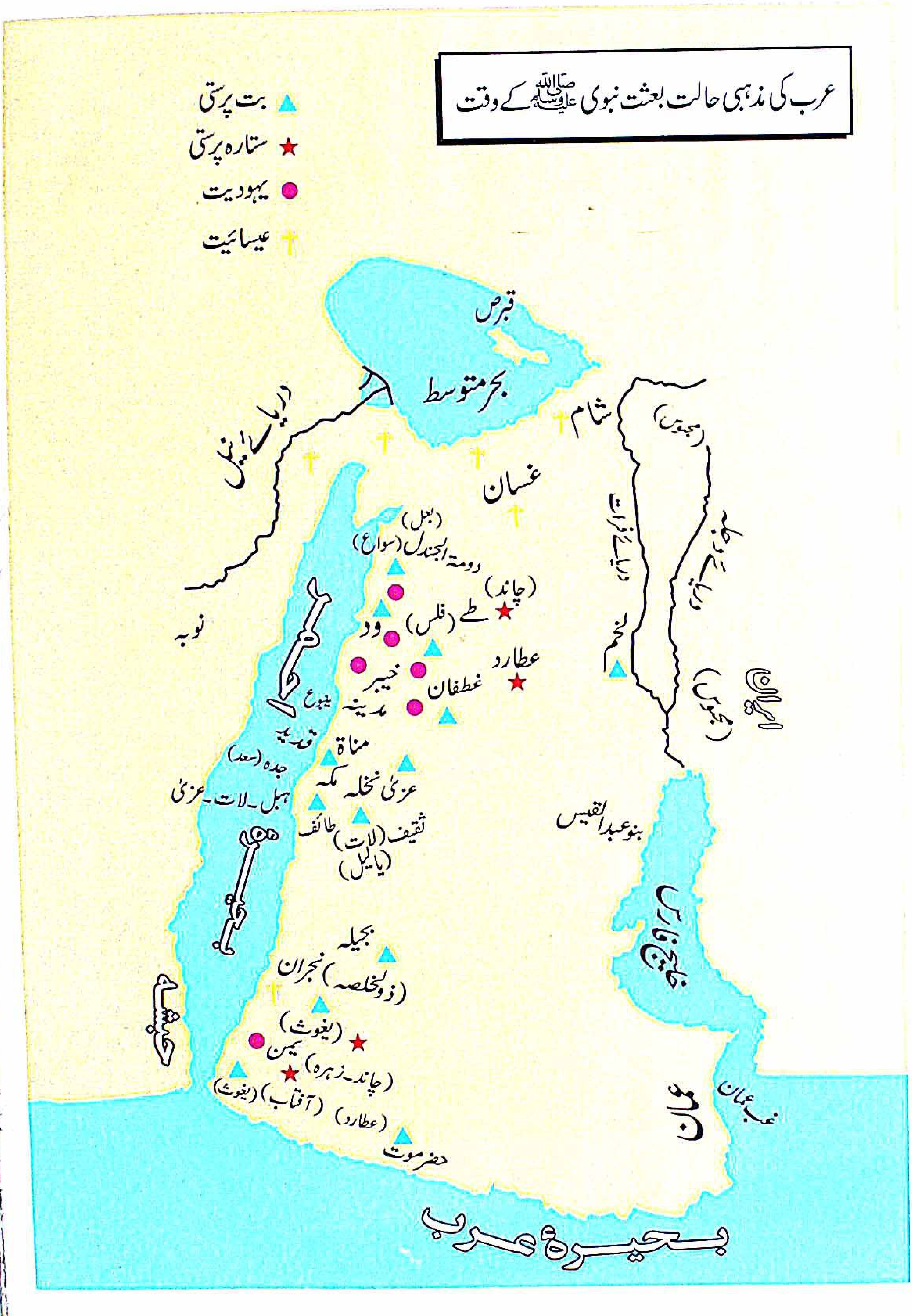

عرب کی مذہبی حالت بعثت نبوی ﷺ کے وقت
بت پرستی
ستارہ پرستی
یہودیت
عیسائیت
قبرص
بحر متوسط
دریائے نیل
شام
غسان
(مجوس)
دریائے فرات
دریائے دجلہ
(بعل)
دومۃ الجندل (سواع)
(چاند)
طے (فلس)
ود
عطارد
خیبر
غطفان
مدینہ
ینبوع
نوبہ
قدید
مناۃ
جدہ (سعد)
عزیٰ نخلہ مکہ
ہبل۔لات۔عزیٰ
ثقیف (لات) طائف
(یالیل)
لخم
ایران
(مجوس)
بنو عبدالقیس
خلیج فارس
بحیرہ احمر
حبشہ
بجیلہ
نجران
(ذو الخلصہ)
(یغوث)
یمن
(چاند۔زہرہ)
(آفتاب) (یغوث)
(عطارد)
حضرموت
عمان
خلیج عمان
بحیرہ عرب

Marfat.com

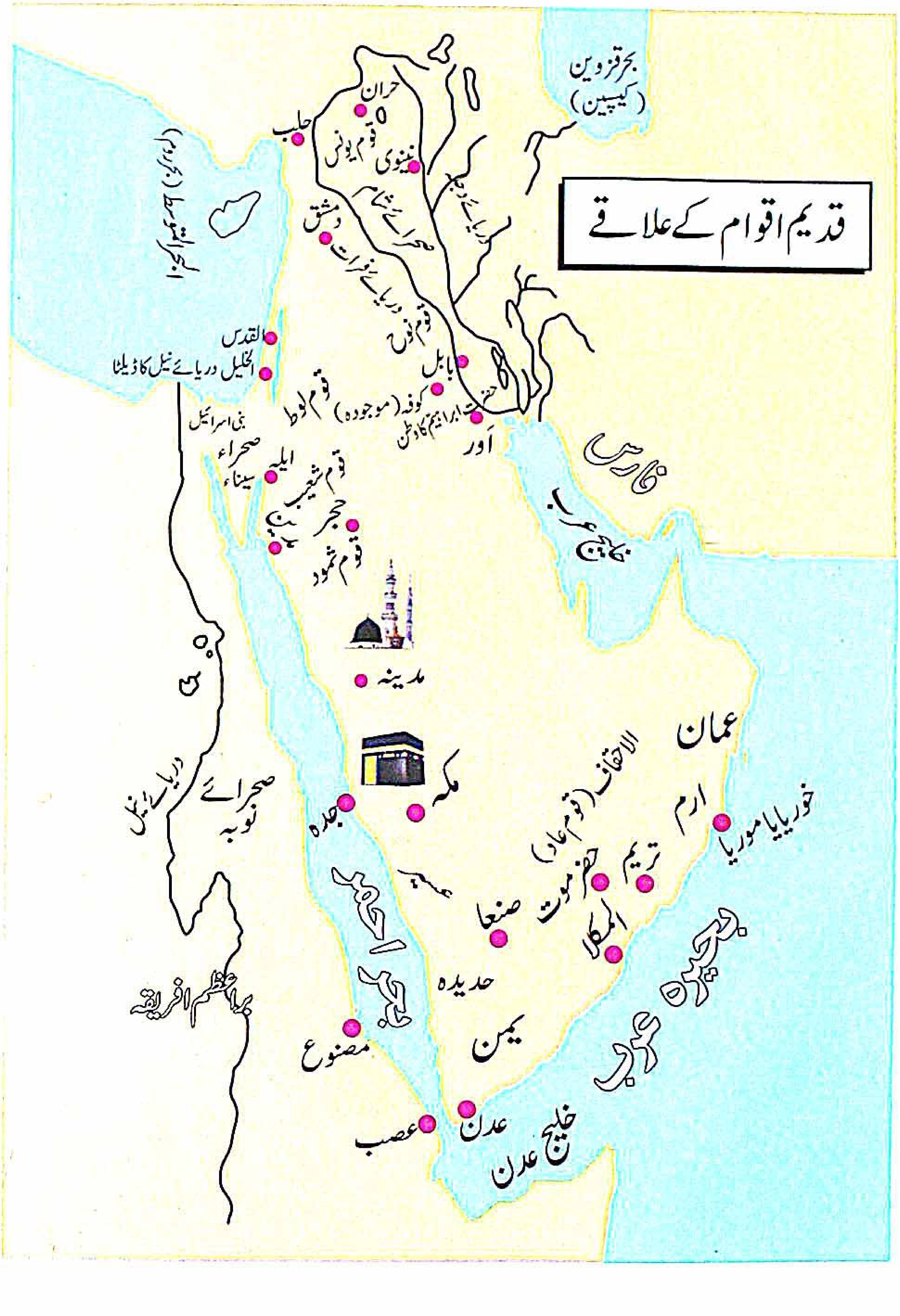
قدیم اقوام کے علاقے
بحر قزوین
(کیپین)
حران
حلب
قوم یونس
نینوی
البحر المتوسط (بحر روم)
دمشق
صحرائے شام
دریائے دجلہ
دریائے فرات
قوم نوح
بابل
القدس
الخلیل دریائے نیل کا ڈیلٹا
قوم لوط
کوفہ (موجودہ)
حضرت ابراہیم کا وطن
اور
فارس
خلیج عرب
بنی اسرائیل
صحراء
سیناء
ایلیہ
قوم شعیب
مدین
حجر
قوم ثمود
مدینہ
مکہ
جدہ
عمان
الاحقاف (قوم عاد)
ارم
خوریا یا موریا
تریم
حضر موت
صنعا
المکلا
بحر احمر
حدیدہ
یمن
بحیرہ عرب
صحرائے
نوبہ
دریائے نیل
براعظم افریقہ
مصنوع
عصب
عدن
خلیج عدن

Marfat.com

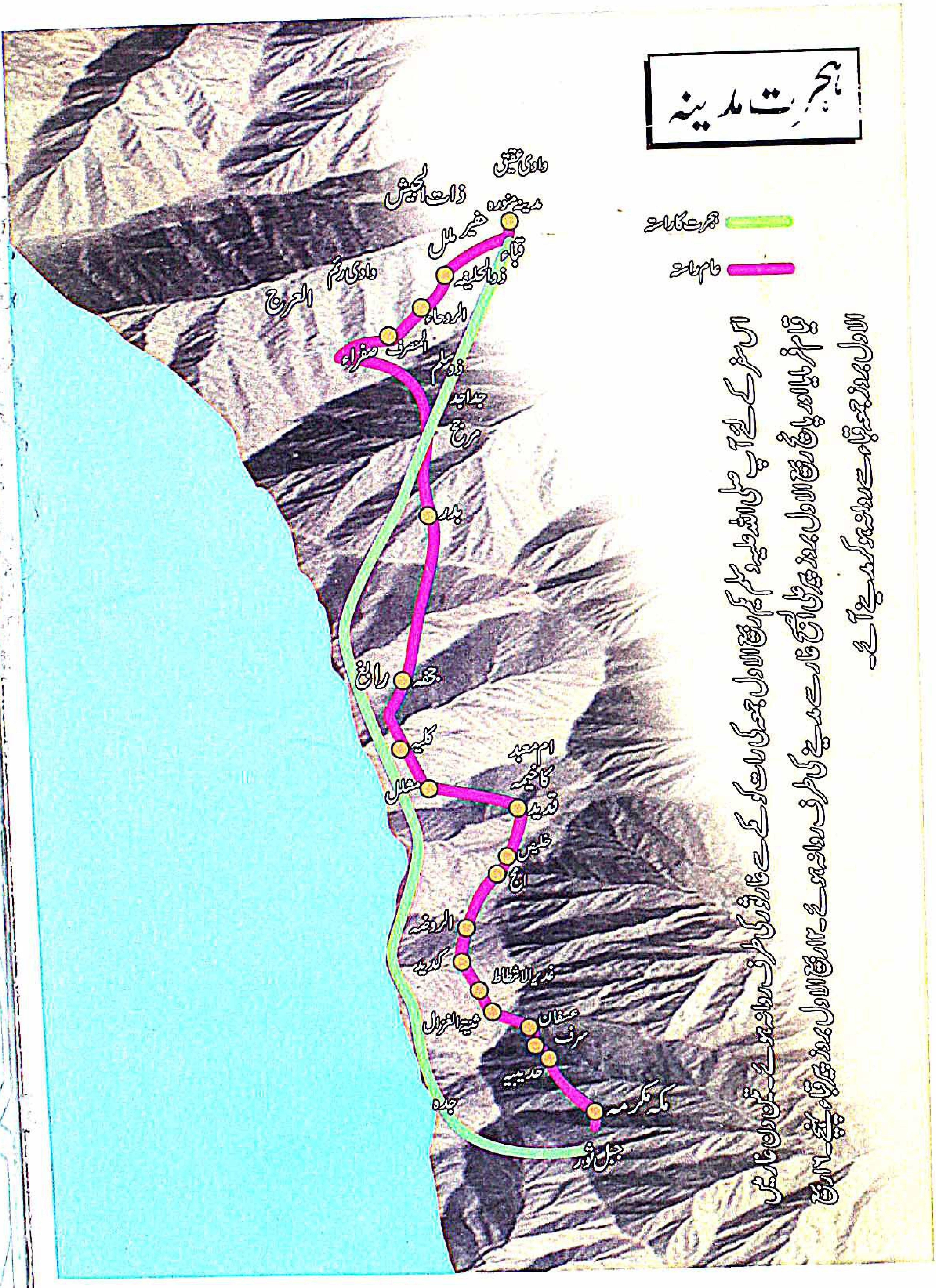
ہجرت مدینہ
ہجرت کا راستہ
عام راستہ
اس سفر کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یکم ربیع الاول جمعرات کی رات کو مکے سے غار ثور کی طرف روانہ ہوئے۔ تین دن غار میں
قیام فرمایا اور پانچ ربیع الاول بروز پیر غار سے مدینے کی طرف روانہ ہوئے۔ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر قبا پہنچے۔ ۲۶ ربیع
الاول بروز جمعہ قبا سے روانہ ہو کر مدینے آ گئے
وادی عقیق
ذات الجیش
مدینہ منورہ
خیر ملل
قباء
ذو الحلیفہ
وادی رئم
العرج
الروحاء
المنصرف
صفراء
ذو سلم
جداجد
برح
بدر
جحفہ
رابغ
کلیہ
مشلل
ام معبد کا خیمہ
قدید
خلیص
امج
الروضہ
کدید
غدیر الاشطاط
ثنیۃ الغزال
عسفان
سرف
حدیبیہ
جدہ
مکہ مکرمہ
جبل ثور

Marfat.com